

شود.





۱۴۱

کتابخانه  
مجلس شورای اسلامی  
۱۳۳۵

۵۲۰۴۸

# نقحات الاس

مُصَنَّف

کتابخانه  
مجلس شورای اسلامی  
۱۳۳۵

مولانا عبد الرحمن جامی قدس سره

باضافه

فهرست اسماء صوفیاء کرام به ترتیب حروف تہجی

باہتمام کمپیری واس سیٹھ سپرنٹنڈنٹ

مطبوعہ نولکشور پریس لکھنؤ

جا سید بک رزویہ آدم پور  
آدم معلوم رتدر آدم معلوم

۵۱۹  
کتابخانه  
مجلس شورای اسلامی  
۱۳۳۵

کتابخانه مجلس شورای اسلامی		 شماره ثبت کتاب ۵۲۰۴۸
کتاب	نقحات الاس	
مؤلف		
موضوع		

کتابخانه مجلس شورای اسلامی	۲
۴۸۹	





۸۴۱

کتابخانه  
مجلس شورای اسلامی  
۱۳۲۵

۵۲۰۴۸

# نقحات الانس

مُصَنَّف

کتابخانه  
مجلس شورای اسلامی  
۱۳۲۵

مولانا عبد الرحمن جامی قدس سره

باضافه

فہرست اسمائے صوفیاء کرام بہ ترتیب حروف تہجی

بابت تمام کیسری داس سٹیٹ پرنٹرز

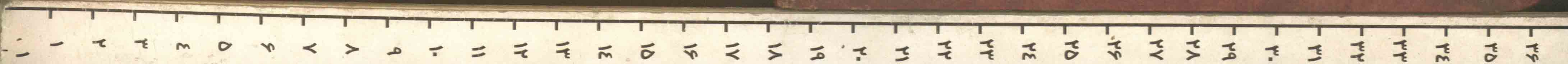
مطبوعہ نو کشور پریس لکھنؤ

جائیداد بیک روزیہ آدم بکھنڈ آدم معلوم و قدر آدم معلوم

۵۱۹  
کتابخانه  
۱۳۱۰

کتابخانه مجلس شورای اسلامی		
کتاب	نقحات الانس	
مؤلف		
موضوع		
		شماره ثبت کتاب
		۵۲۰۴۸

کتابخانه مجلس شورای اسلامی	۲
۴۸۹	





اطلاع۔ اس مطبع میں ہر علم و فن کی کتب کا ذخیرہ سلسلہ وار فروخت کیلئے موجود ہے جسکی فہرست مطول ہر ایک شائق کو چھاپہ خانہ سے مل سکتی ہے جسکے معائنہ و ملاحظہ سے شائقین اصلی حالات کتب کے معلوم فرما سکتے ہیں قیمت بھی ارزان ہے اس کتاب کے طبع کے تین صفحہ جو سادے ہیں ان میں بعض کتب تو ایسی حالت انبیا و اولیا و دو فارسی وغیرہ لکھ کرے ہیں تاکہ ہر فن کی یہ کتاب ہر اس فن کی اور بھی کتب موجودہ کا رخاںہ سے قدر و انون کو آگاہی کا ذریعہ حاصل ہو۔

نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت
کتب حالات انبیا و اولیا و ارو		ملک عرب کا سچا حال و سوانح عمری حضرت خلفاء و اربعہ رضی اللہ عنہم مرتبہ مولوی ظہیر احمد شاہ۔	۶ روپائی
روضۃ الاصفیا۔ ترجمہ قصص الانبیا و از مولوی محمد طاہر صاحب۔	۵ روپائی	سیر الممدار۔ معروف بہ ظہیر الامار جس میں بلاد عرب و عجم و ہندوستان کے سفرون کا بیان و مراتب قطبیت و ولایت کی تصریح و مدار کے معنی وغیرہ کا تذکرہ ہے مرتبہ مولانا شاہ ظہیر احمد صاحب مصنف البدر و ظہیر الاسلام۔	۵ روپائی
ایضاً۔ مطبوعہ مطبع شعلہ طور۔		عین الولايت۔ حالات اولیا و اللہ خاندان جشتیہ مصنفہ عزیز اللہ شاہ صاحب المعروف بہ منشی ولایت علی۔	۶ روپائی
عجائب القصص۔ حالات انبیا و اولیا از آدم علیہ السلام تا خاتم الانبیا صلعم مرتبہ مولوی فخر الدین صاحب۔		تذکرہ علمائے حال۔ حالات مقدس علمائے حال مولوی محمد ادریس صاحب حقیقۃ الاولیا۔ از مفتی غلام سرور لاہوری	۲ روپائی
تاریخ حبیب اکہ۔ مدینہ منورہ مولفہ مفتی عنایت احمد صاحب۔		قصص الانبیا۔ کامل کتاب مستطاب دی جملہ حالات انبیا و سلف سے حضرت سید المرسلین صلعم تک حسین مخانب مطبع علمائے مطبع ہذا سے اس مرتبہ دیگر کتب تو ایسی مستندہ سے حالات اضافہ کر کے ہیں سابقہ کتب مطبوعہ مطبع ہذا دیگر مطابع مختصر ہیں اب یہ مکمل ہو گئی	۲ روپائی
ترجمہ فوائد سعیدیہ۔ حالات اولیا از مولانا ابوالحسن کاغذ و قسم (۱) کاغذ سفید گندہ۔	۱۲ روپ		
(۲) کاغذ سفید رسمی۔	۱۰ روپ		
مرآۃ الکونین۔ مصنف غلام نبی صاحب تفریح الاذکیا فی احوال الانبیا۔ جدید تاریخ مقبول عام از ابتداء آدم علیہ السلام تا ائمہ شہداء علیہم السلام بصحت احادیث آثار مولفہ ابوالحسن حسین کاگوری کامل در دو جلد۔	۱۲ روپ		
البدر۔ مشاہیر شہداء اے بدر کی پاک زندگی کا سچا فوٹو تاریخ عرب و جغرافیہ	۱۲ روپ		

## فہرست مضامین نفحات الانس

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۲۷	القول فی انواع الکرامات و خلق العبادات	۱۳	القول فی التوحید و مراتبہ و اربابہ	۴	القول فی الولایۃ والولی
۲۸	القول فی اہمیت الصوفیۃ صوفیۃ	۱۷	القول فی اصناف ارباب الولایۃ		القول فی معرفۃ و العارف و المتعرف و الجاہل
۵۵۱-۳۱	حالات صوفیا و کرام	۶	القول فی الفرق بین المعجزۃ و الکرامۃ	۶	القول فی معرفۃ الصوفی و التصوف الملکی و الفقیر و الفرق بینہم
۵۷۰-۵۵۱	حالات نصرا و العارفات	۱۸	والاستدراج	۷	القول فی اثبات کرامۃ الاولیاء
		۲۰	القول فی اثبات کرامۃ الاولیاء		

## اسمائی صوفیای کرام بترتیب حروفی

۳۹۹	ابو البرکات نقی الدین سنائی	۲۳۴	ابراہیم المتوکل	۲۸	ابراہیم آجری صغیر
۱۸۰	ابوبکر بن ابی سہدان	۲۳۴	محبوب	۳۸	کبیر
۲۳۱	الاسکات	۲۹۱	بن معصار الجعفری	۴۲	بن ادہم
۱۹۲	اشنائی	۲۰۸	مرغینانی	۴۷	اطردش
۱۸۴	تلمسانی		نارذیہ	۱۳۹	بن ثابت
۱۹۰	جو زقی	۲۱۲	بن یوسف زجاجی	۲۰۷	جلی
۱۷۹	الحجاز البغدادی	۲۸۳	ابن الصبار	۱۳۷	الخواص
۱۸۳	دقی	۲۸۵	ابن الفارض المحوی	۱۶۱	بن داؤد القصار الرقی
۱۹۳	دیوری	۲۷۱	ابن القائد	۲۰۷	درستانی
۱۹۱	رازی	۵۳۴	ابن المطر الاندلسی	۱۴۷	رباطی
۲۱۹	رازی بجلی	۲۹۶	ابو احمد بدال چشتی	۲۰۶	الرقی
۱۷۲	زقاق صغیر	۱۱۰	ابو احمد القلاشی	۲۵	ستنبہ ہروی
	کبیر	۲۱۰	ابو الادیان	۴۴	بن سعد الجشتی
۱۳۶	سغدی	۲۹۶	ابو اسحاق شانی	۲۰۶	بن شیمان قزوینی
۱۸۲	سکاک	۲۸۴	بن طریف	۲۹	بن شماس سمرقندی
۱۸۸	سوسا	۲۳۹	گا زونی	۲۸	الضاد البغدادی
۱۷۴	شبل	۳۱۲	ابو اسماعیل نصر آبادی	۱۳۹	بن عیسی
۱۸۶	اشبلی	۳۷	ابو الاسود الراعی	۱۵۱	بن فاتک



۱۶۰	ابو الحسن سیوطی	۵۳	ابو تراب بخشی	۲۲۵	ابو بکر شعرائی
۵۱۲	" شاذلی	۱۰۱	ابو ثابت رازی	۱۷۲	" الشقاق
۱۶۱	" بن شمره	۱۶۲	ابو جعفر احمد بن حمدان	۱۹۰	" شکر
۱۵۹	" الصانع الدینوری		" احمد بن حیدر دیکهو احمد بن وصب	۱۸۲	" صفار
۱۶۰	" صبیحی	۱۶۵	" حداد	۱۷۹	" صیدلانی
	" علی بن حمید السعیدی	۲۳۲	" الحراز الاصطخری		" بن طاهر ابهری
	(دیکهو ابن الصبارغ)	۱۶۳	" انفجار	۱۸۶	" طرسوی
۲۱۲	" قوشچی	۱۶۹	" دامغانی	۱۸۲	" لمستانی
۲۴۲	" کردویه	۱۶۵	" سامانی	۳۳۲	" بن عبد الله انساج
۲۹۲	" بن شنی	۵۷	" اسماک	۱۷۲	" عطا جعفری
۱۵۸	" بن محمد المزمین	۱۶۳	" سوماتی	۱۸۱	" عطوفی
۳۱۳	" بنجار		" صیدلانی	۱۷۹	" بن عیسی مطوی
	" نساج (دیکهو خیر نساج)	۶۲	" فرغانی	۲۱۹	" فالیزبان
۸۰	" نوری	۸۵	" بن کریمی	۱۸۵	" خرا
۶۲	ابو الحسن باروسی	۱۶۷	" بنجدوم	۱۹۱	" قصری
۲۰۹	" بنان	۲۱۰	" محمد بن علی نسوی	۱۹۲	" قطیسی
۲۵۷	" حداد	۱۶۶	" معاذ مصری	۱۲۸	" کسائی دینودی
۲۱۹	" الحصری	۵۲	" ابو حاتم عطار	۱۷۲	" کتانی
۲۳۸	" الکلبی	۲۲	" ابو الحارث اولاسی	۱۹۳	" کفشی
۱۶۹	" الدراج		" ابو حامد الاسود	۱۸۳	" مصری
۲۵۹	" سالی بن ابراهیم	۱۶۱	" المعروف بالزنجی	۱۹۲	" مغازلی
۲۵۶	" سرکی	۲۴۰	" ابو حامد دستان	۱۹۱	" مفید
۱۷۰	" سلامی	۲۲۲	" ابو الحسن ارموی	۱۹۲	" موازینی
۲۲۰	" بن سمعون	۳۰۹	" بشری بنجری	۱۷۰	" راسطی
۲۱۷	" سیردانی		" حواری (دیکهو احمد بن حواری)	۱۲۲	" الوراق الترنزی
۲۵۳	" صغیر	۲۷۵	" خرقانی	۱۹۲	" همدانی
۲۵۵	" طریزی	۷۰	" سبتی	۱۷۸	" یزدان یار ارموی
۲۱۷	" قرانی	۲۲۱	" سوهان آذدن	۵۲	ابو تراب بطنی

۱۴۶	ابو العباس نهاوندی	۲۱۷	ابو سلیمان نیلی	۱۷۰	ابو الحسن مالکی
۹۳	ابو عبد الله انطاکی	۲۸۷	ابو سهل صدوقی	۲۴۰	" مردودی
۲۹۲	" بابونی	۷۸	ابو شیب المقتع	۱۶۹	" دراق
"	" باکو بابونی		ابو صالح (دیکهو حمدون قصار)	۱۷۰	" الماشی
۱۱۳	" البسری	۱۳۲	ابو صالح المزمین	۲۵۵	" همدانی
	" بلیانی (دیکهو احمد بن بلیانی)	۲۳۱	ابو انصاح	۲۹۰	" بن هند الفارسی
۲۴۷	" تردغیزی	۸۹	ابو طالب اجمعی	۶۰	ابو حفص حداد
۱۱۲	" الجبار	۲۳۲	" خردج بن علی	۷۳	ابو حمزه بغدادی
۱۲۳	" چوپاره بختانی	۱۲۲	" المالکی	۷۲	" خراسانی
۱۱۶	" انصری	۳۲۹	ابو طاهر کرد	۲۰۰	ابو الخیر التتائی الاقطع
۱۲۲	" حضری	۱۳۳	ابو العباس اردیزی	۲۰۵	" حبشی
۱۱۳	" خاقانی صوفی	۱۳۵	" باوردی	۲۰۶	" حصی
۲۲۲	" بن خفیف شیرازی	۱۳۵	" البردعی	۲۰۶	" عسقلانی
۲۷۶	" داستانی	۱۳۹	" حمزه	۲۲۲	" مالکی
۲۲۹	" دونی	۵۲۶	" دمنوری	۳۲۲	ابو ذر بوزجانی
۲۵۲	" دینوری	۱۳۲	" دینوری	۱۲۷	" ترندی
۱۶۶	ابو عبد الله رقی	۱۲۸	" سرنج	۲۷۷	ابو الریح الکفیف الملاحی
۲۴۸	" رودباری	۱۳۶	" سرمدی	۲۹۲	ابو زرعه اردبیلی
۱۲۲	" سالمی	۱۳۵	" سیاری	۲۹۳	" رازی
۱۵	" سجری	۲۸۹	" شقاقی	۲۰۶	ابو زید مرغزی
۳۰۳	" صومی	۱۳۲	" شیرازی	۲۷۱	ابو اسود بن شبل
۳۰۸	" طاقی	۱۳۱	" بن عطا	۲۷۷	ابو سعید بن ابی الخیر
۳۲۱	" عبادانی	۲۷۶	" بن عریف الصنهاجی	۲۱۱	" الاعرابی
۱۱۱	" تطلانی	۲۷۵	" قصاب	۷۵	" خراز
۲۴۹	" بن مانک	۵۱۹	" المرسی	۳۱۲	" معلم
۲۸۲	" محمد بن ابراهیم القرشی	۹۰	" بن سروقی		ابو سلمه باوردی
۳۲۱	" المختار	۹۱	" موزه زن بغدادی	۲۰	ابو سلیمان دارانی
۹۱	" مغربی	۱۳۸	" نسائی	۲۱۸	" مغربی



۲۵۰	ابو عبد الله مرقی	۲۵۰	ابو عمر زجاجی	۲۱۱	ابو منصور اصفهانی	۲۶۲
۲۳۹	مولی	۲۳۹	صریفی	۲۶۲	محمد انصاری	۳۰۹
۶۲	محمدی بادری	۶۲	بن نجید	۲۱۵	سخته	۳۱۰
۹۲	نباجی	۹۲	ابو انزبیا صفهانی	۱۱۱	کاد کلاه	۱۵۴
۸۸	ابو عثمان جری	۸۸	ابو انبیت جیل لینی	۵۱۲	گادر	۳۱۲
۸۹	مغربی	۸۹	ابو الفضل الجعفی	۲۳۶	ابو النصر بن ابی جعفر خاخری بادی	۳۲۰
۷۹	ابو عقاب بن علوان مغربی	۷۹	نخسی	۲۶۳	خجازه	۲۲۱
۱۲۸	ابو العلا جوز جانی	۱۲۸	محمد بن حسن انطلی	۲۹۰	سراج	۲۶۲
۱۹۶	الکاتب المصری	۱۹۶	نیشاپوری (دیکو عباس بن حمزه)	۳۱۶	قبانی	۳۱۶
مشتولی	مشتولی	۲۴۳	ابو القاسم تبریزی	۳۸۸	ابو الوفا خوارزمی	۳۸۸
ابو علی بوته گر	ابو علی بوته گر	۱۲۵	ابو الولید احمد بن ابی الرجا	۳۰۲	ابو الولید احمد بن ابی الرجا	۳۰۲
تقفی	تقفی	۳۱۲	ابو هشام صوفی	۳۱	ابو هشام صوفی	۳۱
حنین بن محمد کار	حنین بن محمد کار	۱۹۵	سرقندی	۳۷	ابو هشام یعقوب	۳۷
خیران	خیران	۲۳۸	انقشیری	۱۳۳	ابو یعقوب بن زیزی	۱۳۳
دقاق	دقاق	۱۹۸	قصری	۱۳۲	قطع	۱۳۲
رازی	رازی	۲۴۹	گورگانی	۱۳۵	خراط	۱۳۵
مرد باری	مرد باری	۱۹۷	مقری	۲۱۸	رازی (دیکو یوسف بن حسین)	۲۱۸
زرگر	زرگر	۱۹۳	نصر آبادی	۳۰۹	نزیات	۱۳۲
سندی	سندی	۳۱۲	ابو القصر کالستی	۳۱۷	السوی	۱۳۰
سیاه درود	سیاه درود	۶۰	ابو الیث قوشچی	۲۲۷	الکوری	۱۳۵
سیرجانی	سیرجانی	۲۶۹	ابو محرز	۳۲	الذکوری	۳۲
شبهوی مروزی	شبهوی مروزی	۱۹۸	ابو محمد جری	۶۱	مزابی	۱۳۲
عبد الرحمن سلمی	عبد الرحمن سلمی	۲۷۲	حداد	۲۳۱	میدانی	۱۳۲
فاردی	فاردی	۲۸۵	انخاف	۲۵۱	نرجوری	۱۳۱
کیال	کیال	۳۳۱	الراسی	۲۲۵	احمد بن ابراهیم الموسوی	۳۵
مشتولی	مشتولی	۳۱۲	الوطائی	۲۷۳	بن ابی الحسن الزفای	۲۷۳
روارجی	روارجی	۱۹۶	ابو مدین مغربی	۶۲	بن ابی عبد الرحمن البنی	۳۱۹
ابو عمر دمشقی	ابو عمر دمشقی	۳۲۶	ابو زاعم شیرازی	۲۵۷	بن ابی الورد	۱۲۹
		۱۵۴	ابو المظفر تری			

۵۲۰	احمد بن جعد	۵۲۰	اسمعیل قصری (شیخ)	۳۷۵	بهاء الدین نقشبند (خواجه)	۳۷۵
۲۵۷	جو الکر	۲۵۷	امیر حسینی	۵۲۵	بهاء الدین دلد	۲۰۸
۳۱۰	حبشی (شیخ)	۳۱۰	امیر سید علی همدانی	۳۹۹	ثابت انجاز	۱۰۱
۳۱۱	ماهی (شیخ)	۳۱۱	امیر علی کلال (سید)	۳۲۲	ج	۲۸۲
۲۲۲	حرانی	۲۲۲	امیر چسفال فروش	۲۵۸	جاگیر (شیخ)	۲۲۵
۲۹۱	حامد نخسی	۲۹۱	امیر نیشاپوری	۲۷۷	جعفر اخذار	۲۱۲
۱۵۴	بن حسین بن منصور علاج	۱۵۴	امیر علی عبو	۲۸۲	جعفر انخواس غلدی	۱۱۶
۷۷	بن عواری	۷۷	احمد الدین اصفهانی	۵۲۵	جعفر بن المبرقع	۲۵۰
۵۷	بن خضریه البلی	۵۷	بلیاتی	۲۲۳	جلال الدین الیزید پورانی	۲۰۹
۳۰۹	سنبل کاکا	۳۰۹	کرمانی	۵۳۲	جلال الدین رومی (مولانا دوم)	۲۱۹
۶۵	بن عاصم انطاک	۶۵	ب	۲۶۲	جلال الدین محمود اهرمرغابی	۳۹۱
۳۳۶	غزالی در زو	۳۳۶	باب خرغانی	۳۸۷	جمال الدین احمد جرجانی	۲۲۶
۳۱۳	کوفانی	۳۱۳	بابا کمال جندی	۲۰۰	جمال الدین بگلخار	۳۸۷
۳۰۲	بن بود و بن یوسفی	۳۰۲	بابا محمود طوسی	۵۹	جمال الدین کبلی	۲۲۵
۳۲۳	النامق جانی (شیخ الاسلام)	۳۲۳	بایزید بسطامی	۳۷۲	جمال الدین لور	۸۱
۲۹۲	نخار استر آبادی	۲۹۲	برکه همدانی	۲۰۹	جنید بغدادی	۵۲۰
۲۶۸	نصر (شیخ)	۲۶۸	یرمان الدین محقق	۵۰	جوهر (شیخ)	۲۲۲
۱۳۲	بن ذهب	۱۳۲	بشر حافی	۵۱	جم رقی	۴۷
۷۸	احنف همدانی	۷۸	بشر طبرانی	۲۶۹	حاتم اصم	۵۲
۲۰۱	انخی علی مقلق شاه	۲۰۱	بشر سیم (دیکو ابوالقاسم شریاسین)	۱۷۰	حاتم بن سدا الحاسی	۵۵۱
۱۲۷	فرج بخانی	۱۲۷	بقاد بن تود (شیخ)	۱۵۸	حافظ شیرازی	۳۵۷
۳۹۷	محمد دهقانی	۳۹۷	بکیر الدراج	۱۵۶	حاجم الاسود	۵۱۸
۳۹۶	علی مصری	۳۹۶	بنان بن عبد الله	۲۱۵	حسام الدین طلی	۲۳۲
۲۹۲	ادیب کندی	۲۹۲	بنان بن محمد الحمال الواسطی	۲۵۲	حسن ابن عموی	۵۲۹
۲۹۸	استاد مردان	۲۹۸	بندار بن حسین شیرازی	۲۰۵	حسن دهلوی	۳۷۱
۱۵۸	اسحاق بن ابراهیم الحمال	۱۵۸	بهاء الدین زکریا ملتانی	۳۱۲	حسن سکاک سمنانی	
۳۱۰	اسمعیل حبشی (خواجه)	۳۱۰	بهاء الدین عمر ابردهی (حافظ)			
۳۱۲	دباس	۳۱۲				



٣٥٤	حسن عطار (خواجہ)	روز بہان کبیر مصری	٣٤٣	ش	٣٤٣
٩٥	حسن بن علی الموسوی	رویم بن احمد بن یزید	٩٤	ش	٩٤
٢٨٤	حسین بن محمد سلمی	ریحان (شیخ)	٥٢٤	ش	٥٢٤
١٢٩	حسین بن منصور الخلاج	ن	٢٥٨	ش	٢٥٨
٢٥٦	حماد دباس	زکریا بن دلویہ	٨٨	ش	٨٨
٤٩	حماد قرشی	زکریا بن یحیی ہروی	٨٨	ش	٨٨
٦٣	حمدون قصار	زہرون المغربی	١٠٣	ش	١٠٣
٤٣	حمزہ بن عبداللہ الحسینی	زیاد الکبیر الہمدانی	٨٨	ش	٨٨
٣٨١	حیوۃ بن قیس حرانی	زین الدین ابوبکر تائب آبلوی	٢٣٤	ش	٢٣٤
٥٢٦	خاقانی (افضل الدین)	زین الدین ابوبکر خوانی	٢٣١	ش	٢٣١
٢٦٥	خالوی نیشاپوری	س	٥٣٠	ش	٥٣٠
٥٢٨	خسرو دہلوی	سری سقطی	١٥٨	ش	١٥٨
٥٩	خلف بن علی	سعد حداد (شیخ)	١٠٣	ش	١٠٣
٣٢٢	خلیل آتا	سعدون مجنون	٥٣١	ش	٥٣١
٣٢١	خواجہ عادت یوگرودی	سعدی شیرازی (شیخ)	٣٨٣	ش	٣٨٣
٣١٩	خیرچہ (خواجہ)	سعد الدین حموی	١٢٦	ش	١٢٦
١٣٥	خیرنہاج	سعد الدین کاشغری	٥٠٣	ش	٥٠٣
٢٢	داؤد بن احمد دارانی	سعید (شیخ الوعسی)	٥٠٤	ش	٥٠٤
٥٢	داؤد بلخی	سعید الدین فرغانی	٣٢٠	ش	٣٢٠
٢٢	داؤد بن نصر طائی	سلطان مجد الدین طالبہ	٢١٨	ش	٢١٨
٣٢	ذوالنون مصری	سلطان ولد	٥٢٢	ش	٥٢٢
٣٨٩	رضی الدین علی لالا	سلمان مولہ	١٠١	ش	١٠١
٣٩٢	رکن الدین علاء الدولہ سمنانی	سمنون بن حمزہ الحب الکذاب	٥٣٤	ش	٥٣٤
٢٣٠	روز بہان بقلی	سنائی (حکیم)	٦٩	ش	٦٩
٧٤٩		سہل بن عبداللہ التستری	١٠٨	ش	١٠٨
٥٠٩		سہل بن علی المروزی	٣٨٥	ش	٣٨٥
		سیف الدین باخرزی	٢٥٨	ش	٢٥٨
		سیف الدین عبدالوہاب		ش	

٢٥٩	عارف عیاض	عدی بن مسافر شانی	٢٤٨	ع	٢٤٨
٤٢	عباس بن احمد الشاعرا لادری	عراقی	٥٢٢	ع	٥٢٢
٤١	عباس بن حمزہ نیشاپوری	عرون بن وثابہ	١٠٣	ع	١٠٣
٤١	عباس بن یوسف اشکی	عزالدین محمود کاشی	٢٢٤	ع	٢٢٤
٣٠٣	عبداللہ ابن ابی منصور انصاری ہروی	عطارد بن سلیمان	١٠٥	ع	١٠٥
١٥٠	عبداللہ الاسکاف	عقیف الدین تلمسانی	٥١٤	ع	٥١٤
١٠٠	عبداللہ بن حاضر	علاء الدین خوارزمی	٥٢٨	ع	٥٢٨
٢٠٠	عبداللہ بن حداد رازی	علاء الدین عطار	٢٢٩	ع	٢٢٩
٢٣٨	عبداللہ بن حقیق الانطاکی	علاء الدین غجدانی	٣٥٩	ع	٣٥٩
٢١٦	علاء الدین سمنانی	علاء الدولہ سمنانی (دیکھو کن الدین علاء الدولہ)		ع	
٢٠٠	علی بن بکار	سمنانی	٢١٦	ع	٢١٦
٢٠٠	عبداللہ بن عصام المقدسی	علی بن بکار	١٢٠	ع	١٢٠
٢٠٠	عبداللہ بن غریبستان	علی بن بندار بصوفی الصیرفی	١١٦	ع	١١٦
٢٣٣	عبداللہ القصار	علی بن حمزہ صفہانی الخلاج	١٠٩	ع	١٠٩
١٥٥	عبداللہ بن محمد الخراز	علی راتینی (خواجہ)	٣٢١	ع	٣٢١
٢٠٠	عبداللہ بن محمد منازل	علی بن سہل اصفہانی	١٠٥	ع	١٠٥
١٩٨	عبداللہ بن نقش	علی بن شعیب السقاء	١١٠	ع	١١٠
٥٣٢	عبداللہ بن المرجانی	علی بن شلمویہ	٢٣٠	ع	٢٣٠
٥٢٩	عبداللہ بن یافعی (امام)	علی بن عبدالحمید الغزالی	٥٤	ع	٥٤
٣٣٩	عبداللہ بن خلدانی	علی بن عثمان الجلابی	٢٩٠	ع	٢٩٠
٢٦٠	عبدالرحمان طفندونجی	علی کردی (شیخ)	٥٢٥	ع	٥٢٥
٢٢٨	عبدالرحیم اصطخری	علی کی	٦٦	ع	٦٦
٢٣٨	عبدالغزیز بجرانی	علی بن موق البغدادی	١١٠	ع	١١٠
٢٥٣	عبدالقادر جیلی (شیخ محی الدین)	علی بیدانی	٣٩٩	ع	٣٩٩
٣٤٣	عبدالقادر ہروی	علی حسن بن حسن کرمانی	٢٢٦	ع	٢٢٦
١٢٥	عبدالواحد سیاری	عمار یاسر (شیخ)	٣٤٣	ع	٣٤٣
٣٦٣	عبید اللہ احرار جامی	عمران ثلثی	٢٥٩	ع	٢٥٩
٣٦٢	عبید اللہ المانی (خواجہ)	عمر بن عثمان المکی الصوفی	٨٥	ع	٨٥
٣١٣	عمو (شیخ)	عمو (شیخ)	٢٤٨	ع	٢٤٨
٥١٢	عیسیٰ بن ہتاز زمینی	عیسیٰ بن ہتاز زمینی	٥٢٢	ع	٥٢٢
٣٤١	عین الزمان (دیکھو جمال الدین گیلی)	عین القضاۃ ہمدانی	٢٢٤	ع	٢٢٤
١٢١	غائم بن سعد	غ	١٠٥	ع	١٠٥
٥٢٨	غیلان سمرقندی	غ	٥١٤	ع	٥١٤
٢٢٩	غیلان الموسوی	غ	٢٢٩	ع	٢٢٩
٣٥٩	فتح بن علی الموصلی	ف	٣٥٩	ع	٣٥٩
٥٠	فتح بن شحرت المروزی	ف	٣٥٩	ع	٣٥٩
٣٤٣	فتح (شیخ)	ف	٣٥٩	ع	٣٥٩
٢٠٣	فخر الدین نورستانی	ف	٣٥٩	ع	٣٥٩
٥٢٠	فرید الدین عطار	ف	٣٥٩	ع	٣٥٩
٣٨	فضیل بن عیاض	ف	٣٥٩	ع	٣٥٩
١٠٥	قاسم تبریزی	ق	١٠٥	ع	١٠٥
٥٣٥	قاسم حوی	ق	١٠٥	ع	١٠٥
٥١	قشقم (شیخ)	ق	١٠٥	ع	١٠٥
٣٢٣	قرنج	ق	١٠٥	ع	١٠٥
٣١٨	قضیب البان موصلی	ق	١٠٥	ع	١٠٥
٢٤٠	قطب الدین مودود چشتی (خواجہ)	ق	١٠٥	ع	١٠٥
٢٩٩	قطب الدین یحیی جامی	ق	١٠٥	ع	١٠٥
٥٢٣	قوام الدین سنجانی (امیر)	ق	١٠٥	ع	١٠٥
٢٢٢	کمال بخندی	ق	١٠٥	ع	١٠٥
٥٢٩	کمال الدین عبدالرزاق کاشی	ق	١٠٥	ع	١٠٥
٢٢٩	کھس بن حسین الہمدانی	ق	١٠٥	ع	١٠٥































واشیلع تا در محافل و مجامع بدان تقدم و مفاخرت جوید و نظر او در خدمت همگی بر حفظ نفس خود بود و این چنین کسی است که متعزم خوانند و اما متشبه محقق بعد کس بود که اوقات خود را مستغرق عبادات خواهد و لیکن بسبب بقایای دواعی طبیعت و عدم کمال تزکیه نفس هر وقت در اعمال و احوال و طاعات او فترات و تعویقات افتد یا کسی که هنوز لذت عبادت نیافته باشد و بتکلف بدان قیام می نماید او را متعبد خوانند و اما متشبه مبطل باشد شخصی بود از جمله مرآتیه که نظر او در عبادت بر قبول خلق بود و در دل و ایمان ثواب آخرت نباشد و تا اطلاع غیری بر طاعت خود ندیده بدان قیام نماید آنرا **ثُمَّ يَخُذُ مِنَ الشَّيْطَانِ وَالْوَيْلِ وَبِاللّٰهِ الْعِصْمَةِ وَالتَّوْفِيقِ** **القول في التوحيد** و مراتبه و اربابها و فی الفصل الثاني من الباب الاول من ترجمه الكواشف التوحيد مراتب است اول توحيد ایمانی دوم توحيد علمی سوم توحيد حالی چهارم توحيد الهی آنرا توحيد ایمانی آنست که بنده بتفرد و وصف الهیت و توحيد تحقیق معبودیت حق سبحانه و تعالی اشارت آیات و اخبار تصدیق کند بدل و اقرار در برابران و این توحيد نتیجه تصدیق مجرد اعتقاد و صدق خبر باشد و مستقفا بود از ظاهر علم و تمسک بآن خلاص از شرک جلی و انحراف در سلک اسلام قائمه دهد و متصوفه بکلم ضرورت ایمان با عموم مومنان درین توحيد مشارک اند و بدیگر مراتب متفرد و مخصوص را توحيد علمی مستفاد است از باطن علم که آنرا علم یقین خوانند و آن چنان بود که بنده در بدایت طریق تصوف از سر یقین بدانند که موجود حقیقی و موثر مطلق نیست الا خداوند عالم جل جلاله و جلوه ذوات و صفات و افعال را در ذات و صفات و افعال و ناپیچند و اندر ذاتی را فردی از ذرات مطلق شناسد و هر صفتی را بر تویی از نور مطلق دانند چنانکه هر کجا علمی و قدرتی و ارادت و سمعی و بصری یا بوی آنرا از علم و قدرت و ارادت و سمع و بصر آنی اندکی از علی هذا الیقین جمیع الصفات و الافعال و این مرتبه از ادو اکل مراتب توحيد مخصوص و متصوفه است و مقدمه آن با ساقه توحيد عام پیوسته و مشابه این مرتبه مرتبه ایست که کوه نظر آنرا توحيد علمی خوانند و نه توحيد علمی بود بلکه توحیدی باشد رسمی اندیشه اعتبار ساقه و آن چنان باشد که شخصی از سر ذکا و فطنت بطریق مطالع یا سمع تصویری کند از معنی توحيد و رسمی از صورت توحيد و در قسم گردد و اینان را اثنای بحث و مناظره گاه گاه سخن بے مغز گوید چنانکه از حال توحيد هیچ اثر

دستگاه بود از ظاهر علم بود اول مرتبه علم که پیش از مشغولی بطریق این طائفه از طائفه که در وقت و متفرد بکلم ضرورت و مراد بقوله ایجاب است که صوفی راز شاکست از قوله و التوفیق علمی مستفاد است از باطن علم که آنرا علم یقین خوانند و نه توحيد علمی بود بلکه توحیدی باشد رسمی اندیشه اعتبار ساقه و آن چنان باشد که شخصی از سر ذکا و فطنت بطریق مطالع یا سمع تصویری کند از معنی توحيد و رسمی از صورت توحيد و در قسم گردد و اینان را اثنای بحث و مناظره گاه گاه سخن بے مغز گوید چنانکه از حال توحيد هیچ اثر

در و نباشد و توحيد علمی اگر چه فرود مرتبه توحيد حال است و لیکن از توحيد حالی مجزی بآن همراه بود و **وَمِنْ أَجْلِهَا مَنْ كَسَنَ بَيْنَهُ عَيْنَا الشَّرِيبِ بِهَا الْمُقَرَّبُونَ** و وصف شراب این توحيد است و این جهت صاحب آن پیشتر در ذوق و سرور بود چه بنا بر مزاج حال بعضی از ظلمت رسوم و مرتفع شود چنانکه در بعضی تصاریف بر مقتضای علم خود عمل کند و با سبب راکه روابط افعال الهی اند و در میان ندیدند اما در اکثر احوال بسبب بقایای ظلمت وجود از مقتضای علم خود محجوب شود و بدین توحيد بعضی از شرک خفی برخیزد و اما توحيد حالی آنست که حال توحيد و صفات لازم ذات موقد گردد و جمله ظلمات رسوم وجود الا اندک بقیه در اشراق نور توحيد تلاشی مضاعف شود و نور توحيد در نور حال و مستتر و مندرج گردد و بر مثال درج نور کوکب در نور آفتاب **فَلَمَّا اسْتَبَانَ الضُّلُمَاتِ كَرَجَ ضَوْؤُهُ بِبَاسْفَارَةٍ أَضْوَاءُ نُورِ** **الکواکب** بدین مقام وجود موعده در مشاهد جمال وجود واحد چنان مستغرق عین جمع گردد که جز ذات و صفات واحد در نظر شهود او نیاید تا غایتی که این توحيد را صفت واحدین صفت خود و این دیدن را هم صفت او بیند و هستی او بدین طریق قطره وار در تصرف تلامذ امواج بحر توحيد افتد و غرق جمع گردد و از اینجا است قول جنید قدس سره **قَالَ التَّوْحِيدُ مَعْنَى يَحْمَلُ فِيهِ الرُّسُومُ وَيَكْدِرُ فِيهِ الْعُلُومُ وَكَيُونُ اللَّهِ كَمَا كُنَّ يَكُونُ** و نشاء این توحيد نور مشاهده است و منشاء توحيد علمی نور مراقبه و بدین توحيد اکثری از رسوم بشریت منتفی شود و بتوحيد علمی اندکی از ان رسوم مرتفع گردد و سبب بعضی از بقایای رسوم در توحيد حالی آنست که تا صدور تربیت افعال و تهذیب اقوال از موقد ممکن بود بدین جهت در حال حیات حق توحيد چنانکه باید نگزوده نشود از اینجا است قول ابو علی دقاق قدس سره که **التَّوْحِيدُ عَرَبِيٌّ لَا يُقْضَى دَيْشُهُ وَغَرَبِيٌّ لَا يُوَدَّ دَيْشُهُ** و خواص موعده ان را در حال حیات از حقیقت

توحيد مراتب است اول توحيد ایمانی دوم توحيد علمی سوم توحيد حالی چهارم توحيد الهی آنرا توحيد ایمانی آنست که بنده بتفرد و وصف الهیت و توحيد تحقیق معبودیت حق سبحانه و تعالی اشارت آیات و اخبار تصدیق کند بدل و اقرار در برابران و این توحيد نتیجه تصدیق مجرد اعتقاد و صدق خبر باشد و مستفاد بود از ظاهر علم و تمسک بآن خلاص از شرک جلی و انحراف در سلک اسلام قائمه دهد و متصوفه بکلم ضرورت ایمان با عموم مومنان درین توحيد مشارک اند و بدیگر مراتب متفرد و مخصوص را توحيد علمی مستفاد است از باطن علم که آنرا علم یقین خوانند و آن چنان بود که بنده در بدایت طریق تصوف از سر یقین بدانند که موجود حقیقی و موثر مطلق نیست الا خداوند عالم جل جلاله و جلوه ذوات و صفات و افعال را در ذات و صفات و افعال و ناپیچند و اندر ذاتی را فردی از ذرات مطلق شناسد و هر صفتی را بر تویی از نور مطلق دانند چنانکه هر کجا علمی و قدرتی و ارادت و سمعی و بصری یا بوی آنرا از علم و قدرت و ارادت و سمع و بصر آنی اندکی از علی هذا الیقین جمیع الصفات و الافعال و این مرتبه از ادو اکل مراتب توحيد مخصوص و متصوفه است و مقدمه آن با ساقه توحيد عام پیوسته و مشابه این مرتبه مرتبه ایست که کوه نظر آنرا توحيد علمی خوانند و نه توحيد علمی بود بلکه توحیدی باشد رسمی اندیشه اعتبار ساقه و آن چنان باشد که شخصی از سر ذکا و فطنت بطریق مطالع یا سمع تصویری کند از معنی توحيد و رسمی از صورت توحيد و در قسم گردد و اینان را اثنای بحث و مناظره گاه گاه سخن بے مغز گوید چنانکه از حال توحيد هیچ اثر

بسی چون حقیقت و حدت ظاهر بود با سبب روشن آویخته و او را بشود گرد و در این مرتبه بعضی از ظلمت رسوم و مرتفع شود چنانکه در بعضی تصاریف بر مقتضای علم خود عمل کند و با سبب راکه روابط افعال الهی اند و در میان ندیدند اما در اکثر احوال بسبب بقایای ظلمت وجود از مقتضای علم خود محجوب شود و بدین توحيد بعضی از شرک خفی برخیزد و اما توحيد حالی آنست که حال توحيد و صفات لازم ذات موقد گردد و جمله ظلمات رسوم وجود الا اندک بقیه در اشراق نور توحيد تلاشی مضاعف شود و نور توحيد در نور حال و مستتر و مندرج گردد و بر مثال درج نور کوکب در نور آفتاب **فَلَمَّا اسْتَبَانَ الضُّلُمَاتِ كَرَجَ ضَوْؤُهُ بِبَاسْفَارَةٍ أَضْوَاءُ نُورِ** **الکواکب** بدین مقام وجود موعده در مشاهد جمال وجود واحد چنان مستغرق عین جمع گردد که جز ذات و صفات واحد در نظر شهود او نیاید تا غایتی که این توحيد را صفت واحدین صفت خود و این دیدن را هم صفت او بیند و هستی او بدین طریق قطره وار در تصرف تلامذ امواج بحر توحيد افتد و غرق جمع گردد و از اینجا است قول جنید قدس سره **قَالَ التَّوْحِيدُ مَعْنَى يَحْمَلُ فِيهِ الرُّسُومُ وَيَكْدِرُ فِيهِ الْعُلُومُ وَكَيُونُ اللَّهِ كَمَا كُنَّ يَكُونُ** و نشاء این توحيد نور مشاهده است و منشاء توحيد علمی نور مراقبه و بدین توحيد اکثری از رسوم بشریت منتفی شود و بتوحيد علمی اندکی از ان رسوم مرتفع گردد و سبب بعضی از بقایای رسوم در توحيد حالی آنست که تا صدور تربیت افعال و تهذیب اقوال از موقد ممکن بود بدین جهت در حال حیات حق توحيد چنانکه باید نگزوده نشود از اینجا است قول ابو علی دقاق قدس سره که **التَّوْحِيدُ عَرَبِيٌّ لَا يُقْضَى دَيْشُهُ وَغَرَبِيٌّ لَا يُوَدَّ دَيْشُهُ** و خواص موعده ان را در حال حیات از حقیقت



توحید صرف که یکبارگی آثار و رسوم و وجود و رستلاشی گرد و گاه گاه لغت بر مثال برق طعت  
 لان گردد و فی الحال منتفی شود و بقایای رسوم و دیگر یاره معاودت کند و درین حال  
 بکلی بقایای رسوم خفی مرتفع گردد و در این مرتبه در توحید آدمی را مرتبه دیگر  
 ممکن نیست و اما توحید الهی آنست که حق سبحانه و تعالی را از انزال بنفس خود به توحید دیگری  
 همیشه بوصف و حدایت و لغت و ذواتیت موصوف بود و شعوت کان الله و لکن  
 یکن معه شیء و اکنون همچنان بر لغت ازلی واحد و فرد است و لکن گماکان  
 و تا ابد الا با هم برین وصف خواهد بود گلی شیء هالک لا وجهه لغت یسک  
 تا معلوم شود که وجود همه اشیا در وجود او امروزه با لک است و حواله مشا به این حال  
 بقدر حق محجوب است و الا ارباب بصائر و اصحاب شهادت که از مصیق زمان و مکان خلاص  
 یافته اند این وعده در حق ایشان عین نقد است و این توحید الهی است که از وصمت  
 نقصان بریت و توحید خلایق بسبب نقصان وجود ناقص و حضرت شیخ الاسلام قدس  
 سره کتاب منازل السائرین را باین سه بیت ختم کرده است **ما وجد الا واحدا**

توحید صرف که یکبارگی آثار و رسوم و وجود و رستلاشی گرد و گاه گاه لغت بر مثال برق طعت  
 لان گردد و فی الحال منتفی شود و بقایای رسوم و دیگر یاره معاودت کند و درین حال  
 بکلی بقایای رسوم خفی مرتفع گردد و در این مرتبه در توحید آدمی را مرتبه دیگر  
 ممکن نیست و اما توحید الهی آنست که حق سبحانه و تعالی را از انزال بنفس خود به توحید دیگری  
 همیشه بوصف و حدایت و لغت و ذواتیت موصوف بود و شعوت کان الله و لکن  
 یکن معه شیء و اکنون همچنان بر لغت ازلی واحد و فرد است و لکن گماکان  
 و تا ابد الا با هم برین وصف خواهد بود گلی شیء هالک لا وجهه لغت یسک  
 تا معلوم شود که وجود همه اشیا در وجود او امروزه با لک است و حواله مشا به این حال  
 بقدر حق محجوب است و الا ارباب بصائر و اصحاب شهادت که از مصیق زمان و مکان خلاص  
 یافته اند این وعده در حق ایشان عین نقد است و این توحید الهی است که از وصمت  
 نقصان بریت و توحید خلایق بسبب نقصان وجود ناقص و حضرت شیخ الاسلام قدس  
 سره کتاب منازل السائرین را باین سه بیت ختم کرده است **ما وجد الا واحدا**

بسیار از حقیقت  
 توحید با بر آنکه آنچه  
 در کتب مشهور و  
 است بسیط اصنافی  
 است نه حقیقی پس  
 مطابق و صحت حق که  
 بسیط حقیقی است  
 نبود و خوف بود از  
 واقع و انکار علم  
 اعرف علم  
 بکبریا توحید گوینده  
 و دفع حاد و احده کرده  
 شد ۱۲

بسیار از حقیقت  
 توحید با بر آنکه آنچه  
 در کتب مشهور و  
 است بسیط اصنافی  
 است نه حقیقی پس  
 مطابق و صحت حق که  
 بسیط حقیقی است  
 نبود و خوف بود از  
 واقع و انکار علم  
 اعرف علم  
 بکبریا توحید گوینده  
 و دفع حاد و احده کرده  
 شد ۱۲

مَنْ وَاحِدٌ بِأَذْكَلِّ مَنْ وَاحِدٌ جَا حِدٌ تَوْحِيدٌ مَنْ يَنْطِقُ عَنْ نَفْسِهِ بِعَارِيَةِ أَبْطَلَهَا  
 الْوَاحِدُ تَوْحِيدُهُ إِيَّاكَ تَوْحِيدُهُ وَنَفْثُ مَنْ يَنْتَعِلُهُ لَاحِدُ الْقَوْلِ فِي اصْنَافِ رِيبِ  
 الْوَلَايَةِ قَدْ سَلَّ اللَّهُ تَعَالَى اسْمَهُ لَهُمْ وَفِي كِتَابِ كَشْفِ الْحُجُوبِ خُذُوا مِنْهُ سَجَانَهُ وَتَعَالَى بَرَهَانُ  
 نَبِيِّ رِيبَانِي كَرْدَانِيهِ هُتْ وَأَوَّلِيَارِ اسْبَابِ ظُهُورِ أَنْ كَرْدَهُ تَابِيْعَةُ آيَاتِ حَقِّ وَجْهِ صَدَقَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ظَاهِرُهُ بِأَشَدِّ مَرَاثِيَانِ رَاوَالِيَانِ عَالَمِ حَقِّ كَرْدَانِيهِ تَاخِيْرُهُ مَجْدُ مَرْدِيْثِ وَی رَاكُشْتِ أَنْدِ  
 وَرَاهِ مَتَابَعَتِ نَفْسِ دَرِ نَوْشْتِ أَنْ آسْمَانِ بَارَانِ بَرَكَاتِ أَقْدَامِ اِيْشَانِ آيِدِ اَزْ دَمِيْنِ نَبَاتِ بَصْفَا اِحْوَالِ  
 اِيْشَانِ رَوِيْدِ وَكَافِرَانِ سَلْمَانِ نَفَرْتِ بَهْتِ اِيْشَانِ يَابَنْدِ اَزْ اِيْشَانِ چَارِهَرَنْدِ كُتُو مَانْدِ مَرِيْدِ كِيْگَرِ  
 نَشَانْدِ وَجَالِ حَالِ خُودِ نَدَانْدِ وَانْدِ كِلِ اِحْوَالِ زُخُوْدِ وَخُلُقِ مَسْتُو بَاشَنْدِ وَاجَابِ رِيْضِ اَرُوْستِ سَخِيْ اَوْلِيَا  
 بَدِيْنِ نَاطِقِ وَمَرِخُودِ اَنْدِ رِيْنِ مَعْنِيْ مَجْدِ اَمْدِ خَيْرِ عِيَانِ كُشْتِ وَآمَا اَنَّا كُتُو اَهْلِ حِلِّ وَعَقْدِ دُوسَرِ مَنَگَانِ رِيْگَرِ حَقِّ اَنْدِ  
 سَيِّدِ اَنْدِ كَرْدِ اِيْشَانِ اَخِيَارِ خُودِ اَنْدِ وَجَلِ دِيْگَرِ اَزْ اِيْشَانِ اَبْدَالِ خُودِ اَنْدِ هَفْتِ دِيْگَرِ اِيْشَانِ اَبْرَارِ خُودِ اَنْدِ  
 وَچَارِ دِيْگَرِ اَنْدِ كَرْدِ اِيْشَانِ رَاوَاتِ اَدِ خُودِ اَنْدِ وَسَهْ دِيْگَرِ اَنْدِ كَرْدِ اِيْشَانِ اَنْفِ اَخِيَارِ اَنْدِ دِيْگَرِ كَرْدِ اِيْشَانِ رَا قَطْبِ غُوثِ  
 خُودِ اَنْدِ اِيْنِ جَمْلِ كِيْگَرِ اَبْشَانْدِ اَنْدِ اَمُورِ اِيْزَانِ كِيْگَرِ مَحْتِاجِ بَاشَنْدِ وَبَرِيْنِ نِيْزِ اَخِيَارِ مَرُوْیِ نَاطِقِ سَتِ  
 وَاهْلِ حَقِيْقَتِ بَرِ صَحْتِ اِيْنِ مَجْمُوعِ اَنْدِ صَاحِبِ كِتَابِ فُتُوْحَاتِ كِيْگَرِ رِضِيْ اَمْدِ عِنْدِ فَصْلِ سِيْ دِيْگَرِ اِنْ بَا بَصَدِ نُوْشْتِ  
 اَزْ اِيْنِ كِتَابِ رِجَالِ مَهْتَكَا نَهْ رَا اَبْدَالِ كُفْتِ هُتْ وَدُرِ اَمَّا كَرْدِ كَرْدِ حَقِّ سَجَانَهُ وَتَعَالَى زَمِيْنِ رَا هَفْتِ اَقْلِمِ  
 كَرْدِ اِيْنْدِ وَهَفْتِ نِزْنِ اَزْ بِنْدِگَانِ خُودِ بَرِگَزِيْدِ وَ اِيْشَانِ رَا اَبْدَالِ نَامِ نَهَادِ وَوُجُوْدِ هَرِ اَقْلِمِيْ سَهْ رِيْگَرِ  
 اَزْ اِيْنِ مَهْتَكَا نَهْ كَا هِ مِيْدَارِ دُوْ كُفْتِ اِسْتِ كَرْدِ مَرْمُكُ بَا اِيْشَانِ جَمْعِ شُدِمْ وَبَرِ اِيْشَانِ سَلَامِ كُفْتِ  
 وَ اِيْشَانِ بَرِ مَنِ سَلَامِ كُفْتِ وَ بَا اِيْشَانِ مَنِ كُفْتِ **فَمَا رَاَيْتُ فِيمَا رَاَيْتُ أَحْسَنَ سَكَمَكَا**

بسیار از حقیقت  
 توحید با بر آنکه آنچه  
 در کتب مشهور و  
 است بسیط اصنافی  
 است نه حقیقی پس  
 مطابق و صحت حق که  
 بسیط حقیقی است  
 نبود و خوف بود از  
 واقع و انکار علم  
 اعرف علم  
 بکبریا توحید گوینده  
 و دفع حاد و احده کرده  
 شد ۱۲

۱۲  
 ۱۳  
 ۱۴  
 ۱۵  
 ۱۶  
 ۱۷  
 ۱۸  
 ۱۹  
 ۲۰  
 ۲۱  
 ۲۲  
 ۲۳  
 ۲۴  
 ۲۵  
 ۲۶  
 ۲۷  
 ۲۸  
 ۲۹  
 ۳۰  
 ۳۱  
 ۳۲  
 ۳۳  
 ۳۴  
 ۳۵  
 ۳۶  
 ۳۷  
 ۳۸  
 ۳۹  
 ۴۰  
 ۴۱  
 ۴۲  
 ۴۳  
 ۴۴  
 ۴۵  
 ۴۶  
 ۴۷  
 ۴۸  
 ۴۹  
 ۵۰  
 ۵۱  
 ۵۲  
 ۵۳  
 ۵۴  
 ۵۵  
 ۵۶  
 ۵۷  
 ۵۸  
 ۵۹  
 ۶۰  
 ۶۱  
 ۶۲  
 ۶۳  
 ۶۴  
 ۶۵  
 ۶۶  
 ۶۷  
 ۶۸  
 ۶۹  
 ۷۰  
 ۷۱  
 ۷۲  
 ۷۳  
 ۷۴  
 ۷۵  
 ۷۶  
 ۷۷  
 ۷۸  
 ۷۹  
 ۸۰  
 ۸۱  
 ۸۲  
 ۸۳  
 ۸۴  
 ۸۵  
 ۸۶  
 ۸۷  
 ۸۸  
 ۸۹  
 ۹۰  
 ۹۱  
 ۹۲  
 ۹۳  
 ۹۴  
 ۹۵  
 ۹۶  
 ۹۷  
 ۹۸  
 ۹۹  
 ۱۰۰

بسیار از حقیقت  
 توحید با بر آنکه آنچه  
 در کتب مشهور و  
 است بسیط اصنافی  
 است نه حقیقی پس  
 مطابق و صحت حق که  
 بسیط حقیقی است  
 نبود و خوف بود از  
 واقع و انکار علم  
 اعرف علم  
 بکبریا توحید گوینده  
 و دفع حاد و احده کرده  
 شد ۱۲











اما چنانکه از آن بیرون توانند شد آن کس سوین گفت مرا گروهی مزی و ران بود و چون کاری که من کردم تمام شد همه مزد خود بستند یکی از آن ناپدید شد من از مزد وی گو سفند خریدم یکسال و دو سال و ده سال و چهل سال گذشت مرد پدید نیامد و من تلخ آن گو سفند نگاه میدارم روزی آمد و گفت که من وقتی کار تو کرده ام یاد داری و اکنون مرا بآن مزد حاجت است اورا گفتم برو آن گو سفندان جمله حق تست بزان آن مرد گفت بر من افسوس میداری گفتم افسوس نمیدارم و راست می گویم آن همه فردای بود ادم و ببر د بار خدا یا اگر من درین راست گویم مرا فرجی فرست پیغمبر صلی الله علیه و آله و سلم گفت آن سنگ بیکبار از آن در غار فراتر شد بیرون آمدند و این فعل ناقض عادت بود و دیگر حدیث <sup>کشان</sup> جرج راهب است در او می آن حدیث ابوهریره است رضی الله عنه که پیغمبر صلی الله علیه و آله و سلم گفت که در بنی اسرائیل راهبی بود جرج نام و مرد مجتهد بود و مادری داشت مستوره روزی به آن زوی دیدار پسر بیامد وی در نماز بود و در صومعه نکشاد و باز گشت روز دوم و سوم همچنان کرد و مادرش گفت از تنگدلی که یارب پسر مرا رسوا گردان و بحق منقش بگیر در آن زمانه زنی بود بدسیرت گفت من جرج را از راه بزم بصومعه وی شد جرج التفات نکرد و شبانی در آن راه صحبت کرد و حامله شد چون بشهر درآمد گفت این از جرج است چون بارز نهاد مردم قصد صومعه جرج کردند و ویرایش سلطان آوردند جرج گفت ای غلام پدر تو کیست گفت مادرم بر تو مریخ همی گوید پدر من شبانی است ثُمَّ قَالَ لَا مَسَامُ الْمُسْتَقْفَرِ رَحِمَهُ اللَّهُ وَالْحُجَّةُ عَلَيْهِمْ مِنْ طَرِيقِ الْأَشَارِ كَثِيرَةٌ مِنْهَا قَوْلُ ابْنِ بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَا بَنِي عَبْدِ اللَّهِ يَا بُنَيَّ إِنْ وَقَعَ بَيْنَ الْعَرَبِ يَوْمًا اخْتِلَافٌ فَأَتَيْتِ الْغَارَ الَّذِي كُنْتُ فِيهِ أَنَا وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكُنْ فِيهِ فَإِنَّهُ يَأْتِيكَ رِزْقُكَ بَكْرَةً وَعَشِيًّا وَفِي قَوْلِهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَإِنَّهُ يَأْتِيكَ

عبد الله که ای پسر خود را  
من اگر روزی در میان عرب  
اختلاف واقع شود در آن  
بغاهای که من در میان ایشان  
صلی الله علیه و آله و سلم  
آنجا بودیم و باک مدار  
از رزق که بامداد و  
شیانگاه رزق بتو خواهد  
رسید این سخن ابو بکر  
الصديق رضی الله  
عنہ که رزق  
بتو خواهد رسید  
در بامداد و شیانگاه  
متضمن تثنیه  
و وقوع است  
است از صدق  
احادیث آن واقعه  
بوقوع آن بلکه  
نیست بلکه  
و وقوع آن معلوم  
نیست ۱۲

لے کوئے  
حضرت شیخ الفیض عجمی فرماتے ہیں کہ  
وہ کوئے کی یاد نشاۃ و آندہ  
یہود ۱۲۰ سالہ و قتلہ مال اللہ  
الاستغفری و ابو محمد علیہ السلام  
کہ حیثیت بر شاگردان کرامت  
از جملہ خبا رکشا الیکویدین  
است غنی شوق  
۵

بِرْزُقَكَ بُكْرَةً وَعَشِيًّا اثْبَاتُ الْكِرَامَاتِ لِلْأَوْلِيَاءِ وَرَوَى الْإِمَامُ  
الْمُسْتَعْفِرِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ بِإِسْنَادِهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
قَالَ أَمْرًا بُوَيَّكَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ إِذَا نَأَمْتُ فَيُخَوِّتُنِي عَلَى بَابٍ يَعْنِي  
بَابَ الْبَيْتِ الَّذِي فِيهِ قَبْرُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ قَفَّوهُ  
فَإِنْ فُتِنَ لَكُمْ فَأَذْفُونُونِي فِيهِ قَالَ جَابِرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَإِنْ طَلَقْنَا  
قَدْ تَقْنَا الْبَابَ وَقُلْنَا إِنَّ هَذَا أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَدْ اشْتَهَى أَنْ  
يُدْفَنَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَعِيَ الْبَابُ وَلَا نَدْرِي مَنْ فَتِنَنَا  
وَقَالَ لَنَا أَدْخُلُوهُ وَأَذْفُونُوهُ كَرَامَةً وَلَا تَرَى شَخْصًا وَلَا تَرَى شَيْئًا  
رَوَى الْإِمَامُ الْمُسْتَعْفِرِيُّ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ  
ابْنِ عُثْمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ خَطَبَ النَّاسَ

[illegible]

حضرت  
حق بجانبه  
تعالی  
آن را پیش  
سازید  
و در میان  
بایستد  
فرستد  
کم و بیش  
سافت  
بود چون  
سازید  
آواز  
بشنید  
استاد  
بگوید کرد  
چندان  
مقاله کرد  
که اعدا  
منه نرم  
گشتند  
و بحسن  
خود در  
آمدند ۱۲  
قدس سره















و در آن از حضرت حق سبحانه ثبات یابد و در بلاد امتحان از و بر روی و ناکامی قدم فشار و تا عزم مردان یابد و سیرت ایشان گیرد و ایضا سخنان شلخ و دوستان حق تعالی دوستی ایشان کرد و دوستی ایشان ترا با ایشان نسبت افکند چنانکه گفت اند  
 الْمُوَدَّةُ أَهْدَى الْقَوَائِمِ وَ كَفَتْهُمُ الْقَوَائِمُ أَقْرَبُ مِنَ الْمَوْتِ دَعَا  
 وَلَا بُعْدَ أَبْعَدُ مِنَ الْعَدَاوَةِ وَ لِلَّهِ دَرُ الْفَائِلِ هَ الْقَوْمُ  
 اخوان صدق بینهم نسب به عن المودة لم يعدل به سبب به مصطفی را  
 صلی الله علیه و آله و سلم پرسیدند از مردی که قومی را دوست میدارد اما بگوید  
 ایشان نمی رسد گفت المودع مع من احب مرد با آن کس است که می رسد دوست  
 میدارد و در خبر است از مصطفی صلی الله علیه و آله و سلم که روز قیامت بنده  
 تو میدرخد باشد از مغفله کردار خود حق سبحانه و تعالی گوید بنده من فلان دانشمند را  
 در فلان علم می شناختی فلان عارف را گوید می شناختم گوید که برو که ترا بوی بخشیدم  
 پس وقتی که بشناخت نسبت می پیوند و سبب نجات می گردد و بهر دوستان و  
 و گرفتار سیرت ایشان و پی بردن با حسان با ایشان او را تر ابو العباس  
 عطا گوید اگر نتوانی که دست در دوستی اوزنی دست در دوستی دوستان او  
 زن که دوستی دوستان او دوستی است و مصطفی صلی الله علیه و سلم گفت یا ابنی مسعود  
 اَتَدْرِي اَيُّ عُرْوِي الْاِسْلَامِ اَوْثَقُ قَالَ قُلْتُ اللَّهُ وَ رَسُولُهُ اَعْلَمُ  
 قَالَ صَلَّ اللَّهُ عَلَيْهِ وَ سَلِّمْ اُولَايَةُ فِي اللَّهِ وَ الْحُبُّ فِيهِ وَ الْبُغْضُ فِيهِ وَ فَضِيلُ عِيَاضِ  
 رَحِمَهُ اللَّهُ گوید که الله تعالی فردا باینده گوید یا ابنی آدم اَمَّا هَذَا فَكَرِي الدُّنْيَا

و در آن از حضرت حق سبحانه ثبات یابد و در بلاد امتحان از و بر روی و ناکامی قدم فشار و تا عزم مردان یابد و سیرت ایشان گیرد و ایضا سخنان شلخ و دوستان حق تعالی دوستی ایشان کرد و دوستی ایشان ترا با ایشان نسبت افکند چنانکه گفت اند  
 الْمُوَدَّةُ أَهْدَى الْقَوَائِمِ وَ كَفَتْهُمُ الْقَوَائِمُ أَقْرَبُ مِنَ الْمَوْتِ دَعَا  
 وَلَا بُعْدَ أَبْعَدُ مِنَ الْعَدَاوَةِ وَ لِلَّهِ دَرُ الْفَائِلِ هَ الْقَوْمُ  
 اخوان صدق بینهم نسب به عن المودة لم يعدل به سبب به مصطفی را  
 صلی الله علیه و آله و سلم پرسیدند از مردی که قومی را دوست میدارد اما بگوید  
 ایشان نمی رسد گفت المودع مع من احب مرد با آن کس است که می رسد دوست  
 میدارد و در خبر است از مصطفی صلی الله علیه و آله و سلم که روز قیامت بنده  
 تو میدرخد باشد از مغفله کردار خود حق سبحانه و تعالی گوید بنده من فلان دانشمند را  
 در فلان علم می شناختی فلان عارف را گوید می شناختم گوید که برو که ترا بوی بخشیدم  
 پس وقتی که بشناخت نسبت می پیوند و سبب نجات می گردد و بهر دوستان و  
 و گرفتار سیرت ایشان و پی بردن با حسان با ایشان او را تر ابو العباس  
 عطا گوید اگر نتوانی که دست در دوستی اوزنی دست در دوستی دوستان او  
 زن که دوستی دوستان او دوستی است و مصطفی صلی الله علیه و سلم گفت یا ابنی مسعود  
 اَتَدْرِي اَيُّ عُرْوِي الْاِسْلَامِ اَوْثَقُ قَالَ قُلْتُ اللَّهُ وَ رَسُولُهُ اَعْلَمُ  
 قَالَ صَلَّ اللَّهُ عَلَيْهِ وَ سَلِّمْ اُولَايَةُ فِي اللَّهِ وَ الْحُبُّ فِيهِ وَ الْبُغْضُ فِيهِ وَ فَضِيلُ عِيَاضِ  
 رَحِمَهُ اللَّهُ گوید که الله تعالی فردا باینده گوید یا ابنی آدم اَمَّا هَذَا فَكَرِي الدُّنْيَا

و در آن از حضرت حق سبحانه ثبات یابد و در بلاد امتحان از و بر روی و ناکامی قدم فشار و تا عزم مردان یابد و سیرت ایشان گیرد و ایضا سخنان شلخ و دوستان حق تعالی دوستی ایشان کرد و دوستی ایشان ترا با ایشان نسبت افکند چنانکه گفت اند  
 الْمُوَدَّةُ أَهْدَى الْقَوَائِمِ وَ كَفَتْهُمُ الْقَوَائِمُ أَقْرَبُ مِنَ الْمَوْتِ دَعَا  
 وَلَا بُعْدَ أَبْعَدُ مِنَ الْعَدَاوَةِ وَ لِلَّهِ دَرُ الْفَائِلِ هَ الْقَوْمُ  
 اخوان صدق بینهم نسب به عن المودة لم يعدل به سبب به مصطفی را  
 صلی الله علیه و آله و سلم پرسیدند از مردی که قومی را دوست میدارد اما بگوید  
 ایشان نمی رسد گفت المودع مع من احب مرد با آن کس است که می رسد دوست  
 میدارد و در خبر است از مصطفی صلی الله علیه و آله و سلم که روز قیامت بنده  
 تو میدرخد باشد از مغفله کردار خود حق سبحانه و تعالی گوید بنده من فلان دانشمند را  
 در فلان علم می شناختی فلان عارف را گوید می شناختم گوید که برو که ترا بوی بخشیدم  
 پس وقتی که بشناخت نسبت می پیوند و سبب نجات می گردد و بهر دوستان و  
 و گرفتار سیرت ایشان و پی بردن با حسان با ایشان او را تر ابو العباس  
 عطا گوید اگر نتوانی که دست در دوستی اوزنی دست در دوستی دوستان او  
 زن که دوستی دوستان او دوستی است و مصطفی صلی الله علیه و سلم گفت یا ابنی مسعود  
 اَتَدْرِي اَيُّ عُرْوِي الْاِسْلَامِ اَوْثَقُ قَالَ قُلْتُ اللَّهُ وَ رَسُولُهُ اَعْلَمُ  
 قَالَ صَلَّ اللَّهُ عَلَيْهِ وَ سَلِّمْ اُولَايَةُ فِي اللَّهِ وَ الْحُبُّ فِيهِ وَ الْبُغْضُ فِيهِ وَ فَضِيلُ عِيَاضِ  
 رَحِمَهُ اللَّهُ گوید که الله تعالی فردا باینده گوید یا ابنی آدم اَمَّا هَذَا فَكَرِي الدُّنْيَا

فَا تَمَّا طَلَبْتَ الرَّاحَةَ لِنَفْسِكَ وَ اَمَّا نَقَطَا عَلَيْكَ اَيُّ فَا تَمَّا طَلَبْتَ الْعِزَّ  
 لِنَفْسِكَ وَ لَكِنَّ هَلْ عَادَيْتَ لِي عُدُوًّا وَ اَوَّاكَيْتَ لِي وَلِيًّا وَ كَمْتَرِينَ فَا تَمَّا  
 در شنیدن حکایات این طائفه است که بلندا فعال و احوال و اقوال وی نه چون ایشان  
 است منی از کردار خود برگزید و تقصیر خود در جنب کردار ایشان به بیند از عجب و زیاده  
 استخوان به پیر هیز و شیخ الاسلام ابو اسماعیل عبداللہ الانصاری الهروی قدس سره  
 و هر جا که درین کتاب شیخ الاسلام مذکور شده مراد ایشان خواهند بود و وصیت کرده است  
 که از هر پیری سخنی یاد گیر بدو اگر نتوانی نام ایشان یاد داری بیکه بان بهره یابد و نیز فرموده است  
 که بیشین نشان درین کار است که سخن مشایخ شنی خوش آید و بدل با ایشان گرازی  
 و انکار نیاری و هرگاه از دوستان خود یکی را با تو نماید ترا قبول نیفتد و حقیر آید تر باشد از  
 هر گناه که آن تیر باشد که بکفی زیر که آن دلیل محرومی و حجاب باشد فَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ  
 الْحُكْمِ لَا يَنْ و اگر در نظر غلط افتد وی نه بان باشد که ترا بوی قبول افتاد ترا زیان  
 ندارد که قصد تو بان راست بوده باشد وَ اللَّهُ الْمُسْتَعَانُ وَ عَلَيْهِ الْعَكْلَانِ  
 ابو یاشم الصوفی قدس سره بکثرت مشهور است شیخ بوده بشام و در اصل  
 کوفی است و با سفیان ثوری معاصر بوده و مات سفیان الثوری رحمه الله بالبصرة  
 سنة احدى و ستين مائة و سفیان ثوری گوید که لا اَبُو هَاشِمٍ الصُّوفِيُّ مَا عَدَّ قَتْلُ  
 دَقَائِقِ الْوَيْكَةِ وَ هَمَّ دِيْ گويد که من ندانستم که صوفی چه بود تا ابو یاشم صوفی را ندیدم و پیش  
 از وی بزرگان بوده اند و در زهد و ورع و معالمت نیکو و طریق توکل و طریق محبت لیکن  
 اول کسی که دیر صوفی خواندند می بود و پیش از وی کسی را باین نام نخوانده بودند و  
 همچنین اول خاتقایی که براسه صوفیان بنا کردند آنست که بر سر شام کردند سبب آنست  
 که امیر می ترساید که کار رفته بود و راه دو تن را دید ازین طائفه که فراهم رسیدند و دست  
 در آغوش یکدیگر کردند و هم آنجا نشستند و آنچه داشتند از خوردنی پیش نهادند  
 و بخوردند و انگاه بر رفتند امیر ترسار معامله و الفت ایشان را با یکدیگر خوش آمدی که از  
 ایشان را طلب کرد و پرسید که آن که بود گفت ندانم گفت ترا چه بود گفت هیچ چیز گفت

و در آن از حضرت حق سبحانه ثبات یابد و در بلاد امتحان از و بر روی و ناکامی قدم فشار و تا عزم مردان یابد و سیرت ایشان گیرد و ایضا سخنان شلخ و دوستان حق تعالی دوستی ایشان کرد و دوستی ایشان ترا با ایشان نسبت افکند چنانکه گفت اند  
 الْمُوَدَّةُ أَهْدَى الْقَوَائِمِ وَ كَفَتْهُمُ الْقَوَائِمُ أَقْرَبُ مِنَ الْمَوْتِ دَعَا  
 وَلَا بُعْدَ أَبْعَدُ مِنَ الْعَدَاوَةِ وَ لِلَّهِ دَرُ الْفَائِلِ هَ الْقَوْمُ  
 اخوان صدق بینهم نسب به عن المودة لم يعدل به سبب به مصطفی را  
 صلی الله علیه و آله و سلم پرسیدند از مردی که قومی را دوست میدارد اما بگوید  
 ایشان نمی رسد گفت المودع مع من احب مرد با آن کس است که می رسد دوست  
 میدارد و در خبر است از مصطفی صلی الله علیه و آله و سلم که روز قیامت بنده  
 تو میدرخد باشد از مغفله کردار خود حق سبحانه و تعالی گوید بنده من فلان دانشمند را  
 در فلان علم می شناختی فلان عارف را گوید می شناختم گوید که برو که ترا بوی بخشیدم  
 پس وقتی که بشناخت نسبت می پیوند و سبب نجات می گردد و بهر دوستان و  
 و گرفتار سیرت ایشان و پی بردن با حسان با ایشان او را تر ابو العباس  
 عطا گوید اگر نتوانی که دست در دوستی اوزنی دست در دوستی دوستان او  
 زن که دوستی دوستان او دوستی است و مصطفی صلی الله علیه و سلم گفت یا ابنی مسعود  
 اَتَدْرِي اَيُّ عُرْوِي الْاِسْلَامِ اَوْثَقُ قَالَ قُلْتُ اللَّهُ وَ رَسُولُهُ اَعْلَمُ  
 قَالَ صَلَّ اللَّهُ عَلَيْهِ وَ سَلِّمْ اُولَايَةُ فِي اللَّهِ وَ الْحُبُّ فِيهِ وَ الْبُغْضُ فِيهِ وَ فَضِيلُ عِيَاضِ  
 رَحِمَهُ اللَّهُ گوید که الله تعالی فردا باینده گوید یا ابنی آدم اَمَّا هَذَا فَكَرِي الدُّنْيَا

و در آن از حضرت حق سبحانه ثبات یابد و در بلاد امتحان از و بر روی و ناکامی قدم فشار و تا عزم مردان یابد و سیرت ایشان گیرد و ایضا سخنان شلخ و دوستان حق تعالی دوستی ایشان کرد و دوستی ایشان ترا با ایشان نسبت افکند چنانکه گفت اند  
 الْمُوَدَّةُ أَهْدَى الْقَوَائِمِ وَ كَفَتْهُمُ الْقَوَائِمُ أَقْرَبُ مِنَ الْمَوْتِ دَعَا  
 وَلَا بُعْدَ أَبْعَدُ مِنَ الْعَدَاوَةِ وَ لِلَّهِ دَرُ الْفَائِلِ هَ الْقَوْمُ  
 اخوان صدق بینهم نسب به عن المودة لم يعدل به سبب به مصطفی را  
 صلی الله علیه و آله و سلم پرسیدند از مردی که قومی را دوست میدارد اما بگوید  
 ایشان نمی رسد گفت المودع مع من احب مرد با آن کس است که می رسد دوست  
 میدارد و در خبر است از مصطفی صلی الله علیه و آله و سلم که روز قیامت بنده  
 تو میدرخد باشد از مغفله کردار خود حق سبحانه و تعالی گوید بنده من فلان دانشمند را  
 در فلان علم می شناختی فلان عارف را گوید می شناختم گوید که برو که ترا بوی بخشیدم  
 پس وقتی که بشناخت نسبت می پیوند و سبب نجات می گردد و بهر دوستان و  
 و گرفتار سیرت ایشان و پی بردن با حسان با ایشان او را تر ابو العباس  
 عطا گوید اگر نتوانی که دست در دوستی اوزنی دست در دوستی دوستان او  
 زن که دوستی دوستان او دوستی است و مصطفی صلی الله علیه و سلم گفت یا ابنی مسعود  
 اَتَدْرِي اَيُّ عُرْوِي الْاِسْلَامِ اَوْثَقُ قَالَ قُلْتُ اللَّهُ وَ رَسُولُهُ اَعْلَمُ  
 قَالَ صَلَّ اللَّهُ عَلَيْهِ وَ سَلِّمْ اُولَايَةُ فِي اللَّهِ وَ الْحُبُّ فِيهِ وَ الْبُغْضُ فِيهِ وَ فَضِيلُ عِيَاضِ  
 رَحِمَهُ اللَّهُ گوید که الله تعالی فردا باینده گوید یا ابنی آدم اَمَّا هَذَا فَكَرِي الدُّنْيَا























بَيْنَ اللَّهِ وَبَيْنَ الْعَبْدِ الْحَاسِبَةِ دَاوُدَ بْنَ أَحْمَدَ دَارَانِي رَحِمَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 برادر ابراهیم بن دارانی است و صاحب ریاضت عظیم بود و با ابراهیم بن محمد دوستی داشت و در  
 و سخنان و در معاملات مثل سخنان برادر وی بود و احمد بن ابی الحواری گوید که از داود  
 پرسیدم که چه گوی در دلی که آواز خوش در می آید کند گفت آن دل ضعیف و بیمار بود  
 و اگر اسباب بید کردن و هم می گفت لکل شیء صداء و صداء القلب الشبیع  
 ابراهیم بن دَاوُد بن نصر الطائی رَحِمَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ از کبریا  
 مشایخ و سادات اهل تصوف بود و در زمان خود بنی نظیر و شاگرد ابو حنیفه رضی الله عنه  
 بود و از اقران فضیل و ابراهیم دهم و غیر ایشان بود از طبقه اولی است و در طریقت  
 مرید حبیب راعی بود و در جملہ علوم حظ وافر داشت و بدرجہ اعلی بود و در فقه  
 فقیه الفقهاء بود و عزت اختیار کرد و از ریاست اعراف نمود و طریق زهد و ورع  
 و تقوی بردست گرفت و میرا فضائل بسیار است و مناقب بی مذکور و گفته می رسد که  
 ان اردت السلامة سلم علی الذی اوان اردت الکرامة کبر علی لاخره  
 پس اگر سلامت خواهی دنیا را وداع کن و اگر کرامت خواهی بر آخرت تکبر گوی و از معرفت  
 کرخی قدس ستره روایت کنند که گفت هیچکس اندیدم که دنیا را در چشم می قدر و خطر کمتر بود از  
 داود طائی که همه دنیا را اهل آنرا به نزدیک می هیچ مقدار نبود و در فقر بچشم کمال  
 نگریستی اگر چه بر آنست بودندی ابراهیم بن دهم قدس الله تعالی روحه  
 از طبقه اولی است کنیت او ابو اسحاق است و نسب او ابراهیم بن دهم بن سلیمان  
 بن منصور البغلی است از ابناء ملوک است در جوانی تو به کرد و وقتی بصید بیرون رفت بود باقی  
 آواز داد که ابراهیم نه بر اے این کار آفریده اند ترا ویرا گاهی پدید آمد دست در طریقت  
 نیکو زد بکه رفت و آنجا با سفیان ثوری فضیل عیاض و ابو یوسف عسکری صحبت داشت  
 و بشام رفت آنجا کسب میکرد و طلب حلال ناظور بانی می کرد و ویرا حدیث است از اهل کلمات  
 و ولایت است و بشام از دنیا رفته در سنه اصدی و ثنین و مایه و یقال فی سنه  
 و ثنین و هکذا آنکه تر و شغفه بابر ابراهیم دهم همراه شد و همراهی و ویر کشید

نجات الانس  
 از کبریا  
 مشایخ و سادات  
 اهل تصوف  
 بود و در زمان  
 خود بنی نظیر  
 و شاگرد ابو  
 حنیفه رضی الله  
 عنه بود و از  
 اقران فضیل و  
 ابراهیم دهم و  
 غیر ایشان بود  
 از طبقه اولی  
 است و در طریقت  
 مرید حبیب راعی  
 بود و در جملہ  
 علوم حظ وافر  
 داشت و بدرجہ  
 اعلی بود و در  
 فقه فقیه  
 الفقهاء بود و  
 عزت اختیار کرد  
 و از ریاست  
 اعراف نمود و  
 طریق زهد و ورع  
 و تقوی بردست  
 گرفت و میرا  
 فضائل بسیار  
 است و مناقب  
 بی مذکور و  
 گفته می رسد  
 که ان اردت  
 السلامة سلم  
 علی الذی اوان  
 اردت الکرامة  
 کبر علی لاخره  
 پس اگر سلامت  
 خواهی دنیا را  
 وداع کن و اگر  
 کرامت خواهی  
 بر آخرت تکبر  
 گوی و از معرفت  
 کرخی قدس  
 ستره روایت  
 کنند که گفت  
 هیچکس اندیدم  
 که دنیا را در  
 چشم می قدر  
 و خطر کمتر  
 بود از داود  
 طائی که همه  
 دنیا را اهل  
 آنرا به نزدیک  
 می هیچ مقدار  
 نبود و در فقر  
 بچشم کمال  
 نگریستی اگر  
 چه بر آنست  
 بودندی ابراهیم  
 بن دهم قدس  
 الله تعالی  
 روحه از طبقه  
 اولی است کنیت  
 او ابو اسحاق  
 است و نسب او  
 ابراهیم بن  
 دهم بن سلیمان  
 بن منصور  
 البغلی است از  
 ابناء ملوک است  
 در جوانی تو  
 به کرد و وقتی  
 بصید بیرون  
 رفت بود باقی  
 آواز داد که  
 ابراهیم نه بر  
 اے این کار  
 آفریده اند  
 ترا ویرا گاهی  
 پدید آمد دست  
 در طریقت  
 نیکو زد بکه  
 رفت و آنجا  
 با سفیان  
 ثوری فضیل  
 عیاض و ابو  
 یوسف عسکری  
 صحبت داشت و  
 بشام رفت  
 آنجا کسب  
 میکرد و طلب  
 حلال ناظور  
 بانی می کرد  
 و ویرا حدیث  
 است از اهل  
 کلمات و ولایت  
 است و بشام  
 از دنیا رفته  
 در سنه اصدی  
 و ثنین و مایه  
 و یقال فی  
 سنه و ثنین  
 و هکذا آنکه  
 تر و شغفه  
 بابر ابراهیم  
 دهم همراه  
 شد و همراهی  
 و ویر کشید

چون بخواست که جدا شود گفت شاید که درین صحبت از من در پنجه شمره باشی که بنی حرمی  
 فراوان کردم ابراهیم گفت من ترا دوست بودم دوستی عیب تو بر من پوشید من از  
 دوستی خود ندیدم که نیک میکنی یا بدشعر و یقین من سواک الفعل عندی  
 حقه فحسب و منک ذاک عثمان عماره گفت که بنی حرمی بودم با ابراهیم  
 بن دهم و محمد بن ثوبان و عباد مسقری سخن می گفتیم جوانی دور تر نشسته بود بارادت و بنا  
 تمام گفت ای جوانمردان من مردی ام گرد این کار می کردم بشب تخیم و بر و زینج  
 نخورم و عمر خویش را بخش کرده ام یکسال حج کنم و یکسال غزا چونست که مرا بوی غیر سرد  
 و در دل خود هیچ خبر نمی یابم و نمیدانم که شام می گوید گفت هیچکس با جواب می باز ندارد  
 و در سخن خویش برفتند آخریک از یاران گفت که مرادل بر نیاز و بوسخت گفت  
 ای جوانمردان اینان که گرد این کار میگردند آنرا خواهان و طالبند و در فراوان طاعت و  
 خدمت میکنند و در نگرستن و تیز بینی می کوشند شیخ الاسلام گفت این نه آنست که  
 خدمت و طاعت نباید کرد یعنی بآن چیز دیگر می باید صوفی بے خدمت بنودا تا صوف  
 نه خدمت است صوفیان خدمت نه بگذارند بلکه از همه خلق زیادت آرند اما آنچه کنند برو  
 نشانند یعنی عومل و مزد و مکافات بآن طلب نکنند و مایه ایشان چیزی دیگر است  
 در باطن و نه در ظاهر ظاهر به تمییس گذرانند و به باطن در جهان دیگر زیندا و القاسم  
 نصر آبادی گفته حدیثه من جد بابت الحق دشمنی علی عمل الثقلین  
 یک کشیدن که دل تو با و نگر یعنی بخت و معرفت و محبت ترا به از کردار آدمی  
 و بر ابراهیم دهم و علی بکار و حدیثه قرعش و سلم خواص یاران  
 یکدیگر بودند با یکدیگر بیعت کردند که هیچ چینه نخوریم مگر که دایم که از حلال

نجات الانس  
 از کبریا  
 مشایخ و سادات  
 اهل تصوف  
 بود و در زمان  
 خود بنی نظیر  
 و شاگرد ابو  
 حنیفه رضی الله  
 عنه بود و از  
 اقران فضیل و  
 ابراهیم دهم و  
 غیر ایشان بود  
 از طبقه اولی  
 است و در طریقت  
 مرید حبیب راعی  
 بود و در جملہ  
 علوم حظ وافر  
 داشت و بدرجہ  
 اعلی بود و در  
 فقه فقیه  
 الفقهاء بود و  
 عزت اختیار کرد  
 و از ریاست  
 اعراف نمود و  
 طریق زهد و ورع  
 و تقوی بردست  
 گرفت و میرا  
 فضائل بسیار  
 است و مناقب  
 بی مذکور و  
 گفته می رسد  
 که ان اردت  
 السلامة سلم  
 علی الذی اوان  
 اردت الکرامة  
 کبر علی لاخره  
 پس اگر سلامت  
 خواهی دنیا را  
 وداع کن و اگر  
 کرامت خواهی  
 بر آخرت تکبر  
 گوی و از معرفت  
 کرخی قدس  
 ستره روایت  
 کنند که گفت  
 هیچکس اندیدم  
 که دنیا را در  
 چشم می قدر  
 و خطر کمتر  
 بود از داود  
 طائی که همه  
 دنیا را اهل  
 آنرا به نزدیک  
 می هیچ مقدار  
 نبود و در فقر  
 بچشم کمال  
 نگریستی اگر  
 چه بر آنست  
 بودندی ابراهیم  
 بن دهم قدس  
 الله تعالی  
 روحه از طبقه  
 اولی است کنیت  
 او ابو اسحاق  
 است و نسب او  
 ابراهیم بن  
 دهم بن سلیمان  
 بن منصور  
 البغلی است از  
 ابناء ملوک است  
 در جوانی تو  
 به کرد و وقتی  
 بصید بیرون  
 رفت بود باقی  
 آواز داد که  
 ابراهیم نه بر  
 اے این کار  
 آفریده اند  
 ترا ویرا گاهی  
 پدید آمد دست  
 در طریقت  
 نیکو زد بکه  
 رفت و آنجا  
 با سفیان  
 ثوری فضیل  
 عیاض و ابو  
 یوسف عسکری  
 صحبت داشت و  
 بشام رفت  
 آنجا کسب  
 میکرد و طلب  
 حلال ناظور  
 بانی می کرد  
 و ویرا حدیث  
 است از اهل  
 کلمات و ولایت  
 است و بشام  
 از دنیا رفته  
 در سنه اصدی  
 و ثنین و مایه  
 و یقال فی  
 سنه و ثنین  
 و هکذا آنکه  
 تر و شغفه  
 بابر ابراهیم  
 دهم همراه  
 شد و همراهی  
 و ویر کشید

نجات الانس  
 از کبریا  
 مشایخ و سادات  
 اهل تصوف  
 بود و در زمان  
 خود بنی نظیر  
 و شاگرد ابو  
 حنیفه رضی الله  
 عنه بود و از  
 اقران فضیل و  
 ابراهیم دهم و  
 غیر ایشان بود  
 از طبقه اولی  
 است و در طریقت  
 مرید حبیب راعی  
 بود و در جملہ  
 علوم حظ وافر  
 داشت و بدرجہ  
 اعلی بود و در  
 فقه فقیه  
 الفقهاء بود و  
 عزت اختیار کرد  
 و از ریاست  
 اعراف نمود و  
 طریق زهد و ورع  
 و تقوی بردست  
 گرفت و میرا  
 فضائل بسیار  
 است و مناقب  
 بی مذکور و  
 گفته می رسد  
 که ان اردت  
 السلامة سلم  
 علی الذی اوان  
 اردت الکرامة  
 کبر علی لاخره  
 پس اگر سلامت  
 خواهی دنیا را  
 وداع کن و اگر  
 کرامت خواهی  
 بر آخرت تکبر  
 گوی و از معرفت  
 کرخی قدس  
 ستره روایت  
 کنند که گفت  
 هیچکس اندیدم  
 که دنیا را در  
 چشم می قدر  
 و خطر کمتر  
 بود از داود  
 طائی که همه  
 دنیا را اهل  
 آنرا به نزدیک  
 می هیچ مقدار  
 نبود و در فقر  
 بچشم کمال  
 نگریستی اگر  
 چه بر آنست  
 بودندی ابراهیم  
 بن دهم قدس  
 الله تعالی  
 روحه از طبقه  
 اولی است کنیت  
 او ابو اسحاق  
 است و نسب او  
 ابراهیم بن  
 دهم بن سلیمان  
 بن منصور  
 البغلی است از  
 ابناء ملوک است  
 در جوانی تو  
 به کرد و وقتی  
 بصید بیرون  
 رفت بود باقی  
 آواز داد که  
 ابراهیم نه بر  
 اے این کار  
 آفریده اند  
 ترا ویرا گاهی  
 پدید آمد دست  
 در طریقت  
 نیکو زد بکه  
 رفت و آنجا  
 با سفیان  
 ثوری فضیل  
 عیاض و ابو  
 یوسف عسکری  
 صحبت داشت و  
 بشام رفت  
 آنجا کسب  
 میکرد و طلب  
 حلال ناظور  
 بانی می کرد  
 و ویرا حدیث  
 است از اهل  
 کلمات و ولایت  
 است و بشام  
 از دنیا رفته  
 در سنه اصدی  
 و ثنین و مایه  
 و یقال فی  
 سنه و ثنین  
 و هکذا آنکه  
 تر و شغفه  
 بابر ابراهیم  
 دهم همراه  
 شد و همراهی  
 و ویر کشید

۱۶۲











لَقَدْ وَصَّيْنَاكَ فِي هَذِهِ الْقُرْآنِ حَقًّا فَمَا أَحَدٌ بِغَيْرِكَ يَسْتَدِلُّ  
 فَإِنْ وَرَدَ الشَّيْءُ فَأَنْتَ كَهَفٌ وَأَنْ وَرَدَ الضَّيْفُ فَأَنْتَ ظِلٌّ  
 ابراهيم الصياد والبغدادی رحمه الله تعالی کنیت وی ابو اسحق است  
 یا معروف که مخفی صحبت داشته بود معروف ویر گفته بود که لازم گیر فقر او مترس  
 ازان مذہب فی تجرید و القطار بود جنید گوید که روزی پیش سری سقطی آمد پاره  
 حصیر از او خود ساخته چون سرے آنرا دید یکی از اصحاب را فرمود تا برآید و بے حجب  
 آنرا از او بخرید گفت ای ابو اسحق این را بپوش که با من ده درم بود بآن برآید  
 تو این حجت را خرید و ام ابراهیم گفت با فقرای نشینی و ده درم ذخیره کنی  
 و آنرا بنوشید ابراهیم اجرے صغیر رحمه الله تعالی کنیت او نیز ابو اسحق  
 است ابو محمد جزیری و ابو احمد معازلی گویند که یهودے پیش ابراهیم آجرتے  
 آمدن بقاصناے چیزے که پیش ے داشت بعد از آنکه با هم سخن گفتند یهودی  
 گفت مرا چیزے نملے که بآن شرف اسلام فضل آنرا بر دین خود بدانم تا ایمان  
 آرم گفت راست می گویی گفت آری ابراهیم گفت رواے خود را بمن ده و رد آری  
 او را بست و در میان ردا خود بیچید و در آتش آشتی انداخت و در عقب آن ردا آمد  
 و آتش برگرفت و رداے خود را از آن بکشاد رواے یهودی در میان سوخته و رداے  
 ے بر بیرون سلامت مانده یهودی ایمان آورد و ابراهیم اجرے که پیش کرده الله  
 تعالی جنید قدس سره گوید که از عبد مؤمن زجاج شنیدم که ابراهیم آجری کبریا گفت  
 لَاقَ تَوَحُّدَیَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ مَعَكَ سَاعَةً خَيْرٌ لَّكَ مِنْ سَاعَةٍ طَلَعَتْ  
 عَلَيْكَ الشَّمْسُ مُحَمَّدٌ بْنُ خَالِدٍ الْآجَرِيُّ رَحِمَهُ اللّٰهُ مِنْ شَرِّ النَّاسِ

از انصاری

کرد این سخن  
 تو قصد تو جهاد  
 ماسواست  
 بخوابی بی خواب  
 نقاشی در یک  
 ساعت بهر  
 است از  
 آفتاب  
 بود  
 تا بدو  
 تواند بود  
 که مراد  
 آفتاب  
 حقیقت  
 باشد  
 ابراهیم  
 است  
 از هر چه  
 که فیض  
 وجود  
 بود  
 رسد  
 ۱۲

لَقَدْ وَصَّيْنَاكَ فِي هَذِهِ الْقُرْآنِ حَقًّا فَمَا أَحَدٌ بِغَيْرِكَ يَسْتَدِلُّ  
 فَإِنْ وَرَدَ الشَّيْءُ فَأَنْتَ كَهَفٌ وَأَنْ وَرَدَ الضَّيْفُ فَأَنْتَ ظِلٌّ  
 ابراهيم الصياد والبغدادی رحمه الله تعالی کنیت وی ابو اسحق است  
 یا معروف که مخفی صحبت داشته بود معروف ویر گفته بود که لازم گیر فقر او مترس  
 ازان مذہب فی تجرید و القطار بود جنید گوید که روزی پیش سری سقطی آمد پاره  
 حصیر از او خود ساخته چون سرے آنرا دید یکی از اصحاب را فرمود تا برآید و بے حجب  
 آنرا از او بخرید گفت ای ابو اسحق این را بپوش که با من ده درم بود بآن برآید  
 تو این حجت را خرید و ام ابراهیم گفت با فقرای نشینی و ده درم ذخیره کنی  
 و آنرا بنوشید ابراهیم اجرے صغیر رحمه الله تعالی کنیت او نیز ابو اسحق  
 است ابو محمد جزیری و ابو احمد معازلی گویند که یهودے پیش ابراهیم آجرتے  
 آمدن بقاصناے چیزے که پیش ے داشت بعد از آنکه با هم سخن گفتند یهودی  
 گفت مرا چیزے نملے که بآن شرف اسلام فضل آنرا بر دین خود بدانم تا ایمان  
 آرم گفت راست می گویی گفت آری ابراهیم گفت رواے خود را بمن ده و رد آری  
 او را بست و در میان ردا خود بیچید و در آتش آشتی انداخت و در عقب آن ردا آمد  
 و آتش برگرفت و رداے خود را از آن بکشاد رواے یهودی در میان سوخته و رداے  
 ے بر بیرون سلامت مانده یهودی ایمان آورد و ابراهیم اجرے که پیش کرده الله  
 تعالی جنید قدس سره گوید که از عبد مؤمن زجاج شنیدم که ابراهیم آجری کبریا گفت  
 لَاقَ تَوَحُّدَیَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ مَعَكَ سَاعَةً خَيْرٌ لَّكَ مِنْ سَاعَةٍ طَلَعَتْ  
 عَلَيْكَ الشَّمْسُ مُحَمَّدٌ بْنُ خَالِدٍ الْآجَرِيُّ رَحِمَهُ اللّٰهُ مِنْ شَرِّ النَّاسِ

جعفر خلدی از دے بسیار حکایت می کند از دے آورند گفته است وقتی بعل اجرے  
 مشغول بودم در میان خشتهاے که زده بودند میرفتم ناگاه شنیدم که خشتے مرخشت  
 دیگر را گفت سلام بر تو یاد که امشب بآتش دمی آیم مزدوران را منع کردم از آنکه خشتها را  
 بآتش در آورند و همه را بدان حال بگذاشتم و بعد از آن دیگر خشتے نه بچشم ابراهیم  
 شناس سمع قدسی قدس سره مدتها بخدا او بود مقام داشت و بسمتند باز آمد  
 وقتی لشکرے از کفار بدر سمع قدس آمدن برخواست و بیرون رفت و بلند بر آن لشکر زد  
 جمله در هم افتادند و یکدیگر را بسیار بکشتند و با دانهزیمت کردند و گفته که هر کس  
 ے گوید که ادب چیست من می گویم ادب آنست که خود را بشناسی و وفات او بسمتند بود  
 فتح بن علی الموصلی قدس سره و صه از بزرگان و متقدمان مشایخ موصلی است  
 بشر حافی از نظیران اوست در سنه عشرين و مائین برفته از دنیا پیش از بشر حافی  
 بهشت سال روز عید الفصح در کوچه های گشت آن قربانها دیدم که میگفتند گفت آبی دانی

از انصاری  
 اگر بنده بودی را بودی  
 دست بدانی و بار  
 عبودیت کار کردی  
 بشود در زمین افتاد  
 در و سکه بر تاج  
 می بالید و می گفت  
 بنده است  
 بنده و بعد  
 از آن که گفت  
 بنشین تا بجای  
 معرفت شد او را

لَقَدْ وَصَّيْنَاكَ فِي هَذِهِ الْقُرْآنِ حَقًّا فَمَا أَحَدٌ بِغَيْرِكَ يَسْتَدِلُّ  
 فَإِنْ وَرَدَ الشَّيْءُ فَأَنْتَ كَهَفٌ وَأَنْ وَرَدَ الضَّيْفُ فَأَنْتَ ظِلٌّ  
 ابراهيم الصياد والبغدادی رحمه الله تعالی کنیت وی ابو اسحق است  
 یا معروف که مخفی صحبت داشته بود معروف ویر گفته بود که لازم گیر فقر او مترس  
 ازان مذہب فی تجرید و القطار بود جنید گوید که روزی پیش سری سقطی آمد پاره  
 حصیر از او خود ساخته چون سرے آنرا دید یکی از اصحاب را فرمود تا برآید و بے حجب  
 آنرا از او بخرید گفت ای ابو اسحق این را بپوش که با من ده درم بود بآن برآید  
 تو این حجت را خرید و ام ابراهیم گفت با فقرای نشینی و ده درم ذخیره کنی  
 و آنرا بنوشید ابراهیم اجرے صغیر رحمه الله تعالی کنیت او نیز ابو اسحق  
 است ابو محمد جزیری و ابو احمد معازلی گویند که یهودے پیش ابراهیم آجرتے  
 آمدن بقاصناے چیزے که پیش ے داشت بعد از آنکه با هم سخن گفتند یهودی  
 گفت مرا چیزے نملے که بآن شرف اسلام فضل آنرا بر دین خود بدانم تا ایمان  
 آرم گفت راست می گویی گفت آری ابراهیم گفت رواے خود را بمن ده و رد آری  
 او را بست و در میان ردا خود بیچید و در آتش آشتی انداخت و در عقب آن ردا آمد  
 و آتش برگرفت و رداے خود را از آن بکشاد رواے یهودی در میان سوخته و رداے  
 ے بر بیرون سلامت مانده یهودی ایمان آورد و ابراهیم اجرے که پیش کرده الله  
 تعالی جنید قدس سره گوید که از عبد مؤمن زجاج شنیدم که ابراهیم آجری کبریا گفت  
 لَاقَ تَوَحُّدَیَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ مَعَكَ سَاعَةً خَيْرٌ لَّكَ مِنْ سَاعَةٍ طَلَعَتْ  
 عَلَيْكَ الشَّمْسُ مُحَمَّدٌ بْنُ خَالِدٍ الْآجَرِيُّ رَحِمَهُ اللّٰهُ مِنْ شَرِّ النَّاسِ

گفتند هر کس  
 با من گفتی حق  
 صلح کند با من  
 بر منم بگویم غلبن  
 و بپای منم بگویم  
 تا بپای منم بگویم  
 و دوشه را بپای من  
 تصنیف امام میاف  
 ۱۲































غائب است و من ندانم که در زندگست یا فی شیخ الاسلام گفت که همه سیرت و کار ایشان  
بهین قیاس بود اکنون جماعتی اباحت و تهاون شرع و زندقه و بے ادبے و بے حرمتی  
پیش گرفته اند که ملامت است ملامت نه آن بود که کسی به بے حرمتی شرع کارے  
کنند تا او را ملامت کنند ملامت آن بود که در کار حق سبحانه از خلق پاک نذر و انجسین  
باروسی قدس الله سره نام او اسلم بن بحسین الباروسی است و کینیت او ابو عمران  
شیخ ابو عبد الرحمن سلمی ویرا در تاریخ صوفیه ذکر کرده است و گفته وے از قدام مشایخ  
صوفیه ینشا پورست از اسنادان حمدون تقار و مستجاب الدعوة بود وے گفته  
لَا يَظْهَرُ عَلَى أَحَدٍ مِّنِّي مِنْ تَوَلَّى لِي يَمَانٍ لَا بِاتِّبَاعِ الشُّنَّةِ  
وَجَانِبَةِ الْبِدْعَةِ وَكُلِّ مَوْضِعٍ تَوَلَّى فِيهِ اجْتِهَادًا ظَاهِرًا يَلَا تُؤْخِرُ  
فَاعْلَمْ أَنَّ ثَمَّةَ بَدْعَةٍ خَفِيَّةٍ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ كَرَّمَ وَهِيَ الْكُفَّةُ وَهِيَ الْكُفَّةُ  
اصحاب من گفت اگر رقیبی که در باطن ایشان است در ظاهر ایشان بودے و زهدے که  
بر ظاهر ایشانست در باطن ایشان بودی مردان بودندی نماز بسیار می بنیم و روزه فراوان  
اما از نورایمان هیچ چیز نیست در ایشان و گفت از تدریکی باطن است تاریکی ظاهر  
منصور بن عمار قدس الله سره از طبقه اوئی است کینیت وے ابو السمریست  
از اهل مرو بوده و گفته اند از اهل باورد و گفته اند از اهل پوشنگ و بعبره بوده و وی  
از حکماء مشایخ است و سخنان نیکو دارد و در معاملات پس از مرگ ویرا بخواب دیدند  
گفتند حال تو چیست گفت مرا بنواختند در آسمان نفتم منبر خواندند مرا گفت برو اینجا  
از من میگفتی اینجا با من میگوئی و بادوستان و فرشتگان من میگوئے و توبه برتائے  
بر دست وے تو به کرده بود و تو به شکسته و از راه برگشته گفت هیچ سبب

انفردان بودند  
۱۲  
و بی یو السری  
نقش بسین ممله  
و کسر داس  
ممله ویای  
آخرو صوف  
تیمی دس  
از حکمای  
مشایخ  
است  
که حکم ایشان  
بسیار گشتی  
۱۳  
برنا فتح  
و خوشنویس  
و از شیخ  
واحدی  
شیرازی  
برناضم  
مصحح  
است  
۱۲ ع  
یعنی در کتب  
یادداشت  
ای موصوف

ندانم جز آنکه هربان اندک ویدی ملول شدی و وحشت یافتی و گزشتی احمد بن عاصم الانطالی  
رحمه الله از طبقه اولی است کینست و ابوعلی است و گفته اند ابو عبد الله و این درست ترست  
از اقران بشر حافی و سری سقطی و حارث محاسبی است و گفته اند که فضیل عیاض را دیده بود از  
استادان احمد بنی الحواری است و بے گفته امام هر عمل علم است و امام هر علم عنایت  
و هم بے گفته که الله تعالی می گوید اِنَّمَا اَمْوَالُكُمْ وَاَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ وَفَضْلٌ لِّتَزَيَّدُوا  
مِنَ الْفِتْنَةِ مَا اَنْ فِتْنَةً زِيَادَتٌ مِّمَّا هُمْ وَهَمٌ و بے گفته وَاَفَقْنَا الصَّالِحِينَ فِيْ اَعْمَالِ  
الْجَوَارِحِ وَخَالَفْنَا هُمْ فِي الْيَهْمِ و هم بے گفته الصَّابِرُ مِنْ اَوَّلِ الرِّضَا  
ویرا از اخلاص پرسیدند گفت وقتی که عمل صالح به کتی و نخواهی که ترا بان یا و کنند و  
از برای آن ترا بزرگ دارند و ثواب ترا از غیر حق بماند و تقالی الظلمی ان اخلاص است  
و هم بے گفته اَعْمَلْ عَلَى اَنْ كَيْسَ فِي الْاَرْضِ اَحَدٌ غَيْرُكَ وَلَا فِي السَّمَاءِ اَحَدٌ  
غَيْرُكَ محمد بن منصور الطوسی قدس الله سره بے بے بنده و بوده صوفی است  
و محدث استاد عثمان بن سعید الدارمی است و استاد ابو العباس مسروق و ابو جعفر  
حداد همین و ابو سعید خراسانی گفته که در ابتدا و ارادت بسیار شغف تمام داشتم روزی محمد  
بن منصور گفت ای فرزند مقام ارادت خود را لازم گیر تا بر تو در ایجاد هر خبر کشاده گردد  
و هم بے گفته که محمد بن منصور الطوسی گفت که در طوالت بودم شخصی طوالت می کرد و میزاید  
و میگفت خداوند آن گم شده من بامن باز ده گفته آن گم شده و حیثیت گفت زندگانی داشتم  
با او بس خوش وقتی در بادیه نشنیده مانده بودم بیگانه گانه گفتم تابستانست بادیه اکنون آب  
از کجا آرم هلاک شوم در ساعت میغ بر آید و باران عظیم در آید چنانکه گفتم هم اکنون غرقه  
گردم و هلاک شوم چون با خود آدم اکنون نکوئی زندگانی شغف شد بود شیخ الاسلام گفت

من اول رضا یعنی حبس  
 نفس بریکاره از تقاضات  
 رضا است و در تحصیل مقام خدا  
 اول وی باید و باید از اخلاص  
 بر سید الخ بن مرتبه اولی  
 اخلاص است و اما کمال  
 اخلاص آنست که باعث  
 بر عبادت قرآن برسد و ای  
 بود و نیل قواب و خوف غلاب  
 ۱۲ **فصل** در تعلیم علی الخ بنی  
 علی کن و چنان از کتاب که در  
 زمین غیر موجود است نیست  
 در آسمان که بقدر گاه حاجات  
 است از غیر حق تعالی موجود  
 نیست بعضی از مشایخ که در کتب  
 فراموش کرده اند در وقت اشتغال  
 بطریق موجود این طایفه عالم  
 گنبد میفرمایند که درین  
 گنبد غیر توفی موجود نیست  
 شایسته نیست که این اندیشه  
 مورد جمعیت است ۱۲  
**فصل** در مقام ارادت  
 خود را از آنچه برادرش  
 دهالت باطنی میبلاست  
 تا قوت گیرد

اما هر علم است که نمی توانی  
 بر علم باید سابق علم غایت حق باید و چنانکه  
 سابق بر علم غایت باید سابق بر علم غایت باید  
 لیکن وقت علم غایت بود غایت علم  
 اما که اولاد کم فتنه غایت نیست و جز این نیست که  
 مال و فرزندان و ثروت غایت نیست و جز این نیست که  
 یعنی باصالحان موافقت کردیم در حال ظاهر و  
 و مخالفت کردیم با ایشان در محض غایت  
 متعلق به امت ایشان می باشد  
 متعلق به امت ایشان می باشد











مَنْ كَانَ اللَّهُ مَعَهُ وَهُوَ نَاطِرُهُ وَشَهِدُهُ يُعْصِيهِ إِيَّاكَ وَالْمَعْصِيَةَ  
از سهل پرسیدند که نشان بدبختی چیست گفت آنست که ترا علم دهد و توفیق عمل ندهد و عمل دهد  
و اخلاص ندهد که عمل کثی بیکار کنی و دیدار و محبت دهد و بایدگان و ترا قبول ندهد از عتبه غسل  
پرسیدند که نشان نیکبختی و بدبختی چیست گفت نشان نیکبختی آنست که ترا فراموش کند و ترا حاضر  
کند و نشان بدبختی آنست که فراخ دست کند و حاضر نه کند و بهم عتبه غسل گفته که بدبختی بدوست  
نرسید نیست بشناخت نه بد و نرخ رسیدن و نیک بختی بدوست پیوستن بشناخت نه بد نیست  
رسیدن شیخ الاسلام گفت هیچ نشان نیست بدبختی را روشن تر از روز و تیری هر که در زیلوتی  
در نقصان است سهل گفته است أَوَّلُ هَذَا الْأَمْرِ عِلْمُ لَا يَدْرِي وَأَخْرَجَهُ عِلْمُ لَا يَقْدِرُ  
و بهم عَلَيْهِ كَفْتُهُ مَا دُمْتُ أَخَافُ الْفَقْرَ فَإِنَّهُ مُنَافِقٌ و بهم وی گفته درویشی که از دل وی  
شیرینی جزئی از دست مردم نداشتن نیست از وی هرگز فلاح ناید و بهم عَلَيْهِ كَفْتُهُ فِي تَفْسِيرِ قَوْلِهِ تَعَالَى  
وَأَجْعَلْ لِي مِنْ لَدُنْكَ سُلْطَانًا نَصِيرًا یعنی لَسَانًا لَا يَنْطِقُ عَنْكَ لَا يَنْطِقُ عَنْ غَيْرِهِ  
و بهم عَلَيْهِ كَفْتُهُ فِي تَفْسِيرِ آيَةِ كَرَّمَ اللَّهُ بِأَمْرِ بِالْعَدْلِ وَكَرَّمَ حَسَانَ عَدْلِهِ آن بود که انصاف  
رفیق از قیام نعمت بدی و احسان آنکه او را ببقیه از خود او بی تردانی و بهم وی گفته هر که باید داد کند نعمت  
وی آن باشد که چه خورد دست از وی بشوے و بهم عَلَيْهِ كَفْتُهُ که شیطان از خفته گرسنه بگریزد  
و بهم عَلَيْهِ كَفْتُهُ طوبی کسی را که دوستان ویرامی جوید اگر دوستان ویرایافت نور یافت اگر طلب

بانهات رفیق و بیخود  
اندراج ایشان است و در  
معنی آیه نه آنکه خصوصیت ایشان  
از آیه مراد است چنانکه از  
عبارت متوهم است ۱۳  
را یافت نور دستان و  
محبت ایشان از تار پیک  
طبیعت و مقتضای سوس  
خلاص باید و اگر در طلب  
در شفع یافت نیز اگر طلب  
علامت مناسب است و مناسب  
مسئله شفاعت زیرا که  
حقیقت شفاعت با خود است  
از شفع که جفت با خود  
مناسب است با خود و احکام  
و احوال چنانکه شد و در  
چراغ را روشن کند بواسطه  
مناسبت با وی و امری  
مناسبت را که بکشت  
و اگر محسن علیه است و  
تحقق مناسب است و بعد  
برای علم الشفاعت و بعد  
تحصیل علم الشفاعت است  
مناسب است و بعد از این  
علیه و اولی و اولی و اولی  
ضعف و بعد از این

مرد شفیع یافت از مے پرسیدند که از مسلمانان به کافر می نزدیک تر گفت محقق بے صبر دے  
سالمه بوا سیر داشت و بیمار ان بد عای دے نیک می خدند شیخ الاسلام گفت دانی چه ا  
چنین بود زیرا که او خلق را شفیع بود و ابرای خود با خدمت بنود ابو نصر ترشیزی مرا گفت  
که آن بوا سیر سهل زچہ بود که ویرا چندان ولایت بود من گفتم که سهل ولایت از ان علت یافته  
بود از ان دعا نکرد تا از وے نشود گویند که در میان مریدان وے جوئے بود امدان شیخ  
سهل درخواست محاسن کرد گفت دست فرو گیر تا چند میخوای جوان دست فرارفت  
محاسن نیکو بدستش در آمد عباس بن حمزه نیشاپوری قدس الله روحه کنیت  
او ابو الفضل ست مرفے بزرگ بود از متقدمان با ذوالنون و بایزید و غیرهما صحبت داشته  
در ماه ربیع الاول سنه ثمان و ثمانین و مائین هجری برفته از دنیا پیش از عبید جدا بو بکر حفید  
است ابو بکر حفید گوید که وے گفت که ذوالنون گفت لَوْ عَلِمُوا مَا طَلَبُوا  
هَآءَانَ عَلَيْهِمْ مَا بَدَلُوا اِهْم وے گفته که ذوالنون گفت کيفَ لَا يَنْجُو بَكَ سُرُورًا  
وَقَدْ كُنْتَ اَخْطَرُ بِبَالِكَ حِينَ سَرَرْتَنِي الْاِسْلَامَ و در روایت دیگر چنین آمده  
جَعَلْتَنِي مِنْ اَهْلِ التَّوْحِيدِ من چون شاد بنا شتم تو که بر علم تو میگذاشتم  
آن وقت که مرا از اهل توحید کردی عباس بن یوسف الشکلی رحمه الله تعالی  
کنیت او نیز ابو الفضل ست از مشایخ قدیم بغداد ست وے گفته هر که بحضرت حق سبحانه  
مشغول ست از ایمان وے بناید پرسید شیخ الاسلام گفت هر که امروز از مشغول  
است یعنی بخورد و خلق فردا از مشغول باشند یعنی محبوب باشند از دولت مشایخه او قوی اند  
که مشغولند با و و در از همه خلق و قوے اند که مشغول ز و بغیر او شعرا مشغول  
قَلْبِي عَنِ الدُّنْيَا وَلَدَّتْهَا قَانَتْ وَالْقَلْبُ شَيْءٌ مِنْ غَيْرِ مُفَرِّقٍ هَوَا

五

بقره ناطق هر شود حال وی از صبر و حکم آری عدم  
پای بر عدم رضا بودی زحق سبحانه و عدم رضا نیست  
از صبر مردان علت یافتن بود چون دست فرو گرفت  
حسن نیکی پیش آمد تا بمرآن قاعده که وجود نماید  
است است اشغال این حکایت غریب نیست  
شما تقاضیه و دال علیه است  
قدرة طوبى على الله

یعنی اگر بخواهند  
 علوم و فنون را بی حد  
 آسان شوند  
 ایشان آنچه  
 در طریق تحصیل  
 آمده صرف  
 می کنند ۱۲  
 اشکات  
 قلبی را بخیال  
 خالی ساخته  
 دل خود را از دنیا  
 و لذت و سه  
 بنابر آن تو جان  
 در دل من جای  
 گشته که جدا  
 صورت بینند  
 و بیکدیگر چشم  
 نواست مگر خون  
 بر من نفوذ ندارد  
 که برین وجه  
 یکدیگر را می بینان  
 یک و صد  
 یعنی یک چشم  
 زدن از چشم  
 نظرن فایز  
 نیستی ۱۳















مَنْ بِالْوَجْدِ مَقْصُودُ شَيْخِ الْإِسْلَامِ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ سَلَمَى رَحِمَهُ اللَّهُ وَكَتَابِي كَذَلِكَ مَبَادِي  
 ارادت مشایخ اوائل و احوال ایشان جمع کرده است میگوید که ابو عبد الله جلال گفته است که  
 ابو سعید خزاز گفت که مراد خداست من جمالی صوری بود شخصه دعوی محبت من میکرد و ابرام  
 می نمود من اندی میگفتم نیم روزی تنگدل شدم ببادیه در آدم چون مقداری برقم باز نگریستم  
 دیدم که آن شخص از عقب من می آید چون بنزدیک شد گفت گمان بروی که باین از من برستی  
 با خود گفتم اللَّهُمَّ اكْفِنِي تَشَوُّهَ النَّزْدِكِ مِنْ جَاهِي بُوَدُودِ ارادان چاه افکندم خدای تعالی  
 مراد میباید چاه نگار داشت آن شخص بر کنار چاه نشست و میگفت گفتم خداوند قادری  
 بر آنکه مرا ازین چاه بیرون آری و از شر آن شخص نگار داری دیدم که باوی در من پیچید و از چاه  
 بالا انداخت آن شخص پیش من آمد و دست و پای مرا بوسید و غدر خواهی کرد و گفت مرا قبول  
 کن که در خدمت تو باشم و در ارادت خود چنان شد که مرا بروی حسدی انداز بس صدق و اخلاص  
 که از وی دیدم و همیشه مصاحب من می بود تا از دنیا برفت آنحضرت الهی رحمة الله تعالی  
 وی از کبار مشایخ همدان است وی گفته که ابتداء کار من آن بود که در بادیه بودم تنها مانده  
 شدم و دست نیاز برداشتم و گفتم خداوند اضعیف و در جای مانده و بیضیافت تو آدم چون این گفتم  
 در دل من افتاد که مرا می گویند که خوانده گفتم باریکین ملکیتی است که طفیلی را گنجایش در دنیاگاه کس از  
 پس پشت من آواز داد باز نگریستم دیدم که اعرابی است بر اثر سوا گفت ای عجمی کجا میروی گفتم بگفت  
 تر که خوانده است گفتم نمی دانم گفت وی درین راه است طاعت شرط کرده است گفتم آری و لیکن من طفیلی  
 ام گفت نیکو طفیلی تو ملک کشاده است گفت میتوانی که این ختر اغمخوارگی کنی گفتم آری ز شتر  
 فرو آمد و بمن داد و گفت برو بخانه خدای تعالی ابو شعیب الملقع رحمه الله تعالی  
 نام من صلاح است ساکن مصر بوده و در روزگار ابو سعید خزاز بوده هفتاد حج گذارده بود پیاده  
 در هر حجی از صخره بیت المقدس احرام میبندید و بادیه تبوک در آمدی بر توکل گویند و آخرین حج گسسته دید  
 و بادیه که از تشنگی زبانش از دیوان بیرون آمده بود بانگ فک گشت که هفتاد حج یک شربت آب بخور  
 شخصی یک شربت آب بوی داد آن را بآن سگ داد و گفت این شربت مرا از جرای من بپاک رسول  
 صلوات الله علیه و آله و سلم فرموده است که فی کل ذات کبد حی اجزا ابو عقاب بن علوان

و قد اکتفی شربه  
 خدا یا زنگار مرا از  
 شردی ۱۲ سال  
 احسن بفتح هزه و  
 سکون های ممله و  
 فتح نون ۱۲ سال  
 متفجع بضم میم و فتح  
 قاف و تشدید فاد  
 عن ممله ۱۲ سال  
 گفت این بهتر است  
 را بنابر آنکه اعمال  
 خود را امتحان نهاده  
 ۱۲ سال  
 کل ذات کبد  
 حی اجزا ابو شعیب  
 حال صاحب جگر  
 که در است تشنگی و  
 در یافته بود و در است  
 ۱۲ سال  
 فتح عین  
 وقاف و علوان  
 کسین لام ۱۲ سال

و القی

المنجی

أَمْرُ غُرَبَى رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى مِنْ شَاخِ مَعْرُوفٍ سَبَّحَ وَابَا ابُو بَارُونِ أُنْدَلُسِيٍّ مَحَبَّتِ دُشْتِ  
 و بیکه برفته است از دنیا و قبر وی آنجا است ابو عثمان مغربی گفته است که بعضی از اصحاب ابو عقاب  
 مرا گفتند که وی در مکه چهار سال پیچ خورد و پیچ چیز نیاشنا میدتا بر دوش بعضی بیشتر ازین گفته اند  
 من گفته که با من هفتاد در گوه وار بودند و مکه خط افتاد همه بر دند جز من و شش تن دیگر برده  
 روز گذشت پیچ نیافتم از زندگانی نو مید شدیم در ستر من افتاد که تا کن خانه بروم قازا  
 در بر گیرم و بر انجا بمیرم خواستم که بر خیزم و خواستم بر دین بخیزم و خود را با انجا رسانم  
 در کن خانه را در بر گزفتم و این چند بیت بر خاطر من بگذشت و گفته شد دیدم که جان بر تن من  
 باز گشت و آن ابیات اینست شعر عقده عَلَيْكَ مَكَلَّتَاتِ خَوَاطِرِي بِ  
 عَقْدِ الرَّجَاءِ فَإِلَّا مَتَكَ حَقُوقًا إِنَّ الزَّيْمَانَ عَدَا عَلَى قَرَادِي  
 عَلَمًا بِأَنَّكَ صَاحِبِي تَصْدِيقًا مَا نَأْنِي يَوْمًا بَوَّعِي مَسَافِقًا بِأَلَا عَمَدَاتِي بِهِ  
 إِلَيْكَ طَرِيقًا حَسْبِي بِأَنَّكَ عَالِمٌ بِمَصَالِحِي إِذْ كُنْتُ مَا مَوْنَا عَلِيَّ تَبِيقًا  
 باز گشتم و پشت بر زمزم نهادم ناگاه غلامی سیاه آمد و بره بریان و نان بسیار و کاسه  
 بزرگ طعام همراه او و گفت ابو عقاب تویی گفتم آری آنرا پیش من نهادید ان ایشار  
 کردم خزان خزان بیامدند و من در میان ایشان همچو یک از ایشان بودم حماد قرشی  
 قدس الله تعالی سره کینت او ابو عمر دست بغدادی است از بزرگان مشایخ بوده  
 جنید بوی میرفته است جعفر خلدی گوید چند روز بر آمد که حماد قرشی را ندیدم بدر سراسر او شدم و  
 نبود چه ستم تا بیامد در حجره شدم و چیز خوردنی نداشته بودم از سر مل خود باز کرده و فروخته  
 و چیزی داده و در آوردم پیش اصحاب نهادم شخصه در آمد و سی و نیا را آورد و بر امیدا دو سه  
 می پیچید آخر گوشت خورد و پذیرفت بل ای زفانه آواز داد که امروز مقننه من زوقته است و چیزی خرید  
 بگرید که چه می کنید جعفر خلدی گوید پیش جنید رفتم و آن قصه را باز گفتم جنید او را بخواند گفت علم آن  
 ۱۲ سال  
 و قد اکتفی شربه  
 خدا یا زنگار مرا از  
 شردی ۱۲ سال  
 احسن بفتح هزه و  
 سکون های ممله و  
 فتح نون ۱۲ سال  
 متفجع بضم میم و فتح  
 قاف و تشدید فاد  
 عن ممله ۱۲ سال  
 گفت این بهتر است  
 را بنابر آنکه اعمال  
 خود را امتحان نهاده  
 ۱۲ سال  
 کل ذات کبد  
 حی اجزا ابو شعیب  
 حال صاحب جگر  
 که در است تشنگی و  
 در یافته بود و در است  
 ۱۲ سال  
 فتح عین  
 وقاف و علوان  
 کسین لام ۱۲ سال

من اکتفی شربه  
 خدا یا زنگار مرا از  
 شردی ۱۲ سال  
 احسن بفتح هزه و  
 سکون های ممله و  
 فتح نون ۱۲ سال  
 متفجع بضم میم و فتح  
 قاف و تشدید فاد  
 عن ممله ۱۲ سال  
 گفت این بهتر است  
 را بنابر آنکه اعمال  
 خود را امتحان نهاده  
 ۱۲ سال  
 کل ذات کبد  
 حی اجزا ابو شعیب  
 حال صاحب جگر  
 که در است تشنگی و  
 در یافته بود و در است  
 ۱۲ سال  
 فتح عین  
 وقاف و علوان  
 کسین لام ۱۲ سال



















وَأَمْسَكَ نَفْسَهُ عَنِ الشَّمُوءَاتِ وَعَمَّ بَاطِنَهُ بِكَ وَامِ الْمُرَاقِبَةِ وَظَاهِرَهُ  
بِاتِّبَاعِ السُّنَّةِ لَمْ يَخْطَأْ لَهُ فِرَاسَةُ أَبُو عَثْمَانَ حَمِيْدُ اللَّهِ تَعَالَى رَحِمَهُ  
از طبعه ثابته است نام وی سعید بن اسماعیل بحیری النیسابوریست اصل دے از رے  
است شاگرد شاه شجاع است دبا ابو حفص حذاد و یکی معاذ از رے صحبت داشته  
است امام و یگانه وقت بود استاد پیشاپور یا است با شاه شجاع از پیشاپور آمده ابو حفص  
ویرا گفت اینجا بایست که شاه آنجا اشغال و عیال دارد تو کسے نداری شاه باز گشت  
و وی پیش ابو حفص یا استاد ابو حفص برآیے مجلس نهاد و در ماه ربیع الاول سنه  
ثمان و تسعين و اربعین برفته از دنیا و قبر وے در پیشاپور است ویرا گفتند جو از مردان که اند  
گفت ایشانکه خود را نه بیند و هم وے گفته التَّشَوُّقُ مِنْ شَعَابِ الْمَحَبَّةِ  
و ویرا امام و مقتداے ربانی گفته اند و ربانی آن بود که شاگردان را بکینه علم  
بپروراند تا قوی شوند علم همین را و وی چنان بود در سخن ضعیف است اما در معاملات نیکوتر است  
و هم وے گفته التَّهَكُّؤُفُ بِالْأَمْرِ مِنْ قِلَّةِ الْمَعْرِفَةِ بِالْأَمْرِ زَكَرِيَّا بْنِ  
و اوی شه رحمه الله تعالی کنیت وے ابو یحیی است از نابل پیشاپور بوده است از  
شاگردان احمد حرب از جمله زیاد و متوکلان بوده و در لقمه نیک با احتیاط بوده و از  
کسب خود خورد وے ابو عثمان حیرے رحمه الله گفته هر که چون ابو یحیی زید او را اندیشه مرگ  
نمود و اندیشه بعد از مرگ هم نبود و وفات وے در سنه اربع و تسعين و اربعین بود و پیشاپور  
زکریا ابن یحیی الهروی رحمه الله از کبار مشایخ بوده و مستجاب لدعوة  
احمد بنبل رحمه الله گفته است زکریا از جمله ابدال است ابو سعید زاهد گفته است  
زکریا را دیدم و با وے صحبت داشتم از جمله صدیقان بود و وفات وی در هرات بوده  
در رجب سنه خمس و خمسين و اربعین زکریا و الکبیر الهمدانی رحمه الله تعالی

چون سبب بزرگواری و عظمی است در این عالم  
چون سبب بزرگواری و عظمی است در این عالم  
چون سبب بزرگواری و عظمی است در این عالم  
چون سبب بزرگواری و عظمی است در این عالم  
چون سبب بزرگواری و عظمی است در این عالم  
چون سبب بزرگواری و عظمی است در این عالم  
چون سبب بزرگواری و عظمی است در این عالم  
چون سبب بزرگواری و عظمی است در این عالم  
چون سبب بزرگواری و عظمی است در این عالم  
چون سبب بزرگواری و عظمی است در این عالم

۱۲  
۱۳  
۱۴  
۱۵  
۱۶  
۱۷  
۱۸  
۱۹  
۲۰  
۲۱  
۲۲  
۲۳  
۲۴  
۲۵  
۲۶  
۲۷  
۲۸  
۲۹  
۳۰  
۳۱  
۳۲  
۳۳  
۳۴  
۳۵  
۳۶  
۳۷  
۳۸  
۳۹  
۴۰  
۴۱  
۴۲  
۴۳  
۴۴  
۴۵  
۴۶  
۴۷  
۴۸  
۴۹  
۵۰  
۵۱  
۵۲  
۵۳  
۵۴  
۵۵  
۵۶  
۵۷  
۵۸  
۵۹  
۶۰  
۶۱  
۶۲  
۶۳  
۶۴  
۶۵  
۶۶  
۶۷  
۶۸  
۶۹  
۷۰  
۷۱  
۷۲  
۷۳  
۷۴  
۷۵  
۷۶  
۷۷  
۷۸  
۷۹  
۸۰  
۸۱  
۸۲  
۸۳  
۸۴  
۸۵  
۸۶  
۸۷  
۸۸  
۸۹  
۹۰  
۹۱  
۹۲  
۹۳  
۹۴  
۹۵  
۹۶  
۹۷  
۹۸  
۹۹  
۱۰۰

از همدان بود و در صحبت جنید قدس سره بوده و فقیه و متجرب لدعوة کهنس الهمدانی رحمه الله گفته  
که وقتی در مسجد آدینه شدم زیاده دیدم در محراب نشسته و دعاے استقامی کند هنوز دعا  
بآخر رسیده بود که باران چنان بگرفت که بخانه باز نتوانستیم آمد ابو عثمان مغربی قدس الله  
سره وی از طبقه پنجم است نام فخر سعید بن سلام المغربی است شاگرد ابو حسیب بن یحیی و یحیی  
از ناحیت قزوین مغرب بوده سالها در مکة مجاورت کرده بود و آنجا سید الوقت یگانه مشایخ  
بوده آنجا ویرا قضاة و مدینه پیشاپور آمد و در پیشاپور برفت در سنه ثلاث و سبعین و ثلاثا و ثمان  
قبر وے در پیشاپور است بهلوی ابو عثمان حیری و ابو عثمان هبیبی هر سه بهلوی یکدیگر از صحبت  
داشتند با ابو علی کاتب و حبیب مغربی و ابو عمر و حاج و ابو یعقوب هنر جواری را دیده بود و  
صاحب کرامات ظاهر بوده و فراست نیز وے گفته که ابتدا در آمدن من درین کار آن بود که من  
اچھے و سگے داشتم و در یکی از جزائمه پیوسته شکری کردم و کاسه داشتم چوبین که در آن شیر می کردم  
روزی خواستم که از آن کاسه شیر خورم آن سگ بانگ بسیار کرد و بر من حمله آورد چنانکه از  
شیر خوردن باز داشت چون بار دوم قصد کردم که شیر خورم باز بر من حمله کرد چون بار سوم خواستم  
که بخورم سر در آن کاسه کرد و شیر را خوردن گرفت در ساعت آماس کرد و بر دهمای دییده بود  
که ماری سر در آن شیر کرده بود خود را فدای من کرد چون آنرا دیدم تو به کردم و درین کار آدم  
شیخ الاسلام گفت که ابو حسیب کو اشافی مرا گفت که ابو عثمان مغربی مرا گفت که آن روز که من از دنیا  
بردم و تشنگان خاک باشند ابو حسیب گفت که وی چون برفت من حاضر بودم و تشنگان کس از من دید  
از بسیاری که در شیخ الاسلام گفت که وی تنی سال در مکة بود در حرم بول نکرده بود حرمت حرم را  
و ابو عثمان گفته که لا یجیئُ هَذَا الْاَمْرُ لَآ بَوَاحْتِی الدَّمِ و هم وی گفت کَلَّا غِثْكَ حِفْظُ  
الْجَوَارِحِ تَحْتَ الْاَوَامِرِ و هم وے گفته هر که صحبت تو را که ان صحبت و پیشان گزیده الله تعالی  
ویرا برگ دل مبتلا کند و هم وے گفته الْعَاصِي خَيْرٌ مِنَ الْمُدَّعِي لِأَنَّ الْعَاصِيَ بَدَأَ  
بِطَلْبِ طَرِيقِ تَوْبَتِهِ وَالْمُدَّعِي يَخْطُ أَبَدًا فِي خِيَالِ دَعْوَاهُ ابُو طَالِبٍ  
ایمیی رحمه الله تعالی از جمله مشایخ بود و از کرامات ظاهر شد ابو عثمان مغربی گوید  
ابو طالب دیدم با مرغان سخن می گفت و هم ابو عثمان گوید که با ابو طالب در سفر بودم و در راه

۱۲  
۱۳  
۱۴  
۱۵  
۱۶  
۱۷  
۱۸  
۱۹  
۲۰  
۲۱  
۲۲  
۲۳  
۲۴  
۲۵  
۲۶  
۲۷  
۲۸  
۲۹  
۳۰  
۳۱  
۳۲  
۳۳  
۳۴  
۳۵  
۳۶  
۳۷  
۳۸  
۳۹  
۴۰  
۴۱  
۴۲  
۴۳  
۴۴  
۴۵  
۴۶  
۴۷  
۴۸  
۴۹  
۵۰  
۵۱  
۵۲  
۵۳  
۵۴  
۵۵  
۵۶  
۵۷  
۵۸  
۵۹  
۶۰  
۶۱  
۶۲  
۶۳  
۶۴  
۶۵  
۶۶  
۶۷  
۶۸  
۶۹  
۷۰  
۷۱  
۷۲  
۷۳  
۷۴  
۷۵  
۷۶  
۷۷  
۷۸  
۷۹  
۸۰  
۸۱  
۸۲  
۸۳  
۸۴  
۸۵  
۸۶  
۸۷  
۸۸  
۸۹  
۹۰  
۹۱  
۹۲  
۹۳  
۹۴  
۹۵  
۹۶  
۹۷  
۹۸  
۹۹  
۱۰۰







































پس از چاه زمزم آواز آمد که قَدْ اَعْطَيْتَ قَدْ اَعْطَيْتَ و گویند که جبرئیل قدس سره فضل و کمال می قائل بود و در رسالتی که بشیخ علی سهل اصفهانی فرستاده نوشته بوده است که سَلِّمْ عَلَیْکَ اَبَا عَبْدِ اللَّهِ مَا الْعَالَمُ عَلَیْکَ پس علی بن سهل از وی سوال کرد گفت بنویس بوی که وَاللَّهِ عَالَمٌ عَلَیْکَ اَمْرٌ مُحَمَّدٌ بِنِ فَازَهُ رَحْمَةُ اللَّهِ تَعَالٰی کُنْتُ اَبُو جَعْفَرٍ شَرِکَ اَزْ شَاکِرٍ دَانِ مُحَمَّدٍ یُوسُفَ بِنَاثَ کَانَ مُجْتَمِعًا فِی الْحَبَاةِ سَمِیْعًا فِی الْبَدَلِ وَالْعَطِیَّةِ هَرُورَ سَمِیْعٍ قُرْآنِ و رو داشت ویر از پدر میراث بسیار رسید اما بر محمد یوسف و عیال و نفقه کرد چنانکه او ندانست دوستی داشت برافزوده بود که بایحتاج ویرانی خرید و بمنزل می برد و میگفت بود یکس از ان آگاه نه کند چون چند سال برین بگذشت محمد بن یوسف دوست ویرا الحاح تمام کرد که بگوی چه هست اینکه کفایت موت عیال من میکند گفت محمد بن فازه گفت جَزَاءُ اللَّهِ عَزَّی بِأَفْضَلِ الْجَزَاءِ عَزَّی و میان زمستان بر محمد بن فازه درآمد و دید بایک پسر بنشینست گفت یا ابی جعفر سزمانی یا بے گفت دست خود بپار و بگو لا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ دست خود را بر پیرین وی در آوردم و گفتم لا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ دیدم که از گری عرق می کرد و سهل بن علی المرزوی رحمه الله تعالی وی بوی که در سرای عبداللہ مبارک شد گفت این کینه کان طرب آراسته کرده چرا بر بام کرده چرا از بام فروختی این مبارک گفت چنین کنم چون بیرون شد گفت بگو شد ویرا در باید که هم اکنون می رود از دنیا آنکه او را بر بام من دید خوراند که پذیرد وی فرستاده اند از بهشت که بر بام من هیچکس نبود و دوی دروغ نگوی چون از سر بیرون رفت حالی جان بداد سهل علی مرزوی بر رسیدند که از نواختنهای الله تعالی که بنده را بان بنواز و کدام است گفت فراغت دل مصطفی گفت صلوات الله علیه و آله و سلم نَعْمَتَانِ مَعْبُودٍ فِیْهِمَا کَرَامَتَانِ مِنَ النَّاسِ لِقَیَّتُهُ وَ الْفَرَاغُ عَلَیْهِ کُودِ الْفَرَاغُ بَلَاءٌ مِنَ الْبَلَاءِ

در این کتاب  
بنا فضل الخیر الله تعالی  
من فاضل بن جواد  
فیما فی الخیر و نعمت است  
که بسیاری از مردم در آن  
زبان زده اند که آنرا غایت  
نیست از بدی که بایستی که  
و آن نعمت و فراغت  
دل است  
بلای من من البلاء یعنی فراغت  
از جمله بلاء است و چون  
این کلام که فراغت است  
است آن حدیث منقول  
که فراغت نعمت است  
راست می آید بخاطر  
شیخ الاسلام ترمذی که  
سیان این دوین بولاست  
فراغت نعمتی است که با وسایل  
غیرتقی را که با وسایل  
وجاب بداند پس این  
مختص است

مختص است بر آنرا که در این کتاب به نام نعمت است و حق را که سرایه اسباب قرب سازد و

شیخ الاسلام گفت که کسی را که تقوی بر و غالب نباشد و بر اشغل به از فراغت باشد تا از فراغت ویرا بلای نگیرد اما آنکه متقی بود و صاحب وسیع و خداوند دل ویرا فراغت ملکه بود و بی بهاء فراغت دل خانه صحبت حق است بجهان و توانی و در پیشه و کان این کار این جنت می گوید که او را طریق غریب نیست او را بر زیادت روی نیست علی بن حمزة الاصفهانی الحلاج رحمه الله شیخ الاسلام گفت که وی نه حلاج بود چون حسین منصور شاگرد محمد بن یوسف بنا بود به باصفهان علی بن حمزة گفته است که من روزگاری نزدیک محمد یوسف بنامی بودم باصفهان و با وی می نشستم و او در علم حلال خوردن فراوان گفته از حکایات او می نوشتم وقتی از نزدیک او بیج شدم چون باز گشتم بهر رسیدم خبر وفات محمد بن یوسف بهر رسید یعنی رسیدم که صفت تو کن گفتم باصفهان برابر شاید بهر نشستم نزدیک شاگردان سهل تستری و ایشان از وی حکایت می کردند و از سخنان وی خبر می باز می گفتند وقتی که سخن رفتی که مرا خوش آمدی از کسی خوشتر می که برای من نوشتی که من می بودم روزی بر کنار آب طهارت می کردم هر چه نوشته بودم از آستین من در آب افتاد و تباها شد رنجی بمن رسید عجب صعب که بر روزگار در ان جمع کرده بودم آن شب سهل تستری را بخواست دیدم مرا گفت ای مبارک رنج شدی که دفترهای تو در آب افتاد گفتم آری ای استاد گفت چرا حق دوستی آن سخنان و حق الله از خود طلب نه کنی و حق دوستان او گفتم ای استاد مرا طاقت این نیست وین سخن بودم که مصطفی را صلی الله علیه و آله و سلم دیدم که می آمد با جماعتی از یاران از اصحاب صفه من چون آنرا دیدم از شادی پیش مصطفی صلی الله علیه و آله و سلم دیدم و روی من بخندید گفت چرا انگونی این صدیق را یعنی سهل تستری را که دوستی این طائفه و این سخنان عین حقیقت است با آن می مانست که مصطفی صلی الله علیه و آله و سلم آمده بود که با سهل از آن سخن گوید سهل گفت استغفر الله یا رسول الله مصطفی صلی الله علیه و آله و سلم بخندید و از شادی بیدار شد شیخ الاسلام گفت که دوستی بر کار این کار است نزدیک است که انکار برین کار این کار بود که حقیقت هیچ چیز بجز از نزد و غلام احملیل

و عدم تصرف است مگر باذن و نیک کرده که او تازم این طائفه بود یعنی به نایبیت وی این طائفه و اعمال وی کوشید و اعمال وی اعجاب می یاب

سخن آن  
محقق شدن است آن  
سخن و مراد حق است  
سخن است از این است  
سخن آن و مراد حق  
روشان او و موافق حق  
خواست با ایشان و در اول  
فراست و در حق است  
مقصود سهل و مراد حق  
که تحقیق باطل است  
درین طریق با تحقیق  
نیز در تصور و کلمات  
چون سهل این سخن گفت  
وی گفت مرا طاقت نیست  
ببینان نیست  
فراغت است  
برین کار این از غنی است  
حقیقت است اما دوستی  
فراغت است اما دوستی  
لازم وی زیرا که کار این  
کار مستلزم تصور این کار است  
و تصور این کار این کار است  
از نارسیدن تصور حق است  
با انان ایشان بهر تکرار  
که باذن ایشان بهر تکرار  
مستلزم تصور حق است  
مستلزم تصور حق است  
مستلزم تصور حق است



























فائده از وی گرفته و فرمود ابو عبد الله حضرتي رحمه الله تعالى مرعش گوید که ابو عبد الله  
 حضرتي را از تصوف سوال کردم و بیست سال بود که سخن گفته بودم از قرآن جواب گفت  
 گفت رجال صدقوا ما عاهدوا الله عليه فممن ايمانهم فاستجبوا لربهم واولئك هم الصالحون  
 اياهم طرفههم واقعدت منهم هواء فممن عمل ايمانهم فاستجبوا لربهم واولئك هم الصالحون  
 مفعول صدقني عندك مفعول فممن فاستجبوا لربهم واولئك هم الصالحون  
 وانفوا دكل اولئك كان عنه مسئولا ابو عبد الله السالمی  
 قدس الله تعالى روحه نام وے احمد بن سالم البصری است بصیر بوده و مشا گوید  
 تیری است سی سال یا شصت سال با وی می بوده و طریقت از وی گرفته شیخ الاسلام گفت  
 که ابو عبد الله سالی گفته بود که الله تعالی در ازل همه چیز را میسر کرده و در بین سبب شیخ  
 ابو عبد الله خفیف گوید که این قدم و هر دو شیخ الاسلام گفت که ابو عبد الله خفیف انصاف نداده  
 است ممکن است که او دیدار علم گرفته باشد ابو عبد الله سالی را پس سیدند که بچه چیز شناسند  
 اولیا و الله را در میان خلق گفت بلطافت زبان و حسن اخلاق و تازه رونی و سخای نفس  
 و قلت اعراض و پذیرفتن عذر هر که عذر خواهد پیش ایشان و تمامی شفقت بر همه خلق  
 نیکو کار ایشان و بدکار ایشان و هر چه گفته که دیدار منت کلید دوستی است ابو طالب  
 محمد بن علی بن عیسیه الحارثی المکی رحمه الله تعالی و صاحب کتاب قلوب القلوب  
 است که مجمع اسرار طریقت است قالوا انما یصنف فی الاسلام مشکه  
 فی دقائق الطریقه نشاء بمکة اشرف بقعة علی وجه الارض  
 ثم دخل البصرة و قد ام البعداء و توفي بها فی جمادی الاخری سنة ست  
 و ثمانین و ثلاثمائة و نسبت وی در تصوف شیخ عارف ابو الحسن محمد بن ابی عبد الله

حضرتي شيخ عارف ابو الحسن محمد بن ابی عبد الله  
 در حق جاهد و دلهای ایشان خالی باشد از  
 که نظر ایشان بود و در طریقت تصوف و انیس  
 و سکن صا و حبه را تصوف و کسب  
 از تصوف کرد و در طریقت تصوف و کسب  
 و سکن صا و حبه را تصوف و کسب

نزدیک بادشاهی کنیک  
 توانا است ۱۳۲  
 گفت از دیده کن فائده را  
 سماع دعا که بگوید  
 که در ایشان پس با یکدیگر  
 کار فرموده شود که در طریقت  
 شریعت فرموده شود که در طریقت  
 ابو عبد الله خفیف گفته که از علم  
 وی قول بقیه عالم لازم  
 آید که دیدار منت کلید دوستی است  
 موقوف است بر وجود  
 ان پس اگر در بین ایشان  
 و در میان آن که آنجا  
 بجا و در طریقت تصوف  
 است که کلید دوستی است  
 و سکن صا و حبه را تصوف  
 و کسب از تصوف کرد و در  
 طریقت تصوف و کسب و سکن  
 صا و حبه را تصوف و کسب

احمد بن سالم البصری است و انتساب شیخ ابو الحسن به پدر خود ابو عبد الله احمد بن سالم  
 و انتساب پدر وی بسهل بن عبد الله التستری است قدس الله تعالی ارواحهم ابو عبد الله  
 چا و پاره صوفی همدانی رحمه الله تعالی از کبار شیخ است چا و پاره نام جانی است  
 بشعر روم وی بود که عهد کرده بود که چیزی که مراد از آن برسد و نفور شود و نخورم وقتی در مسجد  
 شونیزه بود طعام آوردند وی از آن بریدنی خورد یا ران دید گفتند ساعت خلایک کنی  
 بخور بخور و آن شب در مسجد ماند ویرا احلام افتاد در خواب با وی گفتند که چیزی که خوری که  
 دل تو از آن بریدنانی که تو بلار سدوی گفته که از شیخ ابو بکر زقاقی مصری پرسیدم که صحبت  
 با که دارم گفت با آنکس که هر چه الله تعالی از تو داند با او بگوئی از تو نزد او تو به شیخ الاسلام  
 گفت که قبول صحبت پس از عیب دیدن و رست آید که آدمی مجرای عیب است چون بهتر  
 و نکو صحبت به پیوندی چون عیب پدید آید صحبت پیری آن نه صحبت است صحبت  
 پس از شناخت عیب است مگر عیب دینی و بدعتی باشد که آن دیگر است که چشم از آن پوشیدن  
 مداومت و مخفی بود در دین مگر بصورت و آن عیب نه در دیانت و بدعت باشد جدا بود آدمی  
 نه معصوم است از وی عیب و جرم آید که کفور و جهول و ظلم است شافعی روم گوید که نه دوست  
 تو بود هر که ترا با و مدار باید که در شیخ الاسلام گفت هر که چون از تو عیب و خطا آید از وی عذر  
 باید خواست و اگر با تو نیکی کند شکر باید گفت آن نه دوستی و صحبت باشد شخصی میخیزد معاذرا  
 پرسید که صحبت با که دارم گفت با آن که چون بیمار شوی به پرسیدن تو آید و چون از تو  
 جرم بیند خود از تو عذر خواهد و از شرائط صحبت است که حق صحبت بدی و حق خود طلب  
 نه کنی و عیب خود بدینی و عیب دیگران را عذر خواهی و خلق را زیر قدر و جبر مضطر و مقهور  
 بینی تا خصومت بر خیزد و تاوان را بر خود لازم گیری و عذر نیاری وقتی امیر کافور  
 بشیخ ابو عبد الله چا و پاره بسیار ز فرستاد وی بنی برفت و بار فرستاد یعنی  
 لشکری است کافور گفت ای سرور که ما فی السموات و ما فی الارض

ای سرور که ما فی السموات  
 و ما فی الارض  
 ای سرور که ما فی السموات  
 و ما فی الارض

میخیزد معاذرا  
 پرسید که صحبت با که دارم  
 گفت با آن که چون بیمار شوی  
 به پرسیدن تو آید و چون از تو  
 جرم بیند خود از تو عذر خواهد  
 و از شرائط صحبت است که حق  
 صحبت بدی و حق خود طلب  
 نه کنی و عیب خود بدینی و عیب  
 دیگران را عذر خواهی و خلق را  
 زیر قدر و جبر مضطر و مقهور  
 بینی تا خصومت بر خیزد و تاوان  
 را بر خود لازم گیری و عذر نیاری  
 وقتی امیر کافور بشیخ ابو عبد  
 الله چا و پاره بسیار ز فرستاد  
 وی بنی برفت و بار فرستاد یعنی  
 لشکری است کافور گفت ای سرور  
 که ما فی السموات و ما فی الارض



























نخورد روزی نفس بر من غالب شد مقدار سه رطب برگزیده چون یک طب خوردم ناگاه  
دیدم که شخصی بمن نگریست و گفت ای خیر گریز پای و او را غلامی بوده است خیر نام از  
من گرفته بود و من افتاد پس مردمان گرد آمدند و گفتند که و الله این غلام تست خیر گفت  
من حیران ماندم و دانستم که بچه گرفتار شدم و جنایت خود را شناختم پس مرا با آنجا که دیگر غلامان  
و با فندگی میکردند برد و گفت ای بنده بدکار از خواجیه خود میگویی در ای  
و همان کار که پیش ازین میکردی میکنی بخای خود را در کارگاه جولایی آویخته و در پاس می یافتی چنانکه  
گویند سالها آن کار کرده بودم چهار ماه با و بماندم و با فندگی میکردم شبی بر خاستم و وضو  
ساختم و در سجده افتادم و گفتم خداوند دیگر باز نگردم با آنچه کردم چون با ملا شد شب آن غلام  
از من برفت و من بصورت اهل خود باز گشتم و خلاص شدم و من نام بر من بماند پس سبب نام  
با فندگی بر من آن جنایت بود که خداوند تعالی مرا بدان عقوبت کرد و گویند که وی دوست داشتی  
که در این خیر ساج خوندی و گفتی روان باشد که مسلمانان مرا نام نهاده باشند آنرا بگردانم و مرا  
پس از مرگ بخواب دیدند گفتند خدا را با تو چه کرد گفت لا تشا لینی عن هذا اولکون  
وقت نماز شام در آمد و مرا غشی افتاد و از هوش بشد چون چشم بگشاد و بسو در خانه  
اشارت کرد و گفت قف عفاک الله بایست ساعتی مرغان ده که تو ما مور خداوندی و من نیز  
ما مور خدا و ندیدم و بنده فرمان وی آن فرمان که تو داری از تو فوت نمی شود و من خود در قبضه  
تو ام اما نماز مرغان است بوقت باز بسته ترسم که از من فوت نشود پس آب خواست  
و وضو ساخت و نماز شام بگزارد پس محبت و چشم بهم نهاد و جان بداد و رحمة الله تعالی  
رحمة واسعة محفوظ بن محمود رحمه الله تعالی از طبقه ثانیه است و قیل من  
الثالثه از قدما و مشایخ نیشاپور است و بزرگان ایشان از اصحاب ابو حفص و بعد از حفص  
بابو عثمان حیرتی محبت داشته تا از دنیا برفت در سنه ثلث اوارج و ثلثا تیه پهلوی ابو حفص  
در قبر است و گفته الله کل ان یا کل الحمد بلا طمع ولا شکره و هم وی گفته  
لا اله الا الله محمد رسول الله

فقه عفاک الله  
خطا است  
بجز این علی السلام  
یعنی بایست فایده  
در ترا خدای  
تعالی است  
فقه و قیل من  
الثالثه یک  
قول اینست  
که وی از طبقه  
سوم است  
فقه اولکون  
ان چنان  
ابعد با جمع  
ولا شکره  
علامت بکل  
آنهاست که  
نور در  
بنده جمع  
و حسن باشد  
و هم وی گفته  
یا کل الحمد  
لا اله الا الله  
محمد رسول الله

من آرد آن ببصیر طریق رشید فلیتسم نفس فی المواقف فضلا عن  
المخالفات محفوظ بن محمد رحمه الله تعالی وی بنادوی است یکی از سالکان طریق تصوف  
است وی گفت من ابصر محاسن نفسی بآئین بسمای الناس و من ابصر  
عیوب نفسی مسلم من ذوقه مساوی الناس الیه و هم وی گفته اکثر الناس  
خیرا لاسلم المسلمین صدرا ابراهیم الخواص قدس الله تعالی ستره از طبقه  
ثانیه است و قیل من الثالثه کنیت ابو اسحاق یگانه بود در طریق تجرید و توکل و گمان  
او حد المشایخ فی وقته استاد ابو جعفر خلدی و سیر وانی همین است و غیر ایشان  
گویند بغدادیست و پدر وی از اهل بوده و از اقران جنید و نوری بود و پیش از ایشان برفت  
از دنیا در سنه احدى و تسعین و مائتین اگر درست شود یوسف بن الحسین ویرا شسته و دفن کرده  
در سجد برفت از دنیا بوقت شکم هریاری که فایده کشتی غسل کردی گویند آن روز که برفت از دنیا هفتاد و یک  
اجابت کرده بود و هر بار غسل آورده و سرای عظیم بود پسین بار و آب برفت قبر و  
در زیر حصار طبرک است شیخ الاسلام گفته است هرگز قبر ندیدم بآن هیبت و شکوه که گوئی  
شیرینت خفته که ناگاه فرا آن رسی فرو گیر دوی صحبت و از حضور بوده علیه السلام شیخ ابو بکر  
کتابی گوید وقتی خواص از سفر آمد گفتم در بادی چه شگفت دیدی گفت خضر علیه السلام بمن رسید  
گفت ابراهیم خواهی که با تو همراهی کنم گفتم نه گفت چرا گفتم او را شکی نیست ترسم که دل من  
با تو پیوند شیخ الاسلام گفت که شیخ خرقانی مرا گفت در میان کنجانی که با من می گفت اگر خضر

من  
۲۲  
۲۳  
۲۴  
۲۵  
۲۶  
۲۷  
۲۸  
۲۹  
۳۰  
۳۱  
۳۲  
۳۳  
۳۴  
۳۵  
۳۶  
۳۷  
۳۸  
۳۹  
۴۰  
۴۱  
۴۲  
۴۳  
۴۴  
۴۵  
۴۶  
۴۷  
۴۸  
۴۹  
۵۰  
۵۱  
۵۲  
۵۳  
۵۴  
۵۵  
۵۶  
۵۷  
۵۸  
۵۹  
۶۰  
۶۱  
۶۲  
۶۳  
۶۴  
۶۵  
۶۶  
۶۷  
۶۸  
۶۹  
۷۰  
۷۱  
۷۲  
۷۳  
۷۴  
۷۵  
۷۶  
۷۷  
۷۸  
۷۹  
۸۰  
۸۱  
۸۲  
۸۳  
۸۴  
۸۵  
۸۶  
۸۷  
۸۸  
۸۹  
۹۰  
۹۱  
۹۲  
۹۳  
۹۴  
۹۵  
۹۶  
۹۷  
۹۸  
۹۹  
۱۰۰

فقه اولکون  
ان چنان  
ابعد با جمع  
ولا شکره  
علامت بکل  
آنهاست که  
نور در  
بنده جمع  
و حسن باشد  
و هم وی گفته  
یا کل الحمد  
لا اله الا الله  
محمد رسول الله















که که جامه وی باشاست راست بگویند قصه الاول تا آخر باز گفتیم وی بگریست و روی  
 آسمان کرد و گفت احمد که از صلب من چون اوئی بود که ترا شایسته شیخ الاسلام گفت  
 همه خلق زنده از مرده میراث برند بگر این طائفه که مرده از زنده میراث برند و گفت  
 هیچکس با پیر از خداوندان ولایت صحبت ندارد و بصدق که نه چون او برود از احوال  
 ولایت و عجز میراث برد ابو العباس بنوری قدس الله روحه از طبقه فاضله  
 است نام وی احمد بن محمد است صحبت داشته با یوسف بن الحسین و عبد الله خراز و جریه  
 و ابن عطاء و رویم را دیده نیکو طریقت بود با استقامت به نیشاپور آمد و آنجا مدتی اقامت  
 کرد و مردم را موعظت میکرد و بزبانی معرفت بخوبی بیان نمود بعد از آن از نیشاپور برآمد  
 خواجہ محمد صادق را گرد ابو بکر و راق پذیرد و آمد و بوسه بر رکاب وی داد شاگرد او از خوش نیاید  
 ویرا گفتند که چرا آن کردی گفت من شنیده ام که او خداوند مرام نیکو می ستاید و از  
 ترند سپهر قدرت و آنجا رفت از دنیا از اربعین و ثلثایه ابو العباس را گفتند که خدای را  
 بجه شنائی گفت آنکه نشناختم یعنی بجز معترف دهم و گفت آذنی الذکر آن  
 یسلی ما دونه و نهایی الذکر آن یغیب الذکر فی الذکر عن الذکر  
 و یستغفر فی بزم کوره عن الرجوع الی مقام الذکر و هذا حال فناء  
 فی الفناء ابو العباس احمد بن یحیی الشیرازی رحمه الله است شیخ ابو عبد الله  
 خفیف است شیخ ابو عبد الله خفیف گفته که من چنان تحقیقی در وجد ندیدم سکر تمام داشت  
 چون بصحرای فنی باشی بازی کردی جنید درویش و سهل عبد الله را دریافته بود شیخ ابو عبد الله  
 گفته که شبی با شیخ احمد یحیی بودم و با کودک بود از اصحابی که خواب آنجا خود بایست  
 رفت و زمستان بود و آتش عظیم بر افروخته بودند و احمد یحیی بر پای بود و وقت و  
 خوش شده بود و در سماع بعضی اصحاب گفتند کیت که فلان کودک را بخانه و رساند  
 هیچکس جواب نداد احمد بن یحیی دوا غلبر بزرگ بر کف خود گرفت و استین بآن فرو گذاشت

ذکر است  
 و نیکو  
 ذکر و آگاهی  
 غایت شدن  
 ذکر است  
 وقت ذکر از  
 ذکر و مستطاب  
 بودن در ذکر  
 و بی که هر چه  
 ذکر کند بلا خطا  
 ذکر که عمل وی  
 از نظر  
 وی مرتفع  
 سر و رو  
 این حال  
 فناء و فنا  
 است که  
 عبارت  
 است از  
 تقوی و شوق  
 رغبه  
 آرزو  
 سقوط  
 شعور باشد

طائفه از زنده بیک  
 است و بیک صاحب  
 معرفت و خوش شک  
 نیست که فاضل از صحبت  
 است و در آنجا که در وقت  
 از آنکه از آنجا که در وقت  
 از آنکه از آنجا که در وقت

و کودک را گفت برخیز و ویرا بدر خانه و رسانید و بار و شانی آن را از بالا به جامه  
 و میبیدیم آن کودک در خانه خود در آمدی آن دوا غلبر از دست بنداخت انگشت  
 شده بود بعد از آن بمسجد درآمد و نمازی کرد تا بانگ نماز بآمد و گفتند ابو العباس باورد  
 رحمه الله تعالی وی بزرگ بوده شبلی را دیده بود وی بنیشاپور بوده و شیخ ابو بکر طائسی نیز  
 بنیشاپور بوده و شبلی را دیده بود و گفته اند که شبلی صاحب حال بوده و ذره از توحید نداشته  
 شیخ الاسلام گفت چنان است که ایشان گفته اند شبلی در توحید سخن مدعیانه می گوید نه متمکنانه  
 ابو العباس بر وی رحمه الله تعالی نام وی احمد بن محمد بن مارون البردعی الصوفی است  
 از شیخ ابو بکر طاهر اهری و مرعش حکایت کند میگوید که مرعش گفت هر که دیدار وی ترا منفعت  
 نکند سخن و عرائز منفعت نرساند و هم و گفته که ابو بکر طاهر اهری گفت لا یصلح  
 الکلام الا کما یجلی اذا سلکت خات العقوبه یسکون ابو العباس  
 سیاری قدس الله روحه از طبقه فاضله است نام وی قاسم بن القاسم المهدی است  
 و ختر زاده احمد بن سیار است از اهل مروست شیخ ایشان ست شاگرد ابو بکر واسطی  
 و عالم بوده بحقایق احوال و فقه بوده و حدیث بسیار داشته ویرا از پدر میراث بسیار با جمله  
 بداد و دوات موسی حضرت پیغمبر صلی الله علیه و سلم بخیر خداوند تعالی میراث آن موسی  
 ویرا توبه داد و صحبت ابو بکر واسطی افتاد و بدیده رسید که امام صفی از متصوفه شد که ایشان را  
 سیار به خوانند و چون از دنیا می رفت وصیت کرد تا آن موهارا در دیان و ع نهادند  
 و قبر وی در مروست و مردمان بجا جت خواستند آنجا شدی و کفایت همت طلبید  
 و مجرب بوده در سنت اربعین و ثلثایه برفته از دنیا گفته الکفوفه آن لا یحظر  
 بقلبك ما دونه توحید آن بود که دون حق را به نزدیک تو خط نباشد و خاطر مخلوقات را  
 بر دل تو گذرنه و هم و گفته که واسطی را بدر بزرگ گفتند ما را وصیتی کن گفت احفظوا  
 موا د الله فیکم عبد الواحد بن علی السیاری رحمه الله و خواهر زاده

حفظ و شوق  
 بیکش  
 سید و  
 صاحب  
 سید و  
 جان خود  
 در شیخ  
 نور است  
 در مقابل  
 مشغول  
 در مقابل  
 سید و  
 قره این  
 و ملاحظه  
 انگشت از کمال  
 شهنشست  
 در صواب  
 از سید و  
 که او یعنی  
 معلوم باشد  
 یعنی نگردد  
 آنچه در طلب  
 از شایسته  
 نگردد

طائفه از زنده بیک  
 است و بیک صاحب  
 معرفت و خوش شک  
 نیست که فاضل از صحبت  
 است و در آنجا که در وقت  
 از آنکه از آنجا که در وقت  
 از آنکه از آنجا که در وقت



























گفت من اکل بشره اعني الله تعالى عين قلبه بیدار شدم و با خود عزیمت کردم که  
 به گز سیر خورم احمد بن مسروق گوید که بنان جمال گفت که وقتی بعض اصحاب دعوت کردم  
 این بیت بخوانند من دعا فافا بیننا فله الفضل علینا فاذا انحر اجینا  
 رجع الفضل الینا اسحق بن ابراهیم جمال قدس الله سره از بزرگان مشایخ  
 بوده است و کرامات ظاهر داشته و مقام کسی بکوه لکام بود یکی ازین طائفه گوید که کوه لکام  
 راه کم کردم ناگاه به پیر رسیدم پوینتم پوشیده چون مرا دید گفت الله اکبر ما ناره کم کردی گفتم  
 بیک گفت سی سال است تا بهیج آدمی ندیده ام عصای بمن داد و گفت این عصا ترا راه نماید و مرا  
 گفت برو ساعته بر قتم خود را با نطاکیر یا قتم عصا بنهاده ام تا و منو قتم عصا کم شد با اهل انطاکیه چکایت  
 باز گفتم گفتند آن اسحق جمال بوده است کم کسی او را بیند تا ست خورم بنان بن عبد الله  
 رحمه الله کنیت او ابو الحسن است وی از بزرگان مشایخ مصر است وی گفته است هر صوفی که  
 دلش بغم روزی بسته شود ویرا کسب باید فرمود شیخان بن علی رحمه الله تعالی و سے از  
 متقدمان مشایخ مصر است تجال دعوات است و بسیار کس از مشایخ مریدی بودند و در علم  
 طریقت ویرا سخنان نیکوست گویند یکی از مردمان پیش می آمد و دستوری خواست که بچ رود  
 تجرید گفت اول ل خود را بچو کن پس و غفلت نفس خود را از هوا و زبان خود را از لغو گفت و بیک تجرید  
 حاصل آمد خواه دنیا دار خواه مدار ابو الحسن بن محمد الحریز رحمه الله از طبقه ثانی است نام می  
 علی بن محمد است از اهل بغداد است با جید و سهل و عبد الله صحبت داشته و با آنکه از طبقه ایشان بود که  
 مجاور بوده و آنجا برفته از دنیا در شته ثمان اوسیع و عشرین و ثلثایه وی است که از وی ابو یعقوب  
 اقطع حکایت کنند که شیخ الاسلام گفت که ابو الحسن مزین دو بود و اندکی کبر و یکی صغیر مزین کبر  
 از اهل بغداد است و در بغداد مدفون است شاگرد وی گفته که وی گفته که الکلام من غیوه و دق  
 مکتب من الله تعالی بالعبد شیخ الاسلام گفت که در دار کرد که از گفتار جز گرفتاری نیاید  
 مزین صغیر نیز از اهل بغداد است لیکن که مدفون است و بعضی گفته که این دو مزین پس از خاله یکدیگر  
 بوده اند مزین صغیر گفته که را بهما باشد تعالی بیش از عدد نجوم آسمان اند و من در آرزو کسی  
 از انم و نمی یا بم شیخ الاسلام گفت که وی در موجود غرق بود و لیکن از عطش سخن میرفت

و درین اکل بشره انی  
 الله تعالی یعنی آنکه طعام  
 بچس خورد و حق بجانب دیده  
 دل و با او ساز می خورد  
 اندک اندکی سلب  
 کند ۱۲ اولی سلب  
 فایده آنکه در این دعا  
 کند تا قبول کند دعوت  
 ویرا است که بکسب فضل  
 قبول کند دعوت که چون  
 که قبول کرد دعوت و دعوت  
 ۱۳ در این دعا  
 باین دعا که در این دعا  
 ۱۴ در این دعا  
 ۱۵ در این دعا  
 ۱۶ در این دعا  
 ۱۷ در این دعا  
 ۱۸ در این دعا  
 ۱۹ در این دعا  
 ۲۰ در این دعا  
 ۲۱ در این دعا  
 ۲۲ در این دعا  
 ۲۳ در این دعا  
 ۲۴ در این دعا  
 ۲۵ در این دعا  
 ۲۶ در این دعا  
 ۲۷ در این دعا  
 ۲۸ در این دعا  
 ۲۹ در این دعا  
 ۳۰ در این دعا  
 ۳۱ در این دعا  
 ۳۲ در این دعا  
 ۳۳ در این دعا  
 ۳۴ در این دعا  
 ۳۵ در این دعا  
 ۳۶ در این دعا  
 ۳۷ در این دعا  
 ۳۸ در این دعا  
 ۳۹ در این دعا  
 ۴۰ در این دعا  
 ۴۱ در این دعا  
 ۴۲ در این دعا  
 ۴۳ در این دعا  
 ۴۴ در این دعا  
 ۴۵ در این دعا  
 ۴۶ در این دعا  
 ۴۷ در این دعا  
 ۴۸ در این دعا  
 ۴۹ در این دعا  
 ۵۰ در این دعا  
 ۵۱ در این دعا  
 ۵۲ در این دعا  
 ۵۳ در این دعا  
 ۵۴ در این دعا  
 ۵۵ در این دعا  
 ۵۶ در این دعا  
 ۵۷ در این دعا  
 ۵۸ در این دعا  
 ۵۹ در این دعا  
 ۶۰ در این دعا  
 ۶۱ در این دعا  
 ۶۲ در این دعا  
 ۶۳ در این دعا  
 ۶۴ در این دعا  
 ۶۵ در این دعا  
 ۶۶ در این دعا  
 ۶۷ در این دعا  
 ۶۸ در این دعا  
 ۶۹ در این دعا  
 ۷۰ در این دعا  
 ۷۱ در این دعا  
 ۷۲ در این دعا  
 ۷۳ در این دعا  
 ۷۴ در این دعا  
 ۷۵ در این دعا  
 ۷۶ در این دعا  
 ۷۷ در این دعا  
 ۷۸ در این دعا  
 ۷۹ در این دعا  
 ۸۰ در این دعا  
 ۸۱ در این دعا  
 ۸۲ در این دعا  
 ۸۳ در این دعا  
 ۸۴ در این دعا  
 ۸۵ در این دعا  
 ۸۶ در این دعا  
 ۸۷ در این دعا  
 ۸۸ در این دعا  
 ۸۹ در این دعا  
 ۹۰ در این دعا  
 ۹۱ در این دعا  
 ۹۲ در این دعا  
 ۹۳ در این دعا  
 ۹۴ در این دعا  
 ۹۵ در این دعا  
 ۹۶ در این دعا  
 ۹۷ در این دعا  
 ۹۸ در این دعا  
 ۹۹ در این دعا  
 ۱۰۰ در این دعا

که عطشان بود و این طریق چون مستقی است هر چند آب بیش خوشتر است بیش باید و سیری نباید زرد  
 آنجا عزیز است که روید هر که ترا بیش بنید بیش جوید و هم صغیر گفته که من کسی می شناسم که با  
 باغزید و انگشت وی جراحت خد نفس می اندکی روغن زیت خواست دید که در پیش  
 چشمه روغن زیت روان است آن اتفاقات نکرو و هم می گفته که در یک بودم مرا عزیمت سفر افتاد  
 چون بموضع رسیدم که آنرا بر میمون گویند دیدم که جوانی در جان دادن است گفتم بگو کماله  
 الله چشمم بکشا و گفت انان مت کال لهوی حشوق قلبی توید بن الهوی  
 یموت الکرام پس جان بدار کار می بساختم و بروی نماز گذاردم و دفن کردم و اعیه  
 سفر از خاطر من برفت باز گشتم بمکه آدمی گویند بعد از آن خود را سرزنش می کرد وی گفت  
 حجامی آمده است و اولیاء خدای را تلقین شهادت می کند و استوفاء شیخ الاسلام گفت که  
 ابوالحسن مزین به شیری رسید گفت ثمة امارة فاقبوا شیر بر جای برد چون بر سر کوه رسید  
 گفت ثمة اذا شاکه انشره برپای خاست زنده ابو الحسن صلی الله علیه و آله می  
 قدس سره از طبقه ثالثه است و نام وی علی بن محمد بن سهل است از کبار مشایخ  
 دینور است و میسر بوده و آنجا برفته از دنیا در سنه ثلثین و ثلثایه و شیخ ابوسعید بالینی گوید که وی  
 شب شبانه بر فتنه نیمه رجب سنه احدی و ثلثین و ثلثایه وی استاد شیخ ابوالحسن قرآنی و دق  
 و ابوعثمان مغربی است ابوعثمان مغربی گوید که هیچ کس ندیده ام از مشایخ روشن تر  
 و نورانی تر از ابویعقوب نهرجوری و با هیبت تر از ابوالحسن صلی الله علیه و آله و ابوجعفر صیدونی  
 است وی گفته که دوبار از دنیا بیزار باید شد یکبار بیرون آئی خلق بقبول روی متوجهند  
 باز بدینا شوی نه باشغل و حرص چند آنکه قبول خلق را برود و باطن از ان منقطع باشی تا گناه  
 ترک دنیا بزرگتر نباشد از گناه طلب آن زیرا که فتنه قبول خلق زیاد است از فتنه

چون از عبادان شغقت حاصل شود ۱۲  
 در این دعا ۱۳ در این دعا ۱۴ در این دعا ۱۵ در این دعا ۱۶ در این دعا ۱۷ در این دعا ۱۸ در این دعا ۱۹ در این دعا ۲۰ در این دعا ۲۱ در این دعا ۲۲ در این دعا ۲۳ در این دعا ۲۴ در این دعا ۲۵ در این دعا ۲۶ در این دعا ۲۷ در این دعا ۲۸ در این دعا ۲۹ در این دعا ۳۰ در این دعا ۳۱ در این دعا ۳۲ در این دعا ۳۳ در این دعا ۳۴ در این دعا ۳۵ در این دعا ۳۶ در این دعا ۳۷ در این دعا ۳۸ در این دعا ۳۹ در این دعا ۴۰ در این دعا ۴۱ در این دعا ۴۲ در این دعا ۴۳ در این دعا ۴۴ در این دعا ۴۵ در این دعا ۴۶ در این دعا ۴۷ در این دعا ۴۸ در این دعا ۴۹ در این دعا ۵۰ در این دعا ۵۱ در این دعا ۵۲ در این دعا ۵۳ در این دعا ۵۴ در این دعا ۵۵ در این دعا ۵۶ در این دعا ۵۷ در این دعا ۵۸ در این دعا ۵۹ در این دعا ۶۰ در این دعا ۶۱ در این دعا ۶۲ در این دعا ۶۳ در این دعا ۶۴ در این دعا ۶۵ در این دعا ۶۶ در این دعا ۶۷ در این دعا ۶۸ در این دعا ۶۹ در این دعا ۷۰ در این دعا ۷۱ در این دعا ۷۲ در این دعا ۷۳ در این دعا ۷۴ در این دعا ۷۵ در این دعا ۷۶ در این دعا ۷۷ در این دعا ۷۸ در این دعا ۷۹ در این دعا ۸۰ در این دعا ۸۱ در این دعا ۸۲ در این دعا ۸۳ در این دعا ۸۴ در این دعا ۸۵ در این دعا ۸۶ در این دعا ۸۷ در این دعا ۸۸ در این دعا ۸۹ در این دعا ۹۰ در این دعا ۹۱ در این دعا ۹۲ در این دعا ۹۳ در این دعا ۹۴ در این دعا ۹۵ در این دعا ۹۶ در این دعا ۹۷ در این دعا ۹۸ در این دعا ۹۹ در این دعا ۱۰۰ در این دعا

۱۱ در این دعا ۱۲ در این دعا ۱۳ در این دعا ۱۴ در این دعا ۱۵ در این دعا ۱۶ در این دعا ۱۷ در این دعا ۱۸ در این دعا ۱۹ در این دعا ۲۰ در این دعا ۲۱ در این دعا ۲۲ در این دعا ۲۳ در این دعا ۲۴ در این دعا ۲۵ در این دعا ۲۶ در این دعا ۲۷ در این دعا ۲۸ در این دعا ۲۹ در این دعا ۳۰ در این دعا ۳۱ در این دعا ۳۲ در این دعا ۳۳ در این دعا ۳۴ در این دعا ۳۵ در این دعا ۳۶ در این دعا ۳۷ در این دعا ۳۸ در این دعا ۳۹ در این دعا ۴۰ در این دعا ۴۱ در این دعا ۴۲ در این دعا ۴۳ در این دعا ۴۴ در این دعا ۴۵ در این دعا ۴۶ در این دعا ۴۷ در این دعا ۴۸ در این دعا ۴۹ در این دعا ۵۰ در این دعا ۵۱ در این دعا ۵۲ در این دعا ۵۳ در این دعا ۵۴ در این دعا ۵۵ در این دعا ۵۶ در این دعا ۵۷ در این دعا ۵۸ در این دعا ۵۹ در این دعا ۶۰ در این دعا ۶۱ در این دعا ۶۲ در این دعا ۶۳ در این دعا ۶۴ در این دعا ۶۵ در این دعا ۶۶ در این دعا ۶۷ در این دعا ۶۸ در این دعا ۶۹ در این دعا ۷۰ در این دعا ۷۱ در این دعا ۷۲ در این دعا ۷۳ در این دعا ۷۴ در این دعا ۷۵ در این دعا ۷۶ در این دعا ۷۷ در این دعا ۷۸ در این دعا ۷۹ در این دعا ۸۰ در این دعا ۸۱ در این دعا ۸۲ در این دعا ۸۳ در این دعا ۸۴ در این دعا ۸۵ در این دعا ۸۶ در این دعا ۸۷ در این دعا ۸۸ در این دعا ۸۹ در این دعا ۹۰ در این دعا ۹۱ در این دعا ۹۲ در این دعا ۹۳ در این دعا ۹۴ در این دعا ۹۵ در این دعا ۹۶ در این دعا ۹۷ در این دعا ۹۸ در این دعا ۹۹ در این دعا ۱۰۰ در این دعا











گفته که باول را درت مصطفی صلی الله علیه وسلم بخواب دیدم نشسته در صدر و جمعه  
 مشایخ ازین طائفه گردیدند و در مصطفی علیه الصلوة والسلام در نگریت در آسمان  
 باز کشادند و فرشته فرود آمد طشت و ابرقی در دست پیش یک می نهاد دوستی  
 چون بن رسید گفتند برگیرید که او نه ازین است ابرقی در طشت برداشت برقت بن گفتم  
 یا رسول الله من نه از ایشانم اما دانی که من ایشان را دوست دارم مصطفی صلی الله  
 علیه وسلم گفت کسی که ایشان را دوست دارد از ایشان است طشت باز آوردند تا من دست  
 بشستم مصطفی صلی الله علیه وسلم در من می نگریت می خندید و گفت ما را دوست داری  
 بابائی ابو جعفر گفت که آن وقت صحبت من نه با این قوم بود ابراهیم او هم گوید شنبه بخواب  
 دیدم که فرشته طومار در دست داشت و چیزی می نوشت گفتم چه می نویسی گفت  
 نام دوستان او گفتم نام من نوشتی گفت نه گفتم من نه از ایشانم نه دوست اویم اما دوست  
 دوستان اویم ایشان را دوست دارم درین بودم که فرشته در رسید گفت طومار از سر گیر  
 و نام من را بر سر بنویس که دوست دوستان من است ابو العباس عطا گوید اگر نتوانی که  
 دست در روزی در دوستان او زن اگر چه درجه با ایشان نرسی ترا شفیع باشد ابو جعفر احمر بن  
 حمدان بن علی بن سنان رحمه الله از طبقه ثالثه است از کبار مشایخ نشا بوسیت صحبت  
 داشته با ابو عثمان حیری و ابو حفص او دیده یگانه بود در وفات و در روز نهاده و ثلثاته  
 برفته از دنیا می گفته **تَكْبَرُ الْمُطِيعِينَ عَلَى الْعَصَاةِ بِطَاعَتِهِمْ شَرُّ مِنْ**  
**مَعَاصِيهِمْ وَأَضَرُّ عَلَيْهِمْ وَهَمٌّ فِي كَمَالِهِ فِي خَيْرٍ مَقَالِهِ وَ**  
**كَمَالِهِ فِي صِدْقِ فِعَالِهِ وَهَمٌّ فِي كَفَّةِ عِلْمِهِ مِنْ لَقَطَةِ إِلَى اللَّهِ عَلَى الْحَقِيقَةِ**  
**أَنْ لَا يَرُدَّ عَلَيْهِ مَا يَشْغُلُهُ عَنْهُ أَبُو جَعْفَرٍ فَرَغَ مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ تَعَالَى**

و انظر است ایشان را از نصیبت عاصیان  
 جمال لعل فی حسن مقال و کمال فنی صدق  
 فغالب فی حسن موعود و در یک گفتاری  
 است و حسن موعود و در یک گفتاری  
 و چون کسی جانت این دون  
 باشد که می بود

که حکم  
 راست کرد  
 راست گفت  
 بود علامت  
 من انقطع  
 الی الله  
 علی الحقیقه  
 ان لا یرد  
 علیه ما یشتغل  
 عنه معنی علا  
 آن کسی که  
 از غیر فتنه  
 گشت و رفتی  
 چو پیش  
 زنت  
 سر و سر  
 نشو ویدی  
 رمی  
 نه غل  
 نام وی  
 زید ابرقی  
 سجان  
 چنان  
 نظری  
 نیاید

نزیل بنیاد من اصحاب بجنید و رواة کلامه نام وی محمد بن عبد الله است و گفته  
**الْتَوَكَّلْ بِاللِّسَانِ يُؤْتِ الدَّعْوَى وَ التَّوَكَّلْ بِالْقَلْبِ يُؤْتِ الْمَعْنَى** شیخ الاسلام  
 گفت که ابو عبد الله باکو گفت که ابو جعفر فرغانی خادم ابو عثمان حیریت روزی در شب پور  
 در رکاب وی میرفت باران آمده بود و گل بسیار بود بر دل ابو جعفر گذشت که او بر اسب چو داند  
 که حال من در میان این گل چو نیست ساعتی گذشت ابو عثمان از اسب فرود آمد و بر گفت بر نشین  
 گفت ای شیخ زنهار این چه حالت و برخوردی بچیدم که بر نه نشیند دیگر با گفت بر نشین  
 فامده فکر و نشست ابو عثمان غاشیه بر گردن نهاد و در پیش وی می رفت ابو جعفر بر اسب غل  
 و برهم زده آخر فرود آمد شیخ گفت فرغانی چون بودی بر آنجا گفت ای شیخ پرس شیخ گفت وقتی  
 که من بر اسب بودم و تو غاشیه بر دوش پیش من میرفتی همچون تو بودم وقتی که تو بر اسب بودی و من  
 پیش تو میرفتم ویرا بان ادب کرد ابو جعفر سامانی رحمه الله تعالی می گفته که وقتیکه میرفتم  
 بکوه لبنان اقدام آنجا قوی از لیل یافتم با ایشان جوانی بود که خدمت ایشان کردی شبها نگاه دست  
 گیاه بدر ویدی و برای ایشان بختی سه روز آنجا بودم روز چهارم با ما و مرا گفتند زندگانی ما را  
 دیدی بر ده که تو با ما زندگانی توانی کرد مرا دعا کردند و من بر نفتم بعد از چندگاه بنیاد و اقدام آن  
 بر نزار دیدم که دلالی میکرد و من نیز یکی میگفت عجب با منم و در وی می نگرستم که او باشد یا نه  
 بجای آورد و یکسویا باشد و گفت چه می نگرستی بخدمت بر تو که آن سبی که ترا دیده ام بکوه لبنان  
 گفت هستم گفتم اینجا چون فتادی و این چه کار است گفت روزی ماهی بریان می کردم و قوت  
 قسمت بهتر را بسوی خود نهادم بدینجای اقدام ابو جعفر صدرا رحمه الله تعالی شیخ الاسلام  
 گفته که ابو جعفر صدرا دو اندکی صغیر و یکی کبیر کبیر بغدادی است و از اقران جنید و رویم بوده ابو جعفر  
 بن بکیر الحداد الصغیر می ست از اصحاب ابو جعفر کبیر است و با این عطا نشسته و شاگردی کرده ابو جعفر  
 بخشی را دیده و با او صحبت داشته شیخ الاسلام گفت که ابو جعفر صدرا و بمصر بوده هفتاد سال آن نگرستی  
 می کرد هر روز بنیادی و ده درم و از آن پنج برای خود بکار نهاده و در ویشان نفقه کردی و شبها نگاه  
 بدر سرای بنید شدی و نان پاره چند بشدی و بخوردی و بمسجیدی و بجهت و از پنج پرس سوال  
 نکردی و نه پرسیدی می نگرستی و نظاره می کردی تا چهره رفیق وی گفته اذ ان ایت ضری الفقیر

و انظر است ایشان را از نصیبت عاصیان  
 جمال لعل فی حسن مقال و کمال فنی صدق  
 فغالب فی حسن موعود و در یک گفتاری  
 است و حسن موعود و در یک گفتاری  
 و چون کسی جانت این دون  
 باشد که می بود

نزیل بنیاد من اصحاب بجنید و رواة کلامه نام وی محمد بن عبد الله است و گفته  
 الْتَوَكَّلْ بِاللِّسَانِ يُؤْتِ الدَّعْوَى وَ التَّوَكَّلْ بِالْقَلْبِ يُؤْتِ الْمَعْنَى شیخ الاسلام  
 گفت که ابو عبد الله باکو گفت که ابو جعفر فرغانی خادم ابو عثمان حیریت روزی در شب پور  
 در رکاب وی میرفت باران آمده بود و گل بسیار بود بر دل ابو جعفر گذشت که او بر اسب چو داند  
 که حال من در میان این گل چو نیست ساعتی گذشت ابو عثمان از اسب فرود آمد و بر گفت بر نشین  
 گفت ای شیخ زنهار این چه حالت و برخوردی بچیدم که بر نه نشیند دیگر با گفت بر نشین  
 فامده فکر و نشست ابو عثمان غاشیه بر گردن نهاد و در پیش وی می رفت ابو جعفر بر اسب غل  
 و برهم زده آخر فرود آمد شیخ گفت فرغانی چون بودی بر آنجا گفت ای شیخ پرس شیخ گفت وقتی  
 که من بر اسب بودم و تو غاشیه بر دوش پیش من میرفتی همچون تو بودم وقتی که تو بر اسب بودی و من  
 پیش تو میرفتم ویرا بان ادب کرد ابو جعفر سامانی رحمه الله تعالی می گفته که وقتیکه میرفتم  
 بکوه لبنان اقدام آنجا قوی از لیل یافتم با ایشان جوانی بود که خدمت ایشان کردی شبها نگاه دست  
 گیاه بدر ویدی و برای ایشان بختی سه روز آنجا بودم روز چهارم با ما و مرا گفتند زندگانی ما را  
 دیدی بر ده که تو با ما زندگانی توانی کرد مرا دعا کردند و من بر نفتم بعد از چندگاه بنیاد و اقدام آن  
 بر نزار دیدم که دلالی میکرد و من نیز یکی میگفت عجب با منم و در وی می نگرستم که او باشد یا نه  
 بجای آورد و یکسویا باشد و گفت چه می نگرستی بخدمت بر تو که آن سبی که ترا دیده ام بکوه لبنان  
 گفت هستم گفتم اینجا چون فتادی و این چه کار است گفت روزی ماهی بریان می کردم و قوت  
 قسمت بهتر را بسوی خود نهادم بدینجای اقدام ابو جعفر صدرا رحمه الله تعالی شیخ الاسلام  
 گفته که ابو جعفر صدرا دو اندکی صغیر و یکی کبیر کبیر بغدادی است و از اقران جنید و رویم بوده ابو جعفر  
 بن بکیر الحداد الصغیر می ست از اصحاب ابو جعفر کبیر است و با این عطا نشسته و شاگردی کرده ابو جعفر  
 بخشی را دیده و با او صحبت داشته شیخ الاسلام گفت که ابو جعفر صدرا و بمصر بوده هفتاد سال آن نگرستی  
 می کرد هر روز بنیادی و ده درم و از آن پنج برای خود بکار نهاده و در ویشان نفقه کردی و شبها نگاه  
 بدر سرای بنید شدی و نان پاره چند بشدی و بخوردی و بمسجیدی و بجهت و از پنج پرس سوال  
 نکردی و نه پرسیدی می نگرستی و نظاره می کردی تا چهره رفیق وی گفته اذ ان ایت ضری الفقیر







او شیخ ابو جعفر محمد دومست سی سالست که مادر آرزوی آنیم که دیر به بینیم کاشل و بار بزلانی  
 دید بر فتم چون در طواف شدیم و دیر دیدم باز آمدن و ایشان را گفتم که دیر دیدم گفتند اگر این بار دیر  
 به بینی ویرانگاه دار و مارا بانگ کن گفتم چنین کنم چون بمناء و عرفات بیرون رفتم ویرانیا فتم  
 روزی چهار کس با من سخن گفت و گفت استسلام علیک یا ابا الحسنین دیدم و بے بود  
 از دیدن وی حالتی شد که فریاد کردم و بے خود افتادم و بے برفت چون مسجد خیف رفتم باران را  
 بگفتم روز و دواع در پس مقام ابراهیم نماز گذاردم کسی از پس پشت مرا بکشید و گفت یا ابو الحسنین  
 هنوز بانگ خواهی کرد گفتم زنهاری شیخ از تو التماس می کند که مراد عاکنی گفت من دعا نکنم  
 تو دعا کن من آمین کنم من سه دعا کردم و وی آمین گفت یکی خواستم که فوت من روز بروز بود و  
 چنان شد چندین سالست که بر من شبی نه گذشته که چیزی برای فردا ذخیره کرده باشم دیگر خواستم که  
 در دینش را بمن دوست کن اکنون پنج چیز در دنیا بمن از درویشی دوست تر نیست دیگر  
 خواستم که فردا که خلق را حشر کنی مرا در صف دوستان خود بر انگیزی و بار دوی و امید میدارم  
 که چنان شود شیخ الاسلام گفت که محمد شگرف مرا حکایت کرد که پیشین بار که سبک تلکین پدر  
 محمود غزنوی بهر آمد یکی از لشکریان وی از روستائی فرواری گاه خرید و بهای تمام آباد  
 و ویرانواخت و گفت بار دیگر که گاه آری بمن آرد آن روستائی پدری داشت پیر بود  
 و دوستی گرفت اتفاقا غرقه عید قربان رسید آن پیر روستائی گفت که امروز حاجیان حج کنند  
 کاشکے مایه آنجا بودی لشکری گفت خواهی که ترا انجا ببرم بشرط آنکه با کس نگوئی گفت نگویم  
 آن روز دیر ابرفات برو و حج بگردند و باز آمدند روستائی باو و گفت عجب میدارم  
 که با چنین حال در میان لشکریان می باشی گفت اگر چون منی نباشد درین لشکر چون  
 ضعیف یا عجزی بیاید و داد خواهد که در دوسه نگر و داد دوسه بستاند و اگر در غارت بزن چنان  
 رسد ویران دوست ایشان که ربانند من درین لشکر از برای چنین کار بایم زنهاری که با کس  
 خبر نگوئی شیخ الاسلام گفت باید که بچشم حقارت در کس ننگری که دوستان و  
 پوشیده باشند و با بصیرت و فراست صادق نداری در خلق تصرف کنی که بر خود تم کنی خرقانی  
 گفته است چون امانت از میان مردم برخاست وی دوستان خود را همان کرد و گفت من که باشم

که ترا دوست دارم دوستان ترا دوست می دارم ابو جعفر دامغانی رحمه الله تعالی یکی ازین  
 طائفه گفته است که بدین بودم ناگاه مر فتم عجب بزرگ سر دیدم که دواع پیغمبر صلی الله علیه و سلم  
 می کرد چون بیرون رفت از پی او رفتم تا بمسجد ذوالخلیفه رسید نماز گزارد و بگوید که دیر دیدم و فتم  
 وی بیرون رفتم التفات کرد و مرادید و گفت چه میخواهی گفتم می خواهم که در پی تو بیایم و  
 منع کرد و احاج کردم گفت اگر لابد است وی آئی قدم من الا بر جای قدم من گفتم بے و او برفت و غیر  
 راه مشهور پیش گرفت چون پاره از شب گذشته روشنائی چراغی دیدم گفت این مسجد عایشه  
 است تو پیش می روی یا من پیش روم گفتم آنچه تو اختیار کنی وی پیش رفت و من خواب فتم  
 چون وقت بخت شد بکه در آمد و طواف و سعی کردم و آدم پیش او بیکر کتابی رحمه الله و حاجت مشایخ  
 پیش وی نشسته بود و در ایشان سلام کردم شیخ ابو بکر کتابی را گفت که رسیدی گفتم همین است  
 گفت از کجای می آئی گفتم از مدینه گفتم چند روز است که بیرون آمده گفتم دوش ایشان در یکدیگر  
 نگرستند شیخ ابو بکر مرا گفت با که بیرون آمدی گفتم با مردی که حال قصه وی چندین چنین است گفت  
 شیخ ابو جعفر دامغانی است و این در جنب حال و اندکست بعد از آن گفت برخیزید و ویران طلبید و مرا  
 گفت ای فرزند من دانستم که این حال تو نیست و پیر رسید که زمین را در زیر قدم خود چون یافتی گفتم مثل  
 سوج که در زیر کشتی دریایا ابو الحسنین اوراق قدس الله تعالی ستره از طبقه ثلثه است نام و  
 محمد بن سعد است از کبار مشایخ بنی شاپور و قدما را ایشان است از اصحاب ابو عثمان حیری عالم بوده است  
 بعلم ظاهر و سخن گوی در دقائق علوم و معاملات و عیوب و افعال قبل العشرین و ثلثه وی گفته که مردم  
 عفو آنست که یاد کنی جنایت یا رخو در پس از آن که عفو کردی و می گفتم که حیات دل در یاد کردی  
 زنده است که هرگز نمیرد و عیش گوید زنده نگدانی است با الله تعالی نه غیر آن و هم وی گفته که علامت سی  
 الله تعالی متابعت دوست و ست رسول الله صلی الله علیه و سلم ابو الحسنین و سراج رحمه الله علیه  
 و المعفوره از طبقه ثلثه است بعد از اوست خادم ابراهیم خواص است در سماع برفته در شش عشرین ثلثه  
 باشی ابو عمرو مشقی و ابو عمران مزین رازی صحبت داشته شیخ الاسلام گفت که ابو الحسنین سراج از بغداد بری  
 بزیارت یوسف بن الحسنین یوسف ویران گفت برای چه آمدی گفت از برای دیدار و زیارت تو گفت  
 اگر در راه کسی ترا مرا آراسته و کنیز که نیکو دادی آن ترا از زیارت من مانع آمدی گفت

توفیق عیش  
 گوارنده  
 انسخ نیکو  
 خلق لطیفه  
 انسانی  
 برای  
 زیست  
 و بنا به  
 حلاوت  
 بواسطه  
 رفت  
 و عادت  
 ۱۲  
 دراج  
 بفرست  
 دال  
 مهمل  
 و تشدید  
 رای  
 مهمل  
 و جیم  
 ۱۲



اگر بودی نمیدانم الله تعالی خود را بآن نیاز نمود شیخ الاسلام گفت که جوابی سخت نیکو باز داد  
 او را خود از وی این غمی بایست پرسید بکیر الدراج رحمه الله تعالی و سب برادر  
 ابوالحسن در لاج بود در بغداد می بود از ابوالحسن فاضله و زاهد بود و بزرگتر بود وی گفته است  
 که ما من درین راه و آدم هرگز خاطر فاسد بر من نگرفته است ابوالحسن سلامی رحمه الله تعالی  
 شیخ الاسلام گفت که وی مردی بزرگ بوده و صاحب تاریخ است وی گفته که عیسی موصی  
 را سب بوده وی گفته که بر مسلمانان آیتی فرود آمده ندانم که از پس آن آیت الله تعالی را  
 چون آزارند صایکون من تجوی ثلثة لا هودا بعدهم لا یزید ابوالحسن مالکی  
 رحمه الله تعالی نام وی احمد بن حمید المالکی است بغدادیست فصیح بوده با حدیث نوری مشایخ آن  
 طبقه صحبت داشته بطرسوس بوده و احب برفته از دنیا ابوالحسن هاشمی رحمه الله تعالی  
 وی گفته که از جنید پرسیدند که دل کی خوش بود گفت آن وقت که او در دل بود  
 شیخ الاسلام گفت که او سخن با جو اندان می گفت در دل یا در او بود و مراد بود صحبت او بود  
 و گفت دل کی خوش بود که او ناظر بود که خوش بود که او حاضر بود ابوبکر الواسطی قدس الله  
 تعالی سره نام وی محمد بن موسی است و کان یعرف بابن الفراعنی از قدام اصحاب  
 جنید نوری است از علما و مشایخ قوم بوده همچون اصول تصوف چون وی سخن گفته است  
 عالم بوده با اصول و فروع علوم ظاهر شیخ الاسلام گفت که واسطی امام توحید است و امام مشرق  
 در علم اشارت وی بجوانی از عراق آمده ویرا آنجا سخن گفت بمردان گفت شهر بشهر می گردم  
 در آرزوی نو شدن ویرا گفتند چرا بمردان گفتم گفت ایشان را نیز فهم تریافتم و هم آنجا  
 برفتم پیش از ستمه عشرين رتبه تریافتم و تربت وی آنجا است معروف مشهور شیخ الاسلام  
 گفت که ازین طائفه کسی است که با و فرود می نگرم و کسی است که با و می نگرم و کسی  
 است که با و بر می نگرم بهیچ معاذ را وی فرود می نگرم و بر سر آبادی می نگرم و بواسطی

بکیر الدراج رحمه الله تعالی و سب برادر ابوالحسن در لاج بود در بغداد می بود از ابوالحسن فاضله و زاهد بود و بزرگتر بود وی گفته است که ما من درین راه و آدم هرگز خاطر فاسد بر من نگرفته است ابوالحسن سلامی رحمه الله تعالی شیخ الاسلام گفت که وی مردی بزرگ بوده و صاحب تاریخ است وی گفته که عیسی موصی را سب بوده وی گفته که بر مسلمانان آیتی فرود آمده ندانم که از پس آن آیت الله تعالی را چون آزارند صایکون من تجوی ثلثة لا هودا بعدهم لا یزید ابوالحسن مالکی رحمه الله تعالی نام وی احمد بن حمید المالکی است بغدادیست فصیح بوده با حدیث نوری مشایخ آن طبقه صحبت داشته بطرسوس بوده و احب برفته از دنیا ابوالحسن هاشمی رحمه الله تعالی وی گفته که از جنید پرسیدند که دل کی خوش بود گفت آن وقت که او در دل بود شیخ الاسلام گفت که او سخن با جو اندان می گفت در دل یا در او بود و مراد بود صحبت او بود و گفت دل کی خوش بود که او ناظر بود که خوش بود که او حاضر بود ابوبکر الواسطی قدس الله تعالی سره نام وی محمد بن موسی است و کان یعرف بابن الفراعنی از قدام اصحاب جنید نوری است از علما و مشایخ قوم بوده همچون اصول تصوف چون وی سخن گفته است عالم بوده با اصول و فروع علوم ظاهر شیخ الاسلام گفت که واسطی امام توحید است و امام مشرق در علم اشارت وی بجوانی از عراق آمده ویرا آنجا سخن گفت بمردان گفت شهر بشهر می گردم در آرزوی نو شدن ویرا گفتند چرا بمردان گفتم گفت ایشان را نیز فهم تریافتم و هم آنجا برفتم پیش از ستمه عشرين رتبه تریافتم و تربت وی آنجا است معروف مشهور شیخ الاسلام گفت که ازین طائفه کسی است که با و فرود می نگرم و کسی است که با و می نگرم و کسی است که با و بر می نگرم بهیچ معاذ را وی فرود می نگرم و بر سر آبادی می نگرم و بواسطی

ص ۱۶۰ سطر ۱۲ از مرتبه من بلند است ۱۲

بکیر الدراج رحمه الله تعالی و سب برادر ابوالحسن در لاج بود در بغداد می بود از ابوالحسن فاضله و زاهد بود و بزرگتر بود وی گفته است که ما من درین راه و آدم هرگز خاطر فاسد بر من نگرفته است ابوالحسن سلامی رحمه الله تعالی شیخ الاسلام گفت که وی مردی بزرگ بوده و صاحب تاریخ است وی گفته که عیسی موصی را سب بوده وی گفته که بر مسلمانان آیتی فرود آمده ندانم که از پس آن آیت الله تعالی را چون آزارند صایکون من تجوی ثلثة لا هودا بعدهم لا یزید ابوالحسن مالکی رحمه الله تعالی نام وی احمد بن حمید المالکی است بغدادیست فصیح بوده با حدیث نوری مشایخ آن طبقه صحبت داشته بطرسوس بوده و احب برفته از دنیا ابوالحسن هاشمی رحمه الله تعالی وی گفته که از جنید پرسیدند که دل کی خوش بود گفت آن وقت که او در دل بود شیخ الاسلام گفت که او سخن با جو اندان می گفت در دل یا در او بود و مراد بود صحبت او بود و گفت دل کی خوش بود که او ناظر بود که خوش بود که او حاضر بود ابوبکر الواسطی قدس الله تعالی سره نام وی محمد بن موسی است و کان یعرف بابن الفراعنی از قدام اصحاب جنید نوری است از علما و مشایخ قوم بوده همچون اصول تصوف چون وی سخن گفته است عالم بوده با اصول و فروع علوم ظاهر شیخ الاسلام گفت که واسطی امام توحید است و امام مشرق در علم اشارت وی بجوانی از عراق آمده ویرا آنجا سخن گفت بمردان گفت شهر بشهر می گردم در آرزوی نو شدن ویرا گفتند چرا بمردان گفتم گفت ایشان را نیز فهم تریافتم و هم آنجا برفتم پیش از ستمه عشرين رتبه تریافتم و تربت وی آنجا است معروف مشهور شیخ الاسلام گفت که ازین طائفه کسی است که با و فرود می نگرم و کسی است که با و می نگرم و کسی است که با و بر می نگرم بهیچ معاذ را وی فرود می نگرم و بر سر آبادی می نگرم و بواسطی

بر می نگرم شیخ الاسلام گفت که واسطی گوید که من داد و دادم و من و کرد و من و پاداش او و دعا  
 من و اجابت او همه تینین است و دو گانه شیخ الاسلام گفت که از زبان همچون خراسان  
 آن توحید نیامده که از زبان واسطی آن وقت که از عراق می آمد چون به بنشاپور رسید ابوالعثمان حیر  
 برفته بود شاگردان ویرا دید و سخنان وی شنید از وی پرسیدند که چون یافتی ایشان را گفت  
 صاحب ایشان ایشان را بنیاموخته مگر جویت محض یعنی دو گانه من داد شیخ الاسلام گفت  
 که ابوبکر قطبی از شاگردان ابوالعثمان حیر است یکی ویرا بغداد دید گفت پر شما شمارا چه  
 دلالت می کرد گفت بگردن طاعت و تقصیر دیدن مصیبت گفت این گبری محض است  
 در تصوف توحید و یگانگی می باید شیخ الاسلام گفت که تقصیر آن وقت بینی که خود را کردار بینی چو  
 همه او بینی شیخ الاسلام گفت که ابوطیب مصری گوید من گفتم که وفاء العبودیة  
 فی عز الربوبیة کم تصف له العبودیة شیخ الاسلام گفت که واسطی را  
 یک استاد است و یک شاگرد استاد جنید است و شاگرد ابوالعباس سیار جنید را بوی  
 نامه است و سر نامه اینست بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ سَلَامٌ عَلَيْكَ يَا أَبَا بَكْرٍ  
 وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ عَا فَا نَا اللَّهُ وَإِيَّاكَ يَا لَكَرَامَةً أَخْرَجَكَ عِلْمًا وَحِكْمًا اللَّهُ تَعَالَى  
 بر خلق رحمت اند جان کن در سخن خویش که خلق را رحمت باشی و خود را بلا از حال خویش بیرون  
 آئی و با حال ایشان شو که با ایشان سخن می گوئی بقدر طاقت و حال ایشان با ایشان  
 سخن گوئی و خطاب بران موضع نه که ایشان را بران می یابی فَهَذَا أَتْلَعُ لَكَ  
 وَلَهُمْ وَقُلْ لَهُمْ فِي أَنْفُسِهِمْ قَوْلًا بَلِيغًا شیخ الاسلام گفت جنید دانست  
 که او نه بطاقت خلق سخن گوید ویرا برفق و مرمت فرمود شیخ الاسلام گفت که واسطی گوید  
 آنکه گوید نزد یکم دور است و آنکه گوید دور است و مستی او نیست است تصوف اینست ابوبکر

بکیر الدراج رحمه الله تعالی و سب برادر ابوالحسن در لاج بود در بغداد می بود از ابوالحسن فاضله و زاهد بود و بزرگتر بود وی گفته است که ما من درین راه و آدم هرگز خاطر فاسد بر من نگرفته است ابوالحسن سلامی رحمه الله تعالی شیخ الاسلام گفت که وی مردی بزرگ بوده و صاحب تاریخ است وی گفته که عیسی موصی را سب بوده وی گفته که بر مسلمانان آیتی فرود آمده ندانم که از پس آن آیت الله تعالی را چون آزارند صایکون من تجوی ثلثة لا هودا بعدهم لا یزید ابوالحسن مالکی رحمه الله تعالی نام وی احمد بن حمید المالکی است بغدادیست فصیح بوده با حدیث نوری مشایخ آن طبقه صحبت داشته بطرسوس بوده و احب برفته از دنیا ابوالحسن هاشمی رحمه الله تعالی وی گفته که از جنید پرسیدند که دل کی خوش بود گفت آن وقت که او در دل بود شیخ الاسلام گفت که او سخن با جو اندان می گفت در دل یا در او بود و مراد بود صحبت او بود و گفت دل کی خوش بود که او ناظر بود که خوش بود که او حاضر بود ابوبکر الواسطی قدس الله تعالی سره نام وی محمد بن موسی است و کان یعرف بابن الفراعنی از قدام اصحاب جنید نوری است از علما و مشایخ قوم بوده همچون اصول تصوف چون وی سخن گفته است عالم بوده با اصول و فروع علوم ظاهر شیخ الاسلام گفت که واسطی امام توحید است و امام مشرق در علم اشارت وی بجوانی از عراق آمده ویرا آنجا سخن گفت بمردان گفت شهر بشهر می گردم در آرزوی نو شدن ویرا گفتند چرا بمردان گفتم گفت ایشان را نیز فهم تریافتم و هم آنجا برفتم پیش از ستمه عشرين رتبه تریافتم و تربت وی آنجا است معروف مشهور شیخ الاسلام گفت که ازین طائفه کسی است که با و فرود می نگرم و کسی است که با و می نگرم و کسی است که با و بر می نگرم بهیچ معاذ را وی فرود می نگرم و بر سر آبادی می نگرم و بواسطی

ص ۱۶۱ سطر ۱۲ از مرتبه من بلند است ۱۲

بکیر الدراج رحمه الله تعالی و سب برادر ابوالحسن در لاج بود در بغداد می بود از ابوالحسن فاضله و زاهد بود و بزرگتر بود وی گفته است که ما من درین راه و آدم هرگز خاطر فاسد بر من نگرفته است ابوالحسن سلامی رحمه الله تعالی شیخ الاسلام گفت که وی مردی بزرگ بوده و صاحب تاریخ است وی گفته که عیسی موصی را سب بوده وی گفته که بر مسلمانان آیتی فرود آمده ندانم که از پس آن آیت الله تعالی را چون آزارند صایکون من تجوی ثلثة لا هودا بعدهم لا یزید ابوالحسن مالکی رحمه الله تعالی نام وی احمد بن حمید المالکی است بغدادیست فصیح بوده با حدیث نوری مشایخ آن طبقه صحبت داشته بطرسوس بوده و احب برفته از دنیا ابوالحسن هاشمی رحمه الله تعالی وی گفته که از جنید پرسیدند که دل کی خوش بود گفت آن وقت که او در دل بود شیخ الاسلام گفت که او سخن با جو اندان می گفت در دل یا در او بود و مراد بود صحبت او بود و گفت دل کی خوش بود که او ناظر بود که خوش بود که او حاضر بود ابوبکر الواسطی قدس الله تعالی سره نام وی محمد بن موسی است و کان یعرف بابن الفراعنی از قدام اصحاب جنید نوری است از علما و مشایخ قوم بوده همچون اصول تصوف چون وی سخن گفته است عالم بوده با اصول و فروع علوم ظاهر شیخ الاسلام گفت که واسطی امام توحید است و امام مشرق در علم اشارت وی بجوانی از عراق آمده ویرا آنجا سخن گفت بمردان گفت شهر بشهر می گردم در آرزوی نو شدن ویرا گفتند چرا بمردان گفتم گفت ایشان را نیز فهم تریافتم و هم آنجا برفتم پیش از ستمه عشرين رتبه تریافتم و تربت وی آنجا است معروف مشهور شیخ الاسلام گفت که ازین طائفه کسی است که با و فرود می نگرم و کسی است که با و می نگرم و کسی است که با و بر می نگرم بهیچ معاذ را وی فرود می نگرم و بر سر آبادی می نگرم و بواسطی



زقاق کبیر قدس الله سره شیخ الاسلام ویر از طبقه ثانیه داشته است نام وی احمد بن نصر  
 است وی مصری است استاد ابو بکر زقاق صغیر است و استاد ابو بکر دینی است چون زقاق کبیر ز دنیا  
 بر نشت شیخ ابو بکر کتانی گفت انقطع حجة الفقر في دحو لهم بمصر وی ز صاحب  
 اقران جنید بوده وی گفته ثمن هذا الطريق زوجه الكسان و هم وی گفته این سخنها  
 کسی را شاید که سالها برای خدای تعالی مزید رفته بود ابو بکر زقاق صغیر قدس الله  
 تعالی سره شیخ الاسلام گفت که زقاق صغیر بغداد است شاگرد زقاق کبیر است بابتدای دست  
 و حدیث و ثبوت حدیث می نوشت پس با طریقت اهل حقیقت گشت یک چشم بود ابو بکر رازی  
 گوید ویر اگرم سبب چشم بستیدن توجه بود گفت ویرا دیدم بر تو گل گفتم از دست اهل منازل هیچ  
 نخورم و مع رایک چشم من بروی من فروید و از گرسنگی می گفته که چهل سال است تا از جنید یک سخن  
 شنیدم در فنا هنوز چاشنی آن در جان من است ابو بکر کتانی قدس الله تعالی سره از طبقه رابعه  
 است نام وی محمد بن علی بن جعفر بغدادی الکسانی است از اصحاب جنید بوده و بکه مجاورت کرده  
 سالها و آنجا نوبه در نه شصت و نه سال که بعد الوحد صغیرانی که گشت می ابو الغریب  
 است و طر سوس بر رفته از دنیا تفرش گوید که کتانی چراغ حرم است وی گفته الصوفیة تحب  
 الظل و احرار الكواطن شیخ الاسلام گفت که وی صحبت دار خضر بود و علیه السلام و قتی خضر  
 ویرا گفت یا بکر همه مردمان این طائفه مرا می شناسند و من ایشان را نمی شناسم وی گفت که خضر گفت  
 که در مسی صفا بودم بمن مردم بر عبد الرزاق حدیث میخواندند و در گوشه مسجد جوانی بود و سر بگریه افرو  
 برده ویرا گفتم مردم بر عبد الرزاق حدیث میخوانند و تو اینجاست چه رازی وی و از وی حدیث  
 شنوی گفت من اینجا از رزاق می شنوم تو را با عبد الرزاق میخوانی گفتم اگر راست می گویی من کیم  
 گفت خضر و سر بگریه افرو و بر شیخ الاسلام گفت که آن نظر بغیر بودی که بچنانکه از رزاق می شنید  
 از عبد الرزاق هم شنیدی که از مشایخ آنان می اند که ظاهر ایشان چون ظاهر عام بود و باطن  
 ایشان چون باطن خاص که شریعت بر تن است و حقیقت بر جان و سر و هم می گفته  
 من لکم نیکاد ب باسناد فهو بطل و هم وی گفته که کن فی الدنیا بیک ذک و فی  
 الاخرة بقلبک شیخ ابو بکر رازی گفت که شیخ ابو بکر کتانی در پیری نگریت سر سفید و سفید

انقطع حجة الفقر و الخ  
 یعنی بریده شد بانه فقر  
 و در د آمدن بصر کینه  
 زیارت دی بصری و غیره  
 انقطع حجة الفقر و الخ  
 یعنی بریده شد بانه فقر  
 و در د آمدن بصر کینه  
 زیارت دی بصری و غیره  
 انقطع حجة الفقر و الخ  
 یعنی بریده شد بانه فقر  
 و در د آمدن بصر کینه  
 زیارت دی بصری و غیره

و سوال می کرد و گفت هذا رجل اصباح اموا لله في صغره فضيعة الله في كبره  
 یعنی وی بخردی و جوانی فرمان الله تعالی صایع کرده الله تعالی ویرا در پیری فرو گذاشت  
 خوار ذلیل اگر دے در جوانی در فرمان او کوشیده در پیری بزل سوال گرفتار نه شدی که پیران  
 اهل سنت هر چند پیر تر شوند بر چشم و دل خلق عزیز تر شوند شیخ الاسلام گفت که ابو بکر کتانی را شاگرد  
 مصطفی صلی الله علیه وسلم می گفتند از بس که ویرا بخواب دیدی معلوم بودی که کدام روز یا شب  
 خواهد دید از وی سوالها کردند و می آن سوالها از مصطفی صلی الله علیه وسلم پرسیدی و جواب  
 بشنیدی و قتی مصطفی صلی الله علیه وسلم ویرا گفت هر که هر روز چهل و یکبار بگوید یا  
 یا قیوم یا لا اله الا انت چون دلها بمیرند دل وی نمیرد شیخ الاسلام گفت که شیخ  
 ابو القاسم و شقی گوید استاد سالمی که از کتانی پرسیدم که تصوف چیست گفت کمینه  
 آنست که تو در نیایی و بیک از ابو حفص پرسید که صوفی کیست جواب داد که صوفی پیر سکر  
 صوفی کیست شیخ الاسلام گفت که این علم سرانته است و این قوم صاحب امر را پاسبان  
 بار از ملوک چه کار اصل این کار یافت است نه دریافت با نکار آن شتافت کش نیافت  
 نه بکوشش یابی و طلب که بحمت یابی و ادب سوال سائل از انکار است برین کار آنکس  
 که ازین کار بوی دارد و او را با سوال چه کار انکار کن که انکار شومست انکار آن کند که ازین کار محروم  
 است و قوی مشغول اندازین کار و قوی برین کار با نکار و قوی خود در سر این کار آنکه برین کار  
 انکار است مردود است و آنکه در سر این کار است غرقه نور است ابو بکر عطا جفی رحمه الله  
 تعالی شیخ الاسلام گفت که وی گوید که روزی بر بالای پشته نشسته بودم دیدم که سیلی آمد و باران  
 می آورد و مردی در آنجا بیا ننگ بلند میگفت اللهم لك ليك وسعد بك لكي اتيك فطالما  
 عافيت و سيل می بر روی را تا بدریاد و جقه موضع سیل است و خود آنرا از هر آن جقه

فقط به چندین شوق و اشتیاق  
 ای زنده مطلق دای تا قیوم لا اله الا انت  
 است ای مبودی که هیچ چیز را از خلق و غفلت  
 نمی جاند دل ویرا از غفلت نگاه دارد و او را  
 یعنی این کار واجب آنست و  
 زوق در دیانت

منه در ادراک  
 و تصور و مشغول انداخت  
 قوی مشغول انداخت  
 غافل اند از قبول و انکار  
 آنکه برین کار با نکار است  
 هر چند بیاد است بود و نبود  
 یعنی از شوق و اشتیاق  
 جان بواب اعمال  
 و سحر و جاد و سحر و جاد  
 اجابت دعا و ایالات  
 می گوید خدا را با تمام  
 بکرم و قبول و حکم  
 اعانت می کنم ترایب و ای  
 حکم قضی اگر چه مبتلی  
 ساختی بیای سیل در  
 روزگار در انداخت  
 راهم دادی و او را  
 جقه بضم و سکون حای  
 مسئله و شوق فاموضع سیل  
 است و لغت که نقل  
 کرده اند بوضعی که بیان  
 اهل شام  
 است و معنی است و معنی است























که گفتیم وَقْتَنَا فَوْقَ السَّمَاءِ سَمِعَیَ گفت چه میگوئی گفت آنچه و میخواند هم از من تست هموار گوش  
می آید که من و تو در تصوف من و تو کجا بود صوفی را جز یکی نبود حالی پدید شد و شور و برخواست که  
همگنان جامه میدریدند و می افتادند و بانگ میزدند و میچکس نبود که جامه ندرید و بود شیخ الاسلام  
گفت که وقتی دقتی در بادیه بزارید گفت که آئی از آن حقیقت خود که مراد ادوی بهره بردن من  
آشکارا کن تا جان من بیا ساید چیزی بول وی بکشد و نزاری بروی افتادند و یک بود که تاه شود  
گفت آئی پیوست که طاقت ندارم آن را پیوستند شیخ الاسلام گفت که نهان کردن غیب  
و اهل غیب را الله تعالی رحمت است که آن درین جهان بگذرد چیزی که ازین جهان آشکارا  
شود آنکس را در وقت بیرون عقل آنکس طاقت آن نیارد و احوال در رسوم و  
متغیر شود آنچه غیب است و حقیقت پنهان به تابیر آن شوی در سراغ غیب و  
حقیقت که این دنیا سراسر بهانه است و زندان تاریک چون مدت بسر آید و روزی  
خورده شود در حقائق و غیب کشاده گردد و دقتی گفته علامات القرب الی انقطاع  
عَنْ كُلِّ شَيْءٍ سِوَى اللَّهِ وَهَمَّ وَهَمٌ كَفْتَهُ كَلَامُ اللَّهِ تَعَالَى إِذَا جَاءَ عَلَى  
السَّمَاءِ يُرْجَا بِشَرِّهِ مِنَ الْبَشَرِ لَيْتَ بِرُغُونَاتِهَا وَشَجَلٍ عَنْ سُوءِ  
آدَبِ الْفُقَرَاءِ مَعَ اللَّهِ فِي أَحْوَالِهِمْ قَالَ ذَلِكَ انْخِطَاطُهُمْ مِنْ حَقِيقَةِ  
الْعِلْمِ إِلَى ظَاهِرِ الْعِلْمِ أَبُو بَكْرٍ طُغْثَانِي قَدَسَ اللَّهُ تَعَالَى سِرَّهُ مِنْ طَبَقَةِ  
خامنه است از فارس بوده شاگرد شبلی و ابراهیم و باغ شیراز است از کبار مشایخ بوده  
صاحب آیات و کرامات یگانه بود در حال و وقت خود شبلی ویرا بزرگ میداشت  
و قدر و محل ویرا بزرگ می نهاد با مشایخ فارس صحبت داشته بود وی را حرمی عظیم  
میداشتند سکر و محبت بروی غالب بود و موز و کلام عالی داشت در فارس سخن  
اورا کسی قوت شنیدن نه داشت مشایخ وقت صواب چنان دیدند که می بخراسان

فقد از آن حقیقت خود  
در وقت بزرگ آنرا  
علامات القرب الی انقطاع  
نزدیکی بندگی بجانان بیدار شدن  
از اجابت السور و انقطاع  
است از انقادی کلام حق بجا آمدن  
واقع شود و غیری بسبب  
انقطاع

است از من در متعلق  
است بآن حقائق و انهم  
بشریت در عوالم و انهم  
زایل گردند و انهم  
و مثل عن درود  
البحر سواد الادب  
گشتانی فقر اندکی را از  
در بعض احوال جواب  
گفت منشاء گشتانی  
فرد آمدن است  
از حقیقت و قیاس  
اندوی و قیاس نظام  
علم و انقطاع  
یعنی ناخوش و مقام  
حقیقت است  
از وی گشتانی  
نیاید  
طبیعی  
طای سلسله ویم  
و سکون بین همه  
و فتح نای غناه  
و قانیست و لون  
و بای نیست  
و بای نیست

بر دو به نیشاپور آمد آنجا بر رفت از دنیا بعد از سنه اربعین ثلثایه و سه گفته ملا الحیوة  
فِي الْمَوْتِ یعنی مَا حَيَوُهُ الْقَلْبُ لَا فِي إِمَاتَةِ النَّفْسِ شیخ الاسلام گفت  
که هیچ زنده زندگی نه کند تا از خود نمیرد و باورنده نگردد کسی ابو بکر طستانی را گفت مرا  
وصیتی کن گفت أَلْهَمْتُ الْهَمَّةَ فَإِنْ عَلِمَهَا مَكَارُهَا مَوَدَّهَا وَكَيْفَ يَجْعَلُهَا مَوَدَّةً  
و هم می گفته که بزرگترین نعمت بیرون آمدن از نفس از برای آنکه نفس بزرگترین جهالت  
میان تو و الله تعالی و هم می گفته که ممکن نیست بیرون آمدن و رفتن از نفس خود و نفس  
خود که از نفس خود با او توان است و صحبت ارادت او ابو بکر قَدَسَ اللَّهُ تَعَالَى  
روحه از طبقه فاضله است نام می محمد بن احمد بن حمدون الفراس است از اجله مشایخ  
نیشاپور بوده با فراست عظیم شیخ محمود پیرا دیده بود او گفت اگر من ابو بکر شبلی و ابو بکر  
فرار اندیدی صوفی نبود می و صحبت و کشته با ابو علی ثقفی و عبد الله منازل و ابو بکر  
شبلی و ابو بکر طاهرا بهری و مرعش و غیر ایشان از مشایخ یگانه بود و طریقت نیکو داشت  
در سنه سبعین و ثلثایه برفته از دنیا شیخ عمو گفته با جمعی قصص و ختم چون به نیشاپور رسیدیم  
اصحاب من گفتند که بزیارت ابو بکر فراموش که او گوید که با مادر پدر خود تو باز گردی نختی  
بیچیدم آخر گفتم چیست که میگویم شاید که باز گردم ویرانه یابم بوی شدم ویرا در مسجد نیافتم چون  
ساعتی بر آمد ویرا دیدم که اندر مسجد در آمد شور و در وی و باره چند پوستین در دست  
که او پوست گراه بود سلام کردم گفت وَعَلَيْكَ السَّلَامُ نَزَّ كَمَا لَمْ يَكُنْ كَفْتَهُمْ از هرات گفت  
کجا میروی گفتم بسوی قبله گفت پدر داری گفتم دارم گفت باز گرد و به پدر شو گفتم چنین  
کنم پیش یاران رفتم چندان بگفتند که بر سر رفتن آدم مرا بپای عظیم گرفت و دیگر روز به نزدیک  
شیخ ابو بکر رفتم گفت نَقَضْتَ الْعَهْدَ عَهْدَ بَشَكْتِي قَسَمَ لِي شَيْخٌ تَوْبَهُ كَرَّمَهُ  
گفت مَنْ كَمْ يُؤْتِي اللَّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ لَاقِصْلٌ عَلَى قَلْبِهِ فَوَرَأَ الْمَعْرِفَةَ

فقد از آن حقیقت خود  
در وقت بزرگ آنرا  
علامات القرب الی انقطاع  
نزدیکی بندگی بجانان بیدار شدن  
از اجابت السور و انقطاع  
است از انقادی کلام حق بجا آمدن  
واقع شود و غیری بسبب  
انقطاع

است از من در متعلق  
است بآن حقائق و انهم  
بشریت در عوالم و انهم  
زایل گردند و انهم  
و مثل عن درود  
البحر سواد الادب  
گشتانی فقر اندکی را از  
در بعض احوال جواب  
گفت منشاء گشتانی  
فرد آمدن است  
از حقیقت و قیاس  
اندوی و قیاس نظام  
علم و انقطاع  
یعنی ناخوش و مقام  
حقیقت است  
از وی گشتانی  
نیاید  
طبیعی  
طای سلسله ویم  
و سکون بین همه  
و فتح نای غناه  
و قانیست و لون  
و بای نیست  
و بای نیست















ایشان شکوه داشتند بر گدشتیم و من با وی و خصوصیت که آن فرخ روی آنجا و این متناهی است  
 اینجا بود وی بجای آورد و گفت آن وقت بنظر لدنی می نگریستم فرق ندیدم و اکنون بطریقی می نگریستم  
 حکم بدیدم ابو بکر موانی رحمة الله علیه بمصر بوده استاد شیخ سیروانی است دی گوید  
 که از ابن خباز خنیدم که گفت روز عید صبحی نزدیک جمعه بودم در پیشه دیدم ایستاده و دست  
 وی کوزه یا کوه میگفت یا سید فی تقرب الناس اليك يذبايحهم و قد باناتهم و كنت املك لا نفسي فشوق شوقه وفات ابو بکر اشانی رحمة الله  
 شیخ ابو عبد الله خفیف گوید که یکی از شاگردان من آمد که شیخ اشانی از بام بقیادویای  
 و شکست و برفت و آن چنان بود که نوجوانی آمده بود قوالی میکرد و بر اینها از شیخ  
 ابو عبد الله گفته بودند تا چیزی خواند ابو بکر اشانی در سماع خوش شد از بام بقیاد و برفت شیخ  
 ابو عبد الله گوید که آنجا رفتم گفتم چه میخواهند گفت این دو بیت و یف یذ و ب بک  
 الموت دون بلاه ان عاش عاش منقضا و اموات مات بک بلاه  
 آن کودک را کیسل کرد و گفت دیگر گرد این قوم مگرد ابو عبد الله خفیف که چهار روز از خود  
 غایب شد و ابو بکر اشانی را در گور بردند و شیخ ابو عبد الله بخیر شیخ الاسلام گفت تشنه را کیسل  
 در چه مگرد تب رو گفت وفای دوستی در دوستی بر رفتن است ابو مغازی رحمة الله استاد  
 سیرانی بوده بمصر وی گوید که می خواستم که ابو الحسن بن ابی یزید بدری وی شدم و در بزم گفتم  
 یا اهل الدار واسئونی بشی اسی خداوندان سرای با من بچیزی مواسا کنید وی اهل خود  
 گفت ای مومن چیزی فراموشی ده که وی اگر الله را شناختی بمن نیامدی یعنی آن مردون چون  
 آنرا شنیدم ایشان را بگذاشتم و برنتم ابو بکر قطیعی رحمة الله دی حافظ و امام بغداد بوده در  
 حدیث شاگرد عبد الله بن احمد بن حنبل است جنید را دیده بود وی گفته که از جنید شنیدم که میگفت  
 یا من هو کل یوم فی شان اجعل لی من بعض شایک ای آنکه هر روز در کار دیگر  
 چه بود که روزی در کار من کسی مات لقطیعی بغدادی ذی نجه ستمه ثمان و ستم و ثمانیه ابو بکر  
 همدانی رحمة الله شیخ الاسلام گفت که حسین فقیر گفت که ابو بکر همدانی گفت که در پیشی تسبیح  
 است ترک القطع و المذبح و الحجج طع بچیز کسی نه کنی و اگر چیزی بسوزد این من کنی و چون بستانی

قد یاسید ساقرب  
 الناس الی منی ای فواید  
 من مردم بفرمایند ساقرب  
 جویند و من جز نفس خود  
 مالک نیستم و من نفس خود  
 فریاد کنی که من نفس خود  
 برفت ۱۲ ساله اشانی  
 نیم جمعه و سکون شین جمعه  
 دون بیان الف ۱۲  
 قله و بر اینها از شیخ  
 ابو عبد الله گفته که وی  
 ایشان بوده و شیخ  
 ایشان را از استاد خود  
 قله و فقه و فقه  
 شیخ بنی باری عشق  
 بدوی که در وی گذارد  
 مردن با فقه و در بیت  
 ان عاش عاش  
 از زیست کنند آن باری  
 زیست وی به بود و گوید  
 با در دست سید  
 قله و اگر وی شاد  
 شیخ و شیخ  
 است بدو شغل و باری  
 نوع و سوره

جمع کنی ابو بکر کفشی رحمة الله کفشی دهی ست بشام وی گفته که در شبی اسرائیل میر فترم  
 مرانان بر زده آرزو کرد و با قله در وقت آواز با قله فروش شنیدم در تیه که پیش من آورد  
 شیخ الاسلام گفت که این نه کرامت است این در طریق تصوف بیچاره است در پیشی در باوید  
 تشنه شد ویرا از آسمان قدحی فرو گذاشتند از زیر آب سرد آن پیش گفت بغزت تو که  
 نخورم آب مگر از دست اعرابی که مرا سبلی زند و شربتی آب دهد و اگر نه بکرامت آب نباید از بیم غرور  
 گفت قادری که آب در جوف من پدید آری یعنی کرامت ظاهر از مکر این بود شیخ الاسلام گفت که  
 حقیقت نه کرامات است و است شود که حقیقت خود کرامات است و کرامات ابدال و نه بار بود و از مکر  
 و غرور این نباشد چون عطا با که چون بآن نگری ترا بآن باز گزارند از عطا عطی پسندید از کرامات  
 مکرم و گفت که کرامات ناگاه مردان ازین کار بیرون آرد چون موی از خمیه صوفیان کرامات ما  
 رو کنند آن خود نثار بود بر ایام ایشان ابو بکر بن داود الدینوری رحمة الله تعالی  
 بشام نشسته است با این جلا صحبت داشته وی گفته معده محل طعام است اگر روی حلال کنی  
 قوت طاعت یابی و اگر شربت بود راه حق پوشیده کند و اگر حرام باشد معصیت زاید و گویند صیال  
 بزیت و بدینور وفات یافت سنه خمسین و ثمانیه ابو علی الرود باری قدس الله سره  
 وی از طبقه رابعه نام وی احمد بن محمد بن القاسم بن المنصور از انبار و سواد و زهت سنی می  
 بکبر میرسد روزی جنید در مسجد جامع سخن میگفت گذر وی مجلسی یافت و چون پیام وی سخن میگفت  
 بآن مرد گفت اسمع یا هذا ابو علی پنداشت که ویرامی گوید بایستاد و گوش بوی دشت کلام  
 جنید و رد وی جای گرفت و آخر تمام کرد هر چه دران بود ترک کرد و بر طریقت قوم اقبال نمود حافظ  
 حدیث بوده و عالم و فقیه و ادیب امام و سید قوم خال ابو عبد الله روبروی شیخ ابو علی کاتب گوید  
 ما را یوت اجمع لعلم الشریع و الحقیقه من ابی علی الرود باری رحمة الله علیه که ابو علی کا  
 ابو علی روبروی رانام بر وی گفتی که سیدنا شاگردان ویرا از ان رشاک می آمد گفتند آن چیست که وی  
 سید خود میگوئی گفت آری او از شریعت بطریقت خدا از حقیقت بشریت می نیم شیخ الاسلام  
 گفت تا مرد را از پیشگاه با آستان بزند نداند که آنکه از آستان به پیشگاه می فرستند  
 کیست پس سر بود که از ناز به نیاز فرستند از نیاز بنان آبی و از طهارت بنما ز شو ابو علی

فقیه کوف و سکون  
 که در پیشی  
 شیخ حسن  
 قله و رایت  
 از شیخ  
 جامع و طریقت  
 و حقیقت را از  
 ابو علی روبروی  
 گفت آری  
 او از شریعت  
 بطریقت شد طهار  
 خالیم و چون کسی  
 از حقیقت بشریت  
 آید که فقه و سبک  
 باشد و چون بود و بود  
 حقیقت بخلاف  
 آنکه از شریعت  
 بقیقت آید مالک  
 غرض و سبب  
 که در دست  
 و مل است پس وی  
 نیکو مال تزلزل و ۱۲











شیخ الاسلام گفت که و الله اعلم ان الله عز وجل يوحى شك من خلقه  
 فاعلم ان الله يريد ان يونسك بنفسه يعني هرگاه بینی که حق تعالی مرا از خلق  
 وحشت دهد از حاضر نیاسانی و غائب را بخوبی بداند که مراد او آنست که ترا با خود انس  
 و آرام دهد ابوعلی خیران رحمه الله نام وی حسن بن صالح بن خیرانست فقیه بوده  
 شافعی جمع کرد و در میان فقه و دین ویرانگی کرد که قاضی القضاة شود قبول نکرد گویند که علی  
 بن عیسی وزیر مقتدر باشد بود صاحب البدر گفت که شیخ ابوعلی خیران را بیازناقتضای بر روی  
 عرضه کنند و بشنید و پنهان شد چند کس بر در خانه و مکرمل ساختند که تا چون باب  
 محتاج شود بیرون آید ده روز زیاده بیرون نیامد خبر وزیر رسید گفت ویرانگر اید مقصود  
 ما آن بود که مردم بدانند که در مملکت ما کسی هست که قضای شرق و غرب را بروی عرض کردند وی  
 قبول نکرد وی گفته اذ استندک الرجل نام عقله شیخ الاسلام گفت که چون دل بیدار بود  
 مرد معلق بود ابوعلی سیرجانی رحمه الله آورده اند که ویرانگری رسید برای سوزنی بفتاب  
 او را بیازناقتضای بر روی باید و شیخ ابوعلی بایزگی و پیری و ضعف خویش می رفت  
 و دیگری می آورد تا بقادار بار بجا نهد و نوگر می آورد تا چست آنکه او را باید سوزنی اختیار کند آن سافر  
 گفت در اینجا گنیم خادم پیش نبودی که دلت بگرفت و من از برای تجربه میکردم اگر سوزن گرانیار و رو  
 به مقصد بارت فرستادی عبد الله بن محمد المعروف بالمرعش رحمه الله از طبقه را به است  
 کنیت وی ابو محمد نیشابوری ست از محله حیره بغداد بوده یگانه مشایخ عراق ست از ائمه ایشان  
 از اصحاب ابو حفص همدانست و جنید را دیده بود گفته اند عجایب بغداد است رجوعه شبلی و نکته  
 مرعش و حکایات خلدی و مرعش در بغداد بوده در مسجد شریف و آنجا برفته در سنه ثمان و عشرين  
 و ثلثایه و در قوی ثلاث و عشرين ابو حفص ویرانسیاحت فرموده بود هر سال هزار فرسنگ سفر  
 می کرد پای برهنه و سر برهنه و هیچ شهری بیش از دو روز نبودی و گاه بودی که سه روز بود  
 ابراهیم بن مولد گوید که مرعش برقه آمد ابراهیم قصار بوی طبعی نان و انگور فرستاد مرعش را بپختی  
 بود و میز می نمود از ارساخت و پوستین را بفرخت و ثمن آن نان و انگور خرید و بار ابراهیم قصار  
 فرستاد و گفت نان و انگوری را نان انگوری اگر تر آید باشد تعالی حالی هست بیرون آئی ابراهیم

فردی گفته اذ استند الرجل یعنی چون مردی بنشیند  
 بنشیند و بر روی او غایت و غلبه  
 قوت مدد که وی غایت و غلبه  
 از حق و لازم این حق نیست  
 که چون مرد غافل بود و غافل  
 بود و غافل بود و غافل  
 بلا حظ آنکه فاعل هر کس  
 همه اوست مجاهد اعجاز  
 بنیبردا مجال نبود پس کلام  
 شیخ الاسلام تفسیر آن  
 کلام باشد لیکن تفسیر لازم  
 ۱۲۸۰ قوله اگر تر آید باشد تعالی  
 ۱۲۸۱ فای مجده سکون پای  
 ۱۲۸۲ فای مجده سکون پای  
 ۱۲۸۳ فای مجده سکون پای  
 ۱۲۸۴ فای مجده سکون پای  
 ۱۲۸۵ فای مجده سکون پای  
 ۱۲۸۶ فای مجده سکون پای  
 ۱۲۸۷ فای مجده سکون پای  
 ۱۲۸۸ فای مجده سکون پای  
 ۱۲۸۹ فای مجده سکون پای  
 ۱۲۹۰ فای مجده سکون پای

مولد گوید که ابراهیم قصار را گفت که مادام که اینجا ست با وی سخن مگوئید و با وی سلام کنید  
 وی مدتی در آن در رقه اقامت کرد روزی بوی رسیدم گفتم یا ابا محمد تو هنوز اینجا ای با این همه  
 خواری که از جنت مایه رسید گفت بخت این من اینجا این قدر اقامت کردم و اگر نه من شهر را  
 دیگر چند روز بیش نمی باشم مرعش گفته که هرگز خوشترین را بیاطن خاص ندیدم تا خود را بظاهر عام  
 ندیدم از وی پرسیدند که تصوف چیست گفت اشکال و تلبیس و کتمان  
 و هم از وی پرسیدند که آئی لا اعمال افضل گفت رویه فضل الله  
 پس این بیت بخواند ان المقادیر اذا ساعدت بالحقت العاجز  
 بالجایز و هم می گفته افضل لا امرنا اقل تصحیح العبودیه و ملازمه  
 الحیدر مرقی علیه السنته و هم وی گفته که اول کار من آن بود که من هفتاد و یک روز  
 در نیشابور بر در خانه خود نشسته ناگاه جوانی آمد مرعش در بر و گاه کنه بر روی من اشارت  
 کرد و بوجهی لطیف چیزی خواست با خود گفتم جوانی ست تندرست ازین شرم نمیدارد  
 که سوال می کند و ویرانچ جواب ندادم بانگ بر من زد که از ان بسیار تر رسیدم پس گفت  
 اعوذ بالله مما خاتم سرك و اخذ به صدره من بخود شدم و بروی اقدام  
 خادمی از خانه بیرون آمده بود و سر من در کنار خود نهاده و مردم بسیار گردن در آمده چون  
 بعد از مدتی با خود آدم آن جوان رفته بود حسرت بسیار خوردم و از آنچه کرده بودم پشیمان شدم  
 چون شب رسید بغایت غمگین در خواب شدم حضرت امیر المؤمنین علی را رضی الله عنه  
 در خواب دیدم و آن جوان با و حضرت امیر بن اشارت می کرد و سر زدنش میکرد  
 و میگفت ان الله تعالی لا یحب ما یفعل سائرکم از خواب در آمدم و هر چه در شدم

۱۲۹۱ قوله اگر تر آید باشد تعالی  
 ۱۲۹۲ فای مجده سکون پای  
 ۱۲۹۳ فای مجده سکون پای  
 ۱۲۹۴ فای مجده سکون پای  
 ۱۲۹۵ فای مجده سکون پای  
 ۱۲۹۶ فای مجده سکون پای  
 ۱۲۹۷ فای مجده سکون پای  
 ۱۲۹۸ فای مجده سکون پای  
 ۱۲۹۹ فای مجده سکون پای  
 ۱۳۰۰ فای مجده سکون پای

۱۲۸۰ قوله اگر تر آید باشد تعالی  
 ۱۲۸۱ فای مجده سکون پای  
 ۱۲۸۲ فای مجده سکون پای  
 ۱۲۸۳ فای مجده سکون پای  
 ۱۲۸۴ فای مجده سکون پای  
 ۱۲۸۵ فای مجده سکون پای  
 ۱۲۸۶ فای مجده سکون پای  
 ۱۲۸۷ فای مجده سکون پای  
 ۱۲۸۸ فای مجده سکون پای  
 ۱۲۸۹ فای مجده سکون پای  
 ۱۲۹۰ فای مجده سکون پای











میگزارد و همیشه بازی گشتم بعضی از روزها نظر کردم چشم من بر درختی افتاد که بعضی میوه های وی  
 سرخ شده بود و بعضی سبز بود و ششم بر آن نشسته بود و می درخشید مرا خوش آمد عهد مرا بر من  
 فراموش گردانیدند دست بآن درخت دراز کردم از میوه آن درخت چیزی گرفتم بعضی در من  
 داشتم و بعضی در دست که عهد را فرایادم و داند آنچه در دست داشتم بر ختم و آنچه در دهان داشتم  
 بینداختم و با خود گفتم که وقت محنت و ابتلا رسید و سپرد و هر چه را در انداختم و بر جای بچشم دست  
 در سر خود زدم هنوز نیک قرار نگرفته بودم که جمعی سواران و پیادگان گرد من درآمدند و گفتند خبر  
 مرا می بردند تا بساحل رسانند دیدم که امیر آن نواحی سوار ایستاده است گروه سواران  
 و پیادگان گرد بر گردوی و جماعتی سپاهیان که روز بیشتر قطع طریق کرده بودند پیش روی  
 وی باز داشته بودند چون پیش امیر رسیدم گفتم چه کسی گفتم بنده از بندگان خداست تعالی  
 پس از آن سپاهیان پرسید که ویرانی شناسید گفتند فی گفت وی مهر شاست خود را فدای و  
 کفین پس حکم کرد که دستها و پاهای ایشان برید یک یک را پیش می آورند و از هر کدام  
 یک دست و پای می بریدند چون نوبت بمن رسید گفتند پیش آید دست خود را و از کن دست خود را  
 دراز کردم بریدند گفتند پای خود را دراز کن دراز کردم و روی خود با آسمان کردم و گفتم الهی  
 و سیدی دست من گناه کرده بود پای را چه گناه است ناگاه سواری که در میان ایستاده بود  
 خود را بر زمین انداخت و گفت چه میکنید می خواهید که آسمان بر زمین فرو آید این فلان مرد  
 صالح است و نام مرا گفت آن امیر خود را از اسب پنداخت و دست بریده مرا برداشت  
 و به سید و درین آویخت و می گریست که مرا بجل کن گفتم من در اول ترا بجل کرده ام و دتی بود  
 گناهی کرده ببردندش بعد از آن بگریستم و گفتم کدام مصیبت ازین عظیم تر که هم دست بریده  
 و هم آن دو قرص از دست برفت شیخ الاسلام گفت پیر من بوده ز بهرین بگریز نام  
 من عالم بوده صاحب تصنیفات من گوید که بروز گار من مرا موالی در چشم نیامدی  
 و ایشان را کسی ندانستی مگر آنان را که باصل از عرب بودند شبی در خواب دیدم ازین طائفه حلقه  
 حلقه و جوق جوق تا بدر آسمان مرا گفتند ای پسر بگیر این همه که دیدی همه موالی اند از عجم و میان  
 ایشان است یک تن از عرب شیخ الاسلام گفت من سیزده ابو انخیر فنام ازین طائفه بودی و تو

له قوله و نگاری مرا موالی یعنی غلامان و در چشم نیامدی مرا

سیدان جهان و چندی را نام برد ابو انخیر تینانی و ابو انخیر قلاتی و ابو انخیر حنی و ابو انخیر مالکی و ابو انخیر حبشی  
 و ابو انخیر حبشی بسین ابو انخیر ست ابو انخیر حبشی رحمه الله تعالی شیخ عمود شیخ عباس  
 بیدار روی فخر میکردند وی بکه مجاور بوده وقتی شخصی در مسجد حرام آمد و گفت کجا نماند  
 جوانمزدان می گویند ایشانرا پس شارت به یونانیان کرد و بر سبیل حقارت گفت جوانمزدان  
 اینانند ساعتی گذشت شیخ ابو انخیر حبشی می آمد با هیبت و خشم تمام ز روی بر روی دس  
 پدید آمده آن سخن را که آن شخص گفته بود دانسته بود پس گفت کیست آنکه می گوید کجاست اند  
 جوانمزدان جوانمزدی باید تا جوانمزد بیند و گویند که وی همانست که قبری در ابروه است نام  
 من اقبال بود و لقب وی طادوس انحرین و کنیت وی ابو انخیر غلامی بود حبشی بعضی خویشان  
 جرمان را در آوان بندگی نیز بندگی حضرت حق سبحانه و تعالی تمام داشت همواره خواجه من  
 میگفت از من چیزی بخواه و وی هیچ نمیخواست روزی بروی احملاح بسیار کرد و گفت اگر  
 میخواهی مرا خالصه لوجه الله ازاد کن خواجه گفت من چندین سال است که ترا ازاد کردم و حقیقت تو  
 خواجه بودی و من بنده پس خواجه خود را وداع کرده روی بغداد آورد و قصد زیارت یکی از مشایخ چون  
 با انخیر سیدان شیخ مشرف بر موت بود چون سلام کرد گفت وَعَلَيْكَ السَّلَامُ يَا اَبَا الْاَخْيَرِ  
 مشتاق بودیم و ترا لقبی است شریف که در حجاز بآن مشرف خواهی شد و وی را وصیت بجاوردت  
 حرمین شریفین زادهما الله تعالی شرفا کرد و گفت مقصود تو آنجا حاصل خواهد شد شصت سال  
 مجاورت حرمین کرد که هرگز از هیچکس هیچ چیز طلب نکردی گفته که شصت سال در مکه و مدینه  
 مجاورت کردم و نخیتهای بسیار کشیدم هرگاه خواستم که از کسی سوال کنم یا نفی آواز داد که شرم  
 نمیداری که روی که آن سجده ماسکینی آنرا پیش غیر ما خوار گردانی گفته اند که هرگاه که بروی مقدسه  
 مصطفویه علی سائرکم الصلوة والسلام در آمدی و گفتی السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ  
 التَّقْلِينَ جواب آمدی وَعَلَيْكَ السَّلَامُ يَا طَائِفَةً مِّنَ الْحَقِّينِ وی گفته الحَقُّ مَن يُوْجِبُ  
 عَلَى نَفْسِهِ خِدْمَةً لَا خَيْرَ فِي الْفَقْرِ مَنْ لَا يَرَى لِنَفْسِهِ عَلَى أَحَدٍ مِّنْهُ  
 وَلَا يَرَى لِنَفْسِهِ اسْتِغْنَاءً عَنْ أَحَدٍ وَهَمٌّ وَكَيْفَ تَجَارِعُ حُرَارَتِ  
 وَتَوَاضَعُ سُودَائِشَانِ وَرَسْمَةُ ثَلَاثِ وَثَمَانِينَ وَثَلَاثُمِائَةٍ بَرَفَتْهُ زِينَةُ رَحِمَةِ اللَّهِ

له قوله و نگاری مرا موالی یعنی غلامان و در چشم نیامدی مرا































که سخن شنیده اند از وی اما این حدیث جداست یعنی میراث شبلی وی گرفته بود و حصری را استاد جز شبلی نبوده و شبلی در کار وی دور فرابوده و میرا گفتی اَنْتَ دِقُّوْا نَهْ مِثْلِيْ بَنِيْ وَبَيْنَكَ تَالِيْفٌ اَزِيْ حَصْرِيْ و ابو عبد الله خفیف همتائی یکدیگر بودند این خفیف بابت تر بود و حصری بساطن تر شیخ الاسلام گفت که شیخ عمو حصری را ندیده بود و می گفته که من حصری را ندیده ام و سنیته احدی و سبعین و ثلثاته بکه شدم گفتم چون بازگردم بزیا رت حصری و ابو عبد الله خفیف شدم همان سال خبر مکه رسید که حصری بغداد و ابو عبد الله بشیر از برنت تَوَفِّي الْحَصْرِي رَحِمَهُ اللهُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ مِنْ شَهْرِ ذِي الْحِجَّةِ سَنَةِ اِحْدَى وَسَبْعِينَ وَثَلَاثَةَ و می گفته الصُّوفِي لَا يَنْزِعُ فِي اِنْزِعَاجِهِ وَلَا يَقْرَأُ فِي اقْوَارِهِ و هم می گفته الصُّوفِي الَّذِي لَا يُوجَدُ بَعْدَ عَدَمٍ عَدْمُهُ وَلَا يَعْدُمُ بَعْدَ وُجُودِهِ و هم می گفته سحر گاه مناجات کردم و گفتم الهی از من راضی هستی که من از تو راضی نمانم که ای کذاب اگر تو از ما راضی بودی رضا می ماطلب نکردی و میرا گفتند ما وصیتی کن گفت عَلَيْكُمْ فِي اَوَّلِ الْاَمْرِ لَا يُفْرَدُ ثُمَّ تَرُدُّونَ الْمَشَارِيقَ فِي الْمَعَارِفِ ثُمَّ تَقْفُونَ عَلَى التَّفَرُّيدِ بِاسْقَاطِ الْحُكْمِ ثُمَّ تَنْتَقِلُونَ و گفته وقتی که از اوقات و انقباس بر من تنگ شود از هیچ چیز طلب راحت و خوشی نمی کنم مگر از فریاد آوردن انقباسی که پیش ازین بر من گذشته است در وقت صفای انس و مودت بی آمیزش که در تمام این بیت خوانده است اِنَّ دَهْرًا يَلُفُّ شَيْئًا سَبِيحًا لِّزَمَانٍ بِهِمْ بِالْاِحْسَانِ ابُو الْحَسَنِ اَبُو حَسَنِ رَحِمَهُ اللهُ عَلَيْهِ

[illegible]

نه روزی که بود قصه با حسان بن ثمری شست گران مان  
 باک و احوال است و با کز این ان تمامی اصول است و در صورت فدا  
 تمام ملک تمام دهر و ابرام است **معون** فتح معین و در مسکو  
 در ایران **تولید** معین از نجیبی که بود که هم دست و پا  
 داشت و در این شهر بود **ع**

نام من محمد بن احمد اسماعیل ابن سمعون است و کان یلقب بالتأطیف بالحكمة از مشایخ  
بغداد بوده و از زبانی است نیکو درین علم مذکری کردی شیخ ابو بکر اصفهانی خادم شبلی گوید که روز  
در مسجد جامع پیش شبلی نشستہ بودم ابو اسد بن سمعون کو دک بود در آمد کلاهی در غایت تکلف  
بر سر نهاده بر ما بگذشت و سلام نکرد شبلی از پس پشت وی نظر کرد و گفت یا ابابکر میدانی که  
خدا تبارک و تعالی را چه ذخیره هست درین کو دک یکی ازین طائفه گوید که در مجلس ابن سمعون بودم یکی  
ازین طائفه در پای منبر وی نشستہ بود ناگاه خوابش در ربود این سمعون از سخن باز ایستاد  
چند آنکه بیدار شد ابن سمعون با وی گفت که رسول راضی الله علیه و سلم بخواب دیدی گفتی  
گفت من هم ازین سبب از سخن باز ایستادم تا خواب بر تو نشورانم و آنچه از زبان بودی بر زبان  
ویرا گفتند که مردم را بزد و ترک دنیا میخوانی و خود بهترین جاهامی پوشی و خوشترین طعامی خوری  
چون ابن سمعون گفت که وقتی که حال تو باشد تعالی چنان باشد که می باید نرمی هاله و خوشی طعام  
زبان نمی دارد و شیخ الاسلام گفت که من با ابو اسد بن سمعون نه یکم که استاد من حصری امیر نجاشی  
و هر که استاد و تر از رنجہ دارد و توانوی رنجہ نباشی سگ باز تو بود شیخ الاسلام گفت که ابن سمعون  
صاحب کلام بوده و حصری صاحب ابن سمعون گفته هر سخنی که از ذکر خالی است لغو است و هر خاموشی که  
از فکر خالی است سہوت و هر نظر که از عبرت خالی است لغو است و فی سبب سبب  
اَوْ سَبَّحَ وَ تَمَایحِی وَ تَلْکَیْما عَاقِبَ ویرا چون وفات کرد در سری وی دفن کردند و بعد از سی و نه سال  
خواستند که بگورستان نقل کنند کفن وی همچنان تازه و نو بود و آخر فرسودگی بران نبود ابو نصر خجانه  
و ابو الحسن سوہان آتشن رحمہما اللہ شیخ الاسلام گفت از مشایخ گازر گاہ دو تن  
قدیم تن ترند یکی شیخ ابو نصر خجانه مردی بزرگ بود قومی از شاگردان وی پنج میرفتند بزیارت حصری  
شدند حصری از ایشان خواست که چیزی خوانند اگر توانید یکی از ایشان آواز برد و حصری  
بیقرار گشت در سماع گفت امسال شما بار نیست باز گردید و گفت نہ شما شاگردان ابو نصر  
خجانه پدیدان کوه ہری گفتند آری گفت بید ستوری از پیش من بیرون آمدہ اید باز گردید  
و نزد یک من شوید ہر کہ باز گشت بسلامت افتاد و ہر کہ برفت بسوم بسوخت و بعرفات  
نرسید و دیگرے از مشایخ گازر گاہ شیخ ابو الحسن سوہان آتشن بود کہ در مسجد جامع شمس

اعلیٰ قلوب و کمال  
 پلقب ارفع  
 لقبی اراطین  
 بحاکمت کرد و جود  
 که حق ارباب  
 بیان کرد  
 حق فی ارباب  
 سمون وصال  
 سی صد و شش  
 یا رفت  
 قرن بیستم  
 و نگر است میایی  
 بنفرد و است ۱۳







بگردد مادرش چون آنرا بدید و دید تا در آغوشش می نرسید وی بالا میرفت و با بوس می نگرستیم  
 تا در بهر از نظر فانی شد مردان قبیل را خبر کردیم و پراگنده ساختیم گفتیم شاید در میان این  
 کوهها و وادیها افتاده باشند هیچ جا از وی اثری نیافتند شیخ گفته است که من متاثر شدم  
 آن زن گفت شاید کجایین را از من باور ندارند جماعتی از زنان قبیل را آوردند همه بران خوب  
 گواهی دادند شخصی در آن مجلس که شیخ این حکایت می کرد گفت آیتها الشیخ این می تواند باشد  
 گفت لے نادان اینجا کسی هست که منتظر این معنی باشد می تواند بود می باشد شیخ ابو عبد الله خفیف  
 گفته است که نو جوانی از خراسان همراه حاجیان بشیر از آمدن بسیار شد بیماری سخت و پیش بامری بود  
 صلاح وزنی داشت صاحب آن جوان را بجان وی فرستادیم تا خدمت و رعایت وی کنند ناگاه  
 روزی آن مرد اندرنگ وی شغیر شده و گفت عَظُمَ اللَّهُ اَجْرُكُمْ که آن جوان درگذشت گفتیم  
 رنگ تو متغیر چراست گفت دوشینه آن جوان مرا گفت مشربا من باشد که امشب پیش ندارم  
 عجزه خودم را گفت اول شب تو واقف می باش و بعد از آن مرا بیدار کن و تو در خواب شو چون  
 آن عجزه مرا بیدار کرد من تا سحر رعایت حال وی میکردم مرا خواب در بود ناگاه کسی دزدان داد  
 که در خواب می شوی و خدای تعالی در سراسر تو نزول کرده است از خواب در آمد و بر خود  
 لرزان و در سراسر آواز حرکتی و روشنائی عظیم و آن جوان در نفس آخر چشم در پویشانیدم دست  
 و پای و پیرا دراز کردم و جان بداد آن مرد را گفتم این سخن را کس نگوید و تجویز و تکفین لے  
 مشغول شدیم ابو انخیر مالکی رحمة الله علیه نام وی بنابر بن یعقوب المالکی است از بزرگان  
 مشایخ بوده و انواع علوم جمع کرده بود شیخ ابو عبد الله خفیف گفته که بجوانی روزی دهم توصال  
 میکردم شب مسجد جامع می بودم برای من یک تمذیل می گذاشتند اتفاقا شبی باران آمد بود چرخ  
 مژه یکی در مسجد را کوفتن گرفت خادم جواب نداد دل من تنگ شد رفتم و در باز کردم دیدم که  
 ابو انخیر مالکی است در آمد و نشست از بهیست وی پرسیدم از باران کرد و طعام بران نهاد گفت  
 بخور که من در خانه خود بودم این را پیش من آوردند متوجه شدم که بخورم که خاطر من بسوس  
 تو بود از بهیست وی خوانستم گفت که در وصالم بادی چیزی خوردم چون فارغ شدیم  
 گفت آیتها الشیخ سوائے دارم گفت بگو گفتم متنی یُصَفُّوا الْعُشَّ مَعَ اللَّهِ قَالَ

وقتی که  
 این سخن را  
 بشنیدم  
 وقت رفتن  
 با خدای  
 تعالی صلوات  
 می شود  
 گفت چون  
 مخالفت  
 و دو گانی  
 بنده  
 باقی مرقع  
 سر و تن  
 از چین  
 تعب  
 سر و سر  
 سختی  
 بنده  
 و  
 پیش  
 زمین  
 سخن  
 صادر  
 نمی شد  
 می شد

اِذَا رَفَعْتَ الْخَالَفَةَ مِنْ زَيْنِ عَجَبِ كَرَمِ جَوْنِ بَادِ اَوْ شَدَّ اَنْزَابَ مَشَاجِجِ كَفْتِمْ تَعَجُّبَ كَرَمِ  
 و گفتند میخوایم که از وی بشنویم از وی پرسیدند گفت مَآ اَجْرِي بِاللَّيْلِ لَا يَنْدُ كَرُ  
 بِالْهَارِ وَ بَانَ اَقْرَارُكَ دَابُوكَ الشَّعْرَانِي رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ شَيْخُ ابُو عَلِي خَفِيفُ كَفْتِمْ  
 مَآ رَأَيْتَ زَاهِدًا مُتَخَلِّيًا مِنَ الدُّنْيَا اَصْدَقَ ظَاهِرًا مِنْ اَبِي بَكْرٍ الشَّعْرَانِي  
 روزی قصد زیارت می کردم در اصطخر و شب بروی در آمد گفت یا ابا عبد الله امشب  
 به برکت صحبت تو طعامی چرب خواهیم خورد پس بر فراست دیگی سفالین برداشت و بهر پا و نهاد و  
 پاره گوشت فدی خشک داشت و دیگر انداخت و آب در وی ریخت و اندکی نمک در وی  
 افکند و دیگر را بجوش آورد و با وی دران رباط دیگری می بود وی را گفت هیچ نان پاره چذاری  
 گفت آری و چند پاره نان آورد و آنرا شید کرد و از شور بای آن دیگر بران ریخت و گوشت را  
 بر روی آن نهاد و گفت بخور من از آن شید بخورم و وی می گفت گوشت بخور پاره از آن گوشت  
 گرفت تا امر القمه و در گفتم نمی خواهم گفت شاید تو فلان و فلان طعام خواهی آن فردا خواهد بود بشهر  
 و آیم و همه آنها را برای تو بگیرم چون باند او کردم بشهر در آمدم فقرا جمع شدند و طعامی حاضر  
 کردند و من چینی از آن طعام برگزیدم و وی در آمد گفت بگوی چه کار کردی گفتم هنوز چیزی نخورده ام  
 و تو التماس می کنی که با من طعام خوری با هم طعام خوردیم و من به بشیر از روان شدم ابو محمد  
 القمادی رحمه الله تعالی وی یکی از استادان ابو عبد الله خفیف است وی گفته که هرگز کسی  
 که حقیقت کسب را رعایت کند چون محمد عبادی مدیدم هر روز نیم دانگ کسب میکرد و وقت و  
 از آن بود و وجه را نخواست و از آن دو نان می بخت یکی افطاری می کرد و یکی را صدقه میداد و هم  
 گفته که روزی بروی در آمد پیش وی جزوی بود که موش پاره کرده بود و گفتم این چیست گفت  
 این را موش پاره کرده است و من نیز از موشان قشون شدم شهاب سوز که من بروی و ند گفتم چرا چراغ  
 روشن نمی کنی گفت چهل سال است که چراغ روشن نکرده ام که از حساب آن می ترسم که آنرا  
 چند بار زانیم شود و همه را حساب است جعفر الخزاز قدس الله روحه کنیت و  
 ابو محمد است صحبت الجید و مَنْ فِي طَبَقَتِهِ وَ كَانَ الشَّيْخُ يَدُلُّكَ مَنَاقِبُهُ وَيَقُولُ بِفَضْلِهِ  
 و از بنابر بن احسن آرنده گفته است مرے تمام حالت را از جعفر خدا ندیده ام و و

وقتی که  
 این سخن را  
 بشنیدم  
 وقت رفتن  
 با خدای  
 تعالی صلوات  
 می شود  
 گفت چون  
 مخالفت  
 و دو گانی  
 بنده  
 باقی مرقع  
 سر و تن  
 از چین  
 تعب  
 سر و سر  
 سختی  
 بنده  
 و  
 پیش  
 زمین  
 سخن  
 صادر  
 نمی شد  
 می شد



نزدیک من برتر از شبلی است و هم بندار گفته است که وی محض بود و شخصه بوی در آمد در لباس  
 صوفیان وی گفت باطنهای این طائفه خراب شد ایشان ظاهربای خود را بیار استند  
 توفی شده احدی و اربعین و ثلثایه و قبره در شیراز است شیخ ابو عبد الله خفیف گفته است  
 که روزی مؤمل حقا ص مرا گفت برو دین که جعفر خدا را چه حال است بروی در آمد دیدم  
 که بر بساط نشسته و گرداگرد و بالنها نهاده و جامه شیرازی در بر و طایفه بر سر و سرائی  
 در غایت خوبی سلام کردم و نشست و می مرا پرسید من ویرا پرسیدم هنوز نشسته بودم که حال  
 در آمد و ادوات طبع در آورد و برخاستم که بدر آیم گفت بنشین که بهم چیزی خوریم گفت نمیت  
 روزه کرده ام بیرون آمدم چون پیش مؤمل رسیدم گفت چون دیدی جعفر را چنانکه دیده بودم  
 گفت مؤمل دست بر آورد و گفت خدایا ما را سلامت و عافیت از دانی دار چون بدت  
 از آن گذشت باز مؤمل مرا گفت برو در جعفر در آئی و حال ویرا به بین بر فتم و بر آید ویران  
 در آمد و جعفر را طلب کردم گفتند درین خانه است سه روز است که هیچ چیز نخورده است  
 تیا شامیده بآن خانه در آمد و دیدم روی بر خاک نهاده و در جامهای کشته بروی سلام کردم  
 سر برداشت و همه اطراف روی وی از اشک تر گفتم حال چیست گفت یا ابا عبد الله حال چه گویم  
 چون می بینی بادی رفیق و تملط کردم اندک تسکینی یافت اهل منزل گفتند سوگند بخدای بر تو که ویرا  
 طعام بخوران که سه شبانه روز است که هیچ نخورده بسیار جگر دردم تا ویرا اندک سویقی خور ایندم چون  
 پیش مؤمل آمدم گفت چون دیدی جعفر را آنچه دیده بودم گفت مؤمل گفت اگر آن نعم در توقف  
 داشتی بدین ملائکه نشاء هشام بن عبدان رحمة الله علیه کنیت وی ابو محمد است  
 شیخ ابو عبد الله خفیف گفته است که چون هشام بن عبدان در نمازی ایستاد ویرا و جبر و حالت  
 می گرفت و در محراب پس و پیش می رفت و قرآن میخواند گاه بود که از حسن نمازی بود و گاه  
 و نصاری و مجوسی جمع شدند و نظاره وی کردند ویرا یک گوسفند بود که شیر و سوسه خورد  
 ویرا بر میداشت و برای چراییدن بصحرا می برد و روزی هشام بخواب رفته بود چون بیدار شد دید که  
 در زراعت خفیفه و آمده است وی چرد ویرا پیش صاحب زراعت برد و گفت ویرا بستان که زراعت تو  
 خورده است صاحب بعت گفت که من ترا بجل کردم گفت مرا بآن حاجت نیست هر چند جگر قبول

همانکه دیده بود که  
 این تکلف مفضی  
 بابتلا و خواست  
 چنانکه در این شد  
 گفت دست برد  
 سلامت و عافیت  
 از دانی دار همانکه  
 که دیده من نور  
 تکلف مفضی بابتلا  
 خواهد شد عافیت  
 و در شد سوخت  
 بیت اگر آن  
 تنم در توقف  
 داشتی بدین  
 بتلا و خواست  
 بخت شگفت  
 واقع شد  
 آن سحر  
 از عین  
 عبدان سکون  
 مملو موده  
 با مملو موده  
 و در مملو موده  
 اعف

نکر دیگر داشت و برقت شیخ ابو عبد الله خفیف گوید که روزی با هشام در دعوتی بودم  
 صاحب دعوت یک جام حلوا آورد و پیش شیخ نهاد تا شیخ بخورد و گفتیم نصیب ما هم بدو گفت  
 مرا از آن نکر که شمارا بدیم هر چند گفتیم فائده نکرده و از پیش وی بر بودیم و بخوردیم هشام اوشتی  
 و حیرتی رسید که یکسال از نماز باز ایستاد و مردم ویرا تکفیری کردند و قصه و مسخره شیخ می جاسید  
 روزی همه بروی در آمدند و ابن سعدان محدث با ایشان بود گفت مرا می شناسی گفت  
 آری تو ابن سعدانی گفت چرا نماز نمیگزار می هشام گفت مرا عارضی چند روی می نماید و مانع من  
 میشود از نماز گفت مثل چه خاموش گشت و هیچ جواب نداد از شیخ ابو عبد الله خفیف پرسیدند که  
 سبب چه بود که هشام نماز نمی گزارد گفت پیوسته مطالعه غیب می کرد و امور غیبی بروی  
 غالب آمد در مقام حیرت افتاد و از اعمال ظاهری باز ماند روزی شیخ مسجد جامع جمع شدند  
 و هشام را حاضر کردند که شنیده ایم که تو بمشاهده قایله ویرا که باین قائل ویرا توبه می باید داد  
 یا ادب می باید کرد هشام گفت مرا ملحقین توبه کنید توبه کرد و روز دیگر با او آمد و در برابر شیخ ایستاد  
 و گفت گواه باشید که من از توبه ویرا توبه کردم و شیخ برخاست و دیای وی برگرفتند و می کشیدند  
 تا از مسجدش بیرون کردند ابو محمد زحره رحمه الله تعالی از نوای شیراز است و از اصحاب  
 ذوالنون مصری است شیخ ابو عبد الله خفیف گفته است که ابو محمد زحره گفته که از نسا بخریت شیراز ویران  
 آمد و با قاید سلطان و ابلع می همراه شدم چون افعال و اقوال ایشان مشاهده کردم در سر خود  
 بایشان انکار کردم و ایشان را دشمن گرفتم و قصد کردم که از ایشانان مفارقت کنم ناگاه آوازی  
 برآمد که مرا قاید گم شده است قاید سوگند خورد که همه قافله را تفتیش کند همه تفتیش کردند و من ماندم  
 گفتند همه قافله را تفتیش کردیم هیچکس باقی نمانده است مگر این شیخ و مثل ویرا کسی چون تهم دار قاید  
 گفت من سوگند خورده ام ازین چاره نیست مگر مرا بالا بکشند آن کرد در میان من بود گفتند و ایشان را باین  
 علم نیست قاید گفت این از روزی وی عظیم ترست بعد از آن گفتند بادی چه باید کرد ویرا کسی چیزی گفت  
 قاید گفت ویرا بر سر راه قافله بنشانید تا هر که قافله است یک یک بر او بگذرند و در رکعت  
 ویرا توبه و سرزنش کنند بعد از آن ویرا بگذارد و بادی هم را می بکنند همچنان کردند و مرا بر جا  
 بگذاشتند و بر قند و قصه خلا پاک کردن ابو حفص در سیدن پیش ازین ابو مزاحم را که پیش ازین

صلی الله علیه و آله و سلم این قائل است یعنی شامه مخصوص بدو آخرت است ۱۲







خدای را ذکر کردم از آنکه بامداد در سجده بودم هرگاه که بکار مشغول بودی یا هیچکس یادت از جواب سلام سخن نگفتی و گفتی که من مزدورم اگر جواب سلام واجب نبودی جواب نگفتی شیخ ابو عبد الله خفیف گفته است که چون مؤمل جصاص بکه در آمد پیش ابو الحسن مزین رفت و سلام کرد و نشست و گفت ایها الشيخ سوالی دارم و مردی عجمی ام با من رفیق کن گفت سهل باشد پس مؤمل گفت هَلْ تَرَفَّقِي الْقَهْوُومَ اَرْتَقِلَاءَ الْمُؤَاخِيَةِ ابو الحسن بوی نگر بست و گفت از کجائی تو گفت از شیراز گفته بچه مشهوری گفت بمؤمل گفت از آنجا برخیز که جای تو نیست و میرا پهلوی خود نشانده و ایم باوی می گفت که آنست رَجُلٌ اَحْبَبُ اَقْبَى و می خندید و بعد از آن هر که مسئله می پرسید اشارت بمؤمل میکرد میگفت از شیخ پرسید بوی حواله میکرد و بهم شیخ ابو عبد الله گفته است که غریبت حج کردم و من هنوز خرد بودم مؤمل جصاص مراد صیت کرد که وقتی که بموقف برسی قصد پس کوه عرفات کن و اولیاء را آنجا طلب کن که جای ایشان آنجا است چون بموقف رسیدم زود بگذشتم و مردمان را بگذاشتم هیچکس اندیدم تبرسیدم خواستم که بازگردم بازار را دوت بر من غلبه کرد و مقدار دیگر رفتم پیشی رسیدم دیدم که دروی ده کس ایستاده اند و سر با پیش انگنده و در میان ایشان شیخی است بزرگ و شیخ من ابو محمد عتایدی با ایشان است چون مرا دیدند شیخ من اشارت کردند پیش ایشان رفتم و سلام کردم جواب دادند شیخ مرا دیدند پهلوی خود خواند چون فارغ شدند همه بر همان هیأت که بودند روان شدند و شیخ مرا گفت که کودک را محافظت کن من میان آن شیخ و شیخ خود میرفتم و می شنیدم که از کلام وی حرفت بین گوش من می آمد مراد خاطر چنان آمد که استغفار میکند چون بمزولف رسیدم شیخ من مرا گفت که اصحاب خود را آورده آواز دادم جواب دادند پیش ایشان رفتم و آن جماعت بجانب مشعر الحرام رفتند و بایستادند و نماز میگزاردند من هم قضای حاجت خود کردم و با ایشان باز گشتم تا بامداد نماز میگزاردند چون از نماز فارغ شدند غائب گشتند و دیگر ایشان را ندیدم علی بن شلوویه رحمه الله تعالی شیخ ابو عبد الله خفیف گفته است که میان علی بن شلوویه و دیگر سخن میگذاشت علی بن شلوویه گفت من مردی می شناسم که بر سر کوهی بود و وقت نماز بود آب بر کوه دیگر بود و در برابر آن خواست که طهارت کند هر دو کوه را فراهم آوردند پای خود را ازین کوه بآن کوه نهاد و طهارت کرد و نماز گزارد و بهم شیخ ابو عبد الله

وقال له ترقى  
المفهوم مني يا  
فهم مني يا  
و بعد از آن  
که رسید  
موقف  
جاس  
طلب  
اولیاء الله  
پس کوه  
عرفات  
شد و بگذشتم  
و مقدار دیگر  
رفتم پیشی  
رسیدم دیدم  
که دروی ده  
کس ایستاده  
اند و سر با  
پیش انگنده  
و در میان  
ایشان شیخی  
است بزرگ  
و شیخ من  
ابو محمد  
عتایدی با  
ایشان است  
چون مرا  
دیدند شیخ  
من اشارت  
کردند پیش  
ایشان رفتم  
و سلام  
کردم جواب  
دادند شیخ  
مرا دیدند  
پهلوی خود  
خواند چون  
فارغ شدند  
همه بر همان  
هیأت که  
بودند روان  
شدند و شیخ  
مرا گفت که  
کودک را  
محافظت کن  
من میان  
آن شیخ و  
شیخ خود  
میرفتم و  
می شنیدم  
که از کلام  
وی حرفت  
بین گوش  
من می آمد  
مراد خاطر  
چنان آمد  
که استغفار  
میکند چون  
بمزولف  
رسیدم شیخ  
من مرا گفت  
که اصحاب  
خود را  
آورده آواز  
دادم جواب  
دادند پیش  
ایشان رفتم  
و آن جماعت  
بجانب مشعر  
الحرام  
رفتند و  
بایستادند  
و نماز میگزاردند  
من هم قضای  
حاجت خود  
کردم و با  
ایشان باز  
گشتم تا  
بامداد نماز  
میگزاردند  
چون از نماز  
فارغ شدند  
غائب گشتند  
و دیگر ایشان  
را ندیدم  
علی بن شلوویه  
رحمه الله تعالی  
شیخ ابو عبد الله  
خفیف گفته است  
که میان علی بن  
شلوویه و دیگر  
سخن میگذاشت  
علی بن شلوویه  
گفت من مردی  
می شناسم که  
بر سر کوهی  
بود و وقت  
نماز بود آب  
بر کوه دیگر  
بود و در برابر  
آن خواست که  
طهارت کند  
هر دو کوه را  
فراهم آوردند  
پای خود را  
ازین کوه بآن  
کوه نهاد و  
طهارت کرد  
و نماز گزارد  
و بهم شیخ  
ابو عبد الله

خفیف گفته است که از بس علی بن شلوویه در صحرا با و کو بهامی بود جماعتی از کردان بوسه مشغوف شده بودند و کس از روستائی ایشان پیش می آمدند و گفتند هر که ام دختره داریم که هر یک را چهار هزار گو سفندست میخواهم که ایشان را بر نی خواهی و آن گو سفندان از برای دارو فقر باشد دختران را نکاح کرد و روزی مؤمل میآید گفت این بان به بالفضل مکن تو هم مثل ما شدی گفت من این را برای خدا تعالی کرده ام مؤمل گفت مایه از برای خدا تعالی کرده ایم علی بن شلوویه گفت من ایشان را سه طلاق کردم شما هم اگر راست میگوید طلاق گوئید مؤمل ویرا گفت يَا مَيِّشُوْمُ سَمِعْتُ الْمُسْتَنَةَ فِي لَطْلَاقِ ابُو بَكْرٍ الْأَسْكَافِ رحمه الله تعالی شیخ ابو عبد الله خفیف گفته است که ابو بکر اسکان سی سال روزه داشت چون وقت نزع آمد پاره پنبه بآب تر کردند و پیش دبان و سه بردند آنرا بنیخت و هر روزه برفت ابو الضحاک رحمه الله تعالی شیخ ابو عبد الله خفیف گفته است که از ابو الضحاک شنیدم که گفت بر بام خانه نشسته بودم ابلیس آمدیم که در کوه می گذشت گفتم اے ملعون چه میکنی اینجا پای از زمین برداشت و بام بردارم هر افتادیم سیله بوسه زد و بر ایندا ختم و از آن سالها گذشت وقتی مرا اتفاق حج افتاد چون باز گشتم بجوئی رسیدم که پل شکسته بود و آبی عظیم بود از گذشتن عاجز آمدم ناگاه پیری ضعیف دیدم که آب در آمد با خود گفتم من ضعیف ترا دین پیر نیستم بر فاستم و بر عقب وی در آمدم چون بمیان آب رسیدم آن پیری پای خود بر کنار جوی نهاد بیرون رفت من در میان آب بماندم آب بر من غلبه کرد و غرق شدم و جاهای من تر شد و مرا آب میگردانید و می برد تا آن زمان که خدای تعالی مرا اعانت کرد و مرا آب بر کنار انداخت آن پیر استاده بود و نظاره می کرد چون خدا اے تعالی مرا نجات داد و بیرون آمدم آن پیر گفت چون دیدی یا ابا الضحاک تو به کردی که دیگر مرا سیله نزنه ابو محمد الخفاف رحمه الله تعالی شیخ ابو عبد الله خفیف گفته است که ابو الحسن مزین با نوشت که نماز پیریت

عسل اسکان بکسر هرزه و کون سین سلسله ۱۲

و گفت یا  
بنیو نیست الخ یعنی ای شیخ  
فراموش کردی طلاق نشنودن را  
و تفریق طلاقات نشنودن را  
یعنی در یک بار سه طلاق است  
مانند اسکانی و وضعی و نیک یعنی ای  
خواجه من این چوکان و تفریق است از  
رازی و یک و عجب است از  
نزلت خود نزد یک  
حق جانانه



در رویا که اگر خجالت یابد زود باشد که برای شما جواهر آورد و آن محمد خفاف خواسته بود و هم گفته است که ابو محمد خفاف با مشایخ شیرازی یکای نشسته بودند سخن در مشاهد می رفت هر کس بقدر حال خویش سخن گفتند و ابو محمد خاموش بود مومل جصاص ویر گفت تو هم سخنی بگویی گفت نه سخن خوب که درین باب بود گفتند مومل گفت بهر حال تو هم سخنی بگویی گفت آنچه شما گفتید صد علم بود نه حقیقت مشاهده و حقیقت مشاهده آنست که حجاب منکشف شد و در اعیان بر بنی ویر گفتند تو این را از کجا میگوئی و این ترا چون معلوم شده است گفت در یادیه توبک بودم و فاقه و شفقت بسیار بمن رسید در مناجات بودم که ناگاه حجاب منکشف شد ویر دیدم بر عرض خود شسته سجده کردم و گفتم مَوْلَايَ مَا هَذَا امْكَانِي وَمَوْصِيَّيْكَ مِنْ قَوْمٍ اِنْ سَخَنَ شَيْئُهُمْ نَبِهْمُ فَاَمَوْشُ شَدِيدٌ مَوْلَايَ ویر گفت بر خیز تا بعضی مشایخ را زیارت کنیم بر خاست مومل دست ویر گرفت و بخانه ابن سعدان محدث درآمد و سلام گفتند ابن سعدان تعظیم و ترحیم ایشان کرد مومل گفت آيْهَا الشَّيْخُ نَزَيْدُكَ اَنْ تَرْوِي لَنَا الْحَدِيثَ الْمَرْوِيَّ عَنْ النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ اِنَّهُ قَالَ لِلشَّيْطَانِ عَرِّضَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ اِذَا ارَادَ بَعْدُ فِتْنَةً كُشِفَ لَهُ عَنْهُ ابْصَارُكَ فَقَالَ بَلَى فَاَنْتَ تَرَى فَاَنْتَ تَكُنْ فَاَنْتَ تَكُنْ وَاسْتَدَّ اَنْ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ لِلشَّيْطَانِ عَرِّضَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ اِذَا ارَادَ بَعْدُ فِتْنَةً كُشِفَ لَهُ عَنْهُ جُوهَرٌ مِنْ جَوْهَرِ جَبَرُوتٍ نَزَيْدُكَ اَنْ تَرْوِي لَنَا الْحَدِيثَ الْمَرْوِيَّ عَنْ النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ اِنَّهُ قَالَ لِلشَّيْطَانِ عَرِّضَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ اِذَا ارَادَ بَعْدُ فِتْنَةً كُشِفَ لَهُ عَنْهُ جُوهَرٌ مِنْ جَوْهَرِ جَبَرُوتٍ نَزَيْدُكَ اَنْ تَرْوِي لَنَا الْحَدِيثَ الْمَرْوِيَّ عَنْ النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ اِنَّهُ قَالَ لِلشَّيْطَانِ عَرِّضَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ اِذَا ارَادَ بَعْدُ فِتْنَةً كُشِفَ لَهُ عَنْهُ جُوهَرٌ مِنْ جَوْهَرِ جَبَرُوتٍ

و در رویا که اگر خجالت یابد زود باشد که برای شما جواهر آورد و آن محمد خفاف خواسته بود و هم گفته است که ابو محمد خفاف با مشایخ شیرازی یکای نشسته بودند سخن در مشاهد می رفت هر کس بقدر حال خویش سخن گفتند و ابو محمد خاموش بود مومل جصاص ویر گفت تو هم سخنی بگویی گفت نه سخن خوب که درین باب بود گفتند مومل گفت بهر حال تو هم سخنی بگویی گفت آنچه شما گفتید صد علم بود نه حقیقت مشاهده و حقیقت مشاهده آنست که حجاب منکشف شد و در اعیان بر بنی ویر گفتند تو این را از کجا میگوئی و این ترا چون معلوم شده است گفت در یادیه توبک بودم و فاقه و شفقت بسیار بمن رسید در مناجات بودم که ناگاه حجاب منکشف شد ویر دیدم بر عرض خود شسته سجده کردم و گفتم مَوْلَايَ مَا هَذَا امْكَانِي وَمَوْصِيَّيْكَ مِنْ قَوْمٍ اِنْ سَخَنَ شَيْئُهُمْ نَبِهْمُ فَاَمَوْشُ شَدِيدٌ مَوْلَايَ ویر گفت بر خیز تا بعضی مشایخ را زیارت کنیم بر خاست مومل دست ویر گرفت و بخانه ابن سعدان محدث درآمد و سلام گفتند ابن سعدان تعظیم و ترحیم ایشان کرد مومل گفت آيْهَا الشَّيْخُ نَزَيْدُكَ اَنْ تَرْوِي لَنَا الْحَدِيثَ الْمَرْوِيَّ عَنْ النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ اِنَّهُ قَالَ لِلشَّيْطَانِ عَرِّضَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ اِذَا ارَادَ بَعْدُ فِتْنَةً كُشِفَ لَهُ عَنْهُ ابْصَارُكَ فَقَالَ بَلَى فَاَنْتَ تَرَى فَاَنْتَ تَكُنْ فَاَنْتَ تَكُنْ وَاسْتَدَّ اَنْ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ لِلشَّيْطَانِ عَرِّضَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ اِذَا ارَادَ بَعْدُ فِتْنَةً كُشِفَ لَهُ عَنْهُ جُوهَرٌ مِنْ جَوْهَرِ جَبَرُوتٍ نَزَيْدُكَ اَنْ تَرْوِي لَنَا الْحَدِيثَ الْمَرْوِيَّ عَنْ النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ اِنَّهُ قَالَ لِلشَّيْطَانِ عَرِّضَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ اِذَا ارَادَ بَعْدُ فِتْنَةً كُشِفَ لَهُ عَنْهُ جُوهَرٌ مِنْ جَوْهَرِ جَبَرُوتٍ

پیش حسن حمویه نشسته بودیم و وی سر پیش افکنده بود ناگاه صیحه زد و بان صیحه از نظر ما غائب شد ما در یکدیگر نگریستیم و با یکدیگر گفتیم که این قصه را با ما هیچکس نگویید که خواهند گفت باز نادره دیگر آوردند سه روز بودیم که ویر اندیدیم و از وی خبری نشنیدیم و هر که از وی خبر پرسید می گفت مشغول است بعد از سه روز ناگاه دیدیم که از مسجد آمد متغیر اللون و از بیعتی که داشت کس را با وی امکان سخن نبود من با وی همیشه انبساط می کردم گفتم ایها الشیخ نزدیک من قدری بنیاز است اجازت میدهمی که بیارم و همیشه ویر این نیز تاز و خوش می آمد گفت بیار آوردم یک لقمه بخور دپس بپشت اشارت کرد که بخورید شیخ ابو عبد الله خفیف گفت که این زیدان روی بمن کرد و گفت که هیچ شکر نیست که این مرویت صادق است این حکایت را با ویر شنیدم حیل ساز که مرا با ویر شود و گفتم که از برای شیخ جامه خواب بپوش تا خواب کند و از این راه بیاید جامه خواب نداشت و وی در خواب من با این زیدان شستم و آن را بیان می کردم تا آن وقت که گفت با ویر داشتم شیخ ابو عبد الله خفیف را پرسیدند که آن حال چگونه بود گفت وی از مکان خود دور نشده بود اما ویر لباسی پوشیده بود بان از البصار غائب شد عبد الله القصار رحمه الله شیخ ابو عبد الله خفیف گفته است که عبد الله قصار گفت که وقتی بجزیت حج بیرون میرفتم مشایخ شیراز را دیدم گفتند چون بر سفل بن علی شد تستی در آنی سلام ما برسان و بگویی که ما بفضل تو معترف و هر چه می گویی با ویر داریم از تو چنین می شنیدیم که روز عرفه از جای خود بیرون میروی و بموقف عرفات با سایر حجج حاضر میشوی اگر این راست است ما را خبر ده که ما با این بیان و ایراد عبد الله قصار میگوید که قصد می کردم و بروی درآمد و سلام کردم و نشسته بود از آن بر خود پیچیده و تعلیقی از چوب پیش خود نهاده و چشم من باز مانده بود چون والی حیرانی هیبت بمن متولی شد سخن توانستم کرد در میان آنکه نشسته بودم زنی آمد گفت ایها الشیخ مرا بهر بیت بر جای مانده ویر آورده ام تا دعا کنی سهل گفت لَمْ يَكُنْ لَكَ حِمْلٌ اِلَى عِنْدِ رَبِّهِ اَنْ زِلْ در جواب گفت آذَنْتُ مِنْ عِنْدِكَ رَبِّهِ پس سهل بسوی من پست اشارت کرد و بر خاست و دست وی بگر فتم بر خاست و تعلیم پوشید و روان شد و آن زن نیز روان شد و ویر ابرو ناگهان شط آن صبی را دید در محرابی سهل ویر گفت دست خود را من ده آن زن گفت نمیتواند دست دادن سهل گفت آن زن را که دور شو آن صبی دست بوی داد و گفت بر خیز بر خاست و بکنار آمد سهل

و در رویا که اگر خجالت یابد زود باشد که برای شما جواهر آورد و آن محمد خفاف خواسته بود و هم گفته است که ابو محمد خفاف با مشایخ شیرازی یکای نشسته بودند سخن در مشاهد می رفت هر کس بقدر حال خویش سخن گفتند و ابو محمد خاموش بود مومل جصاص ویر گفت تو هم سخنی بگویی گفت نه سخن خوب که درین باب بود گفتند مومل گفت بهر حال تو هم سخنی بگویی گفت آنچه شما گفتید صد علم بود نه حقیقت مشاهده و حقیقت مشاهده آنست که حجاب منکشف شد و در اعیان بر بنی ویر گفتند تو این را از کجا میگوئی و این ترا چون معلوم شده است گفت در یادیه توبک بودم و فاقه و شفقت بسیار بمن رسید در مناجات بودم که ناگاه حجاب منکشف شد ویر دیدم بر عرض خود شسته سجده کردم و گفتم مَوْلَايَ مَا هَذَا امْكَانِي وَمَوْصِيَّيْكَ مِنْ قَوْمٍ اِنْ سَخَنَ شَيْئُهُمْ نَبِهْمُ فَاَمَوْشُ شَدِيدٌ مَوْلَايَ ویر گفت بر خیز تا بعضی مشایخ را زیارت کنیم بر خاست مومل دست ویر گرفت و بخانه ابن سعدان محدث درآمد و سلام گفتند ابن سعدان تعظیم و ترحیم ایشان کرد مومل گفت آيْهَا الشَّيْخُ نَزَيْدُكَ اَنْ تَرْوِي لَنَا الْحَدِيثَ الْمَرْوِيَّ عَنْ النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ اِنَّهُ قَالَ لِلشَّيْطَانِ عَرِّضَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ اِذَا ارَادَ بَعْدُ فِتْنَةً كُشِفَ لَهُ عَنْهُ ابْصَارُكَ فَقَالَ بَلَى فَاَنْتَ تَرَى فَاَنْتَ تَكُنْ فَاَنْتَ تَكُنْ وَاسْتَدَّ اَنْ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ لِلشَّيْطَانِ عَرِّضَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ اِذَا ارَادَ بَعْدُ فِتْنَةً كُشِفَ لَهُ عَنْهُ جُوهَرٌ مِنْ جَوْهَرِ جَبَرُوتٍ نَزَيْدُكَ اَنْ تَرْوِي لَنَا الْحَدِيثَ الْمَرْوِيَّ عَنْ النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ اِنَّهُ قَالَ لِلشَّيْطَانِ عَرِّضَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ اِذَا ارَادَ بَعْدُ فِتْنَةً كُشِفَ لَهُ عَنْهُ جُوهَرٌ مِنْ جَوْهَرِ جَبَرُوتٍ



صاحب ساریه را گفت برو پس صبی را گفت وضو ساز و دو رکعت نماز بگزار چنان کرد پس آن زن را گفت دست وی بگیر بگیرت و بایکدیگر برقتند عبد الله گفت چون آنرا دیدم دشت من برفت انبساط کردم و رسالت مشایخ را رسانیدم سهل ساعتی سر پیش افکند بعد از آن گفت یا دوت آهوه کلا القوم یؤمنون بالله یفعل ما یشاء فقلت نعم قال فما سئوالهم عن ذلک ابراهیم المتوکل رحمه الله تعالی شیخ ابو عبد الله خفیف گفته است که یک ازین طائفه با من گفت بجزایر یمن رفتم دیدم که ابراهیم متوکل جامهای خود پر شده در آفتاب انداخته ویران گفتم بیاتاب ویم و با هم چیز خوریم پیر این خود را بچنان تر پوشیده و با هم همراه شد چون مقدار راه بر فتم دیدم که اندک عنب الشکب در راه بیفتاده بود آنرا برداشت و پاک بست و بخورد و نشست و گفت تو برو که مرا همین کفایتست هر چند جدم کردم نیاید یکی ازین مشایخ ابراهیم متوکل را گفت می خواهم که درین ماه نزدیک من افطار کنی قبول کرد و نشست بر گفت بر خیز تا بخور کنیم بر خاست گفت آن سفره افروزد آر گفت من این نه کنم زیرا که این حرکت است در اسباب و من در اسباب حرکت نمی کنم یک شب ویران دید که سفره پیش نهاده و چیزی می خورد گفت نه گفتی که من در اسباب حرکت نمی کنم پس این هیئت گفت و الله که من در اسباب حرکت نکردم از جای خود بر فاستم سر من بر سفره آمد در پیش افتاد این است که می خورم ابو طالب خریج بن علی رحمه الله شیخ ابو عبد الله خفیف گفته است که ابو طالب خریج از صحاب صبیذ بود بشیر از آمد و علت شک داشت مشایخ گفتند که خدمت او را که اختیار می کند گفت من اختیار کردم شب قریب بشان زده هفده بار بر میخواست یکی از بشان نشسته بودم و خیلی از شب گذشته بود چشم من گرم شد یکبار آواز داده بود نشنیده بودم دیگر بار آواز داد بر خاستم و طشت پیش بردم گفت ای فرزند وقتی که خدمت مخلوق را بچو خود نیکو نتوانی کرد خدمت خالق را چگونه بجای توانی آورد و هم و س گفته است که وقتی غایب بودم آواز داد که شیرازی من نشنودم دیگر باره آواز داد و گفت شیراز س هیتن کعتک الله من شتافتم و طشت بوسه بردم علی و یلم از شیخ ابو عبد الله پرسید که تو آن کعتک الله را از و س چون شنیدی گفت چون رحمتک الله و شیخ الاسلام گفت فلاح نباشد مردی را که اول

فکر گفت یا دوست یا یعنی ای دوست آیا این گروه باینکه می کنند خدای تعالی اینجانی خواهد گفتم آری گفت پس چیست سوال ایشان از آن یعنی از رفتن تو گفت چون شب آمد بنا بر آنکه تصور دعا علیه نبوده مقصود وی ناصیب بوده که خدمت نیکو بایکدیگر

استاد و پیر نه کشیده باشد و قفای و س نخورده باشد و کعتک الله او نه شنیده و یوحسک الله بر نداخته بود و پدر و ناکامی زنده نگشته باشد وی خود رسته باشد لا یفکر استاد و پیر و یا پدر و بے پدر بسک زک و لا یفکر نباشد که بی استاد و پیری و از اذن پشت آمد شیخ ابو طالب گفته شیرازی این چه آواز بود ابو عبد الله خفیف گفت که من بشان زده یک با قلی خشک می خورم و هر روز با کم می آوردم تا اکنون بانورده با قلی آوردم در ماه شیخ ابو طالب گفت شیراز س این را بنواز که آنچه مرا افتاده از آن افتاد که با ابو الحسن مزین در دعوت حاضر شدم بره بریان برانیده آوردند و من عهد داشتم که بریان نخورم دست خود از آن کشیده داشتم ابو الحسن مزین گفت کل کلا انت یعنی بخور بے آنکه خود را در میان منی مگمان بر دهم که حال چنانست که می گوید یک نیمه بخورم احساس کردم که ایمان از من بیرون رفت و من از آن وقت هر روز باز بیشتر میروم شیخ الاسلام گفت یعنی ویرا پوشش و استتار افتاد که ایمان و س معاینه بود ایمان تو شهادتست و ایمان عارف مشاهده و شیخ ابو عبد الله خفیف گفته است هیچ چیز نیست مرید را از بیان مندر از مسامحه نفس در رخصت جستن قبول تا ویلات و هم شیخ ابو عبد الله خفیف گفت که اول مجلسی که ابو طالب در شیراز داشت پلاسی پوشیده بود و عصائی در دست گرفته آمد و بر کرسی نشست و من پهلوی او بودم مردم نگرست و گفت خندانم چه گویم گنا هکاری ام میان گنا هکاران و بگریست و مردم را بگریانید و فریاد و گریه مردم از مجلس برخاست ویرا قبول غلیم پدید آمد که خاک قدمهای من بپشت شقای بیماران می گرفتند بعد از آن سببی واقع شد که هیچکس بوسه التفات نکرد و از و س همه کس اعراض کردند از شیراز بفارس رفت و آنجا هم کس بوسه التفات نکرد از آنجا با صفهان رفت من بعلی سهل چیزه نوشتم و شرح محل و مقام بوسه بردم و س بر علی سهل در نیامد و در باره بوسه سخنان گفت علی سهل از وی اعراض کرد از آنجا بکوهستان عراق رفت و بهمان در آمد ابو علی وارجی عامل همان بود پرسید که حاجت تو چیست گفت اولی و س که دارم ابو علی آنرا داد و پرسید که دیگر چه حاجت داری گفت در فلان موضع از برای من رباطی بساز ساخت با آنجا آمد و آنرا سیاه ساخت و پلاس سیاه پوشید و در آنجا می بود تا از دنیا رفت شیخ الاسلام گفت جوانمرد آنست که چون ویرا مصیبت رسد یا

فکر احسان کرد و مراخ یعنی خفیف است این که عبارت از است از و س بکوب خفیف که نشسته مضمون شهادت است چنانکه بیان کرده ایمسان تو شهادت است یعنی کل شهادت واعتقاد بضمون آن















روز یک با یکی از اصحاب آنرا باز گفتم بعد از آن دیگر نه شنیدم صاحب فتوحات مکیه رضی الله عنه می آرد که شیخ روز بجهان در مکّه مجاور بوده و گمان کثیر الزعمات فی حال و جده فی الله بحیث آنکه گمان کثیر الزعمات علی الطائیفین بالبیئت فكان یطوف علی سطوح المحرم و گمان صادق الحال ناگاه محبت زنی مغنیه مبتلا شد و به یکس نمیدانست و آن وجد و صیحهائی که در وجد فی الله میزد و به جهان باقی بود اما اول از برای خدای تعالی بود و این زمان از برای مغنیه دانست که مردم را چنان عقدا خواهد شد که وجد و صیحات وی این مان نیز از برای خدا تعالی است عز و جل به مجلس صوفیه حرم آمد و خرقة خود بیرون کرد و پیش ایشان انداخت و قصه خود را با مردم گفت و گفت میخواهم که در حال خود کاذب باشم پس خدمت مغنیه را لازم گرفت حال عشق و محبت من را با مغنیه گفتند و گفتند که وے از اکابر اولیاء الله است مغنیه توبه کرد و خدمت ویرایش گرفت محبت آن مغنیه از دل وے زائل شد مجلس صوفیه آمد و خرقة خود در پوشید و توفی رحمه الله فی سنه ست و ستا به نصف محرم الحرام شیخ ابوالحسن کرد و وی رحمه الله صاحب علم و تقوی بود شصت سال در خانه که در شیراز داشت منزوی شد که جز با دای نماز جمعه و کفایت بعضی مهمات علی سبیل التذکره بیرون نیامد و حضر علیه السلام احیاء تاهروی ظاهر میشد و صحبت میداشتند گفته اند که سبب وفات وی آن بود که شعله بروی در آمد و گفت اینجا مرویست که میگویی که نفس من چون نفس عیسی است علیه السلام زیرا که وے مرده طبیعت را زنده میکرد و من مرده غفلت را زنده می کنم شیخ ابوالحسن ای کشید و گفت یا رب مرا عمر دراز وادی تازمانی را دریافتم که در وی مثل این سخنان می شنوم دیگر زندگانی نخواهم شکم وی در گرفت بر همان بر رفت فی آخر محرم الحرام سنه ست و ستا به چون شیخ روز بجهان بقلی بیمار شد شیخ ابوالحسن کرد و وی و شیخ علی سراج که مردی بزرگ و عارف بود و اولاد شیخ روز بجهان را فال می شد بعبادت وی آمدند شیخ روز بجهان روی ایشان کرد و گفت بیایید که از قید این حیات جسمانی و زندگانی فانی بیرون آییم و بحیات ابدی روحانی متصف شویم ایشان قبول کردند شیخ گفت من پیش از شما میروم و تو ای ابوالحسن بعد از پانزده روز بمن میری و تو ای علی بعد از یکماه شیخ در نصف محرم بر رفت و شیخ حسن در آخر آن ماه

فوله و کان کثیر الزعمات فی حال و جده فی الله بحیث آنکه گمان کثیر الزعمات علی الطائیفین بالبیئت فكان یطوف علی سطوح المحرم و گمان صادق الحال ناگاه محبت زنی مغنیه مبتلا شد و به یکس نمیدانست و آن وجد و صیحهائی که در وجد فی الله میزد و به جهان باقی بود اما اول از برای خدای تعالی بود و این زمان از برای مغنیه دانست که مردم را چنان عقدا خواهد شد که وجد و صیحات وی این مان نیز از برای خدا تعالی است عز و جل به مجلس صوفیه حرم آمد و خرقة خود بیرون کرد و پیش ایشان انداخت و قصه خود را با مردم گفت و گفت میخواهم که در حال خود کاذب باشم پس خدمت مغنیه را لازم گرفت حال عشق و محبت من را با مغنیه گفتند و گفتند که وے از اکابر اولیاء الله است مغنیه توبه کرد و خدمت ویرایش گرفت محبت آن مغنیه از دل وے زائل شد مجلس صوفیه آمد و خرقة خود در پوشید و توفی رحمه الله فی سنه ست و ستا به نصف محرم الحرام شیخ ابوالحسن کرد و وی رحمه الله صاحب علم و تقوی بود شصت سال در خانه که در شیراز داشت منزوی شد که جز با دای نماز جمعه و کفایت بعضی مهمات علی سبیل التذکره بیرون نیامد و حضر علیه السلام احیاء تاهروی ظاهر میشد و صحبت میداشتند گفته اند که سبب وفات وی آن بود که شعله بروی در آمد و گفت اینجا مرویست که میگویی که نفس من چون نفس عیسی است علیه السلام زیرا که وے مرده طبیعت را زنده میکرد و من مرده غفلت را زنده می کنم شیخ ابوالحسن ای کشید و گفت یا رب مرا عمر دراز وادی تازمانی را دریافتم که در وی مثل این سخنان می شنوم دیگر زندگانی نخواهم شکم وی در گرفت بر همان بر رفت فی آخر محرم الحرام سنه ست و ستا به چون شیخ روز بجهان بقلی بیمار شد شیخ ابوالحسن کرد و وی و شیخ علی سراج که مردی بزرگ و عارف بود و اولاد شیخ روز بجهان را فال می شد بعبادت وی آمدند شیخ روز بجهان روی ایشان کرد و گفت بیایید که از قید این حیات جسمانی و زندگانی فانی بیرون آییم و بحیات ابدی روحانی متصف شویم ایشان قبول کردند شیخ گفت من پیش از شما میروم و تو ای ابوالحسن بعد از پانزده روز بمن میری و تو ای علی بعد از یکماه شیخ در نصف محرم بر رفت و شیخ حسن در آخر آن ماه

شیخ علی در نصف صفر رحمه الله تقائی ابو عبد الله بلیانی رحمه الله لقبی او عبد الله بن از فرزندان شیخ ابو علی دقاق است و نسب وی با شیخ ابو علی بدین گونه هست عبد الله بن سعود بن محمد بن علی بن احمد بن عمر بن اسمعیل بن ابی علی الدقاق قدس الله سرهم و استاد ابو علی را یک پسر بوده است اسمعیل و یک دختر فاطمه بانو منکوه شیخ ابوالقاسم قشیری رحمه الله و سلسله خرقة من چنین است که وی خرقة از پدر خود دارد و ضیاء الدین سعود و امام الدین جود نیز گویند وی از شیخ اخیل الدین شیرازی دوی از شیخ رکن الدین سجاسی و وے از شیخ قطب الدین ابوالرشید بهری دوی از شیخ جمال الدین عبد الصمد بن سجاسی و هر دو از شیخ النجیب سرودی قدس الله تقائی اسرار بهم وی گفته است که در او اهل از خلق انفراد حتم و یازده سال که کوه کلام بسر بردم چون از کوه باز آمدم بصحبت زاهد ابوبکر همدانی رحمه الله تقائی پیوستم دوی مردی صاحب کرامت بود و فرستی صادق داشت و در وی همه آن بود که هر شب بر فغانی و عصا آمین داشت آنرا در زیر زنجیران گرفت و تا روز بر پای ایستادی من نیز بموافقت وی از عقب وی ایستادم وی وقتها روی بمن باز پس کرد و غیرت آوردی و گفتی بجزو جائی بخسب من بر زمین می نشستم تا که مشغول کار خود می شد و دیگر بر منجاستم و موافقت وی می کردم تا آنگاه که حال وی بمن فرو آمد آنگاه تنهایی گزیدم و زاهد ابوبکر رحمه الله از غایت انبساط که داشت با من مرا لولی می گفت شنیدم که روزی می گفت که لولی آمد و از من چیزی گرفت و هر دو نمیدانم که بکار رفت بعد از چند گاه پیش من رفتم فرمود که کجا بودی و چه آوردی تو وضع نمودم و هیچ نگفتم چون ساعتی نبشستم زاهد رحمه الله از من سوالی کرد که جواب آن این بود که من گفتم که من غیر خدا نیستم زاهد گفت سخن منصور آوردی من گفتم من بیک آه که بر آرم تو انم که صد هزار چون منصور پیدا کنم چون این گفتم زاهد عصا بر گرفت و بر من انداخت من از جای بجهتم و آن عصا از خودم و کردم زاهد مرا و شام غلیظ داد و گفت منصور را بردار که در دنگر نخت و تو از یک عصای من گریزی جواب دادم که آن از ناتمامی منصور بود و گرنه بگریختی که نزد حق سبحانه و تعالی و تقدس همه کی است چون این گفتم زاهد گفت مگر گویا ای خورده گفتم آری گویا ای خورده ام اما از غرر حقیقت زاهد فرمود که شاد خوردی و نیک خوردی بیایر سجاده نشین و آنرا نگاه دار بعد از آن زاهد گفت

۲۴۳  
نجات الانس  
۲۴۲  
نجات الانس  
۲۴۱  
نجات الانس  
۲۴۰  
نجات الانس  
۲۳۹  
نجات الانس  
۲۳۸  
نجات الانس  
۲۳۷  
نجات الانس  
۲۳۶  
نجات الانس  
۲۳۵  
نجات الانس  
۲۳۴  
نجات الانس  
۲۳۳  
نجات الانس  
۲۳۲  
نجات الانس  
۲۳۱  
نجات الانس  
۲۳۰  
نجات الانس  
۲۲۹  
نجات الانس  
۲۲۸  
نجات الانس  
۲۲۷  
نجات الانس  
۲۲۶  
نجات الانس  
۲۲۵  
نجات الانس  
۲۲۴  
نجات الانس  
۲۲۳  
نجات الانس  
۲۲۲  
نجات الانس  
۲۲۱  
نجات الانس  
۲۲۰  
نجات الانس  
۲۱۹  
نجات الانس  
۲۱۸  
نجات الانس  
۲۱۷  
نجات الانس  
۲۱۶  
نجات الانس  
۲۱۵  
نجات الانس  
۲۱۴  
نجات الانس  
۲۱۳  
نجات الانس  
۲۱۲  
نجات الانس  
۲۱۱  
نجات الانس  
۲۱۰  
نجات الانس  
۲۰۹  
نجات الانس  
۲۰۸  
نجات الانس  
۲۰۷  
نجات الانس  
۲۰۶  
نجات الانس  
۲۰۵  
نجات الانس  
۲۰۴  
نجات الانس  
۲۰۳  
نجات الانس  
۲۰۲  
نجات الانس  
۲۰۱  
نجات الانس  
۲۰۰  
نجات الانس  
۱۹۹  
نجات الانس  
۱۹۸  
نجات الانس  
۱۹۷  
نجات الانس  
۱۹۶  
نجات الانس  
۱۹۵  
نجات الانس  
۱۹۴  
نجات الانس  
۱۹۳  
نجات الانس  
۱۹۲  
نجات الانس  
۱۹۱  
نجات الانس  
۱۹۰  
نجات الانس  
۱۸۹  
نجات الانس  
۱۸۸  
نجات الانس  
۱۸۷  
نجات الانس  
۱۸۶  
نجات الانس  
۱۸۵  
نجات الانس  
۱۸۴  
نجات الانس  
۱۸۳  
نجات الانس  
۱۸۲  
نجات الانس  
۱۸۱  
نجات الانس  
۱۸۰  
نجات الانس  
۱۷۹  
نجات الانس  
۱۷۸  
نجات الانس  
۱۷۷  
نجات الانس  
۱۷۶  
نجات الانس  
۱۷۵  
نجات الانس  
۱۷۴  
نجات الانس  
۱۷۳  
نجات الانس  
۱۷۲  
نجات الانس  
۱۷۱  
نجات الانس  
۱۷۰  
نجات الانس  
۱۶۹  
نجات الانس  
۱۶۸  
نجات الانس  
۱۶۷  
نجات الانس  
۱۶۶  
نجات الانس  
۱۶۵  
نجات الانس  
۱۶۴  
نجات الانس  
۱۶۳  
نجات الانس  
۱۶۲  
نجات الانس  
۱۶۱  
نجات الانس  
۱۶۰  
نجات الانس  
۱۵۹  
نجات الانس  
۱۵۸  
نجات الانس  
۱۵۷  
نجات الانس  
۱۵۶  
نجات الانس  
۱۵۵  
نجات الانس  
۱۵۴  
نجات الانس  
۱۵۳  
نجات الانس  
۱۵۲  
نجات الانس  
۱۵۱  
نجات الانس  
۱۵۰  
نجات الانس  
۱۴۹  
نجات الانس  
۱۴۸  
نجات الانس  
۱۴۷  
نجات الانس  
۱۴۶  
نجات الانس  
۱۴۵  
نجات الانس  
۱۴۴  
نجات الانس  
۱۴۳  
نجات الانس  
۱۴۲  
نجات الانس  
۱۴۱  
نجات الانس  
۱۴۰  
نجات الانس  
۱۳۹  
نجات الانس  
۱۳۸  
نجات الانس  
۱۳۷  
نجات الانس  
۱۳۶  
نجات الانس  
۱۳۵  
نجات الانس  
۱۳۴  
نجات الانس  
۱۳۳  
نجات الانس  
۱۳۲  
نجات الانس  
۱۳۱  
نجات الانس  
۱۳۰  
نجات الانس  
۱۲۹  
نجات الانس  
۱۲۸  
نجات الانس  
۱۲۷  
نجات الانس  
۱۲۶  
نجات الانس  
۱۲۵  
نجات الانس  
۱۲۴  
نجات الانس  
۱۲۳  
نجات الانس  
۱۲۲  
نجات الانس  
۱۲۱  
نجات الانس  
۱۲۰  
نجات الانس  
۱۱۹  
نجات الانس  
۱۱۸  
نجات الانس  
۱۱۷  
نجات الانس  
۱۱۶  
نجات الانس  
۱۱۵  
نجات الانس  
۱۱۴  
نجات الانس  
۱۱۳  
نجات الانس  
۱۱۲  
نجات الانس  
۱۱۱  
نجات الانس  
۱۱۰  
نجات الانس  
۱۰۹  
نجات الانس  
۱۰۸  
نجات الانس  
۱۰۷  
نجات الانس  
۱۰۶  
نجات الانس  
۱۰۵  
نجات الانس  
۱۰۴  
نجات الانس  
۱۰۳  
نجات الانس  
۱۰۲  
نجات الانس  
۱۰۱  
نجات الانس  
۱۰۰  
نجات الانس  
۹۹  
نجات الانس  
۹۸  
نجات الانس  
۹۷  
نجات الانس  
۹۶  
نجات الانس  
۹۵  
نجات الانس  
۹۴  
نجات الانس  
۹۳  
نجات الانس  
۹۲  
نجات الانس  
۹۱  
نجات الانس  
۹۰  
نجات الانس  
۸۹  
نجات الانس  
۸۸  
نجات الانس  
۸۷  
نجات الانس  
۸۶  
نجات الانس  
۸۵  
نجات الانس  
۸۴  
نجات الانس  
۸۳  
نجات الانس  
۸۲  
نجات الانس  
۸۱  
نجات الانس  
۸۰  
نجات الانس  
۷۹  
نجات الانس  
۷۸  
نجات الانس  
۷۷  
نجات الانس  
۷۶  
نجات الانس  
۷۵  
نجات الانس  
۷۴  
نجات الانس  
۷۳  
نجات الانس  
۷۲  
نجات الانس  
۷۱  
نجات الانس  
۷۰  
نجات الانس  
۶۹  
نجات الانس  
۶۸  
نجات الانس  
۶۷  
نجات الانس  
۶۶  
نجات الانس  
۶۵  
نجات الانس  
۶۴  
نجات الانس  
۶۳  
نجات الانس  
۶۲  
نجات الانس  
۶۱  
نجات الانس  
۶۰  
نجات الانس  
۵۹  
نجات الانس  
۵۸  
نجات الانس  
۵۷  
نجات الانس  
۵۶  
نجات الانس  
۵۵  
نجات الانس  
۵۴  
نجات الانس  
۵۳  
نجات الانس  
۵۲  
نجات الانس  
۵۱  
نجات الانس  
۵۰  
نجات الانس  
۴۹  
نجات الانس  
۴۸  
نجات الانس  
۴۷  
نجات الانس  
۴۶  
نجات الانس  
۴۵  
نجات الانس  
۴۴  
نجات الانس  
۴۳  
نجات الانس  
۴۲  
نجات الانس  
۴۱  
نجات الانس  
۴۰  
نجات الانس  
۳۹  
نجات الانس  
۳۸  
نجات الانس  
۳۷  
نجات الانس  
۳۶  
نجات الانس  
۳۵  
نجات الانس  
۳۴  
نجات الانس  
۳۳  
نجات الانس  
۳۲  
نجات الانس  
۳۱  
نجات الانس  
۳۰  
نجات الانس  
۲۹  
نجات الانس  
۲۸  
نجات الانس  
۲۷  
نجات الانس  
۲۶  
نجات الانس  
۲۵  
نجات الانس  
۲۴  
نجات الانس  
۲۳  
نجات الانس  
۲۲  
نجات الانس  
۲۱  
نجات الانس  
۲۰  
نجات الانس  
۱۹  
نجات الانس  
۱۸  
نجات الانس  
۱۷  
نجات الانس  
۱۶  
نجات الانس  
۱۵  
نجات الانس  
۱۴  
نجات الانس  
۱۳  
نجات الانس  
۱۲  
نجات الانس  
۱۱  
نجات الانس  
۱۰  
نجات الانس  
۹  
نجات الانس  
۸  
نجات الانس  
۷  
نجات الانس  
۶  
نجات الانس  
۵  
نجات الانس  
۴  
نجات الانس  
۳  
نجات الانس  
۲  
نجات الانس  
۱  
نجات الانس



آنکه گفتی که از ناتمامی منصور بود که نگر بخت او را برادر کرد و ندیده دلیل گفتی گفتیم دلیل آنست که هر سوار  
 که دعوی سوار می کند و اسب بتازد چنانکه عنان از دست دی نرود و اگر برود تواند که سر  
 اسب باز گیرد راست گفته است که وی سوار چالاک است و اگر سر اسب باز نتواند گرفت و  
 در سوار می ناتمام است چون این بگفتم زاهد تصدیق فرمود که راست گفتی من از تو دیده در کسی  
 ندیده ام و هم می گفته که مرا گفتند که یکی از اصحاب شیخ شهاب الدین سهروردی قدس الله  
 روحه که وی را شیخ نجیب الدین بخش می گویند بشیر آمده است بسیار خرم شدم از آنجست که از مقامات  
 و احوال صوفیان آنچه دانسته بودم حاصل کرده بودم و طلب زیادی می کردم و پندرم میگفت که  
 من آنچه از خدا یتعالی خواسته بودم بعد از اتمام و آنچه بر من بمقدار در پیچه کشادند برود  
 بمقدار در وازه کشادند بر فاستم و بشیر از رستم و بخدمت شیخ نجیب الدین مشرف شدم و چیزی  
 چند از احوال و مقامات و واقعات خود باو می گفتم همه را نیک استماع کرد و هیچ جواب  
 نگفت ساعتی پیشستم و از آنجا بیرون آمدم بعد از آن که بجهت ضرورتی غریبت مراجعت شد  
 با خود گفتم بروم و شیخ نجیب الدین را به بنیم تا چه می گوید چون بدرخانه وی رسیدم گفتند که  
 در اندرونست برود در آن خانه بیرون که شیخ آنجانی نشیند بنشین تا بیاید و چون آنجا پیشستم  
 در پیش سجاده می خیزد دیدم که هر چه با من گفته بودم همه را آنجا نوشته بود با خود گفتم شیخ  
 بآن محتاج بوده است که نوشته است حال دی ابدانستم که تا کجاست نه نشستم و بیرون آمدم  
 چون بگازردن رسیدم بانگی بر خود زدم و غیرت بنازی در خود پیدا کردم و در خلوت نشستم  
 و هر چه از خدای می خواستم به پنج روز در آن خلوت بمن داد و در شیراز بود روزی بخانه  
 شیخ سعدی در آمد شیخ سعدی بکشت فلوس بیاورد و در نظر می نهاد و گفت بفرماید تا  
 در دیشان این تبرک بسفره دهند وی گفت ای سعدی فلوس می آورم برود آن طرف  
 آنچه بیا که شصت و دو آتی در آن نهاده تا در دیشان بسفره دهند و در حال شیخ سعدی بر رفت  
 و آن طرف بیاورد و همچنانکه می فرموده بود و آنرا بفرستاد و او بر اے در دیشان سفره تمام  
 آورد و دند شیخ را مرید می بود طباطبائی که در بازار آتش بختی هرگاه که شیخ بدر دکان و می رسید  
 کاسه آتش گرفته و همچنان ایستاده بخورد می روزی کاسه آتش در دست داشت که در پیشی بود

سوار  
دعوی  
اسب  
باز  
را  
یعنی  
منصور  
مقدار  
حال  
بود  
بنیم  
جای  
در پیشی  
بنشین  
است  
از  
ک  
ب  
ب  
از  
حق  
است  
در

خرقه سفید زار می بکلفت پوشیده سلام کرد و گفت میخواهم که مرا با الله تعالی دلاست کنی و بگوئی  
 که فائده در چیست تا چنان کنم شیخ کاسه آتش که در دست داشت بوی داد و گفت از بنیاد کالین بیان بخور  
 در دیشان آن را بستید و بخور چون از طعام فارغ شد گفت این است که بطعام آلوده هم با این خرقة  
 پاک کن و هرگاه که چیزی بخوری چنین میکنی گفت ای شیخ این توانم کردم بخوری دیگر اشارت کن  
 گفت چون اینقدر توانستی کرد هر چیز دیگر که ترا بگویم هم توانی کرد برود این کار نیستی یکی از مریدان  
 شیخ در کوچه عزلت گرفته بود ماری پیش وی رسید خواست که وی را بگیرد و مار را بگیرد و اعتقاد می  
 آماس کرد و خبر شیخ رسید جمعی را فرستاد تا او را آورند گفت آن مار را چرا بگریختی تا ترا زخم زد و گفت  
 شیخ تو گفته که غیر خدا نیست من آن مار را غیر خدا ندیدم ازین جهت وی را گرفتم و مار را بگریفتم شیخ  
 فرمود که هرگاه خدای تعالی را بلباس قمر بنی بگریزد و به نزدیک دی مرود اگر چنین کند که این ساعت  
 در آن اقتاده پس دست در زیر سروی کرد و وی را باز نشانند و گفت من بعد گستاخی چنین میکنم تا  
 وقتی که در اینک نشناسی آنگاه دعای کرد و باد برود و مید آماس باز نشست و شفا یافت  
 گفته است در پیشی نه ناز و روزه است و نه احیا و شبست این جمله سیاب بندگی است در پیشی رنج نیست  
 اگر این حاصل کنی وصل گردی و هم گفته است خدای دان باشد و اگر خدای دان آید خود دان نیز میباشد  
 از برای آنکه چون خود در آن نباشد خدای دان نباشد پس فرموده که ازین بهتر بگویم خدای باشد اگر  
 خدای نباشد خود میباشد و اگر خود نباشد خدای باشد روزی زیارت شیخ روز بجهان نقلی قدس سره  
 رفته بود و شیخ صدر الدین روز بجهان قدس سره بر سر تربت پر خسته بود چون شیخ عبد الله در برابر  
 قبر می ایستاد شیخ صدر الدین بفرموده و مدتی بایستاد و نشست و باز برخاست و مدتی  
 دیگر بایستاد و شیخ عبد الله بوی التفات نکرد چون از زیارت فارغ شد گفت شیخا دیگر گاه هست که بر پای  
 ایستاده ام و شما پنج التفات نفرمودید گفت که شیخ روز بجهان ناری بدست من داده بود و بخوردن آن  
 مشغول بودم و از جمله اشعار و بیست و هجده جلدی پاک پاکیم و فی زانش و باد و آب و خاکیم  
 از هستی و نیستی همیشه به عریان شده ایم و جامه چاکیم و حقیقت جز خدا دیدن روانست  
 که بیشک هر دو عالم جز خدا نیست و نیگویم که عالم او شده نه که این نسبت با و کردن روانست  
 نه او عالم شد و نه عالم او شده همه او را چنین دیدن خطایست رباعی تاق بدو چشم سوز بنیم هر دو دم

ع  
قول خدای دان  
باشید  
سعی  
آگاه  
و از خلق غافل  
و اگر نتوانید  
کنید که اول از  
خود غافل گردید  
آگاه شوید  
قول خدای دان  
حسب  
از نشانی  
واقع  
نم  
ساز  
چنین  
نیست  
اهد  
شده  
بر  
خطا  
دست  
بنابر  
اشیئت  
ع



از پای طلب می نه نشینم هر دم بگویند خدا بچشم سرتوان دید آن ایشانند من چنینم هر دم  
وفات وی در روز عاشورا است و ثمانین و ستاده بوده قدس الله تعالی روحه شایع  
**جمال الدین محمد باکلی** از رحمة الله كان شيخا وجيها يحيى المنظر ذكره  
المختبر في الجاهليات وخلقوايت واوراد كثيره من العبادات والطلاعات  
وكان كليات سر و حائنه و اشارات رحمة الله عليه شيخ ابو عبد الله بلياني قدس سره  
فرموده است که در آن زمان که فرو سال بودم شیخ جمال الدین باکلی را در محبت پدرم خواهم  
ضیاء الدین سعید رحمه الله می بود و من پیوسته بکر مشغول می شدم و آواز خوش دهنم و از برکت  
جمعیت خاطر خود و قهرا در آواز ذکر گفتن چیزی از اشعار تبریز می خواندم شیخ جمال الدین گوش شنوا و از  
من میکرد و از آن وقت وی خوش می شد و من از حال وی خبر نداشتم که بمن گوش میداد و از آنچه  
میخواندم خاموش می شدم و دیگر بکر مشغول می شدم و یکی از روزها شیخ جمال الدین نزدیک من  
و گفت ای شیخ عبد الله چرا چنین میکنی که در آشنای ذکر گفتن چیزی خوش میخوای و ما گوش بتوی داریم  
و تو خاموش می شوی و ما را نیم بسمل می گزاری دیگر چنین مکن و خاطر های درویشان را  
بخر چون از تو آوازی خرن و پدرم نیز ضیاء الدین سعید همچنان فرمود سخن ایشان را قبول  
کردم و گفته است که در تفسیر قول الله تعالی و اعبدوا ربك حتى ياتيك اليقين يقينيت  
جز عیان عین قدیم نیست عیان عین قدیم بے صورت عمل عبادتست و یقینی که بهتر از عمل است نیست  
و صورت عمل بے نیت عیان عین قدیم عبادت نبود بلکه رسم و عادت بود و طالب آنست که مطلوب  
او جز عیان عین قدیم نیست هر چه جز عیان عین قدیم است پیش وی محال باطل است و توفی  
رحمة الله فی منته است و محسن و سبعاية و قبر وی در شیلانست موسی بن عمران خیر قری رحمه الله  
بزرگ بوده بحیرت پیر شیخ ابو عبد الله الطاقی است و شیخ الاسلام گفت قدس سره که ابو عبد الله  
خفیف را با شیخ موسی بن عمران نقاری افتاد بوی نامه با پیغام فرستاد که من در شیلان هزار مرید  
دارم که اگر از هر یکی هزار دینار خواهم شب را ضامن خواهند موسی بن عمران جواب باز داد که من در  
حیرت هزار دشمن دارم که هر گاه بر من دست یابند مرا تا شب درنگ نهند و زنده نگذارند صوفی تو  
باشی یا من خواجہ علی حسن بن حسن کوفانی قدس سره العزیز خواجہ حسن شیخ کرمان بود و

بالکمال من نفحات الانس  
و سکون قون و جم و لام  
بطله ۲۳  
شیخ و جہابی المنظر الخفی  
پیری بود در وی شناس  
با قدر و جہاد و نیکو رزی  
دیگر از حکایت صاحب  
بسیار از نفس عبادت  
و طاعت و بر استخوان  
روح اسباده و اشارات  
رحمة الله فی اشارات  
شفاق حجت رحمت  
و یقینی که بهتر است است  
عمل نیست از اشارات است  
معنی حدیث نبوی صریح  
عمل نیست مومن بے نیت  
از عمل وی ۲۴  
بسیار سکون با نیت  
تجانیه و منور  
فاکونای نیت و نیت  
عقودی و نیت  
نیت از نیت توفی شد  
و نیت صد نیت  
۱۲

متاخر ترین مشایخ آنجا بوده و در وفات و کثرت و کاری بنظام و مرید بسیار و معاملات نیکو دعوی  
مریدی شیخ عمورودی تا شیخ عموز دنیا نرفت وی پشت باز نکرد یعنی بر مسند ارشاد نشست  
شیخ الاسلام گفت که در کرمان میان خواجہ علی حسن میان خلیل خازن که یکی از صوفیان بود و نقار  
افتاد خلیل بن خواجہ علی حسن نامه فرستاد و در آن نوشت که تو از باید و تا چاشتگاه دارد و شربت  
و گوارش بخوری تا طعام خوش بتوانی خورد و از ترنم و مران باید و تا چاشتگاه گریه باید گشت  
که چیزی یابم که بخورم صوفی تویی یا من مشایخ طعن میزدند و می پسندیدند قبول چنین قبول خشن  
خلق را از مس زهر غرور که در آن است ایشان مایه تو خورد و نفس غبارا معجب کنند تا از خود  
در گذرد اگر الله تعالی نگاه ندارد این عقیده عظیم است این قوم را میره نیشابوری رحمه الله علیه  
پیری بوده بزرگ از صوفیان و ملا متی براه بر نیشابور رفت بزیارت یا بکار دیگر کاظم با و  
وی را آنجا قبول عظیم خاست و مریدان بسیار پیدا آمدند وی از آن سرخ می بود و شغل دل می  
افزود چون باز گشت خلق بسیار با او پیرون آمدند و با وی در رفتن ایستادند از خادم پرسید  
که اینان که اند گفت بخدمت تومی آیند صبر کرد و هیچ نگفت تا بسرا بالائی رسید و با وی سخت  
بمحبت بند شلوار یکشاد و بول آغاز کرد چنانکه جامهای خود و جامهای ایشان را پدید کرد آن قوم گفتند  
احسن زهی شیخ و زهی معاملات نیکو همه از وی منکر باز گشتند و آن خادم که با وی بود پس و  
میرفت دل پراکنکار که این چه بود که همه جمع میدان با ارادتها تاز و نظر های نیکو  
می آیند برین که وی چه کرد میره میرفت تا آب رسید با موقع و جامه به آب درآمد و جامه او من خود  
پاک بشت و پیرون آمد و در رفتن ایستاد و روی باز پس کرد و خادم را گفت که باید که انکار کنی  
که آفتی بان عظیمی و فتنه و شغلی چنان بزرگ باین مقدار بول از خود باز توان کرد چرا نیت آن  
باید کشید ایشان چه کار آیند جز آنکه مردم را رعنا و محب کنند و از مایه مردم غرور و شغل دل  
افزایند و این قبول پیش از دیدن عیب باشد چون اندک عیبی پدید آید یا کار سے نه بر مراد  
ایشان برود همه منکر گردند شیخ الاسلام قدس سره گفت دانی که آن چرا کرد از جهت آنکه  
طبع و نفس سے بان خوش شده بود آن برود واجب بود ابو عبد الله الترمذی  
رحمة الله از طبقه خامسه است نام سے محمد بن محمد بن حسین است از حسله مشایخ

۱۲  
تو مشایخ  
می در ظاهر  
الاسلام است  
و بیان عظیم  
مردم خلیل  
خازن که از  
سرشتن  
وی منور  
می شود  
۱۳  
بسیار  
سکون بانی  
نیت و نیت  
۱۴  
بعضی تا نیت  
فوقانی و من  
۱۵  
و سکون و او  
و نیت  
۱۶  
کسر و ال  
۱۷  
۱۸























نیکو در معاملات و زهد و ورع و تقوی شیخ الاسلام گفت که ابوالمظفر ترمذی و استاد وی محمد بن خالد  
 و استاد وی ابو بکر و راق ترمذی مگس از خود بازمی کردند ابو بکر و راق گوید تا مسلمانی نشسته باشد  
 مگس از خود باز مکن که از تو بر خیزد و بروی نشیند معلوم میشود که آن وقت مگس از خود باز نمیکند کسی بود  
 و گویند گاه با بکوشیدندی هیچ مگس ندیدندی بروی نشسته اند تعالی اشغال ایشانرا کفایت کرده بود  
 بان نیت نیکو امیر چه سفال فروش رحمه الله شیخ الاسلام گفت که پدر من گفت که امیر چه  
 سفال فروش کز دم از دکان برداشتی و بیادید بر شوی و آنجا گذاشتی شیخ الاسلام گفت که پدر من  
 همچنین هیچ جانور کشتی این مذہب بد است و ایشانرا ابدال بودند و اهل کرامات مروی را وقت  
 خوش گشت فرشته خود را دید ویرا گفت چه باید کرد تا مردم شمارا ببینند گفت هیچ جانور نباید  
 آرد و آن مرد هیچ جانور نمی آرد فرشته میدید روزی مورچه ویرا بگزدید چیزی بروی زد و مورچه بیفتاد پس  
 از آن هرگز فرشته ندید شیخ الاسلام گفت که وقتی که امیر چه سفال فروش در دکان بود یکی پیش و  
 نشسته بود و عجزه آمد و گفت بین ای رزاق فلان کس بخت بخانه وی نمی آئی و برفت امیر چه  
 سفال به پیشان دکان و در رفت ساعتی گذشت بیرون نیامد آن مرد بدکان رفت و رفت  
 ویرا ندید بعد از آن امیر چه بیرون آمد و گفت کجا بودی گفت در پیشان دکان گفتم من آدم ترا  
 ندیدم گفت آن عجزه را دیدی اینجا آمد و گفت فلان کس برفت بمن کسی برفته بود برفت و بروی  
 نماز کردم و باز آدم پاره جرع یافتی داشت گفت این در راه افتاده بود و خواهی امیر چه سفال  
 فروش گفت که وقتی بر بلخ می گذشتم در هوا قبه بسته بودند بر قبه خنیاگری چیزی میزد و این بیت  
 میخواند سه همچون علم شیری بر کوه زیاد گوئی عشقم و سیم توانی داد پس آنرا یاد گرفتم وقتی یکی  
 بوی رسید گفت این قرا بها که می فروشی میدانی که چه میکند گفت تو پس آن بر زوبه بین که چه  
 میکنند شیخ الاسلام پسر زید دیده بود مشریت حمزه عقیلی قدس الله سره هر وی  
 بود و بلخ مقیم گشته صاحب کرامات و مقامات و صحبت و اخضر بود علیه السلام و متحاب الدعوة  
 و پیر پیر شیخ الاسلام است و یاران خشت همه بزرگان و خداوندان از کلاته چون پیر فارسی و عبدالملک  
 اککاف و ابوالقاسم خانا و حسن طبری و عارت عیار و پیر شیخ الاسلام ابوالنصرت محمد بن علی اللفزاری  
 شیخ الاسلام گفت که پدر من گفت که ابوالمظفر ترمذی گفت هر که بجای تو نمکونی و تر بسته خود کرده

سلا  
 عقیلی  
 عین  
 در  
 کلام  
 و سکون  
 پارتی  
 خانی  
 در

و هر که با تو جفا کرد ترا رسته خود کرد و رسته به از بسته شیخ الاسلام گفت که در آسمان و زمین نه هر که  
 رسته باشی سودگنی پیری حکایت کرد مرا از پیر دیگر که محمد بن عبد الله گازیونی را بابتدای اراست  
 بایست سفر خواست به پیشا بور آمد روزی در مسجد بود پیری در آمد باشکوه گفت کجا میروی  
 گفت بسفر گفت معلومی داری گفت فی گفت پس چگونه گنی گفت ضرورت شود بخوانم  
 کرد و دست داری آن را که ترا چیزی دهد یا آنرا که ندهد گفت آنرا که چیزی دهد گفت هنوز نرسیده  
 آنرا دوست باید داشت که ترا چیزی ندهد آنکه ترا چیزی دهد ترا از و بخود میخواند یعنی دل تو بوسه  
 میگردد و آنکه ترا چیزی ندهد ترا با وی فرستد پس این ازان و ستر می باید داشت که ترا از خود با و راه ناید گفت  
 باز کردم تا خود را باین راست کنم پای فراز در پای کرد و آمد پیری و پس از آن بود آنچه بود و در  
 هم آن پیر حکایت کرد که پیری گفت پیشا بود که پیر معتمد ترمذی اینجا آمد گفت گرد جهان بگشتم  
 نه رسته دیدم و نه خود رستم عارف عیاز قدس الله سره بلخ بوده از اصحاب شریف حمزه  
 عقیلی است نام وی منصور است و وی روزی گفته که می گویند علی مرتضی رضی الله تعالی عنه در خیر کند  
 اگر یاری الله تعالی بمن دهند و مشاهد مصطفی صلی الله علیه و آله و سلم و ذوالفقار اگر من  
 کوه قاف را بر نکنم بر من تاوان باشد شیخ الاسلام گفت که این نه نقص است در علی رضی که این  
 گواهی است علی را بان سه چیز ابو حسین مالیه بن ابراهیم رحمه الله علیه و پیر شیخ الشیوخ  
 می خوانند بشیر از بوده بزرگ و یگانه روزگار خود پیر عباس هر وی است و شایخ همان بخاقاه  
 وی آمدندی از اصحاب شیخ ابومسلم نسو است و شیراز خاقاهی داشت سی سال بخدمت فخر المشغول  
 بود و اطعام صادر و وار د کرد جمعی کثیر از علما و صلحا و مجاور خاقاه وی گشته بودند و توفی منه ثلث و سبعین  
 و اربعه و فی خاقاه چون شیخ محضر شد خادم شیخ عبد الله بن عبد الرحمن را فرستاد  
 تا ترتیب کفن وی کند وی بیازار رفت و دو کفن خرید و بجهیز و میت کرد چون باز آمد شیخ رفته بود  
 شیخ را در بر گرفت و الله گفت و جان بداد و رادر پهلوی شیخ دفن کردند وی گفته است که  
 مرید را در حکم گریه بودن هزار بار بهتر از آنکه در حکم خود بودن زیرا که صحبت با غیر از برای خدا بود  
 و صحبت با خود را برای پروردگار بود شیخ عمران ثلثی قدس الله سره و ثلث هی است نزدیک  
 بصردی از انجانی بوده شیخ الاسلام گفت که طریق ابراهیم معین علیه السلام آن بود که بی همان چیزی بخورد

ع  
 عینی  
 بضاعت  
 شکسته  
 سکون  
 کلام  
 تا و نشانه  
 ۱۲  
 نا



در خانه اورا ابوالفضیلان میخوانند و شیخ عماد گفت که نه اوندی دیگر نمیختی تا همان نبودی و نخوردی  
و شیخ عباس فقیر میفرمود گفت که عمران ثلثی چیزی نخوردی هر روزی همان چون همان را سیکه بلای  
نخوردی و چون نه رسیدی روزه داشتی روزی بگاه کسی نرسیده بود نیت روزه کرده بود و روز نزدیک  
نماز شام رسیده بود ناگاه همان در رسید ویرا بحدیث میداشت تا روز تمام شود که شب نزدیک بود  
آن شب حق تعالی را بخواب دید که ویرا گفت که عمران تو با ما عادت داشتی بنیکو ما با تو سنتی داشتیم بنیکو تو عادت  
خود بدل کردی ما نیز سنت خود بدل کردیم بیدار شد و بجه و اندیشه مند ویرا میامد که دلی مصر که برده  
ثلث که ملک عمران بود عاملی فرستاد تا حساب وی کند و آن عامل ترسا بود و بدوی زد و کرد و ویرا  
از انجا بایست گریخت شیخ الاسلام گفت که شیخ عباس فقیر گفت مرا که بشیر از بودم پیش شیخ ابوالحسن  
سالمه در خانقاه که یکی در آمد و آشنا ختمی که وی کیست شیخ ابوالحسن در وی مگر کیست و گفت عمران  
توئی گفت بلی شیخ برخاست و ویرا استقبال کرد و در برگرفت و بجای برد و نشانده خنده دید که  
و چشم وی میرفت شیخ گفت این چیست که در چشم تو میرود گفت و فی عینی شیخی و در چشم من  
چیزی است و ازان بپنجر بود عباس گفت که شیخ مرا گفت که هر چه زد و ویرا بگرایا بهر بگرایا بهر دم  
شیخ جامه تن خود بپوشان کرد و بگرایا فرستاد چون بیرون آمد جامه شیخ روی پوشانیدم و بخانقاه آمدم  
آن شب دعوتی ساختند بشکوه که شیخ ابوالحسن بخانه وی بسیار بوده هر سال همه مشایخ یکبار  
بخانه می آمدند و بمصر بآن ده ثلث و وی دعوت کرد شیخ گفت باری یکچند بنزدیک من  
باشید تا بعضی از آن خدمتگاه می کرده بود قیام نمایم دیگر روز یاداد عمران پای افزا خواست  
شیخ گفت میردی گفت آری شیخ رنج شد گفت روزی چند اینجا بنشین تا بر آسائے گفت  
میردم که من مرد معاتبم مبادا که مرا در تنعم بینند و پسندند بر دم من سخت خود باز تنم تا خود چه شود  
شیخ عباس گفت که پس ازان ویرا در مصر یافتند و ویرا نه مرده و موسی یک گوشه و خورده  
ابو الحسنین مروا و مروی رحمه الله وی شبلی را دیده بود و گفته که شبلی را پرسیدند که کرم الاکرمین  
که بود گفت آن بود که وقتی گناه کس را آمرزیده بود هرگز کس را بان گناه عذاب نکند که این  
آن گناه است که من فلان دوست و بنده را آمرزیده ام شیخ الاسلام گفت که فردا شاهدان  
کرم باز گسترده گناه اولین و آخرین کم گردد ابو حامد دوستان رحمه الله و

فول بخند  
دیدم  
جانور  
انحزات  
الرض  
چشم من  
چیز زینت  
تفسیر من  
یعنی شایسته  
است  
از ان  
بجای  
بود و از  
استفاده  
کرداشته  
نداشته  
که چیک  
در چشم  
و  
افزاده  
۱۲  
مرب  
مورد  
است  
نموده اند

بمرد بوده شیخ الاسلام گفت که من یک تن دیده ام که دیر ادریده احمد چشتی و وقتی دیگر گفت که احمد  
 چشتی گفت که ابو سعید را یثی گفت و این درست تر است که ابو سعید را یثی ابو حامد را دیده بود  
 از وی پرسیدند که مَتَى تَسْقُطُ الْحَشْمَةُ قَالَ رَاَدَا قُرْمَتِ الشَّجَرَةِ سَقَطَتِ الْحَشْمَةُ  
 شیخ الاسلام گفت که حشمت چیزی است میان هیبت و وحشت چون صحبت قدیم شود وحشت و حشمت  
 بر خیزد هیبت بماند و شیخ الاسلام ابو سعید را یثی را دیده بود و او را نشاناخته بود که طفل بود و کس  
 تعریف نکرد همانا که آن کتب که دیده بود که ابو حامد را دیده بود ویرا میگفت شیخ الاسلام گفت که احمد چشتی  
 گفت که ابو حامد دوستان در مرد بر در دکان نشسته بود سقائے بوس آب داد ساعتی آب را  
 در دست نگما داشت سقا گفت ای شیخ چرا نمی خوری گفت گسی آب می خورد و صبر میکنم تا وی آب  
 بخورد که دوستان وی بر حمت چیز می خوردند شیخ الاسلام گفت که بر حمت خوردن آن بود که  
 چیز می خوردی و بر دیگر می ایشمار می کنی ایشمار ظاهر تا وی تیره می بود و آنکه از وی بیشتر خوری  
 آن خود شره بود یا ایشمار پنهان کن یا میانه خورد و شرح تعرف مذکور است که تعظیم حق سبحانه  
 بر ابو حامد دوستان چنان غالب شده بود که چون نماز ایستادی و گفتی الله پیش از آنکه اکبر  
 گفتی بیوش شدی و بیفتادی ساها عمر و برین گذشت و هم برین وفات کرد  
 و گویند که دس هرگز بخود جامه نپوشید می بلکه مردیان جامه بردس پوشیدند  
 و اگر کس را بآن حاجت بودس فرصت نگما داشتی چون پیش وی کسی نبودس جامه  
 از وی گرفت و پوشاننده و کشنده را نگفته که چرا چنین می کنی ابو حامد دوستان بار فقی  
 میرفت در راهی آن رفیق گفت مرا اینجا کسی است تو اینجا باش تا در شوم و صلوات رحم  
 را بجای آورم و در شد و ابو حامد نشست آن مرد آن شب بیرون نیامد و بر فی عظیم آمد دیگر  
 روز آن مرد بیرون آمد ابو حامد در میان برت می جیبید و برت از وی میریخت آن مرد گفت  
 تو هنوز اینجا می گفت نگفته بودس که اینجا باش دوستان او فاسه دوستان

یعنی کلام وقت ختم ساقط شود گفت  
گردد در دعوت بماند که اگر دعوت نماند  
و کثرت اختلاف از تالیفات حاصل آید  
در مقام خودن ملامت می نشود و  
بیان کرده که

بنیت از تشکیک  
خوردن و در یکسخت  
اشبار کردن موجب تخریط  
شربک گرد و قاعد کس  
از طعام خوردن و در او چست  
که در کلام ابو حامد است  
قسم اخیر است چه قسم اول  
ازین حائضه وجود نگیرد یا اشبار  
پنهان کین و انداختن ازین  
طائفه در هنگام طعام خوردن  
ممنوع نشانده اند ۲۷  
از برای هیچ کلام شیخ الاسلام  
است این سخن که اگر  
بختی ابو حامد را دیده  
بود در واقع ویرانیده  
و حاصل هیچ آفت  
که شیخ الاسلام گفته که من  
مکن را دیده ام و آن در  
واقع ابو سعید مالکی بوده  
اما شیخ زاده شناسانیده  
نزد که ابو سعید است  
و یقین با محمد ششتی  
نزد او است کلام  
شیخ الاسلام  
است ۱۲







نام و سید محمد بن الحسن است وی مرید ابو نصر سراج است و پیر شیخ ابو سعید ابو الخیر هرگاه  
 شیخ ابو سعید را قبضه بود و قصد خاک پیر ابو الفضل کردی و حاجه ابو طاهر فرزند شیخ ابو سعید  
 گوید که روزی شیخ ما را قبضه رسید در میان مجلس گریان شد و همه جمع نیز گریان شدند گفت  
 هرگاه که ما را قبضه بود و روی سوی خاک پیر ابو الفضل کردی بسط بدل شدی گفت تنورین  
 کنید در وقت بتو نشست و جمله اصحاب بر قند باوی چون بصره رسیدند شیخ کشاده گفت وقت  
 صفت بدل گشت در ویشان نعره و فریاد بر آوردند شیخ را از هر معنی سخن میرفت چون بشیر  
 رسید از راه بسر خاک پیر شد و از قوال این بیت درخواست بلیت معدن شادی است  
 این یا معدن جود و کرم یا قبله ما روی یا روبرو هر کس حرم و شیخ را دست گرفته بودند و  
 گرد آن خاک طواف می کرد و غریبی زد و در ویشان سرو پای برهنه در خاک می غلطیدند چون  
 آرامی پدید آمد شیخ گفت این روز را تاریخی سازید که بهتر ازین روزنه بینید بعد از آن هر میردا  
 که اندیشم چو بوی شیخ وی را بسر خاک پیر ابو الفضل فرستاد و گفتی آن خاک را زیارت کن  
 و بهفت بار گرد آن خاک طواف کن تا مقصود حاصل شود صاحب کشف المحجوب بزرگی را نام  
 می برد و میگوید که بشیر خل زوی شنیدم که گفت کودک بودم و بجلتی رفته بودم بطلب برگ توت  
 آن برای کرم فیلد و بر درختی شده بودم گریه داشتم و آن درخت میزد شیخ ابو الفضل  
 بران کوه گذشت و مرا ندید هیچ شک نکردم که از خود غائب بود بکمال انبساط سر بر آورد  
 و گفت بار خدا یا یکسال پیش است که مرا ناگه نداده که موای خود بتراشم باد و شان خونین کنند  
 گفت در حال هموار و ارق و خصمان و هوس درختان را زین دیدم نگاه گفت عجب کاره که  
 کشایش دل ربا تو نخه نتوان گفت و هم صاحب کشف المحجوب گوید که روزی لقمان بنزدیک  
 ابو الفضل حسن آمد و بر او بد جزوے اندر دست گفت یا ابا الفضل اندرین جزو چه میخوای  
 گفت همانکه تواند ترک آنی گفت پس این خلاف چارست گفت خلاف تومی بینی که از من میری  
 که چه میخوای از مستی بهشار شود از بهشاری بیدار گرد تا خلاف بر خیزد و بدانی که من و  
 تو چه می طلبیم شیخ ابو الفضل بن حسن سرخسی وقتی از هوا درآمد و بر درختی نشست یکی آنرا  
 بدید شیخ ابو الفضل گفت که چه می نگری این می بای گفت می بای گفت از ان نمی بایی که می بای یعنی

فوله و از بهشاری  
 بیدار گردانی  
 بینه صاحب  
 بصیرت شود  
 بدان که مطلوب  
 را از طرف  
 متوجه ده توان  
 طلبید که ایشان  
 بزعمت از تنگ  
 باشند بواسطه  
 سبب بقیه و  
 سبب اعتباری  
 و محبت  
 و احسان  
 حق بجا  
 میفایند  
 با عتد  
 فلول و  
 اندرین  
 قبور هم  
 من نزدیک  
 نشسته  
 و انهم و دیان  
 گوران ۱۲  
 کما

که من طلب نکرده ام شیخ ابو سعید گوید قدس سره که پیر ابو الفضل در می گذشت گفت ایها الشیخ  
 ترا کجا دفن کنیم جواب نداد گفتند بفلان فلان گورستان بهیت گفت الله الله مرا آنجا نه برید گفتند  
 چرا گفت بر اے آنکه آنجا خواجگان و اما مانند و بزرگانند ما بارے کیستیم گفتند پس کجا  
 دفن کنیم گفت بستر تل مراد گور کنید که آنجا مقام را ندو گنا هر کار اند و خرابا تیا نند  
 و دوال باز اند ما آنجا خور و ایشانش در و طاق آن دیگران نداریم ما باین گنا بکاران  
 میزنیم که ایشان بر حمت او نزدیکتر باشند و هم شیخ ابو سعید فرموده سمعت الشیخ  
 ابا الفضل محمد بن الحسن شیخ و قته بستر حسن یقول الما ضی  
 لا یدک و المستقبل لا یتظر ما فی الوقت یقتبر و هذا صفة العبودیة  
 ثم قال حقیقة العبودیة شیخان لا یفتقر الی الله تعالی و هذا من  
 اجل العبودیة و حسن القدوة برسول الله صلی الله علیه و سلم  
 و هو الذی لیس فی النفس فیة نصیب و لا راحة چون شیخ ابو الفضل  
 از دنیا برفت یاران و سمرق بیگانه در و سبب شنیدند دیگر روز و سبب شنیدند  
 بودند کسی در مسجد باز کرد و در قریه را در مسجد انداخت و گفت این مرغ بیگانه شمارا نخواهم  
 و برفت خالوی نیشابوری قدس سره نام و سبب احمد است بشیر  
 بوده و بشیر خس برفته از دنیا بزرگ بوده و با ولایات ظاهر و کرامات بسیار ویرامیدی بود  
 محمد بن حسن نام همه دنیا س خود بر و سبب پاشیده بود شیخ الاسلام گفت پیرایک مرید  
 تمام بود سخن را یک گوش تمام بود تا همه جهان روشن شود یک صبح تمام بود خالوی نیشابوری  
 فراوان با محمد حسن گفتی آنچه فراموش میدهند تازه فراتو میدهم تازه شیخ الاسلام گفت محقق  
 آن بود که سخن تازه فراد می دهند و و سبب تازه فرامیدان میدهند وقتی که خالوے  
 از دنیا میرفت کار سازے کفن و سبب می کردند گفت من کفن شمارا نخواهم که و سبب مراد کنار  
 عنایت خود گرفت و جان بداد شیخ ابو العباس القصاب الاطری رحمه الله

فوله و از بهشاری  
 بیدار گردانی  
 بینه صاحب  
 بصیرت شود  
 بدان که مطلوب  
 را از طرف  
 متوجه ده توان  
 طلبید که ایشان  
 بزعمت از تنگ  
 باشند بواسطه  
 سبب بقیه و  
 سبب اعتباری  
 و محبت  
 و احسان  
 حق بجا  
 میفایند  
 با عتد  
 فلول و  
 اندرین  
 قبور هم  
 من نزدیک  
 نشسته  
 و انهم و دیان  
 گوران ۱۲  
 کما

از و سبب  
 حق بجا  
 این اصول  
 است و عده  
 در و سبب  
 اقتدا نمودن  
 رسول خدا  
 صلی الله علیه و سلم  
 بوجهیکوین  
 در ان اقتدا  
 منقول از  
 امر و نیشابوری  
 بود و حفظ  
 فلاح و نفس  
 طوطا بنام شد  
 ۱۲  
 و این  
 چیز نیست که  
 نفس را ازین  
 بیخ بقیه نیست  
 و نه بیخ راحه  
 ۱۲  
 مافات نفس  
 و ماسایتیک  
 فاین قفا قفا  
 بن العبدین ۱۲  
 عطف



نام منی احمد بن محمد بن عبد الکریم است شیخ آمل و طبرستان بود مرید محمد بن عبد الله الطبرستانی  
 و وی مرید ابو محمد جریری است صاحب کرامات عظیم و فراست تیز بود و قبله و غوث من خویش بود  
 تازنده بود همه را رحلت بوسه بود وی گفته بود این بازارک ما با خبر با خرقانی افتد پس  
 از وی بخرقانی افتاد ویرا گفتند که شیخ سلمی طبقات کرده مشایخ را گفت نام من بهان میان  
 نیاورده گفتند گفت هیچ نکرده و سئمی بوده اما کلام و نکته های عالی داشت که از  
 آنکه طبرستان گفته که از افضل خدای تعالی آنست که کسی را بجهت تعلیم و تعلم چنان گرداند که چون  
 مار را در اصول دین و دقائق توحید چیزی مشکل شود از وی پرسند و آن ابو العباس قصاب است  
 شیخ الاسلام گفته که وی در ایام من بوده است همواره با شیخ عمو میگفت که من میخواهم که سیه پیر را  
 زیارت کنم شیخ ابو العباس را با آمل و شیخ احمد نصر را به پیشاپس و شیخ ابو علی سیاه را به مدوی گفت  
 که من بهار بخوابم رفت بزم با خود ببرم و او خود بر دوز و زس نبود لیکن پیوسته کسی آمدی از  
 نزدیک وی بنجافقاه شیخ محمود بن حوالی و سخن وی می پرسیدم هیچکس را احوال و سخن وی چنان  
 معلوم نیست که مرادی گفته که وقت کیمیا است شیخ احمد کوفانی گفت که وی همه شب فریاد  
 میکرد وی سخن می گفتی با خرمی گفتی مابکی شیخی مابکی شیخی لیس که مثل شیخی یعنی مابقی شیخی  
 شیخ الاسلام گفت که من در متن دیده ام که از وی سخن تمام باز نتوانستند می گفت یک شیخ  
 ابو علی کازر حکایت آن جوان و سگ که دید که گفتند که کار بنمایند است نه بیننده وی گفته از وی  
 دیگر شیخ محمد قصاب آملی شاگرد وی شیخ الاسلام گفت که ابو الفارس کرمانشاهی کس فرستاد  
 بشیخ ابو العباس که اینجا قحط افتاده است دعا کن شیخ سببی آنجا فرستاد باران آمد و قحط برفت  
 شیخ ابو العباس نماز بسیار کردی وقتی نماز میکرد یکی از درویشان در زنی میکرد و جامه میداد  
 همانا بکلفت میدوخت هر زمانیکه شیخ الاسلام نماز باز وادی او را دید بر دوزی که راست  
 نیامده بود باز می کرد شیخ گفت آن قی صحنه و آن قی صحنه یعنی آن صحنه تست است  
 تست که آنرا می پرستی شیخ ابو سعید ابو انجیر گوید قدس شد تعالی سره که شخصی بنزدیک شیخ ابو العباس  
 در آرد از وی طلب کرامات کرد شیخ ابو العباس گفت نمی بینی که چه است که آن نه از کرامات است  
 پس قصابی بود از پدر قصابی آموخته چیزی بادی نمودند و او را بر بودند و بغداد تا قتل پیش شیل

۱۰۱

و از بغداد بکله تاخت و از کله بدینه تاخت و از بدینه به بیت المقدس تاخت حضرت  
 خضر علیه السلام با و نمودند و در دل خضر افکندند تا ویرا قبول کرد و صحبت افتاد و اینجا باز آورد  
 و عالمی را روی بوی نهاد تا از خراباهای آیند و از ملامت های ارمی شوند و توبه می کنند و نعمتها را  
 می کنند و از اطراف عالم سوختگان می آیند و از ملامت های جویند کرامات پیش ازین بود آن مرگفت  
 ای شیخ کرامات باید که بنیم گفت نیک به بین نه کرم اوست که پس بر کشی و صد بر زنگان نشینند  
 و بر زمین فرو نشود و این دیوار بر روی نیفتد و این خانه بسرو و فرو نیاید بی ملک و ملک و لایستاید  
 بے آلت و کسب روزی غور و خلق را خوراند این نه کرامات است و هم شیخ ابو سعید گفت که مادر  
 آمل بودیم که مردی از مصر بیاید که حدیث شیخ ابو العباس شنیده بود و و س خدا نداد نه بود از  
 مصر با آمل آمده بود تا صوفی گری کند و شیخ از جانی بر د چون در آمد سلام گفت و پای افزا  
 بیرون نکرد و در طهارت جاس شد و کوزه ها بود که بآن دست و روی شستند بر می گرفت  
 و می شکست تا هیچ نماند گفت شیخ خورا بگویند تا کلا آورد و ایشان کوزه را کلا گویند با شیخ گفتند  
 شیخ گفت که دیگر کلا بهرید گفتند هر چه اینجا بود همه بشکست گفت از بازار بیاید بر می آوردند  
 آن خافل از طهارت جای بیرون آمد و گفت چرا کلا نیاورید اگر کلا نیاورید شیخ را بگویند تا بیاید و  
 ریش خورا فراموش دهد تا بدان آنجا که شیخ چون این سخن بشنید از جای بخت و محاسنی دراز داشت  
 و سفید در دست خود نهاد و میرفت و میگفت کار قصاب پسر بد بخار سید که ریش او است بخارا  
 شاید آن خافل بشکست و در پای شیخ افتاد و گفت ای شیخ از تو سلمان می شوم روزی کردی شهر را نام  
 گرفته بود با بارگران و در بازار آمل میکشید گل بود پای اشترازی جای بشد و بقیه از خود و بشکست  
 مردمان قصد آن کردند که آن بار را از وی فرو گیرند شیخ از آنجا می گذشت گفت اینجا چه بوده است  
 حال را باز گفتند زمام شتر را بگیرت در وی بسوی آسمان کرد و گفت پاسبان این شتر را  
 درست کن و اگر درست نخواهی کرد چرا دل قصاب را بگرستن این کودک بسوختی در حال  
 اشترا بر خاست و در رفتن آمد و گفته که همه عالم خواهند بانه با خداوند خود خوش  
 باید کرد و الا درینج باشند زیرا که چون خوشی بادی کنی در بلا میلی بینی بلا بر تو نیاید  
 در بخت دل نگر دی که خداوند تعالی بر صفا و سخط با تقدیر خود را متغیر نکند پس رضا بحکم موجب















ابوالقاسم بشرویه را گفت ای پسر خواهی که با خدای سخن گوئی گفتیم خواهیم چرا  
 نخواهیم گفت هر وقت که در خلوت باشی این بگو و بیش ازین بگو که با خدای سخن  
 جانان قرار توانم کرد و احسان ترا شمار نتوانم کرد و بر تن من زبان شود هر موی یک شکر تو  
 از هزار نتوانم کرد و شیخ لقمان سمرقندی در آنجا که در آنجا که بسیار داشته  
 و معامله و احتیاط ناگاه کشفی افتادش که عجلش برفت گفتند لقمان آن چه بود و این چیست  
 گفت هر چند بندگی بیش کردم پیش می بایست در مازم گفتم آبی بادشاها را چون بنده پیر  
 شود آزادش کنند تو بادشاه غریزی در بندگی تو پیر گشتم آزادم کن گفت ندانی شنیدم که  
 ای لقمان آزادت کردیم نشان آزادی آن بود که عقل از وی برگرفت پس او از عقل و جانین  
 بوده است و شیخ ابوسعید ابوالخیر بسیار گفته است که لقمان آزاد کرده خدایت سبحانه و تعالی  
 از امر و نهی و هم شیخ ابوسعید ابوالخیر گفته که شب جماعتی در خانقاه خفته بودند و در خانقاه بسته بودند  
 و ما با پیر ابو الفضل بر سر صفت نشسته بودیم و سخن میرفت در معارف مسئله مشکل شد لقمان دیدیم  
 که از بام خانقاه در پیرید و در پیش داشت و آن مسئله را جواب گفت چنانکه اشکال بر داشت  
 باز هم پیرید و بیام بیرون شد پیر ابو الفضل گفت ای ابوسعید مرزبان منی بینی گفتم می بینم گفت  
 اقتدار انشا الله گفتم چرا گفت از آنکه علم ندارد و شیخ ابوسعید پرسیدند که در سخن نظر لطیف کسیت  
 گفت در سخن شما لقمان گفت سبحان الله در سخن خود و چنانکه وی پیر و لیدر و نوگلین تر نیست شیخ  
 گفت شما را غلط افتاده است ظریف پاکیزه بود و پاکیزه آن باشد که با هیچ چیزش پیوند نباشد  
 هیچکس از وی بی پیوندی و بی علاقه تر و پاکیزه تر نمی بینم که او در همه عالم با هیچ چیز پیوند ندارد و نه با دنیا  
 و نه با آخرت و نه با نفس و هم شیخ ابوسعید گفته است که ما در سخن بودیم پیش پیر ابو الفضل حسن یکی را گفت  
 لقمان مجنون را بیماری پدید آمده است و فرو مانده و گفته که ما را بفلان را با طبر پیر سر و دست  
 تا آنجا است و هیچ سخن نگفته است امروز گفت که پیر ابو الفضل را بگویند که لقمان می رود پیر  
 ابو الفضل چون این سخن بشنید گفت ای ابوسعید بر خیز تا آنجا برویم و با جماعت آنجا نشاند چون  
 لقمان را دیدیم کسی کرد پیر ابو الفضل بر بالین و نشست وی در پیر می نگرست و نفسی گرم میزد  
 و هیچ لب نمی جنبانید یکی از جمع گفت لا اله الا الله لقمان تسبی کرد و گفت ای جوانمرد خارج

قد گفت  
اقتدار  
نشاید  
چه اقتدار  
علم  
بطریق  
بر پیر  
و خیر  
نمی چک  
رحم  
بر جنت  
نیست

و در آنجا

واده ایم و برات سته و باقی بر تو جود داریم آن درویش گفت آخر خوشی را با یاد می باید داد و لقمان  
 گفت اگر عیده می فرمائی بر درگاه حق پیر ابو الفضل را خوش آمد گفت همچنین است ساعتی بود که نفس او  
 منقطع شد و همچنان در پیری نگرست و هیچ تغییر در نظرش پدید نیامد بعضی گفتند تمام شد و بعضی گفتند  
 نشد هنوز نظرش راست و درست پیر ابو الفضل گفت تمام شده است ولیکن تا ما نشسته ایم  
 و چشم فرزند کند چون پیر ابو الفضل بر فراست لقمان چشم بر هم نهاد شیخ محمد قصاب آملی  
 قدس سره که به امان می بوده است شیخ الاسلام گفته است که شیخ محمد قصاب را کرد ابو العباس  
 قصاب است مذکری کردی شیخ ابو العباس ویر از مجلس داشتن باز داشته بود که عامه سخن نگویند  
 سخن و بلند شده بود وی بزرگ بود همه و امان حیفه بود وی روح آن و هم شیخ الاسلام  
 گفت اگر خرقانی و محمد قصاب بجای بودند می من شمارا بوی فرستادی نه خرقانی که در شمار  
 سودمند تر بودی از خرقانی یعنی خرقانی منتی بود مرید از وی بهره کم یافتی شیخ الاسلام گفت که  
 محمد قصاب با من گفت که هر یوگان صفاتی باشند یعنی بر حمت و عفو و کرم گرانید پیش از صفات  
 نه بینند و معامله صوفیان با ذات باطلی است نه با عطا و هر چه جز ذات اوست حجاب است از  
 شیخ ابوالحسن خرقانی قدس سره نام وی علی بن جعفر است یگانه و خوش روزگار خود  
 بود و قبله وقت که در روزگار وی رحلت بوی بود شیخ ابو العباس قصاب گفته بود که این باز اگر  
 ما با خرقانی افتد یعنی رحلت و زیارت پس از وفات وی خرقانی گشت چنانکه گفته بود و انساب  
 شیخ ابوالحسن در تصوف بسططان العارفین شیخ ابوزید بطامی است قدس سره تعالی روحه تربیت  
 ایشان در سلوک از روحانیت شیخ ابوزید است و ولادت شیخ ابوالحسن بعد از وفات شیخ  
 ابوزید بدقی است و شیخ ابوالحسن شب سه شنبه عاشورا سنه خمس و عشرین و اربعه ای از دنیا برفته  
 روزی با اصحاب خود گفت که چه چیز بهتر بود گفتند شیخا هم تو بگویی گفت ولی که مردی همه یاد کرد  
 ری بود از وی پرسیدند که صوفی کیست گفت صوفی بر قبح و سجاده نبود و صوفی بر کم و عادات  
 صوفی نبود صوفی آن بود که نبود و هم وی گفته که صوفی روزی بود که با فتایش حاجت نبود  
 شبی که باه و ستاره اش حاجت نبود و نیستی است که بهشتیش حاجت نیست از وی  
 پرسیدند که مردی چه دانده دی بید است گفت آ که چون حق را یاد کند از فرق تاقد مش از یاد کرد حق

قوله و باقی بر تو جود داریم  
 و اسکیم که در توحید چینی  
 که بر او واجب نبود گفتیم  
 قوله خوشی را با یاد می باید داد  
 الخ مراد صورت یاد است  
 نه حقیقت وی چه  
 غفلت بر حق بجان  
 حال است  
 قوله ما را عیده  
 الخ یعنی معامله  
 با حق بیفکائی آنچه  
 رو خواهد بآن را حق  
 ایم اگر چه نسیان باشد  
 بود که با حق صوفی روزی  
 و بود و صوفی را  
 رفیع شود مطلق از نظرسوس  
 از نظرسوس مطلق احتیاج  
 چه احتیاج مطلق بود  
 است  
 قوله از یاد کرد حق  
 نیست  
 شسته باشد  
 ۱۳  
 ۱۴



خبر داشته باشد و از وی پرسیدند که صدق چیست گفت صدق آنست که دل سخن گوید یعنی آن  
 گوید که در دلش باشد و از وی پرسیدند که اخلاص چیست گفت هر چه برای حق کنی اخلاص است  
 و هر چه برای خلق کنی ریاست و از وی پرسیدند که اگر رسد در فنا و بقا سخن گفتن کسی را که  
 بیکتا را بر ششم از آسمان در آن خیمه باشد و بیاید که درختها و بناها بینگند و همه کوهها  
 بر کند و همه دریاها انباشته کند و ویران جایگاه تواند جنبانید و هم وی گفته که هرگز با کسی  
 صحبت ندارید که شما گوئید که خدا داد گوید چیز دیگر و هم وی گفته که اندوه طلب کن تا آب چشم  
 پدید آید که حق تعالی گریه بندگان را دوست میدارد و هم وی گفته که اگر سر دوی بگوید و  
 بان حق را خواهد بهتر از آن بود که قرآن خواند و بدان حق را نخواهد و هم وی گفته که دراث بول صلعم  
 آنکس بود که بفعل رسول اقتدا کند آن بود که روئے کاغذ سیاه کند شبلی گفته است آن خواهم  
 که نخواهم و منی گفته است که این هم خواستی است و هم وی گفته که امر و در چهل سال است که تا یک  
 وقف و حق بدلم می نگرد و بجز خود را نمی بیند **مَا بَقِيَ فِي لَيْلٍ إِلَّا اللَّهُ شَيْءٌ وَلَا فِي صَدْرِي لَيْلٍ إِلَّا**  
**قَوْلُهُ وَهُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا** که چهل سال است که نفس یک شربت آب سرد بخورم و بیا شربت دوش ترش  
 میخورد و بنور ویران داده ام و هم وی گفته علماء و عباد در جهان بسیار اندر از آن باید بودن که  
 در شب آرامی چنانکه حق پسندد و شب بر روز آوری چنانکه حق پسندد و هم وی گفته که روشن ترین  
 و اما آن بود که در آن خلق نبود و بهترین کارها آن بود که در آن اندیشه مخلوق نبود و حلال ترین  
 نعمتها آن بود که بحد تو بود و بهترین رفیقان آن بود که زندگانش با حق بود **وَبَشِّرِ الصَّالِحِينَ**  
**الَّذِينَ إِذَا أَنفَقُوا لَمْ يُسْرِفُوا مِنْهُ لَمْ يَبْسُطُوا مِنْهُ لَمْ يَبْذُرُوا مِنْهُ لَمْ يَكُنْ لَهُمْ مَالٌ غَلِيظٌ**  
**لَا نَجَسٌ لَهُمْ فِي أَمْوَالِهِمْ حَرَامٌ حَرَامٌ لَهُمْ طَافٌ لَّهُمْ فِي طَافِهِمْ وَأَنْفُسُهُمْ فِي طَافِهِمْ وَأَنْفُسُهُمْ فِي طَافِهِمْ**  
**وَمَرِيدٌ** و نیست می رسد و ماه و شب و سبوع و عتبه و ربه و بایه برفته از دنیا و عمر و بیجا و نه ساله بود  
 حد و کتب کشف المحجوب گوید که من از شیخ سملکی که از اصحاب وی بود شنیدم که گفت وقتی اندر بسطام  
 ملخ آمد و همه کشتنها درختها از بسیاری آن سیاه شد و مردم دست بخروش بردند شیخ مرا  
 گفت که این چه مشغله است گفت ملخ آمده است و در میان بدان رنج دل می باشد شیخ بر جاست

ویران جایگاه  
 از پیش از این  
 در آن است  
 هیچ حادثه بیرون  
 نیاید  
 قوله ما بقی  
 فی غیر الله  
 بعضی نمانده  
 است در من  
 یا غیر خداست  
 نسبت و ملاک  
 نماند  
 در سینه من  
 آرامی نیست  
 باغبان و در  
 عتبه و ربه  
 و سبوع و عتبه  
 و ربه و بایه  
 برفته از دنیا  
 و عمر و بیجا  
 و نه ساله بود  
 حد و کتب کشف  
 المحجوب گوید  
 که من از شیخ  
 سملکی که از  
 اصحاب وی بود  
 شنیدم که گفت  
 وقتی اندر بسطام  
 ملخ آمد و همه  
 کشتنها درختها  
 از بسیاری آن  
 سیاه شد و مردم  
 دست بخروش  
 بردند شیخ مرا  
 گفت که این چه  
 مشغله است گفت  
 ملخ آمده است  
 و در میان بدان  
 رنج دل می باشد  
 شیخ بر جاست

و بام برآمد و روی آسمان کرد و در حال همه لحنها برخاستند و دیگر را یکی نمانده بود و هیچکس را یک  
 شاخ بزیان نرسیده **شیخ ابوالسعید بن ابوالخیر قریس ممره العزیز** نام وی فضل الله  
 بن ابی الخیر است سلطان وقت بود و جمال بل طریقت و مشرف القلوب و در وقت وی  
 همه مشایخ و براسخ بود و در پیروی در طریقت شیخ ابوالفضل بن حسن مریخی است شیخ ابوالسعید گفته  
 که یک روز می آمدم بر در شارتان سرخس تل خاکستر بود و لقمان مجنون بر سر آن نشسته قصد وی  
 کردم و بران بالا شدم وی پاره بر پوتین میدوخت و با بوس می نگریدم و حضرت شیخ چنان  
 ایستاده بوده است که سایه وی بر پوتین لقمان افتاده بود چون آن پاره بر پوتین دوخت  
 گفت یا اباسعید ما ترا این پاره برین پوتین دوختیم پس برخاست و دست ما گرفت و میبرد  
 تا بخانه پیر ابوالفضل ویران آواز داد وی بیرون آمد و گفت یا ابوالفضل این را نگاهدار که از شماست  
 پیر دست ما گرفت و در خانه او برد و در صفت نشست و جز وی برگرفت و در آنجا نظری کرد ما را  
 چنانچه عادت نشنیده بود طلبی در سینه پدید آمد که در آن جزو چیست پیر بدانت گفت یا اباسعید  
 صد و بیست و چهار هزار مغیره را که بخلق فرستادند گفتند با خلق بگوئید که الله ایشان آمدند کسانیکه  
 این کلمه گفتند و برین کلمه مستغرق شدند شیخ گفت این سخن آن شب ما را در خواب نگذاشت باید  
 پیش از آمدن آن آفتاب ز پیر و ستوری خوانیم و بدرست تفسیر پیش بوعلی فقیه آمدیم چون نشستم  
 خواجه ابوعلی را اول درس این آیه بود **قُلِ اللَّهُ ثُمَّ ذَرْهُمْ فِي خَوْضٍ يَلْعَبُونَ**  
 و در آن ساعت در سینه ما کشادند بسیار این کلمه ما را از مافرسیده خواجه بوعلی آن غیر  
 در ما بدید گفت و دوش کجا بوده گفتم بنزد پیر ابوالفضل گفت برخیز و باز آنجا شو که حرام بود ترا از آن  
 و از آن منی بالین آمدن ما بنزد پیر ابوالفضل شنیدم و الله و متعجبم این کلمه گشته چون پیر ابوالفضل ما را  
 بدید گفت یا اباسعید چیست مستک شده ای ندانی پس پیش ما آن گم کنی تو این سر رشته  
 خویش گفت که ای شیخ چه میفرمائی گفت در ادبش و این کلمه را باش که این کلمه با تو کارها  
 دارد و چون پیر ابوالفضل بر حمت حق پیوست و ما را در مدت حیات پیر اشکال که بود  
 بوی رجوع افتاد و جل اشکال ما را هیچکس متعین نبود الا شیخ ابوالعباس باطل رفیقیم  
 بنزد یک شیخ ابوالعباس و یک سال پیش می بودیم گویند که شیخ ابوالعباس اور جماعت خانه

خبر  
 و سبوع  
 شیخ  
 جموع  
 خبر  
 در  
 در  
 باطل  
 خود  
 روز  
 سبوع  
 خانه  
 ۱۲











ذکر خداوند بزرگترست نه چنانکه تو او را یاد کنی چنانکه او ترا یاد کند ذکر خداوند بزرگتر بود و ذکر تو  
 پیدا بود و که تا کجا بود ترا باید جست این حدیث را و بعد از این باید گرفت آن مرد گفت  
 با آن پیرزن که خدا را کجا جویم گفت دوست مادر کجاست جستی که نیافتی هر کجاست جوی یابی  
 مَنْ طَلَبَ وَجَدَ وَجَدَ هَرَكَةً جَسَدٍ یَا فِت و هر که جوید یابد و هم شیخ فرموده اند که جوانی  
 بنزدیک پیر در شد و گفت ای پیر مرا سخنی بگوئی پیر ساحتی سر فرو برد و تفکر کرد پس سر  
 بر آورد و گفت ای جوان انتظار جواب میبری گفت آری پیر گفت هر چه درون حقست  
 جل جلاله گراید سخن نکند و هر چه سخن حقست عز و علا بعبارت در نیاید آن الله تعالی  
 أَجَلَ مَنْ أَنْ یُوصَفَ یُوصَفُ أَوْ یُذْکَرُ یُذْکَرُ کی ازین طالع گفته است که  
 مدتی پیش شیخ ابوسعید بودم خواستم که پیغمبر و مرام گفت چون پیغمبر و مرام را پرسید که  
 چه دیدی و چه فائده گرفتی چه خواهی گفت گوئی که در سده و بیست و یکم گفت تا شیخ  
 چه می فرماید شیخ گفت هر که تازی داند بروی این بیتها آن شعر قائل و آخر اسکان  
 أَخْرَجَتْ شَیْئًا لَیْسَ لَهُ فِی جَمَالِهِ ثَانٌ فَقُلْتُ لَا تَنْکُرُوا لِحَاسِنِهِ  
 فَمَطَّلَهُ الشَّمْسُ مِنْ حُرَّاسَانٍ و هر که تازی نداند این رباعی را بروی بخوان سه آنی که  
 بخندد یادگار از تو برسد سبزی بهشت و تو بهار از تو برسد در چین و خطا نقش و نگار از تو برسد  
 ایمران همه فال روزگار از تو برسد خدمت شیخ از استاد ابوعلی وفاق پرسید که این حدیث بر  
 دوام بود استاد گفت نه شیخ سر در پیش فلک ساحتی دیگر سر بر آورد و گفت ای  
 استاد این حدیث بر دوام بود گفت اگر بخواهی بدو شیخ دست بر هم زد و گفت این از ان  
 نادرهاست خدمت شیخ شب جمعه وقت نماز خفتن چهارم شعبان  
 در بعین دار بعایه از دنیا بر فتنه و عمر او هزار ماه بوده است شیخ ابوالقاسم  
 گرگانی قدس سره نام و علی است در وقت خود بی نظیر بود و در زمان  
 خود بی عسیر نسبت و بی واسطه که شیخ ابو عثمان مفری و شیخ ابوعلی  
 کاتب و شیخ ابوعلی را در باری اندلسید الطالع جنید میرسد ویرا حال حقوی بوده است چنانکه هر  
 روی بدرگاه دی بوده است در کشف واقعه میدان آینه بوده است ظاهر صاحب کشف المحجوب

قدان الله تعالی  
 لا یستحق تحقیق  
 خدای تعالی بزرگتر  
 از انست که در وصف  
 کند و صفی او را  
 ذکر کند یا وی را  
 لا یستحق قدس سره  
 از حال خود خبری دهد  
 از شاد طالبان را  
 گفتند که خراسان  
 چیز را بیرون آورد  
 سر و در آن گفت  
 نیست چون  
 این سخن را  
 شمع و شمع  
 چرخ را از سیر  
 آن سخن را  
 کونین خراسان  
 حقیقت از  
 است  
 سرگانی  
 فرستاد  
 مملکت و کاف  
 را

که وقتی مراد او افتاد طریق حل آن بر من دشوار شد قصد شیخ ابوالقاسم گرگانی کردم و در آنجا  
 یافتیم که بر سر سراسر می بود تنها بود و آنچه مرا بعینه با ستونی میگفت من ناپرسیده جواب خود یافتیم  
 گفتیم ایها الشيخ این واقعه نیست گفت ای پسر این ستون را خدای تعالی درین ساعت با من مطلق  
 گردانید تا از من این سوال کرد و روزی شیخ ابوسعید و شیخ ابوالقاسم قدس سره و حماد طوس بنیامست  
 بودند بر یک تخت و جمعی در ویشان در پیش ایشان ایستاده بودند در ویشی گذشت که آپامزالت  
 این دو بزرگ چیست شیخ ابوسعید روی بدان در ویش کرد و گفت هر که خواهد که دو باد شاه بهم بیند  
 در یک وقت و یکبای بر یک تخت گوید در آن در ویش چون این بشنید در آن هر دو بزرگ نگرست  
 حق تعالی جواب در پیش چشمش برداشت تا صدق سخن شیخ بر دل وی کشف گشت و بزرگوار  
 ایشان بدید پس بدیش بگذشت که آیا خداوند تبارک و تعالی را امروز در وی زمین پنج بنده هست  
 بزرگتر از این هر دو شخص شیخ ابوسعید روی بدان در ویش کرد و گفت مختصر بلکه بود که هر روزی در آن  
 ملک چون ابوسعید و ابوالقاسم هفتاد هزار نفر از شد و هفتاد هزار از خود خواجه مظفر بن  
 احمد بن حمدان قدس سره کنیت وی ابوالحسن است خداوند تعالی در پاره بالش ریاست  
 در این قصه را بر وی بکشاد و تاج کرامت بر سر وی نهاد و در ایامی بود نیکو و عبادتی عالی در دنیا  
 و بقا شیخ ابوسعید ابوالخیر فرموده اند که ما را باین درگاه از راه بندگی آوردند و خواجه مظفر از  
 راه خداوندی یعنی با مجاهدت مشاهدت یافتیم و از مشاهدت بجا هدایت آمد صاحب کشف المحجوب  
 گوید که من زوی شنیدم که گفت آنچه بندگان را قطع بود و معاف و رقیانی روی نمودن چار باشد  
 و صدر یافت و اصحاب رعوت این قول را از ان پیر بدعوی بردارند و آن از نقص ایشان بود و هیچ  
 حال عبارت از صدق حال دعوی نباشد فاصله که با اهل آن روزی خواجه مظفر در توقان  
 می گفت که کارنا با شیخ ابوسعید همچنان است که در پیمان از ان یکد از شیخ ابوسعید است و باقی من یکی از  
 میدان شیخ ابوسعید آنجا حاضر بود از سرگرمی ریاضت پایی از ان پیر شیخ ابوسعید آمد و آنجا  
 از خواجه مظفر شنیده بود بگفت شیخ گفت بر دو خواجه مظفر را بگو که آن یکی هم توفی ما نیستیم  
 معشوق طوسی قدس سره نامش محمد است از عقلای مجانب بوده است و سخت بزرگوار  
 و صاحب حالت بکمال در ضمیر طوسی بوده است و قبرش آنجا است در آن وقت که شیخ ابوسعید

احمد بن حمدان  
 حارمله و کونین  
 و در آن مملکت و الف  
 و نون ۱۲ ع  
 شیخ نون و کونین  
 و بیست از ویران  
 شهر خراسان ۱۲ ع































که شکست برایشان افتد خواجه را در حشمت مریدی بود آسیا بان محمد کا کونام خواجه آواز داد که کاکو  
 در یاب در حال کاکو دیدند که خطیاب میکرد و محاربه می نمود تا لشکر اسلام نصرت یافت و کافران  
 هزیمت کردند و در همان وقت محمد کاکو را در حشمت دیده بودند که بکلمه آسیا را برده و بر مرد دیوار  
 آسیا می زد و از وی سبب پرسیده بودند پس تعهد گفته بود استاد مردان رحمة الله  
 تعالی علیه قصه بنجان خواب از مردان خواجه است و سالها کلمه استخوان و آب منو ویرا  
 میامیداشت روزی که او را بر اجعت بطن امر کردند بگریست و گفت من طاقت مفارقت شما نگذارم  
 خواجه کرم نمود و گفت هر وقت که ترا آرزوی دیدار باشد حجاب های جسمانی و مسافتهای مکانی  
 مرتفع گردد و ما را از همتایه بینی و همچنان بود و ایما استادی گفتی که من از بنجان حشمت را می بینم قوفی  
 رحمة الله شته احدی عشره واربعمایه خواجه یوسف بن محمد بن سیمکان رحمة الله تعالی علیه  
 وی خواهرزاده خواجه محمد بن ابی احمد است و مرید و تربیت یافته وی خواجه محمد بن هشت و پنج سال  
 متاهل نشده بود همیشه داشت که خدمت وی کردی و خوردن و پوشیدن وی از دست فرشته  
 وی بودی و سن وی بچهل رسیده بود و بسبب خدمت برادر و اشتغال بطاعت خدای تعالی میل  
 نزع نداشت شبی خواجه محمد پدر بزرگوار خود خواجه ابوالاحمد را در خواب دید که گفت در ولایت شما  
 فلان مرویت محمد بن سیمان نام تحصیل علوم کرده و روزگاری بصلاح گزرا نیده خواهی خورد ابوی  
 عقد کن خواجه ویرا طلب داشت و همیشه خود را با وی عقد کرد وی هم در حشمت متوطن شد خواجه  
 یوسف از ایشان متولد گشت خواجه محمد بعد از شصت و پنج سالگی متاهل شده بود و با ویرا پنج پسر  
 به بزرگی نرسیده بود خواجه یوسف را بمنزله فرزند می داشت و تربیت می کرد و تحصیل علوم و سلوک  
 راه خدای تعالی ولالت میکرد و بعد از وفات وی قائم مقام وی شد خواجه یوسف را بعد از پنجاه سالگی  
 میل از او انقطاع شد خواست که نزدیک مزار خواجه حاجی می که بسیار بزرگ بوده و شیخ  
 ابوالحق زیارت ایشان بسیار یک در چله خانه در زمین بکند با شارت بافت غیبی آن موضع را که  
 حال چله خانه وی است اختیار کرد و چون میل نکند آوردن زمین بغایت محکم بود چنانکه هیچکس آن را  
 نتوانست کند خواجه کند برداشت و بدست مبارک خود از چاه شنگاه تا نماز پیشین آن را تمام کرد  
 و مدت دو دوازده سال در آنجا بوسی بر و چندان سکر و دهشت و وله و حیرت بر کوفالته بود

سلا  
 قد  
 استاد  
 مردان  
 بافتن  
 ۱۲  
 سلا  
 بکر  
 سین  
 سلا  
 سیکون  
 سیر  
 سین  
 سلا  
 ۱۸  
 ع

که گاه بودی که چون خادم آب وضو بر دست وی بر ختی در انشای وضو از خود غائب شدی و  
 یک ساعت کمابیش در آن غیبت بماندی و باز حاضر شدی و وضو را با تمام رسانیدی در آن وقت  
 که شیخ الاسلام ابو اسماعیل عبداللہ الافغانی المزدی قدس الله تعالی اسمو بمنزله حشمت رسیده بود با وی ملاقات  
 کرده است و بعد از معاودت بهرات در مجالس محافل استحسان وی میکرد قوفی رحمة الله تعالی  
 سنه تسع و خمسين و اربعمائه و عمر وی هشتاد و چهار سال بود و در وقت رفتن پسر همین خود خواجه  
 قطب الدین بود و در تحصیل علوم وصیت کرد و قائم مقام خود گردانید خواجه قطب الدین  
 مودود و حشمتی قدس الله سره العزیز در سن هفت سالگی تمام قرآن را با و آخ کن حفظ  
 کرده بود و تحصیل علوم اشتغال میداشت چون بسن هشت و شش سالگی سید ولد بزرگوار وی خواجه یوسف  
 از دنیا برفت و در آنجا وی خود بنشانند و وی بخصال حمیده موصوف بود و با فعال پسندیده معروف  
 و مردم آن ولایت همه در مقام اعتقاد و محبت و انقیاد و ارادت وی بودند و توفیق شرف محبت  
 دولت تربیت شیخ الاسلام احمد النامقی انجامی قدس الله تعالی روحه نیز دریافته بود و در آن وقت که حضرت  
 شیخ الاسلام احمد از ولایت جام بهرات تشریف آورده بود و خواص و عوام شاهده کرامات و خوارق  
 عادات که از ایشان ظاهر می شدند و میزد و همه مرید و معتقد وی شدند و این قصه در اکناف اطراف آن  
 ولایت انتشار یافت و از لواحق بهرات متوجه مزار تبرک حشمت شد و خبر آمد که خواجه مودود حشمتی مریدان  
 بسیار جمع کرده است می آید تا شیخ الاسلام را از ولایت بیرون کند اصحاب شیخ الاسلام آنرا پوشیده  
 میداشتند و وی خود از همه بهتر میدانست چون وزی با باد سفره در آوردند گفت که ساعتی صبر کنید  
 که جماعتی رسولان در راهند چون ساعتی برآمد خادم در آمد که آن جماعت رسیدند ایشان او را آوردند  
 و سلام گفتند و جواب شنیدند و طعام خوردند و سفره برداشتند شیخ الاسلام گفت که شما میگویید با ما بگو  
 شما چه کار آمده اید ایشان گفتند که حضرت شیخ نفرایند فرمود که خواجه زاهد مودود شما را فرستاده است که احدا را  
 بگویند که تو بولایت ما بچه کار آمده بسلامت باز گرد و گرنه چنان که باز باید گردانید ترا باز گردانیم رسولان  
 تصدیق کردند پس بفرمود که اگر در ولایت این بیست و یک ملک مردانست نه از آن دست و نه  
 از آن من و اگر مردان ولایت این مردمان را این خود دعای شجره پس شیخ اشپوخ سخر باشد و اگر مردان ولایت  
 آنست که من میدنم و اولیای خدای عزوجل میدانند و با ایشان غایم که کار ولایت چیست چو نیست

۲  
 قوفی  
 با و آخ  
 حشمت  
 با تمام  
 سلا  
 آن که  
 تبرک  
 است  
 ۱۲



چون این سخن بگفت بر عظیم برآمد و شبان روزی بهارید و هیچ منقطع نشد و روز دیگر با او شیخ الاسلام  
فرمود که ستوران ساخته کنید تا برویم اصحاب گفتند امکان ندارد که درین دو سه روز بعد از آنکه دیگر  
نبار و هیچ ملاهی از آب تواند گذشت شیخ فرمود که سهل باشد که امروز ما ملاهی کنیم پس آن شدند  
چون بصره ایرون آمدند شیخ الاسلام نگاه کرد دید که جمعی انبوه سلاحها بسته همراه ایشانند پرسید  
که اینان کیانند گفتند مریدان و مجاهدان شما اند شنیده اند که جماعتی بعد از شامی آیند فرمود  
که اینها را باز گردانید که تیغ و تیر کار سحر است و سلاح این گروه سلاح دیگر است شیخ الاسلام با تنی چند  
روی برآه نهادند چون بکنار آب رسیدند آب بسیار بود شیخ الاسلام فرمود که امروز قرار است که  
ما ملاهی کنیم سخن از معارف آغاز کردند چندان ذوق بداهه رسید که همه را دلجو جان شدند پس فرمود که همه  
چشمها بر زمین نهید و بگوئید بسم الله الرحمن الرحیم تا سه بار تکرار کرد هر کس که چشم زد باز کرد  
پای افراز تر کرد و هر کسی که در کشتا و خود را با آن طرف آب یافت پای افراز ایشان خشک چو رسولان آن  
مشاهده کردند تعجیل پیش خواجه مود و در رفتند و این حال باز گفتند کسی با و نداشت خوبه  
مود و باد و نهزار مرید سلاح بسته متوجه شدند و در راه بشیخ رسیدند چون نظر شیخ بروی افتاد از  
آب پیاده شد و بوسه برپای شیخ داد شیخ دست بر پشت وی میزد و میگفت کار ولایت چون می بینی  
نداشته که ولایت مردان چشم و سلاح نباشد بر دو سوار شو که کوکی و نیندانی که چو مکنی چون بدید در آمد  
شیخ الاسلام با اصحاب خود در محله فرود آمدند و خواجه مود و با مریدان در محله دیگر روز دیگر مریدان  
خواجه مود و در گفتند که ما آمده بودیم تا شیخ احمد از ولایت بیرون کنیم و با ما یکدلی نیست  
درین معنی بهتر ازین اندیشه باید کرد و خواجه مود و گفت ما را صواب چنان می نماید که باید او برخیزیم  
و بخدمت وی برویم و اجازت خواهیم و باز گردیم که کار وی نه بقوت بازوی است مریدان گفتند  
که ما با هم مشورت کرده ایم صواب آنست که جاسوسی بر کار کنیم که چون وقت قیلوله خلوت شیخ شود و پیش  
وی کسی نباشد تنی چند در خدمت تو برویم و سماعی بنیاد کنیم و مالی بر آیم و در آن میان چیزی  
بروی زنیم خواجه مود و گفت این صواب نیست که وی صاحب ولایت و کرامت است اما فائده  
نداشت چون وقت قیلوله شد اصحاب شیخ متفرق شدند خادم خیمت که جلوه خواب گسترده تا شیخ  
قیلوله کند فرمود که یک ساعت توقف کن که کاری در پیش است ناگاه کسی در بکوفت خادم چون

شیخ

در بکشا و خواجه مود و در دید که با جمعی انبوه در آمدند و سلام گفتند و آغاز سماعی نهادند و نعره  
زدن گرفتند شیخ الاسلام سر بر آورد و گفت هی هی سبیل کجائی و آیین سبیل کجائی بود  
سرخس از عقلا و مجامین و صاحب کرامت او پیوسته در خدمت شیخ الاسلام بودی هم در محله حاضر  
و بانگ برایشان زد ایشان گفتش و دستار میگذاشتند و میگفتند همین خواجه مود و ما عظیم  
تجل برپای خاست و با ستغفار سر برهنه کرد و گفت بر شمار و شل است که این نوبت من باین ضا  
نداشتم شیخ الاسلام گفت راست میگوئی اما چرا با ایشان در آمدن موافقت کردی خواجه  
مود و گفت بد کردم عفو فرمایند شیخ الاسلام گفت عفو کردم برو و این قوم را باز گردان و دو  
خدمتگار نگاه دار و سه روز توقف کن چنان کرد پس پیش شیخ الاسلام آمد و گفت چنانکه گفته بود  
کردم دیگر چه می فرماید تا چنان کنم شیخ الاسلام گفت اول مصلی بر طاق نه و برو علم آموز که زاهد  
بے علم سحر شیطان است گفت قبول کردم دیگر چه میفرماید فرمود که چون از تحصیل فارغ شوی  
احیای خاندان خود کن که آباد اجداد تو بزرگ بوده اند و صاحب کرامت خواجه مود و گفت  
چون مرا احیای خاندان می فرماید هم شما برو چه تبرک و ثمن مرا اجلاس فرمایند شیخ الاسلام گفت  
که پیشتر آری پیشتر آمد دست وی بگرفت و بر کنار چهار بالش خود بنشانند و سه بار گفت که بشرط  
علم پس سه روز در خدمت شیخ الاسلام بود و فوائد گرفت و فوائد شمایافت و باز گشت بعد از آن  
بانکه فرصتی بحیث تحصیل علوم و تکمیل معارف بجانب بلخ و بخارا تشریف برد و مدت چهار سال  
بقدر وسع و امکان در آن باب جهاد نمود و در آن دیار هر جا از وی آیات غریبه و کرامات  
عجیبه که تفصیل آن تبطل می انجامد ظاهر شد و بعد از آن بچشت مراجعت کرد و بهر بیت مریدان  
و مستفیدان مشغول شد و از اطراف طالبان روی ارادت صحبت و خدمت وی آوردند  
شاه سنجان که لقب و نام و سه رکن الدین محمد است و از ویه سنجان خواست شرف صحبت  
خواجه را دریافته بوده است و چند وقت در چشت اقامت نموده و می گویند که در مدت اقامت  
هرگز در چشت نقص طهارت نکرده چون خواستی که طهارت کند سوار شدی و از چشت  
بیرون آمدی و در رفتی و طهارت ساختی و مراجعت نمودی نمی گفتی که مزاحشت منزل مبارک  
و مقام تبرک است روانها شد که آنجائی ادلی کنند و گویند که پیشتر ویرا خواجه سنجان



می گفتند: خواجه مودود ویر شاه سنجان لقب نهاد و وی همیشه بآن می نازید و می مغاخرت می کردی و وفات خواجه در سنه سبع و عشرين و خمسایه بوده است و وفات شاه سنجان در سنه سبع و تسعين و خمسایه خواجه احمد بن مودود بن یوسف کجشتی قدس سره وی بسیار بزرگ بوده و بعد از پدر بمقام و سئو شده و مقبول همه طوافت بوده و بر کافه انام شفقتی عام و مروقی تمام داشته است و گویند که شبی حضرت رسالت راضی الله علیه و آله و سلم در واقع دیدم مودود که ای احمد اگر مشتاق مانیستی ما مشتاق تو ایم چون باداد شده سه یار موافق اختیار کرد و مجهول و از چنانکه کسی او را شناسد بزیارت حرمین شریفین او بها الله تعالی تشریفاً و تکریماً متوجه شد چون قامت رکان و شرائط حج بجای آورد بحرم محترم مدینه در وضعه شریفه مصطفویه علی آثارها التَّحِیَّه توجه نمود و مدت شش ماه مجاورت کرد و گویند که مداومت و تضرع و سجده بر مجاورت آن حرم خادمان را گران آمد خواستند که ویرا بر بنجا نندازد و وضعه شریفه آواز آمد چنانچه همه حاضران شنیدند که ویرا بر بنجا نیند که از جمله مشتاقان ما است و بعد از مراجعت از مدینه به بغداد رسید و در خانقاه شیخ شهاب الدین سهروردی فرود آمد شیخ ویرا تعظیم و احترام بسیار کرد و خلیفه بغداد بنابر خواهی که دیده بود ویرا طلب کرده و طوافت اکرام و احترام بجای آورد و وی خلیفه را انصاح جایگیر و مواظظ و پذیر گرفت و همه در محل قبول افتاد و فتوح آوردند بحجت استمالت فاطر خلیفه محقری برداشت چون بیرون آمد بفرقه قسمت کرد و بخراسان توجه نمود و ولادت وی در سنه سبع و خمسایه بوده و وفات وی در سنه سبع و سبعین و خمسایه

**ابو الولید احمد بن ابی الرحا قدس سره تعالی روحه** وی از قریه آزادانست که متصل است بهرات عالم بوده بعلوم ظاهری و باطنی از شاگردان امام احمد بن حنبل است رَضِیَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ و امام محمد بخاری در صحیح خود از وی حدیث روایت کرده است در او اهل مل بسیار داشته همه را در طلب حدیث و حج و غزوات کرده است از بهرات سفر میکرد و هرگاه که مال می باخیزید بهرات مراجعت کردی و بعضی از ملاک خود بفر و ختی و باز بسفر رفتی تا جمله مال خود بدین طریق نفقه کرد و گویند یکی از دوستان وی چهار هزار درم محتاج شد پیش وی اظهار آن کرد چون بخانه خود رفت ابو الولید چهار هزار درم در صره کرد و بوسه باز فرستاد چون آن دوست هم خود کفایت کرد

در وقت هجرت از مدینه به بغداد آمد و در مدینه بود و در آنجا وفات یافت و در آنجا دفن شد

و مدتی برآمد آن مبلغ را نقد ساخته در صره کرد و بوی باز فرستاد ابو الولید قبول نکرد آن دوست نزدیک وی آمد و سلام کرد ابو الولید گفت اگر در سلام و جیب بودی جواب تو باز ندادمی آن شهر چهار هزار درم را چه قدر باشد که آن را باز فرستی توانی رحمه الله تعالی سته اثنینین و ثلثین و مائتین و قبر وی در قریه آزادانست **یزید بن ابی اسماعیل عبد الله بن ابی منصور محمد الانصاری له روی قدس سره** لقب می شیخ الاسلام است و مراد بفتح الاسلام هر جا که درین کتاب مطلق واقع شده است و نیست چنانچه در صدر کتاب بآن اشارت رفته است وی از فرزندان ابو المنصور است الانصاری است و مت الانصاری پس ابو ایوب انصاری است که صاحب حل رسول صلی الله علیه و آله و سلم در آن وقت که به مدینه هجرت کردند و ابو ایوب انصاری در زمان خلافت امیر المؤمنین عثمان رضی الله عنه با حنف بن قیس بخراسان آمده بود و در بهرات ساکن شده شیخ الاسلام گفته است که پدر من ابو منصور در بلخ با شریف حمزه عقیلی می بوده است وقتی زنی با شریف گفته است که ابو منصور را بگوئی که مرا بزن کند پدر من گفته است که من هرگز زن نمی خواهم و آن را رد کرده است شریف گفته است که آخر زن خواهی و ترا پسری آید و چه پسری چون بهرات آمده است و زن خواسته و من زن آمده ام شریف در بلخ گفته است که ابو منصور ما را بهری پسری آمده است چنان همین که جامع مقامات شیخ الاسلام می گویند که این کلمه آفرین است که همه نیکبادهای من است یعنی چنانچه صفت نتوان کرد از خایت نیکوئی و هم شیخ الاسلام گفته است که من یقیناً زاده ام و آنجا بزرگ شده ام و ولادت من روز جمعه بوده است در وقت غروب آفتاب ثانی من خجانه منته است تسعین و ثلثمائیه و هم می گفته که من ربیع ام در وقت بهار زاده ام و بهار ساخت دوست ام آفتاب بهار در جبهه نور بوده است که من زاده ام هرگاه که آفتاب بدینجا رسد سال من تمام گردد و آن میانها بود وقت گل دریا صین و هم می گفته که بو عاصم پیر و خوشاوند من است من در کودکی بوی شد می وقتی بوی خدمت نان و آشپز آنگاه پیش من نهاد و مرا قوالی کرد و چیز بر خواند خاتون وی که عجزه بود سخت محنت و فداوند ولایت گفت پیر من یعنی خضر علیه السلام علیه السلام را دید گفت وی کیست گفتم فلان کس است گفت از مشرق تا مغرب همه جهان از وی می شود یعنی از

در وقت هجرت از مدینه به بغداد آمد و در مدینه بود و در آنجا وفات یافت و در آنجا دفن شد

در وقت هجرت از مدینه به بغداد آمد و در مدینه بود و در آنجا وفات یافت و در آنجا دفن شد











این دو تن ویر چنان عظیم داشتند که مرا مریدان خرقانی می گفتند که سی سال است که تا بوی صحبت  
 میداریم هرگز ندیده ایم که کسی را چنان عظیم کرد که ترا و چنان نیکو داشت که ترا شیخ الاسلام  
 گفت زیرا که مرا بوی فرستاده بودند و گفت قدس سره که با وی گفتم ای شیخ سوالی دارم گفت  
 پرس آن من هاشم که تو از وی پنج سوال کردم سه بربان و دو بدل و همه را جواب  
 گفت و دو دست من در ران خود گرفته بود و از آن بجز غره می زد و آب چون جوی  
 از چشم وی میرفت و با من سخن می گفت شیخ ابو عبد الله الطاقی قدس سره  
 نام وی محمد بن فضل بن محمد الطاقی السجستانی الهروی است مرید موسی بن عمران حیرانی است  
 عالم بوده بعلوم ظاهر و باطن شیخ الاسلام گفت که وی بیست و هشتاد و نه در عقاید حنبلیان  
 که اگر من را ندیدی اعتقاد حنبلیان ندانستی و هرگز هیچکس حضرت ندیده و با بیست از طاقی و من  
 ویرا نابینا دیده ام و مشایخ ویر عظیم می داشتند و وی خداوند کرامات و ولایات بوده و فرست  
 نیز داشت و ندیده ام که وی در کار هیچکس چنان و فرزند بوده باشد که در کار من عظیم و بیکو  
 من و مرا گفته بود که عبد الله منصور است سبحان الله آنچه نورست که الله تعالی در دل تو نهاده  
 شیخ الاسلام گفت چهل سال بر بایست آمد تا من بنیستم که آن نور چیست که وی می گفت دگر  
 الشیخ ابو عبد الله الطاقی قدس سره الله تعالی روحه فی محبته صغیر سنه ست عشته  
 و از بعد از آن شیخ الاسلام گفت که مرا بچشم دل محمد قصاب بزرگ نموده اند اما خرقانی مرا به شناخت  
 و محمد قصاب را عظیم تمام داشت و با من بیازار آمد که یار من برای پدر خود دستار چرمی خرید با من نفقت  
 کرد و گفت سی سال است که تا اینجا می درین باناز رسیده ام شیخ الاسلام گفت که شیخ ابو عبد الله بن  
 باکو تیه الشیرازی سفرهای نیکو کرده بود و مشایخ جهان همه را دیده بود و حکایات بسیار داشت  
 از ایشان من خود از و با انتخاب سی هزار حکایت نوشته ام و سی هزار حدیث شیخ الاسلام گفت  
 که وی ملک بوده بهانه تصوف و از همه علوم بالنصیب وی مر عظیم می داشت که کس الهی داشت  
 هر که من پیش وی در آمدی بر پای فاسی و مشایخ نیشاپور را چون بنی ابو انجیر و جزا و برپا  
 نمی خاست و فرست عظیم داشت شیخ الاسلام گفت که چون از وی باز گشتم بخانه شیخ  
 ابو عبد الله باکو در آمدم سه دوست بود مرا در خانه که یکی کی شیرازی و یکی ابو الفرج و یکی

این کس را در کار  
 مبالغه کرده باشند  
 شیخ الاسلام گفت  
 که این یعنی محمد قصاب  
 بطریق اجمال مرا  
 شناخت و فرمود که  
 تفصیل بیاور  
 شیخ الاسلام گفت  
 که این یعنی سکون  
 وی با دشمنان  
 بود در صورت  
 تصوف

ابو نصر ترشیزی شیخ آواز داد که ابو الفرج من از خانه بیرون دوید و گفت بیک ک شیخ گفت  
 چون داشتمند ازین خانه بیرون شد من چه گفتم ترا گفت گفتی بسفر می شود و و  
 نه سفر راست و نه سفر بابت و بیست وی آنراست که حلقه گردن من در نشیند و وی زیاده  
 من گفتم کاش باری این سخن آن وقت بگفتی تا این همه رنج و سفر سود آندی لیکن خرقانی را  
 می بایست دید یعنی سفر من برای آن بود شیخ ابو الحسن بشیری سنجری قدس سره  
 شیخ الاسلام گفت وی از پیران من است ازین مشایخ که من دیده ام سه تن به بودند خرقانی  
 و طاقی هر دو جاسوسان قلوب بودند و ابو الحسن بشیری و وی ثقه بود در روایات و صوفی بود  
 و مشایخ بسیار دیده بود چنانکه می بایست دید و سخن و سماع از ایشان باز دانست گفت  
 مشایخ حرم دیده بود چون شیخ سیروانی و سرکی و ابو الحسن جعفی و ابو بکر طوسی و ابو محمد و نجید  
 دیگر مشایخ وقت و شاگرد شیخ ابو عبد الله خفیف بود و حصری و نوری و ابو زرعه طبری و دیگر  
 کا کا ابو القصر کبشتی قدس سره شیخ الاسلام گفت که وی مرد بزرگ بوده در ایام  
 من بوده امانه بابت پدر من بوده و مرا بوی نبرده و من خرد بوده ام روز آینه پدر من را پیش  
 پیران بروی نهادست بسمر من فرود آوردندی و پیش ابو القصر بروی دوی هم در مسجد بود  
 زیرا که وی مرد ملامتی بوده و پدر من قرأ اما شیخ ابو الحسن تیشه سازد برادر وی شیخ ابو محمد  
 خادمان و مریدان کا کا ابو القصر بودند و پیران روشن و بالغهای عظیم بودند و همه مریدان  
 ابو القصر چنان بودند که ایشان را لغزهای عظیم بود و دو حکایت از وی کرد که کا کا احمد  
 سنبل مبرادر وی محمد خورجیه رحمت الله شیخ الاسلام گفت که کا کا احمد سنبل مله از  
 برادر خود بود محمد خورجیه و باطن نیکوتر داشت و برادر وی پاک تر بود و ظاهر و باطن نام تر و در  
 درویش بود بغایت و خداوند کرامات و ولایات و در کار من دور فر بود ابو منصور  
 محمد الانصاری قدس سره دی پدر شیخ الاسلام است و مرید شریف حمزه و عقیلی و خدمت  
 ابو المنظر ترندی کرده بود شیخ الاسلام گفت که شیخ احمد کوفانی مرا گفت که این همه بگوید که عالم  
 بکشتی چون پدر خود ندیدی شیخ الاسلام گفت که من هفتاد و اند سال علم آموختم و نوشتم  
 و رنج بردم در اعتقاد اول آن همه از پدر خود آموختم لیکن قرأ بود صادق و متقی و باو رع

این کس را در کار  
 مبالغه کرده باشند  
 شیخ الاسلام گفت  
 که این یعنی محمد قصاب  
 بطریق اجمال مرا  
 شناخت و فرمود که  
 تفصیل بیاور  
 شیخ الاسلام گفت  
 که این یعنی سکون  
 وی با دشمنان  
 بود در صورت  
 تصوف



که کسی آنچنان نتوانستی بود و نتوانستی در زید که دی و هم شیخ الاسلام گفت که پدر من من سوری  
داشت عظیم مرا گفته بود عبد الله چند چون گوی که فضیل عیاض و ابراهیم ادیم از توفیق الید و ابراهیم  
ادیم دی مرا خوانی دیده بود با من نمی گفت اما میگفت هر روز تعبیری کنم دست می آید شیخ الاسلام  
گفت پدر من در مجرودی وقتی صافی داشته بود و فرات گفت دل در زن و فرزند افتاده بود و آن از  
دست وی بشده همواره اظهار ملالت میکرد و تنگدلی می نمود و با ما وقتی در آن تنگدلی گفت  
میان من و شما دریای آتش باد اما چه گناه کرده بودیم وی زن خواست و فرزند آمد روزی  
در آن تنگدلی از دکان برخاست و سبحانک اللهم گفت و دست از دکان برداشت و بیخ  
رفت پیش پیر خود شریف حمزه عقیلی و در تاریخ شعبان شصت و نهمین و اربعه ای از دنیا برفته در  
بلخ دفن کرده اند بنزدیک شریف حمزه عقیلی ابو منصور سوخته رحمة الله شیخ الاسلام گفت  
که با منصور سوخته پیری بود در قندهار وقتی خوشترن را فراسوختن داد و از بهرادی سوخته را و را  
سوخته نام کردند مردی صادق بود با صلابت و تقی شیخ احمد حشمتی و برادر وی  
خواجه اسمعیل حشمتی قدس سرهما شیخ احمد حشمتی غیر ابو احمد ابدال است زیرا که وی مقدم  
است و شیخ الاسلام ویرانیده بود و غیر خواجه احمد بن سود و دست زیرا که وی متاخر است  
و شیخ الاسلام را ندیده شیخ الاسلام گفت من هیچکس ندیده ام قوی تر در طریق ملامت و تمامه از  
احمد حشمتی و حشمتیان همه چنان بودند از خلق بیباک در باطن سادات جهان بسیار بزرگوار بودند  
و باز گفته که از خود در آن خلاص تمام ندیده بود همه احوال ایشان با اخلاص و ترک ریا و هیچگونه مستی  
روان داشتند و در خیر تا بهمان چهره و شیخ احمد بخارا دیده بود و غیر او شیخ الاسلام گفت که  
احمد حشمتی بزرگ بوده و عظیم داشتی و عزت دادی که هیچکس از ماضی و نه ادبی و پیشین کسی که وی سفید خود را در  
پاس من میدوی بود و در آن وقت شیخ ابو نصر طالقانی شده بود و این بیت زوی فیه بلیت درینا که  
ندانستم می چنداشتم دانم ازین پندار گوناگون ازین دانش پشیمانم البیت شیخ الاسلام گفت که  
من هیچکس ندیده ام بیدار و فرست چون برادر احمد حشمتی وی خدمت من کردی و مرا عظیم تمام  
داشتی من در قندهار مجلس می کردم و از مجلسیان من کسی بود که با وی محبت داشتی و سخنان من  
وی را بازمی گفته وی میگفت که این دانشمند شما از کوی است خدای دانده که از آن سخن می رود من در قندهار

سلامه قیاسی  
اللهم بکف  
سبحانک  
بعد از وفات  
از مجلس گفتن  
بجای آنکه گفتن  
و بکلام  
الانسی  
و توبه الیک  
سلامه قیاسی  
سبحانک  
آن که مرا آنجا  
حاصل شود  
سبحانک

یعنی از طبع آن سخن می مراد است پس از آن مراد عوت کرد همه دنیا به خود بر من باشد پس از آن مراد  
و برت نباد آن شدیم دی مراد بود و در سر کار ما از آنجا بود و بوضوح با آنکه از یاران حشمتی است و وی صاحب  
قراست عظیم بود و آن وقت که بنیاد آن رفیق زمستان بود و دوستی از منشای نواحی همه آنجا جمع  
آمده بودند چهل و اند روز من سخن می گفتم ایشانرا و بسط و افشار علم حقیقت اول از آنجا بود و هیچکس از  
ایشان با من برابر نرفت و همه خداوندان ولایت و کرامت و فراست بودند تا ایشان زنده بودند  
هیچ ترکمان بخمر اسان نیامد چون ابو حفص بنادر و آن که چشم و گوش فرا سخن من میداشته بود  
دی خداوند کرامات ظاهر بود و بعد شیخ الاسلام گفت که اگر ابو حفص بنادر و آن زنده بودی  
شما جامه خود را از وی در کشیدی و در وی تنگیستی و من ویرا سید و بزرگ میدیدم  
با کرامت ظاهر و فراست عظیم دوستی از دوستان او بود و دوستان او پوشیده باشند  
از غیرت او تا دوستی نبود از دوستان او دوستان او را نشناخته بودند چون بشر  
بگو اشان که کبوتر خان سخن و سه فرود آمد چون احمد مرغانه واحد کاه و ستانی که  
بر شلخ توت رقص میکرد چهل و اند روز آنجا بودیم هر روز همان کسی و هزار و دویست  
جامه فتوح رسیده بود از آن جز کنه سجاده بخانه نیار و دم روزی در آن ایام سماع میکردم  
و در آن شوری کردم و جامه پاره می کردم چون از سماع بیرون آمدم مسجد جامع شدم و در سماع  
بودم که یکی از ایشان فرزند آمد مرا گفت آن جوان که بود که با تو در سماع میگشت گفتم چه گونه گفت  
نوجوانی شایخ زگر من از در دست با تو می گشت در سماع هرگاه که آن زگر من بغیرت می تو می داشتی تو در  
شوییدی و بی طاقت تر شدی در سماع گفتم کس گوی دیگر پس از آن روز هرگز با هم نرسیدیم مگر با حفص که  
بوقوع من و دوستان آمد بود که بخواست رفت از دنیا و در آن هفته برفت و در بشکر و اشانی در مجلس  
املاء سخن حاضر مرا گفت و انشمن از آنجا اینجا آمدی و پیشین که من اینجا نیز با تو ام و در سخن بر من پیش  
حرفی گفته نیامد با خود می گفتم که آن چه بود هرگز دیگر چنان باشد تا در من باین آید رسید که حق الناس  
مَنْ يَتَّخِذْ ثَمَنًا دُونَ اللَّهِ اُنْكَارًا و سخن بکشد و پیوسته گفت شیخ احمد حاجی قدس سره  
شیخ الاسلام گفت که شیخ احمد حاجی از پیران نیست شیخ حصاری را دیده بود و او حسن طریقی غیر ایشان  
را از شیخ و از ایشان حکایت میکرد و بر گفته که از حصاری هیچ چیز یاد داری گفت بایکی از مشایخ حصاری

این قول را بلیان  
نفحات الانس  
شده است  
بای موصوفه و ذال  
بجز از توانی و تراست  
سلامه قیاسی بعد  
از آنکه سیران بیرون  
از آنکه سخن از  
و احکام تاریخی  
بسته شده است  
سینه بعضی خزان  
همستند که از غیر  
خدا بمتایان  
سینه بگردان  
بر اساس خدا ۱۳







روز تمام کرد و گفتند که صدر و زاهد علم مرا گفته بود که اگر برین پائی در شرق و غرب چون تو نبودی  
 شیخ الاسلام گفت که محمد شکر پیری باشکوه بود و باد عوی و قوت و ولایت مرا حکایت کرده  
 شیخ الاسلام گفت که من دوبار بهو سعید ابوالخیر بوده ام دوی دستار خود از سر فرو گرفته و کلیم  
 مصری خود بمن داده و غلغم جو خیده در دیان من نهاده چون بنزدیک وی شدم براس من  
 برپای خاست تمام دوسه مرعظیم داشت که اندک کسی را داشتی لیکن مرا بادی نقاری از بهر اعتقاد  
 است و دیگر در طریقت نه طریق مشلح و زیدی بعضی از مشایخ وقت با وی نه نیک و نه شیخ الاسلام  
 گفت احمد خضر و پدر روزی پیش بایزید گفت یارب لم یجدنا من غیره یکن بایزید گفت یارب  
 امید های ما از خوشنیتن بریده کن شیخ الاسلام گفت که آنچه احمد گفت عام راست و آنچه بایزید گفت  
 خاص راست که امید علت است امید برنا موجود بود بر یافت امید کی بود ابو بکر و گفت  
 العاقبة و التوفیق لا یکن شیخ الاسلام گفت اگر صوفی احوال خویش را متمم کن که دعویست  
 و افعال خویش را متمم کن که ریاست و اقوال خویش را متمم کن که بی معنی است جو انمردی  
 در بادی مضطرب شد گفت اگر مرا سلامت بیرون آری هرگز تریا یاد نکنم چون از بادی بیرون آمد  
 کسی دیر بخانه برود و طعام داد و میز خود و برادر شیخ الاسلام گفت که اگر می بینی ویا دگر دوی شریعت  
 تباها شدی و اگر یاد کردی عهد تباها شدی صادق بود شغل و بر الکفایت کرد و می نه از استنها  
 خواری گفت که یاد کنم از تنگت یا خود را در چنان گفت ابوعلی سیاه قدس سره بمرد گفت که از  
 هر چیزی که چیزی بشود چیزی بماند مگر شریعت که چون از ان چیزی بشود هیچ چیز نماند شیخ  
 اسلام گفت که سخت نیکو گفته است و آن چنان است شریعت همگی خواهد و زیادت در شریعت  
 نقصان است شریعت چون آبست آب بمقدار باید اگر بیفزاید ویرانی کند و اگر بکاهد سیراب  
 نکند مرعش گوید که هرگز خود را باطن خاص ندیدم تا خود را بظاهراً عام ندیدم شیخ الاسلام  
 گفت معنی آنست که حقیقت من درست نیاید تا شریعت من صافی نشد عادت شیخ الاسلام  
 چنان بود که هر چه شنیده بودی از خصال حمیده و افعال پسندیده چه در حدیث و چه در کتایب  
 مشایخ الله خواستی که آنرا بگوئی گفت که چون سنتی بشمار رسد از پیغمبر صلی الله علیه و آله و سلم

از در بیان ظاهر و باطن  
 از جهت ظاهر و باطن  
 از جهت ظاهر و باطن  
 از جهت ظاهر و باطن  
 از جهت ظاهر و باطن  
 از جهت ظاهر و باطن  
 از جهت ظاهر و باطن  
 از جهت ظاهر و باطن  
 از جهت ظاهر و باطن  
 از جهت ظاهر و باطن

اگر متوانید که آنرا در دین و دایم پوزید باری یکبار بکنید تا نام شمار از نه و پنجاه کنند و همچنین  
 از معاملات نیکو و احوال و اخلاق مشایخ که ما را بآن فرموده اند که بر پله ایشان بر دید و سیر  
 ایشان گیرید اگر همه نتوانید چیزی بکنید وقتی در راهی می رفتی در ویشی سوگند بر من داد  
 که مرا شلواری می باید مرا حکایت آن امام یاد آمد که سوار می آمده در ویشی بر دوی سوگند میداد  
 بخدای که مرا شلواری دهی آن امام از اسپ فرو آمد و شلواری بوی داد مردمان گفتند این چرا  
 کردی که این گدایان همه دروغ گوی و ذرا ق اند گفت من دانم امام را و نبود که وی سوگند بخدای  
 بر من دهد و من را زوی در گزرم و مراد وی ندیدم شیخ الاسلام گفت که من آن کار نیز کردم  
 شلواری بآن در ویش دادم و بی شلواری مجلس داشتم شیخ الاسلام گفت که من بسیار بجایمانه عاریتی  
 مجلس کرده ام و بسیار بگیاه خوردن بسر برده ام و بسیار خشت زیر سر نهاده ام و آن وقت  
 یاران داشتم و دوستان و شاگردان همه هم داران و توانگران بودند هر چه من خواستی بدادند  
 اما من نخواستی و برایشان پیدانه کردم و من گفتمی چرا ایشان خود ندانند که من هیچ ندارم و از  
 هیچ کسی چیزی نخواهم من خرد بودم هنوز که پدر من دست از دنیا داشت و دنیا همه بپاشید و ما را  
 در ریج افکند و ابتدا و در ویشی و محنت ما از آن وقت بود شیخ الاسلام گفت که من بزمستان حبه نداشتم  
 و سرای عظیم بود و در همه خانه من بوریایی بود چندانکه بروی خفتمی و نمد پاره که بر خود پوشیده  
 اگر پای را پوشیده سر برهنه شدی و اگر سر را پوشیدی پای برهنه شدی و خشتی که زیر سر نهادی  
 و میخی که جامه مجلس بران کردی میبایستی روزی عزیز در آمد مرا چنان دید که گشت در دندان گرفت و  
 در گریه ایستاد ساعتی بود و دستار از سر فرو گرفت و بنهاد و بر رفت شیخ الاسلام گفت مراد من  
 آن نبود که قاریان مجلس چیزی وادی و از کسی نمی خواستم و بر دل من از ان باری بود شخصه  
 و انیال پیغمبر علیه السلام بخواب دید که گفت فلان دکان را بعد از گذار تا سیم آن بقاریان  
 دهد و انیال آن شغل را کفایت کرد و آن مرد سیم آن دکان را بقاریان می داد شیخ الاسلام  
 گفت که شش من نان بطشونوی بود و من سفاناخ می خوردم شیخ الاسلام گفت که هرگز  
 در همه عمر خود الله تعالی مرا نیم روز در طلب دنیا ندیده و اکنون بر من می کشانید امام را از  
 آنچه اگر بنیزیم کافر باشیم و اگر آنرا بر دل من هیچ و در و خطر باشد کافر باشم تا بآن دست که

است ۱۲ مطلب  
 العاقبة و التوفیق  
 یعنی عدم ابتلا  
 تصوف با هم  
 باشند یا نه  
 قله از تنگت یاد خود  
 جناب الهی فی دانه  
 وی را نشان پیدا  
 نکردی یعنی ظاهر  
 نساختی و آن بینه  
 حقیق است بدان  
 مقام فرد و نیا  
 و حاکم است بران  
 متحقق بقض  
 غلبه و عدم  
 صدر امر  
 بخلاف پیشینه  
 که بدان مقام  
 مقید گشته و محکوم  
 وی شده و خود را  
 از ان خلاص  
 نتواند ساخت  
 ع ۱۲ ع







لذت می یا بدیابنده توجیه یا بد قبر لیث فوشجه بخیا بان ست چون وے برفت اور ایاران بودند  
 بر سر قبر فوشجه خاکی ساختند و بر بام خانه چهارطاقی و دران می بودند تا یک یک می رفتند و هر کس  
 وے دفن می کردند در محرم الله تعالی شیخ عمومی گفت که این قبر فلان تار و فرش ست و این آن  
 فلان و بن می نمودی قبر و یاران و بر شیخ الاسلام را خوش می آمد و می پسندید و موافقت  
 و استقامت ایشان را و گفت که محمد عبدالله گافز گفت که همه نیکوئی که خود را می بینم سبب  
 آن و اتم که لیث فوشجه با من رازی کرد مزه آن در حلق من فروخته لیث فوشجه وقتی در رود  
 هرات غرق شده می طپید گفت الهی اکنون مرا گرفته برگ آمدن ندارم اگر مرا سلامت ببر  
 آری سه بار ترا قل ھو الله بخوانم گفت از آن برستم نه سالست تا در آنم که بخوانم نمی توانم هر که  
 گویم احد مولی گویند آنم که تو می گویی دانی که احد کیست مرا باز بر سر برد محمد بن عبدالله  
**کا و ر روی قدس الله سره** العزیز بزرگ بوده است ازین قوم و هرات  
 و صاحب کرامات ویرا در تاریخ آورده اند و ھو محمد بن عبید الله القصصا  
 الکھرونی من فکیان مشایخ هرات من افعی الشیخوخة و وقته و احسنهم  
 ھذا و خلقا و طریقة و خواجہ ابو عبد الله بوزیل بوی ارادتی داشت عظیم و بزرگ  
 وے کارها کرده بود و وقتی ویرا گفت خواجہ این همه می کنی آخر تو مرا بدر شهر بیرون خواهی کرد  
 گفت من گفت تو روزگارے بر آمد و می رئیس مری بود محمد عبدالله گافز سخن نیکو میگفت  
 در معاملات و ترک دنیا و در دلهما اثری کرده و مردمان دست از دنیا برداشتند و از ملاک خود  
 بیرون آمدند خواجہ ابو عبد الله ویرا از شهر کسبل کرد و گفت بیا درنت از غمر بخالی شهر هراتی  
 که می خواهی میرد که سخن تو مردمان رازبان می دارد یعنی چون مرد دست از دنیا بدارد  
 سلطان بریده گردد و خواجہ ابو عبد الله بوزیل چهار سال خدمت شبلی کرده بود بی سوال و مال  
 عظیم بروی نفقه کرده بود شبلی ویرا جواد خراسان گفتی و خودی حافظ بود و نفقه و کثرت  
**قدس الله سره** العزیز شیخ الاسلام گفت که پیروی بوده در ویش بزرگ و  
 خداوند ولایت و فراست هم بگافز گاه مادر قبر ست روزی خواجہ ابو عبد الله بوزیل بوی رسید  
 و بگافز گفت که مادر قبر ست روزی خواجہ ابو عبد الله بوزیل بوی رسید

ماسوای ساقط گردد  
 ۱۳ قول و هو محمد بن  
 عبد الله بن علی بن  
 محمد بن عبد الله گافز  
 هروی است از  
 جو از دران مشایخ  
 هرات است  
 ترین مشایخ  
 قدس الله سره  
 ترین مشایخ  
 روی سیرت و خلق  
 دوش ۱۳  
 خدمت شبلی بنی از شبلی  
 استفسار  
 از جهت تنظیم و بی ۱۴  
 ۱۵ بعضی قاف  
 راے مله و  
 باے موحده و  
 سکون نون و جیسیم  
 ۱۶ عفت علی  
 قول و کثرت بود بی  
 حدیث بسیار یاد  
 داشت یا وی را  
 حال بسیار بوده ظاهر  
 است ۱۷

قول و کثرت بود بی حدیث بسیار یاد داشت یا وی را حال بسیار بوده ظاهر است ۱۷

گفت پس بوزیل کی بود که تر افتاد نشانند و مرا نشانند خواجہ پیشار بود و دانست که مرد بزرگ است گفت ای شیخ تو را ندیدم  
 که تر بر نشانند و مرا تر افتاد نشانند گفت ای پس بوزیل منم چه مزه و کشته باشد که مرا  
 بر نشانند و تر افتاد نشانند بگافز که امیر خراسان ویرا گرفت و بقلعه قلات برد و در طاقی  
 کرده و بر آورد تا آنجا برنت خواجہ خیر چه قدس سره العزیز شیخ الاسلام گفت که خیر چه  
 غلامی بوده بگافز گاه در قبر ست خواجہ نے از نے چیزهای دید و کرامات عظیم از وے مشاهده  
 می کرد و می راز کرد و دیگران گاه آمد و آنجا خاکی ساخت و مقام کرد شیخ الاسلام گفت که  
 من پس خواجہ ویرا دیده ام و مر از وی حکایت کرده وی گفت که وقتی مردمان باران طلبیدند و کاروان باران باریدل  
 آمده بود و وی بر سر تل سینه شده بود وی گفت خداوند امر کریم باید سم ده و هر که از باید زده و هر که از غلام باید  
 و زمین و هر چه باید بده خیر چه را می تو پس شیخ الاسلام گفت که حال آن که محل غیر تست اما اختیار حق سبحان  
 بندگان را و بسبب علت است بلال را لیا آنکه غلامی بوده حبشی بخواند و بوجیل و عقبه و شبیه را که سادات مکه  
 بودند برانده وی چه کرد و اینان چه کردند هیچ همه بنایت و قسمت او باز بسته است و کس از آن سخن نرسد  
 شیخ الاسلام گفت که چون کسی بیمار بودی یا در وی راشتی بخیر چه شدی تا وی احمد بخواندی و بدیدی  
 در حال راحت پیدا می و وقتی دانشمندی را در دزدان گرفت بوی شد احمد بخواند و بدیدی  
 بر شد آن دانشمند گفت خیر چه احمد را راست می خوانی آن را بر تو راست کنم گفت نه تو دل خود را  
 راست کن فی الحال در دزدی مستولی شد پس تضرع نمود باز احمد خواند و ساکن شد و شفا یافت  
 شیخ الاسلام گفت که من از خرقانی الحمد لله شنیدم که وے لب بود الحمد لله نے  
 توانست گفت و وی سید و غوث روزگار بود **ابو عبد الله احمد بن ابو عبد الله رحمن**  
**بن نصر المالی** رح نے از بهینان مشایخ هرات ست از اقران شیخ عمود با وے  
 حج اسلام کرده بود و مشایخ حرم را دیده و صحبت داشته عالم بوده معلوم ظاهر و باطن و در زهد  
 و توکل و عجز و یگانہ روزگار و تجربه و ترک دنیا سخن کرده و سخن ویرا در دلهما آخر تمام بودی صاحب  
 کرامت و ولایت بوده یکی از اصحاب وی عبد الله بن محمد بن عبد الرزیم بوده است وے  
 گفته است شیخ من ابو عبد الله احمد روزی مرا گفت بر دیکم و فلان کس را بگوئی که چنین چنین کن  
 من گاهے چند بر داشتم خود را در مکه یا فتم آن پیغام بگزارم بدان کسی که گفت بود

قول و کثرت بود بی حدیث بسیار یاد داشت یا وی را حال بسیار بوده ظاهر است ۱۷



و پیش از نماز دیگر نزد یک شیخ در آمدم آنوقت که آنجا رسیدم خواستم که حج گزارم آن کس که پیش  
 من رفته بودم گفت برو پیش شیخ را خلافت مکن و اگر نه باز نتوانی گشت و سه ماه در راه بمانی و قریبی  
 در مالین هرات است شیخ الاسلام قدس سره در احوال بسیار بزیارت و رفته رفته  
**ابو نصر بن ابی جعفر بن ابی اسحق الهروی** انجا بنجی یادی و قیل ابو نصر محمد  
 بن احمد بن ابی جعفر عالم بوده معلوم ظاهر و باطن و فقیه روزگار و باطل از کرمان بوده و بسبب  
 توبه وی آن بود که روزی شخصی فتوی آورد که چندی فرمایند ایمه دین درین مسله که شخصی در  
 جوانی چوبی چند از روی غضب بر درازگوشی زد و آن درازگوش روی باز پس کرد و گفت  
 ای خواجه این چشم تیر بر من مظلوم رانده گیر اما فردا از عهده این خشم راندن چون بیرون خواهی آمد  
 اکنون بیست سال است که آن شخص می گردید و حالا آب چشم می بخورن بدل شده است علم  
 طهارت و نمازی چه باشد چون ابو نصر این فتوی بخواند از هیبت آن سخن بهوش شد چون  
 بهوش آمد احرام صحبت آن شخص بست چون بمنزل وی رسید وی در آن گریه و اندوه از دنیا رفته بود  
 پیر و دیدار وی نورانی و موی دریش سفید و خون از دودیده دی و دیده پرده وی خشک شده  
 ایامی خندید ابو نصر را از خنده دی عجب آمد تکفین و تجیزه وی کردند و نماز گزار دند چون ابو نصر از انجا  
 بازگشت گریان پیر بوی رسید گفت ای جوان چرا می گری می گری از کتاب الله تو رسیده  
 است که آن کار نکرده اما این گریستن تو بگریستن و امن سوختگان می ماند نه دل سوختگان آن  
 پیر گفت و بگفت ابو نصر در دود و دود سوز بر سوز بیفزود و از هر چه در آن بود بیرون آمد و سفر و  
 سیاحت پیش گرفت و گویند کسی صد پیر را خدمت کرد و صحبت خضر علیه السلام در یافت  
 در حرم که مدینه و بیت المقدس و غیر آنها را یا ضاات کشید و عبادات کرد در آخر هرات مراجعت  
 کرد و عمری بصدد بست و چهار سال رسید و در شصت و نه ساله از دنیا رفت و قبری در خانبابا است  
 هرات **میرزا محمدالدین طالع قدس سره** العزیزه گویند که وی از  
 اهل عسکر بوده و ترک و تجرید و توکل لیکانه بوده در پیش محمد جگر که یکی از ابدال بوده و جامع هرات  
 بسر بردی روزی در مسجد خفته بود که کوزه آب بی بخیه بود خادم مسجد آنجا رسید پنداشت که وی بول کرده  
 است و بر اچندان بزد که اعضای وی مجروح گشت چو گرای بزد بیرون رفت مسجد از چوب بود و آفتشی

ساده قول قیل  
 ابو نصر بن ابی جعفر  
 گفته اند که ابو نصر  
 کینست او است  
 و نام وی چیست  
 پسر احمد ابو نصر  
 جعفر بن ابی جعفر  
 قول دیگر که ابو نصر  
 بن جعفر بن ابی جعفر  
 زیارت کند  
 و آن ترک  
 چونند  
 در پیش محمد  
 میخیزد  
 سازنده ۱۲۰۰

نکته  
 در دوازده  
 سال

پیدا شد و مسجد بسوخت و از انجا بپارازی که آنرا بازار حبله فروشان گفتندی در آن سلطان محمد الدین  
 طالع را از آن خبر کرد و دند عقب چو گردان بخود چون بوی رسید گفت چو گرد شهر مسلمانان را چو  
 می سوزی چو گرد باز گشت و آب چشم خود بر آتش افکند آتش فرو مرد و ناپدید شد و این باغی  
 بگفت رباعی آن آتش دوشین که بر افروخته بود و او سوختن از دل من آنوقت بود  
 گر آب دوشتم من ندادی یاری چه حبله فروشان که بهری سوخته بود و گویند وقتی سیل آمد نزد یکشت  
 که هرات را بر دخت سلطان محمد الدین طالع بر دند گفت خر قه مرا پیش سیل نهید چنان کردند فی الحال  
 سیل بازگشت امام فخر الدین رازی در وقت وی بوده است و صحبت وی تبرک و تقرب  
 جستی چون ویرا وفات رسید در اندرون شهر هرات میان درخت خشک و فیروز آباد دفن کردند  
 و شیخ محمود اشنوی رحمه الله تعالی که صاحب رساله غایت الامکان فی معرفه الزمان و الامکان  
 است در گنبد مقبره وی مدفون است و این شیخ محمود از اصحاب ملائکه مولانا شمس الدین محمد بن  
 عبد الملک دیلمی است رحمه الله که از اکابر مشایخ و محققان است و سخن در حقیقت زبان تحقیق آن  
 چنانکه در مصنفات وی مذکور است در مصنفات دیگران که یافته میشود ابو عبد الله مختار  
**بن محمود احمد الهروی** قدس سره الغریزی از بزرگان مشایخ هرات است جامع بوده  
 میان علم ظاهر و باطن صاحب کرامات و ولایت بوده است گویند که در لوح قبر وی چنین  
 یافته اند که در سنه سبع و سبعین و اکتین هجری برفته از دنیا وی گفته است که طعام چنان خور که  
 تو او را خورده باشی نه او ترا که اگر تو او را خوری همه نور شود و اگر او ترا خورد همه دود گردد و جامه  
 چنان پوش که رعونت و فخر و خیلار او در نهاد تو بسوزد نه آنکه آتش آن علما را بر افروزد و همی گفته که  
 در هر کار که باشی چنان باش که اگر عزراکیل ترا دریا بدلانان کار ترا بکار دیگر بناید شد و در آن کار همه  
 حالات تو با تو باشد اگر چه طعام خوردن بود یا عملی مباح و باید که در باطن خالص باشد بود و نیت  
 در آن فعل رضای حق بود بجهان و تعالی و نگا داشت شرع و همی گفته که اصل عبودیت آنست  
 که چنان باشی بظاهر که از تو همه شرع ظاهر بود و چنان باشی بباطن که در تو یا دیگر انجائی نبود  
 و ویرا اصحاب بسیار بوده اند همه صاحب ولایت و کرامت چون ابو علی بن مختار  
 العلوی افسینی رضی الله عنه و از وی کرامات بسیار و خوارق عادات بسیار منقول است و وی

در دوازده  
 سال



بسیار امام مشهور بوده و قبر وی در پایان پای ابو عبد الله مختار است و چون فقیه ابو عثمان  
 مرغزی رحمه الله که از غایت شوق و سوختگی ویراشوق سوخته می گفته اند ویرا و قلع  
 غریب و عجیب بوده است گویند که آن روز که سید امام را در هرات وفات رسید وی در هرات  
 بنود در مردار رود بود ویرا آنجا در باطن مصیبتی عظیم افتاد چنانکه بی طاقت شد و هرات آمد  
 گفتند که در همان وقت سید امام وفات یافته بود است و خطری که در باطن می پیدایشده است بسبب آن بوده است  
 چون شوق سوخته وفات یافت ویرا در گورستان خانچه باور پایان پای عبد الواحدین  
 مسلم در قبر گذشت شیخ ابو ذر بوزجانی قدس سره شیخ الاسلام گفت که من بکترین دیدم  
 که بوزجانی را دیده بود صیادی گور گریه گفت که در بوزجانی مرا نبی عظیم رسید و طلب بسیار  
 کردم تا ویرا یافتیم دیدم که بوز خداوند کرامات ظاهر کرده گویند که در بوزجانی مدرسه بود که شیخ  
 ابو ذر ساکنان آنرا اولیای می خواند یک روز در آن مدرسه خسپیده بود خادم مدرسه بیرون آمد  
 گفت اولیا در چه کارند خادم گفت امروز خوردنی نیافته اند و در آن مدرسه درخت قوت بود خادم را  
 گفت برو و آن درخت را بپوشان خادم آن درخت را بپوشاند هر برگ که بیفتاد در فاصل بود  
 پیش شیخ آورد گفت برو و برای ایشان طعام بخور و زنی سبک تنی پدر سلطان محمود که وفات  
 در سن سبع و ثمانین و ثلثمائیه بوده است بیدار می آمده بود وی را نصیحتهای درشت کرد سلطان  
 محمود هنوز کودک بود ویرا پیش شیخ آوردند بسیار لطفت نمود و ویرا بر کنار خود بنشاند و از شفا و  
 شمع کبریا گفت که من گمان کنم چنانکه تو می خواهی و سزاوارت آنست که نامت شود و تو هم از شفا و  
 تو بگویم ازل مراد پسر بدیدی آنکه بوی بخندیدی و تو بگویم آن بوی بویان بود و من آنچه خود پسندیدم  
 وفات در سن سبع و ثمانین و ثلثمائیه بود شیخ الاسلام احمد النعمانی الحامی قدس سره الفریکینی وی را بفرمود  
 ابی الحسن است و وی از فرزندان جریر بن عبد الله البعلی است رضی الله عنه که در سال وفات رسول الله  
 صلی الله علیه و آله و سلم ایمان آورده است قال رضی الله عنه ما حججتی رسول الله  
 صلی الله علیه و سلم منک است و لا کافر فی الاکتساف فی وجهی بسیار بلند است  
 و با جمال بوده است و امیر المؤمنین عمر و ویرا یوسف این است نام نهاده است حضرت شیخ را  
 حق سبحانه و تعالی چهل و دو فرزند داده بوده است سی و نه پسر و سه دختر و بعد از وفات وی

در مردار رود  
 بیخود غایب  
 شوق فوله  
 بوزجانی کان  
 بیخود غایب  
 مادر آنکه از  
 جنس است  
 و باست  
 مردمان مارا  
 منکرند  
 فوله قتل  
 رضی الله عنه  
 انچه شیخ  
 حکم و سبب  
 از آنکه وی  
 علیه و آله و سلم  
 بهیچ وجه از  
 ملاقات خود  
 از آن بیان  
 که سلمان  
 ندیده و ندیده  
 در آنکه تسبیح  
 کرد در رو  
 من ۱۲  
 بهیچ وجه

کاک  
 کاک

چهارده پسر و سه دختر باقی مانده بود و این چهارده پسر همه عالم و عامل و کامل صاحب تصنیفات  
 و صاحب کرامات و صاحب ولایت و مقتدا و پیشوای خلق بوده اند و وی آنی بوده است و  
 در سن بیست و دو سالگی توفیق توپه یافته و بکوه رفته و بعد از آن هجده سال ریاضت و چهل سالگی  
 ویرا در میان خلق فرستاده اند و ابواب علم لدنی بروی گشاده و روزیاده از سی صد تنای کاغذ و غیره  
 توحید معرفت و علم سر و حکمت و روشن طریقت و اسرار حقیقت تصنیف کرده است که هیچ  
 عالم و حکیم بر آن اعتراض نکرده است و نتوانسته داین تصنیفات همه آیات قرآن و اخبار  
 رسول صلی الله علیه و آله و سلم مقید و موبدست حضرت شیخ قدس سره در کتاب سرلج السائرین  
 آورده است که بیست و دو ساله بودم که حق عز شانه بلطف و کرم خود مرا توبه کرامت کرد و چهل ساله  
 بودم که مرا بمیان خلق فرستاد و اکنون شخصیت و دو ساله ام که این کتاب را بفرمان جمع می کنم  
 و تا این غایت صد و هشتاد و نه مرتبه دست که بر دست ما توبه یافته اند و بعد از آن بسیار سال می گذرید  
 شیخ ظهیر الدین عینی که یکی از فرزندان ایشان است در کتاب رموز الحقایق آورده است که تا آخر  
 عمر بر دست پدرم شیخ الاسلام احمد قدس الله تعالی سره ششصد و نه مرتبه توبه کرده اند و از راه  
 معصیت بطریق طاعت باز آمده اند شیخ ابوسعید ابوالخیر قدس الله تعالی روضه خرقه بود که در آن طاعت  
 کردی و چنین گویند که آن خرقه از ابوبکر صدیق رضی الله عنه میراث مانده بود و شیخ را تا نوبت  
 بشیخ ابوسعید رسید و ویرا نمودند که آن خرقه را با حمد تسلیم کن فرزند خود شیخ ابوطاهر وصیت کرد که بعد از  
 وفات من چند سال جوانی تو خط بلند بالا چشم از رقی بنام احمد از در خانقاه تو در آید و تو در میان یاران  
 نشسته باشی بجای من زنها که این خرقه را بوسی تسلیم کنی چون کار شیخ باختر رسید شیخ ابوطاهر را  
 آرزوی آن بود که ولایتی که حضرت شیخ را بود بوی سپارد و شیخ چشم باز کرد و گفت ولایتی که شما طمع  
 می دارید بگیری سپردم و علم شیخی ما بعد در خرابانی زدند و کاری که بار ابودو تسلیم کرد و کس ندانست که  
 حال چیست تا آنکه بعد از چند سال از وفات شیخ شیخ ابوطاهر در خواب دید که شیخ ابوسعید با جمعی از  
 یاران تعجیل می رفت ابوطاهر پرسید که یا شیخ چه تعجیل است شیخ گفت تو نیز برو که قطب الاولیای می رسد  
 شیخ ابوطاهر خواست که برود و بیدار شد دیگر روز شیخ ابوطاهر در خانقاه نشسته بود جوانی با حق صفت  
 که شیخ گفته بود در آمد شیخ ابوطاهر در حال بدانست و ویرا اعزاز بسیار کرد اما چنانچه مقتضای



بشریت است اندیشناک شد که خرقه پدید آوردن از دست و هم آن جوان گفت ای خواجه در امانت نیت  
روان باشد خواجه ابو طاهر را وقت خوش شد برخواست و آن خرقه را که شیخ ابو سعید بدست خویش  
میخفت نهاد و تا آن روز آنجا بود و بیاورد و بر سر آن جوان فرو انداخت و گویند آن خرقه را بیت  
و در وقت از مشایخ پوشیده بود و در آخر شیخ الاسلام احمد حواله شد و بعد از آن هیچکس نیست که  
آن خرقه کجا باشد بزرگان گفته اند که چهل مرد و لی شدند که ارادت ایشان بشیخ بود قدس الله تعالی  
سره از آنجمله یکی شیخ الاسلام احمد بود و یکی خواجه ابو علی و همانا که مراد ابو علی فارسیست و هر دو معروف  
و مشهور اند در عالم و یکی ازین طائفه گفته که خواجه ابو علی را بر خاطر با واقف کردند و با طهار آن باذن  
بنود شیخ الاسلام احمد را بر خاطر با واقف کردند و هم بر ظاهر با طهار آن باذن بود از حضرت  
شیخ الاسلام احمد پرسیدند که مقامات مشایخ شنیده ایم و کتب ایشان دیده ایم هیچکس مثل این حالات  
که از شما طاهری خود ظاهر نشده است فرمود که ما در وقت ریاضت هر ریاضت که داشتیم که اولیای  
خدا تعالی کرده بودند بجای آوردیم و بران مزیدی نیز کردیم حق سبحانه و تعالی بفضل و کرم خود هر چه  
پراگنده بایشان داده بود و بیکبار با احمد داد و در هر چهار صد سال چون احمد شخصی پیدا کرد که آثار  
ایز و تعالی در باب او این باشد که همه خلق بینند هذا من فضل ربی جامع مقامات حضرت شیخ الاسلام گوید که  
از هدایت حال ایشان سوال کردم فرمودند که من بیست و دو سال بودم که حضرت حق سبحانه و تعالی  
مرا توبه کرامت فرمود و بسبب توبه من آن بود که چون نوبت دور اهل فسق و فساد بمن رسید شهنشاه نایق  
بود و حریفان دور طلب داشتند من گفتم شهنشاه است چون باز آید و در بهم حریفان گفته ما توقف  
کنی کنیم شاید که او در تر آید گفتم سهل است چون باز آید اگر مضائقه کند دوری دیگر بزم چون شهنشاه باز آمد  
مضائقه کرد و دیگر طلب داشت چون بوثاق من آمدند و طعامی بکار بردند کس نخانه رفت تا آخر آمد  
تمام خنماهی یافت و در آن خنماهی چهل خم بود و تعبها کردم تا این چه تواند بود و آن حال از حریفان پنهان  
داشتیم و از جای دیگر خبر آوردیم و در پیش ایشان نهادیم و من بتجمل تمام در از گوشه در پیش کردم و بجانب  
رزدان شدم که آنجا خرم داشتیم تا زودتر بیایم بزم و در از گوشه را بار کردم در از گوشه در رفتن کنیدی  
می کرد و من و بر سخت می رنجانیدم تا زودتر باز آیم که دل بحریفان معلق داشتیم ناگاه آواز  
سخت بگوش من رسید که احمد این جوان را چار نجه می داری ما و را فرمان نمی دهیم تا برو

از شهنشاه عذر می خواهی قبول نمی کنند از ما چار عذر نمی خواهی تا از تو قبول کنیم روی بر زمین نهادیم و گفتم  
اگهی توبه کردم که بعد ازین هرگز خمر نخورم فرمان ده این در از گوشه را تا من بروم تا مردوی آن قوم  
نخل نگردم در حال در از گوشه روان شد چون خمر پیش ایشان بروم قدحی پیش من داشتند گفتم من  
توبه کرده ام ایشان گفتند احمد برای خندی یا بر خود اخل می کنی ناگاه آوازی بگوش من رسید  
که یا احمد لبستان و بچش و همه را ازین قبح بچشان بستند و بچشیدم شهنشاه بود با مر حق سبحانه و تعالی و همه  
حاضران را بچشانیدم در حال توبه کردند و از هم پراگندیدند و هر کسی روی بچیزی نهاد و من و والد دارم  
یکوه آوردم و بعیادت در ریاضت و مجاهده مشغول شدم چون بچندی در کوه بودم در خاطر من دادند که احمد  
راه حق چنین روند که تومی روی قومی صاحب فخران را را با کرده که حق ایشان در ذمه توجب  
است و ایشانرا ضلع گذاشته بعد از آن حاضری دیگر آمد که در خانه توبه و نای از چیزهای دیگر چهل  
خم است که در آن خمر بوده است هر چه دارند گو بر خود خرج کنند چون دانستی که چیزی دیگر نماند  
آنگاه بغضوارگی ایشان مشغول شو چون ساعتی بر آمد بخاطر من فرود آمدند که یا احمد نیکو روزه باشی  
در راه حق سبحانه که توکل بر خمر می کنی راه غلط کرده چرا توکل بر کرم حق سبحانه و تعالی کنی تا او صاحب  
فخران ترا از خزانه فضل خود روزی رساند که رزاق بر حقیقت اوست تو تکیه بر خمر کنی نیکو باشد  
صفرای عظیم بر سر من زد و بخود از کوه در آمد و در خانه رفتم و عصای در گردانیدم و چهار انگشت  
گرفتم شهنشاه را خبر کردند که احمد از کوه در آمده است و جنون بروی غالب شده چهار می شکند  
حی ریزد شهنشاه کس فرستاد و مرا از خانه بیرون آورد و در پایگاه اسپان باز داشت من بر سر آخور  
اسپان نشستم دست بر هم می زدم و این بیت می گفتم **بیت** اشتربخرا س می بگرد و سر گرد  
تو نیز ز مهر دوست گوی بر گرد اسپان سراز علف برداشتند و سر بر دیوار زون گرفتند و آب  
از چشمهای ایشان روان شد ستور بان بدید برفت و شهنشاه را گفت دیوانه را آورده اید و در پایگاه  
اسپان باز داشته اید اسپان جمله دیوانه شدند و دهان از علف برداشتند و سر بر دیوار زون زدند شهنشاه آمد  
و مرا بیرون آورد و از من عذر خواست من بجانب کوه باز گشتم و چند سال بیرون نیادم و حق  
سبحانه و تعالی از خزانه فضل خویش هر بار داد هر یک از صاحب فخران مرا یکن گندم بداد  
که در زیر بالین ایشان پدید آمدی چنانکه همه را کفایت کردی و اگر همانان نیز بر سیدندی همه را

نظارت



فراسیدی بلکه چیزی لبه آمدی خواجه ابوالقاسم گرو مرے بزرگ بوده و مالدار و باخیری گفته که  
 مرا حادثه افتاد که هر چه داشتم بیکه از دست من رفت حال باضطرار رسید عیال بسیار داشتم  
 و هیچ کسی نمی دانستم پیوسته بخدمت علما و مشایخ و مزارهای رفتم و استدعا می کردم  
 که طاعت حقیق بخلق بنداشتم روزی در مسجد شسته بودم عظیم و تنگ پیرے از در آمد و  
 در کت نماز بگذار دیس بنزدیک من آمد و بر من سلام کرد و هیبت عظیم از روی بر من  
 مستولی شد که پس نورانی و میب بود پس پرسید که چرا تنگی قصه خود با وے بگفتم گفت احمد  
 بن ابی اس که دین کوه است می شناسی گفتم مراد دست ویرینه است گفت بر خیز و بنزدیک وی  
 رو که مرد صاحب کرامات است باشد که در خود را از وی درمان یابی روز دیگر بر خاستم و پیش  
 رفتم سلام کردم جواب داد و پرسید که حال تو چیست گفتم پیرس و قصه خود با وے بگفتم فرمود چند  
 روز است که خاطر مابنوی کشید و انتم که تراکاری افتاده است برو و خاطر مشغول مدار که حق تعالی  
 سهل گرداند قبول کردم که مشب در وقت مناجات بر حضرت حق تعالی عرضه دارم تا چه جواب آید  
 روز دیگر با ملا و بخدمت او رفتم چون چشم مبارک او بر من افتاد گفت پیشتر آمی که حق سبحانه تعالی  
 کار تو راست آورد پس فرمود که هر روز کفایت ترا چند باید گفتم چهار و انگ فرمود که هر روز چهار و انگ بگو  
 حواله کردند می آمی می بر بعضی از افاضل در آن مانده گفته است بلیت ابوالقاسم گردید چو یک  
 سر مضطر به بکشا و بر و کرامت احمد در به کردند و ال کفایتش بکجه هر روز چهار و انگ می آمی و بر  
 پیش آن سنگ رفتم پاره زد و دیدم از سنگ بیرون آمده برداشتم و بخدمت شیخ رفتم و گفتم من پیشده ام  
 و اطفال خرد دارم چون من نمانم حال ایشان چگونه بود فرمود که تا خیانت نه کنند از فرزندان  
 تو هر که بیاید و از بعد از وی مدتی فرزندان می بردند چون یکی از فرزندان او خیانت کرد دیگر نیافتند  
 وقتی حضرت شیخ را عزیمت بهرات شد چون بده شکبان رسیدند جمعی از بزرگان که همراه بودند  
 پرسیدند که حضرت شیخ بهرات در خواهد آمد شیخ فرمود که اگر بزندنی که مشایخ ماضی شهر بهرات را با غیبه  
 انصاریان گفته اند این خبر بجا بر بن عبدالقادر رسید گفت که ما برویم و شیخ الاسلام احمد را بروش  
 گیریم و بشهر آوریم پس فرمود تا محفه پدری شیخ الاسلام عبدالقادر را از قسطنطنیه بیرون آوردند  
 و در شهر منادی کردند که همه اکابر باستقبال شیخ اسلام احمد بیرون آیند چون بده شکبان رسیدند

و بخدمت حضرت شیخ درآمد و نظر مبارک ی برایشان افتاد بر جای خود نماندند و حالت های عظیم  
 پیدا آمد و روز دیگر محفه در آوردند و استدعا کردند که قرار بر آنست که شمارا بروش بشهر یریم  
 گرم فرمایند و در محفه نشینند حضرت شیخ اجابت کرد و در محفه نشست و دو بازوی پیش محفه را  
 شیخ جابر بن عبداللہ و قاضی ابوالفضل یحیی برگرفتند و دو بازوی پس الامام طهیر الدین زیاده  
 و امام فخر الدین علی هیثم برگرفتند و روان شدند و هیچکس نگرفت و دادند حضرت شیخ خاموش  
 می بود تا ساعتی برگرفتند پس فرمود که محفه را بنهید تا سخن بگویم چون محفه را بنهادند فرمود که  
 شامی دانید که ارادت چیست گفتند بفرمایید گفت ارادت فرمان برداریست همه گفتند بی فرمود  
 که چون چنین است شما سوار شوید تا دیگران محفه بردارند تا کسی را نصیبی باشد اکابر سوار شدند  
 و دیگران محفه برگرفتند چندان خلق از شهر در دست آمده بودند که بسیار کس بود که نوبت محفه بر ایشان  
 نرسید چون بشهر رسیدند و خانقاه شیخ الاسلام عبدالقادر را از راه ارادت بکرم دی کرده بود  
 شهر بهرات مردی بود نام او شیخ عبداللہ زاهد مدت سی سال روزه وصال داشته بود مشهور  
 و معروف بود و صاحب قبول و یکی از خواجگان فرزند خود را از راه ارادت بکرم دی کرده بود  
 و دوازده سال در خانه دی بکرمانه بود چون شیخ الاسلام احمد بهرات رسید آن زاهد ضعیفه  
 خود را گفت که جامه من بپار تا بنزدیک شیخ احمد روم که می گویند و در بر گشت تا بنگرم که حال  
 او چیست ضعیفه گفت زنه را اگر از راه امتحان خواهی رفت مرو که او آن مرد است که تصور کرده  
 و اگر رد دل داری که آنچه او فرماید فرمان بری و بجای آری برو و اگر نه گردا و گرد که زیان کنی  
 زاهد گفت برو و جامه بپار که تو ندانی جامه در پوشید و بخدمت حضرت شیخ آمد و سلام کرد و حضرت جواب  
 سلام داد و فرمود که چون عزم سلام ماکروی می دانی که آن عورت با تو چه گفت فرمان خواهی برد  
 زاهد گفت چون راست می گویی چون فرمان ببرم فرمود که باز گرد و گذر بر گوی سنگین کن بر در کان  
 محمد قصاب هر روزی گردانی گوشت بز بخته است لبستان و قدری دوشاب روغن از بقال  
 بستان و در دست گیر و بخانه بر که من حلال سلیمه فقه بیری من الیک بگو تا انان گرفت  
 قلیه سازند و انان روغن و دوشاب و شیرینی سازند و آن عورت اظهار کن آنچه درین دوازده سال  
 بر تو واجب بوده است و بپایان آورده بجای آورد و غسلی بر آورد و ساعت هر چه درین چند سال

یعنی هر  
 بر دارد  
 اینجا  
 در این  
 از کبر  
 ۱۲







رحمه الله روی صحبت و اخضر بوده است علیه السلام و شیخ الاسلام احمد رابادی مؤلف است  
تمام بوده و بوی می رفته است شیخ الاسلام احمد گفته است که روزی نفس از من زرد آلوده است  
گفتم که یکسال تمام روزه داری ترا زرد آلوده قبول کرد چون سال تمام شد نفس گفت من آن خود را آلوده  
تو نیز بوضع خود وفا کن آدم به رندی که از پدر میراث بود رفتم دیدم که شغال زرد آلوده بود و بچنان است  
افکنده بر دوشم و پاک می کردم نفس فریاد برآورد که احمد پاک می کنی چه خواهی که رفتم ترافتم و آلوده تر شدم  
زرد آلوده قرار داده ام این هم زرد آلوده است بیش ازین نیست که برده جانوری گزیده است  
نفس گفت با تو عهد کردم که بعد ازین از تو هیچ آرزو نخواهم این من مدته گفتم راست آمد اکنون زرد آلوده  
چند از درخت باز کردم و تانی چند بخوردم و تانی چند در آستین نهادم و بخدمت شیخ ابوطاهر که در  
بیم صحبت من بود رفتم و در پیش وی نهادم وی ساعتی در فکر گشت پس گفت احمد را زرد آلودی  
وقت آورده گفتم ای شیخ وقت نیست از درخت ملک خود بدست خود باز کردم گفتم آنجست  
زرد آلودی وقت می آری و ملک برامی بندی ما را نابینای بینی از درخت ملک خود و خاموش  
ایستادم و بیاطن با حق سجاده مناجات می کردم که خداوند اتومی دانی که از درخت ملک خود بدست  
خود باز کردم و آن درخت از پدر خود میراث دارم اینجا بروی کشف گردان ساعتی بود پس از آنجا  
فرمود که برو و گو سفندی از رزمه بیا و بکیش و بگو تا شور بانی سازند که احمد را صفای گرسنگی بر سر و  
دماغ زده است نمیدانند که چه می کنند چندی گویند خاموش می بودم چون طعام آوردند بدل من در  
دادند که گوشت و شور با خور که از وجه حلال نیست من گوشت نمی خورم و نان می خورم شیخ ابوطاهر گفت چو گوشت  
نمی خوری گفتم این بسند است الحاح کرد که راست بگو آنچه بدل من در داده بودند گفتم پسرا طلبید و احوال  
گوشت را پس پرسید پس گفت همه دور رفته بود از فلان قصاب گرفتم قصاب را طلب کردند گفت آن  
گوشت از گو سفندی بود که شعله بظلم گرفته بود من آوردم که بکش یک نیمه شعله برد و یک نیمه مانده بود  
شیخ زاده آمد و برداشت شیخ ابوطاهر سر در پیش انداخت من به خاستم و در آن نزدیکی صومعه بود با آنجا  
و سر آمد و گریستن بر من زور کرد مناجات کردم که خداوند مرا با هیچکس انس نگذاشتی پیری دوشم که ساعتی  
با او صحبت می داشتم چنان گریه که از شرم دیگر بخدست و نمی توانم رفت ساعتی بود که شیخ ابوطاهر  
در آمد و نشست من بدل مناجات کردم که خداوند اینچنانکه حال گوشت بروی کشف کردی حال

زرد آلودی

زرد آلودی بروی کشف گردان بین مناجات بودم که خضر علیه السلام در آمد و فرمود که یا ابوطاهر ملک احمد را  
وقت نام کردی و گوشت شبهه را حلال بن از که آموخته ترا بر احمد هیچ باز خواست نرسد که وی  
بر پایه پیرین می رود شیخ ابوعلی فارمدی رحمه الله علیه وی فضل بن محمد است  
شیخ الشیوخ خراسان بوده در وقت خود متفرد بوده بطریقت خاصه خود در تذکیر و معظمت  
شاکر امام تهاذ و القاسم قشیر است و انتسابی در تصوف بدو طرف است یکی شیخ بزرگوار ابوالقاسم  
گرگانی طوسی و دیگر شیخ بزرگوار ابوالحسن خرقانی که پیشوای مشایخ و قطب مان خود بوده است شیخ ابوعلی  
فارمدی گفته است که مرا بتدای جوانی در نشانی طلب علم مشغول بودم شنیدم که شیخ ابوسعید ابوالخیر  
از منته آمده است و مجلس گوید من بر رفتم تا ویرانه پنجم چون چشم بر جمال وی افتاد عاشق و بی گشتم و محبت  
این طائفه در دل من بیشتر شد یک روز در مدرسه در خانه نوشته بودم آرزوی دیدار شیخ در دل من پدید آمد  
وقت آن نبود که شیخ بیرون آید خواستم که صبر کنم تا نتوانم بر خاستم و بیرون آمدم چون بسیر چهار سو رسیدم  
شیخ را دیدم با جمعی انبوه می رفت من هم بر اثر ایشان رفتم بی نوشتن شیخ بجای در رفت و جمع  
در رفتند من نیز در رفتم و در گوشه ای نشدم چنانکه شیخ مرا نمی دید چون بسط مشغول شدند شیخ را وقت  
خوش گشت و دودی بر وی ظاهر شد و جامه شق کرد چون فارغ شدند از سماع شیخ جامه بیرون کرد و  
پیش وی پاره می کرد و شیخ یک کتین بآب تیر می زد و بهادر و آواز داد که ای ابوعلی طوسی کجائی من  
جواب باز ندادم گفتم مرا نمی بیند یعنی داند مرا از میدان شیخ کسی ابوعلی طوسی نام دارد شیخ دیگر باره  
آواز داد جواب ندادم سوم بار آواز داد جمع گفتند شیخ مگر ترا می خواند بر خاستم و پیش شیخ رفتم شیخ  
آن تیر و آستین بمن داد و گفت تو مرا چون این آستین تیریزی آن جامه بستم و نفقت کردم و بجای  
عزیز نهادم و پیوسته بخدمت شیخ می آمدم و مرا در خدمت شیخ بسیار فائده و روشنائی پدید آمد  
حالا مروی نمود چون شیخ از نشانی پور برفت من پیش استاد امام ابوالقاسم قشیری در آمدم و عالی که پیدا  
می آمدم با وی می گفتم و او می گفت بردای پس علم آموختن مشغول باش و هر روز آن روشنائی  
زیادت می بود و سه سال دیگر تحصیل مشغول می بودم تا یک روز قلم از منبره بر کشیدم سفید بر آمد  
بر خاستم و پیش استاد امام رفتم و حال با وی گفتم استاد امام گفت چون علم دست از تو برفت  
تو نیز دست از وی بدار کار را باش و به عالم مشغول گرد و بر رفتم و رختها از مدرسه بخانه آوردم







که روزی میان نماز پیشین و نماز دیگر مسجد حرام در آمدم و چیزی از وجود احوال فقرا منور  
گرفته بود نمی توانستم که بایستم و بنشینم جانی می طلبیدم که ساعتی استراحتی کنم بجاعت خانه بعضی  
از ربا لها که در حرم داشت در آمد و بر پهلوی راست در برابر خانه بفتاد و دست خود را  
زیر روی ستون ساخته تا مرا خواب نگیرد و طهارت من منتقض نشود ناگاه یکی از اهل بدعت  
که بآن مشهور بود در آمد و من را در آن جماعت خانه بیدار داشت و از جیب خود لوحی بیرون آورد  
گمان می بردم که از سنگ بود و بر آنجا چیزی با نوشته بودند آنرا بهوسید و پیش روی خود نهاد  
و نماز دراز گزارد و روی خود را از هر دو جانب بر آنجا مالید و تضرع بسیار کرد بعد از آن هر خود را  
بالا کرد و آن را بهوسید و بر چشمهای خود مالید و باز بهوسید و در جیب خود نهاد و چون من  
آن را دیدم مرا از آن کراهت بسیار شد با خود گفتم چه بودی که رسول صلی الله علیه و آله  
و سلم زنده بودی تا این مبتدعان را خبر دادی از شناخت آنچه نمی کنند و با این تفکر  
خواب را از خود دور می کردی تا طهارت من فاسد نشود ناگاه از حسن غائب شدم  
در میان خواب و بیداری دیدم که عرصه ایست بسیار کشاده و مردم بسیار ایستاده اند و  
در دست هر یک کتابیست مجلد و همه پیش شخصی ایستاده در آمدم از حال ایشان سوال  
کردم گفتند حضرت رسالت صلی الله علیه و آله و سلم اینجا نشسته است و اینها همه اصحاب  
مذاهب اندی خواهند که عقائد و مذاهب را از کتب خود بر رسول صلی الله علیه و آله و سلم خوانند  
و تصحیح مذاهب و عقائد خود کنند شخصی در آمد گفتند شافعی است رضی الله عنه و در دست و  
کتابی بمیان حلقه در آمد و بر رسول صلی الله علیه و آله و سلم سلام کرد رسول صلی الله علیه و آله  
و سلم جواب داد و مرا جاکفت شافعی پیش وی نشست و از کتابی که داخست مذہب ملت  
اعتقاد خود خواند و بعد از وی شخصی دیگر آمد گفتند ابو حنیفه است رضی الله عنه و بدست وی  
کتابی و پهلوی شافعی نشست و از آن کتاب مذہب ملت اعتقاد خود خواند و همچنین یک یک اصحاب  
مذاهب می آمدند تا باقی ماندند مگر اندکی و هر که عرض مذہب خود می کرد و بر پهلوی دیگر  
می نشاندند چون همه فارغ شدند ناگاه یکی از رؤا فضل آمد و در دست وی جزوه  
چند جلد ناکرده و در آنجا ذکر عقائد باطله ایشان و قصد کرد که بمیان آن حلقه در آید و آن

بر رسول صلی الله علیه و آله و سلم خواند یکی از آنان که پیش رسول صلی الله علیه و آله و سلم  
بودند بیرون آمد و بر از جزوه منع کرد و جزوه را از دست وی گرفت و بینداخت و میرا بر اند  
ایمانت کرد من چون دیدم که قوم فارغ شدند کسی نماند که چیزی خواند پیش آمد و در دست  
من کتابی بود مجلد آواز داد و گفت یا رسول الله این کتاب مقتدر من مقتدر اسلام است  
اگر اذن فرمائی بخوانم رسول صلی الله علیه و آله و سلم گفت چه کتابیست گفت کتاب قواعد عقائد  
است که غزالی تصنیف کرده است مرا بقرأت آن اذن و انوشستم و از اول کتاب بخواندن  
گرفتم تا با بخار رسیدم که غزالی می گوید و الله تعالی بعث النبی الا حقی انقر شیء محمدا  
صلی الله علیه و سلم الی کافه العرب و الحبح و لا نشی چون با بخار رسیدم اثر  
بشاشت و تبسم در روی مبارک وی صلی الله علیه و آله و سلم ظاهر شد چون نبعت و صفت می  
رسیدم بمن التفات کرد و گفت این غزالی آنجا ایستاده بود گفت غزالی منم یا رسول الله  
و پیش آمد و سلام گفت و رسول الله صلی الله علیه و آله و سلم جواب داد و دست مبارک خود  
بوی داد و غزالی دست مبارک ویرا صلی الله علیه و آله و سلم بهوسید و روی خود با آنجا مالید  
بعد از آن نشست رسول الله صلی الله علیه و آله و سلم بقرأت پنجکس چندان استبشار نمود  
که بقرأت من قواعد العقائد را چون از خواب در آمدم بر چشم من اثر گرید بود از آن کلمات و احوال  
که مشاهده کرده بودم شیخ ابوسعید شاذلی قدس الله تعالی روحه که قطب زمان خود بود از قعر  
که دیده چنین خبر داده است که حضرت رسالت صلی الله علیه و آله و سلم با موسی و عیسی  
علیهم السلام مفاخرت و مبارکات کرده است بغزالی رحمه الله و حضرت رسالت صلی الله  
علیه و آله و سلم تبغیر بعضی منکران غزالی امر فرمود و اثر سوط تا وقت مردن بر تن می  
ظاهر بود و من گفتم که لا یموت رضى الله عنه فی مکة یب کتبه الی بعض اصحابه  
روح هست نیست نمائیست که کس را بدو راه بود و سلطان و قاهر و متصرف دی بود  
و قالب سیر و پیچاره و دست هر چه بیند از قالب بیند و قالب زان بخیر کل عالم را با قیوم  
عالم همین مثال است که قیوم عالم هست نیست نمائیست که هیچ ذره از ذرات عالم قیوم  
وجود نیست بخود بل بقیومی ویست و قیوم هر چیزی بضرورت بادی بهم باشد و حقیقت

قوله و اثر سوط  
یعنی اثر زمانه  
تا وقت مردن  
بر روی ظاهر  
بود و بعضی  
گویند که اثر  
باز باینکه بقرأت  
در نزدندان  
آن شخص  
می بوده  
در این کلامه  
رضی الله عنه  
یعنی از  
سخنان  
و دست در  
مکتوبی که بعضی  
دوستان  
نوشته  
بودی هست  
نیست  
نماست  
۱۳۲  
۱۳۱  
۱۳۰  
۱۲۹  
۱۲۸







گروه شد و مزار وی در مد ظاهیر و مشهور است شیخ محمد الدین بن العزنی رح در بعضی از مصنفات خود می گوید که در شصت و هفتاد و سه سال در شهر قونیه در منزل من بود وی گفت در بلاد ما خواجه یوسف همدانی که زیاده از شصت سال بر سجاده شیخی و ارشاد نشسته بود روزی در زادیه خود بود که خاطر بیرون رفتن در دل وی خطور کرد و دعادت وی آن نبود که در غیر جمعه بیرون آید و آن بروی گران آمد و نمی دانست که کجا باید رفت و بر مرکبی سوار شد و سوار شد و با دیدن بگذشت تا هر کج که خدای تعالی خواهد وی را ببرد آن مرکب و را از شهر بیرون برد و بسیار دیدن آمد تا وی را بمسجدی ویران رسانید و بایستاد شیخ فرود آمد و مسجد در آمد دید که شخصی سر در کشیده است بعد از ساعتی سر بالا کرد و جوانی بود با هیبت گفت با یوسف مرا مسئله مشکل شده است و ذکر کرد شیخ آن را بیان فرمود بعد از آن گفت ای فرزند هرگاه که ترا مشکلی شود بشهر در آ و از من پرس و مرا در این میفکن شیخ گفته است که آن جوان بمن نظر کرد و گفت هرگاه مرا مشکلی شود هر شک را با یوسفی است مثل تو شیخ ابن العزنی می گوید که من از ایجاد انستم که مرید صاوق بصدق خود تحریک شیخ خود بجانب خود می تواند کرد شیخ نجیب الدین بن بخش شیرازی قدس سره فرموده که وقتی جزوی چند از سخنان مشایخ بدست من افتاده مطالعه کردم و باغایت خوش آید طالب آن می بودم که تا بدانم که آن تصنیف کیست از کلام وی چیزی دیگر بدست آوردم شبی بخواب دیدم که پیری باشکوه و وقار عجاسی سفید و بنایت نورانی باندرون خانقاه در آمد و بمتموضار رفت تا وضو سازد و جامه سفید نیکو پوشیده بود و بران جامه بخطی درشت بآب زر آیه الکرسی نوشته چنانکه متر تا پای جامه را گرفته بود من در عقب وی رفتم جامه را بیرون کرد و بمن داد و در زیر آن جامه جامه سبزه پوشیده بود از آن نیکوتر و همان طریق آیه الکرسی بران نوشته آن را نیز بمن داد و گفت نگاهدار تا وضو سازم چون وضو ساخت گفت ازین جامه یکی را بتوی دهم که دام را می خواهی من اخیاری نکردم گفتم هر چه تو خواهی نیک آید جامه سبزه را در من پوشانید و سفید را خود پوشید پس گفت مرا می شناسی من مصنف آن جزو هایم که طالب وی بودی ابو یوسف همدانی ام و آن را زبکة الحیوة نام است و مراد دیگر مصنفات است از آن خواجه مثل مکادیل الشاکرین و مکادیل الشاکرین چون از خواب بیدار شدم غم خرم شدم چنین گویند

سلام  
 ایلوسنی  
 است  
 جوسی  
 قیومکانه  
 و قیومکانه  
 می خواند  
 سر به کل  
 راحل  
 سب  
 به تورا

که وقتی در نظامیه بغداد وعظ می گفت فقهی معروف باین اسقا در مجلس برخاست و مسئله پرسید گفت بنشین که در کلام تو رایحه کفر می یابم و شاید که مرگ تو نه بر دین اسلام باشد بعد از آن مهدی نصرانی بر رسم رسالت از بادشاه روم بجانب خلیفه آمد این سقا بجانب می رفت و از وی التماس مصاحبت کرد و گفت می خواهم که دین اسلام را بگزارم و در دین شما در آیم نصرانی آنرا از وی قبول کرد و با وی بقسطنطنیه رفت و ببادشاه روم به پیوست و نصرانی شد و بر نصرا نیت بردگویند این سقا قرآن حفظ داشت در مرض موت از وی پرسیدند که هیچ از قرآن بهر خاطر تو مانده است گفت هیچ باقی نمانده است الا این آیه که **يَوْمَ لَا يُخْلِفُ كَيْفَ كُنَّا وَكَانَ يُغْنِي عَنْهُمْ كَيْفُ بَنَاتِهِمْ** و بعضی قصه این سقا را بر غیر این وجه حکایت کرده اند چنانکه ذکر شیخ محی الدین عبدالقادر گیلانی قدس سره بیاید انشاء الله تعالی خلفای خواجه یوسف همدانی قدس الله تعالی سره چهار اند خواجه عبداللّه برقی و خواجه حسن ندقی و خواجه احمد بسوی و خواجه عبدالخالق غجدوانی قدس الله تعالی اسرار بهم و بعد از خواجه یوسف هر یک ازین چهار کس در مقام دعوت بوده اند و خلفای دیگر بطریق ادب در خدمت وی بوده اند چون خواجه احمد بسوی بطرف ترکستان عزیمت کرد جمیع یاران را بمطابعت خواجه عبدالخالق و آلت کرد همچنین است در رساله بعضی از متاخران مشایخ این خاندان رحمهم الله **خواجه عبدالخالق غجدوانی قدس سره** العزیز ز روش ایشان در طریقت حجت است و مقبول همه فرق اند علی الدوام در راه صدق و صفات متابعت شرع و سنت مصطفی صلی الله علیه و سلم و محاببت و مخالفت با مل بعت و هوا کوشیده اند و روش پاک خود را از نظر اغیار پوشیده اند ایشان سبق ذکر دل در جوانی از حضرت خواجه خضر بوده علیه السلام و بران سبق مواظبت نموده اند و خواجه خضر ایشان را بفرزندی قبول کردند و فرمودند که در عرض آب در آیی و غوطه خور بدی که **لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ** چنان کردند و این سبق را گرفتند و بکار مشغول شدند و کشاد یافتند و از اول حال تا آخر حال روزگار ایشان به نزدیک همه خلق مقبول و محمود بوده بعد از آن شیخ الشیوخ عالم عارف ربانی **خواجه لایعقوب یوسف همدانی قدس الله تعالی** سره بخارا آمدند و خواجه عبدالخالق صحبت ایشان را دریافتند و معلوم کردند که ایشان را هم ذکر دل بود

۵۱  
قولہ رب  
یوہا الدین  
مضوا  
شیخ  
بسا کہ  
دوست  
فی دارند  
ترا اندوی  
سے ہرند  
آتش کہ  
کافر ہوت  
اسلام ہا  
۲۱ع























آن عنایت محطه غافل نمی باید بود و از استغنا خود را نگاه می باید داشت و اندک حق سبحانه و تعالی را بزرگی می باید شمرد و ترسان و لرزان باید بود آن ظهور استغنا حقیقی خاموشی از سه صفت باید که خالی نبود یا نگاهداشت خطرات یا مطالعه ذکر دل که گویا گشته باشد یا مشاهد احوال که بر دل گذرد و خطرات مانع نبود احتراز از آن و مشوار باشد اختیار طبعی که مدت بیست سال در نفی آن بودیم ناگاه به نسبت خطره گذشت اما قرار نیافت خطرات را منع کردن کار قویست و بعضی برانند که خطرات را اعتباری نیست اما نباید گذاشت تا ممکن گردد که تمکن آن سده در مجاری فیض پدید آید بنا برین دایما متخص احوال باطن باید بود و خود را بنفیس زدن نمی کردن ظاهرا با مرشد و حضور با غیبت برای نفی خطرات است که تمکن یافته است در باطن و سبب آن اینست که هر معنی در لباس صورتی بود بهر وقت خود را بنفیس زدن از خطرات موانعی که تمکن یافته است

و از خطرات غافل می باید بود و از استغنا خود را نگاه می باید داشت و اندک حق سبحانه و تعالی را بزرگی می باید شمرد و ترسان و لرزان باید بود آن ظهور استغنا حقیقی خاموشی از سه صفت باید که خالی نبود یا نگاهداشت خطرات یا مطالعه ذکر دل که گویا گشته باشد یا مشاهد احوال که بر دل گذرد و خطرات مانع نبود احتراز از آن و مشوار باشد اختیار طبعی که مدت بیست سال در نفی آن بودیم ناگاه به نسبت خطره گذشت اما قرار نیافت خطرات را منع کردن کار قویست و بعضی برانند که خطرات را اعتباری نیست اما نباید گذاشت تا ممکن گردد که تمکن آن سده در مجاری فیض پدید آید بنا برین دایما متخص احوال باطن باید بود و خود را بنفیس زدن نمی کردن ظاهرا با مرشد و حضور با غیبت برای نفی خطرات است که تمکن یافته است در باطن و سبب آن اینست که هر معنی در لباس صورتی بود بهر وقت خود را بنفیس زدن از خطرات موانعی که تمکن یافته است

توجه تا وقت زدن بر روی  
از فکر و علامت تا وقت زدن  
است بر اعضا با پیاده می شود  
یعنی جایگاه در دوزخ می شود اگر  
بسیار در دوزخ بماند و اگر  
بعد از حصول فیض قویست  
باید داد و از آن بجهت آرزو کرد  
یعنی اگر در دوزخ بماند و اگر  
در دوزخ بماند و اگر در دوزخ  
بماند و اگر در دوزخ بماند  
و اگر در دوزخ بماند و اگر  
در دوزخ بماند و اگر در دوزخ  
بماند و اگر در دوزخ بماند

فقدان شرائط ذکر است  
و بعضی چنین گویند که سنی است  
گرفتن ذکر است که از سر  
و تدریج بعد از مجاهده رساند  
و صفات آن بزرگ است  
و بطریق علم بلکه بطریق ذوق  
و وجدان که بعد از آیدن  
دران صفت باشد و حق  
آن مقصود آنکه چون در  
صفاتی آن بزرگتر شود  
و بیاد دران صفت ترقی  
واقع شود و حکم آن صفت  
در روی ظاهر

مگر در دوزخ این معنی ترقی است در صفت بهتر است از تمثیل روح بصورت مثالی چنانکه گفت و مشایده و صور و مثالی روح

تمی می باید کردن در خود رفتن است و از خود رفتن و اصل معتبر درین راه اینست و علامت بر خود رفتن از خود رفتن است غیبت از خود و حضور با حق سبحانه بقدر عشق است و نتیجه عشق محبت مفرطه است عشق هر که بیشتر غیبت او از خود و حضور با معشوق بیشتر چون ملک ملکوت بر طالب پوشیده شود و فراموش گردد و فنا بود و چون هستی سالک هم بر سالک پوشیده شود فنا فنا بود بعد از هر غازی از پنج بار و بعد از آنکه علم بیست بار کلمه استغنا گفتن مدوت در سعی و توجه که ذکر کرده شده صیقل بر روی آئینه باید نه بردسته آئینه یا بر هلو یا بر پشت قائده نه در مدین زمان بزرگ خفیه که مشغول اند بعبده می گویند نه بدل مقصود بسیار گفتن نیست در یک نفس سه کثرت گوید لا اله الا الله از طرف راست آغاز کند و بر دل سرود آورد و محمد رسول الله از جانب چپ بیرون آورد بی مجاهده نمی شود پیش از صبح و بعد از نماز شام و خلوت و فراغت از خلق شیخ عطار رحمه الله می گوید بیست صد هزاران قطره خون از دل چکید تا نشان قطره زان نیستیم یا در یک نفس نه کثرت گوید یا بهر کثرت اگر نتیجه ندهد از سر گیر و از مزارات مشایخ کبار در و حق الله آرواحهم زیارت کنند بهمان مقدار فیض می تواند گرفت که صفت آن بزرگ را شناخته است و بهمان صفت توجه نموده و دران صفت در آمده اگر چه قرب صوری را در زیارت مشاهده مقدسه آثار بسیار است اما در حقیقت توجه با روح مقدسه بعد صوری مانع نیست در حدیث نبوی که صلوات علی حکیمان کتکم بیان و بهرمان این سخن است و مشایده صور مثالی اهل قبور کم اعتساب دارند در جنبه شناختن صفت ایشان صان توجه و دران زیارت و با این همه خواجه بزرگ قدس الله تعالی روح می فرمودند مجاور حق سبحانه بودن حق و اولی است از مجاورت خلق بحق عز وجل و این بیت بر زبان مبارک ایشان بسیار گذشته است بیت تو تا کی که مردان را پرستی بهر کار مردان گرد رستی به مقصود از زیارت مشایخ کابر دین راضی الله تعالی عنهم اجمعین می باید که توجه بحق سبحانه بود روح آن

و از خطرات غافل می باید بود و از استغنا خود را نگاه می باید داشت و اندک حق سبحانه و تعالی را بزرگی می باید شمرد و ترسان و لرزان باید بود آن ظهور استغنا حقیقی خاموشی از سه صفت باید که خالی نبود یا نگاهداشت خطرات یا مطالعه ذکر دل که گویا گشته باشد یا مشاهد احوال که بر دل گذرد و خطرات مانع نبود احتراز از آن و مشوار باشد اختیار طبعی که مدت بیست سال در نفی آن بودیم ناگاه به نسبت خطره گذشت اما قرار نیافت خطرات را منع کردن کار قویست و بعضی برانند که خطرات را اعتباری نیست اما نباید گذاشت تا ممکن گردد که تمکن آن سده در مجاری فیض پدید آید بنا برین دایما متخص احوال باطن باید بود و خود را بنفیس زدن نمی کردن ظاهرا با مرشد و حضور با غیبت برای نفی خطرات است که تمکن یافته است در باطن و سبب آن اینست که هر معنی در لباس صورتی بود بهر وقت خود را بنفیس زدن از خطرات موانعی که تمکن یافته است

مجاور است  
و در پیش  
بر نفس  
حق بگوید  
که در آن

در

مگر در دوزخ این معنی ترقی است در صفت بهتر است از تمثیل روح بصورت مثالی چنانکه گفت و مشایده و صور و مثالی روح







اشارات و بشارات گان رسول الله صلى الله عليه وسلم يتفعل ولا يتطير  
 وقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لم يبق بعدى من النبوة الا البشارات  
 يراها المؤمن أو يؤمن له وهذا أحد نيت متفق على صحته من بابي الهدى  
 حد يثك غوثي : واعتصامي ببابكم والتجاني : و چون در کف صحت و عافیت  
 و سلامت در فاهیت بکه محترمه رسیده اند و از کان حج تمام گزارده اند ایشان را مرضی عارض  
 شده است چنانکه طواف و دعای و دعای کرده اند و از آنجا متوجه مدینه شده اند و در راه صحاب  
 طلبیده اند و املا فرموده اند که بسم الله الرحمن الرحيم جاء في سيد الطائفة  
 الجنيد قدس الله تعالى سره في ضحوة يوم السبت التاسع عشر من ذي الحجة  
 سنة اثنيتين وعشرين وثمانمائة عند انصرافنا من مكة المباركة زادها الله  
 تعالى تكثرهما وبركاتها ونحن نسير مع الركب وانا بين التوم واليقظة فقال  
 رضي الله تعالى عنه في زيارته وبشارته القصيدة مقبولة حفظت هذه  
 الكلمة وسررت بها ثم استيقظت من الحالة الواقعة بين التوم  
 واليقظة الحمد لله على ذلك وبعد از ان کلمات دیگر هم ب عبارت عربی املا فرموده اند

و در کان رسول الله صلى الله عليه وسلم  
 علیه وآله وسلم الخ یعنی رسول خدا را که انداز از طریق می کرده اند  
 گرفتند و از راه شامی آمدی و بعضی را از راه شامی و بعضی را از راه شامی و بعضی را از راه شامی  
 بعض چیز را شوم و شامی و بعضی را از راه شامی و بعضی را از راه شامی و بعضی را از راه شامی  
 و در کان رسول الله صلى الله عليه وسلم الخ یعنی رسول خدا را که انداز از طریق می کرده اند  
 علیه وآله وسلم الخ یعنی رسول خدا را که انداز از طریق می کرده اند  
 علیه وآله وسلم الخ یعنی رسول خدا را که انداز از طریق می کرده اند

که ترجمه آن این می شود که این کلمه واحد که از سید الطائفة قدس سره واقع شده کلمه ایست جامع  
 تمامه و بشارات شاملة عامه را در اول و اول و اصحاب و احباب و عا م و غائب را از بر که  
 قصد ما درین مشاعر عظام و ادعیه کرده شده موقوف و مقام مصالح دینی و دنیوی هم برود  
 و آن قصد بقتضای این بشارات مقرون بقبول شکر الحمد لله سبحانه و تعالی حمد الطائفة  
 صبا رکاء یواری فی نعمته و یکاری فی منزله و در چهارشنبه بیست و سوم ذی الحجة به مدینه رسیده اند  
 و از حضرت رسالت صلی الله علیه و آله وسلم بشارت های یافته اند و آن مسوده املا طلبیده اند  
 تا بران زیادت کنند چون مطالعه کرده اند فرموده اند که اینها است و زیاده نه نوشته اند  
 و در پنجشنبه بخوار رحمت حق پیوسته اند مولانا شمس الدین نقاری رومی و اهل مدینه و قافله بر ایشان  
 نماز گزارده اند و شب جمعه در آن منزل مبارک نزول فرموده اند و در جوار قبور خیریه امیر المؤمنین  
 عباس صلی الله تعالی عنه ایشان را دفن کرده اند و خدمت شیخ زین الدین نجوای رحمة الله تعالی  
 از مصر سگی سفید تراشیده آورده است و لوح قبر ایشان ساخته و بان از سائر قبور ممتاز است یکی  
 از نقات که از مخصوصان و دلبر رگوار ایشان خواجه برهان الدین ابو نصر رحمه الله بوده است  
 چنین گفته است که خدمت خواجه برهان الدین ابو نصر چنین فرموده اند که در آن وقت که خدمت  
 والدین فوت می شدند بر بالین ایشان حاضر بودم چون حاضر شدم روی مبارک ایشان را کشادم تا  
 نظری کنم چشم بکشانند و تبسم نمودند و قلند و اضطراب من زیادت شد به پایان پای ایشان آمد و  
 روی خود بر کف پای ایشان نهادم پای خود بالا کشیدند و چون خبر ایشان که در مدینه رسول الله  
 صلی الله علیه و آله وسلم نقل کردند بعضی اکابر عجم رسیده این عبارت فرمود که هم آنجا باز یک از آنجا  
 تا زید یکی از مریدان و معتقدان خواجه گوید که چون حضرت خواجه عزیمت حجاز کردند در وقت وداع  
 گفتم خوجه شمار فقیه فرمودند رفتیم و از انفسا متبرکه ایشان است که یکی از اصحاب خود  
 نوشته بودند فاطم این فقیر دایما نگران احوال ظاهری و باطنی شما می باشد و علی الدوام به نسبت آن  
 بر او فطر نظرات بنی علت آتی می بود سید الطائفة جنید قدس سره تعالی روحه فرموده است  
 ان بدلت عین من المکرّم الحقیق بالحقیقین و با اینهمه صل معتبر است  
 نزد کبر و دین قدس سره تعالی ارواحهم اجمعین آنکه کوشش را گذارد و بخشش را چشم می دار

و در کان رسول الله صلى الله عليه وسلم  
 علیه وآله وسلم الخ یعنی رسول خدا را که انداز از طریق می کرده اند  
 علیه وآله وسلم الخ یعنی رسول خدا را که انداز از طریق می کرده اند  
 علیه وآله وسلم الخ یعنی رسول خدا را که انداز از طریق می کرده اند







چنانچه طریقه سلسله خواجگان ست گاهی بزیر بار بیاران می آمده اند و بیماری ایشان را بر می داشته  
 در وقتی که بعزیمت سفر مبارک بشیر از رسیده اند یکی از اکابر آنجا که نسبت بایشان ارادت و  
 اخلاص تمام واقع شده بوده است مرضی طاری گشته بوده و خدمت خواجه بزرگ بار وی آمده بودند  
 آن عزیز صحت یافته و خواجه مریض شده اند و در آن مرض نقل کرده اند و نقل ایشان در شب و شبانه  
 عید قربان سنه ست و عشرين و ثمان نایه بوده است و نقش مبارک ایشان را از شیراز بولایت صغایان  
 که مدفن والد بزرگوار ایشان ست نقل کرده اند مولانا یعقوب چرخ رحمة الله در اصل  
 از چرخ بوده اند که یکی از دهرهای غزنین ست و از اصحاب حضرت خواجه علاء الدین عطار اند  
 بلکه از اصحاب خواجه بزرگ قدس سره بوده اند و بعد از وفات خواجه بزرگ بصحبت خواجه  
 علاء الدین قدس سره رسیده اند و از وی آردند که می فرمود اول بار که بصحبت خواجه بزرگ قدس سره  
 رسیدم التماس کردم که مرا قبول کنید فرمودند که ما بخود کاری نمی کنیم امشب به بنیم اگر ترا قبول  
 می کنند ماینز قبول کنیم خدمت مولانا می فرموده اند که هرگز شبی از آن سخت تر برین نگذشته بود که  
 در فکر آن بودم که این در بر من بقبول بکشایند یا رد کنند چون با دادم پیش ایشان فتم فرمودند که  
 قبول کردند اما تو در صحبت خواجه علاء الدین خواهی بود بعد از آن من بولایت بدخشان افتادم و  
 خدمت خواجه علاء الدین بعد از وفات خواجه بزرگ بصغایان آمدند و آنجا متوطن شدند پس کسی  
 پیش من فرستادند که حضرت خواجه فرموده بودند که تو در صحبت ما خواهی بود پیش ایشان فتم و مادام  
 حیات ایشان در صحبت ایشان می بودم و جناب محذومی ارشاد مآبی خواجه ناصر الدین عبید الله  
 ادام الله تعالی ظلال ارشاده علی مفارق الطالبین بصحبت ایشان رسیده اند فرمودند که در  
 هرات بودم مراد اعیه خدمت مولانا یعقوب پیدا شد متوجه ولایت صغایان شدم و بجهت  
 و مشقت بسیار آنجا رسیدم و از سخنان ایشان چنان معلوم می شد که آن راه را تمام یا اکثر پیاده  
 رفته بودند فرمودند که چون بصحبت ایشان مشرف شدم بر روی مبارک ایشان اندک بیاضی که  
 موجب نفرت طبیعت می باشد بود و با من در لباس سیاست و درشت گوئی ظاهر شدند و  
 چندان سیاست نمودند و در پشت گفتند که نزدیک بود که باطن من این ایشان منقطع شود و مرا  
 یاس تمام حاصل گردد بسیار محزون و غمخوار شدم بار دیگر که بجای شریف ایشان رسیدم

سید  
اکابر  
مولا  
علاء الدین  
قدس سره  
بزرگ  
رحمة الله  
عنه  
و خدمت  
بوده من  
و می فرمود  
ارشد و بزرگ  
ما فکیده

بر من بصفت محبوبی چنان ظاهر شدند که هرگز هیچکس را چنان محبوب ندیده بودم با من لطیف بسیار  
 نمودند و درین وقت که خدمت خواجه این سخن می فرمودند در نظر این فقیه بصورت غریزی بر آمدند که  
 مرا رابطه ارادت و محبت تمام بنسبت وی بود و چند گاه بود که از دینار فتنه بود و فی الحال خلع  
 آن صورت کردند که مرا تصور آن شد که شاید آن صورت همین در خیال من بوده باشد بعد از آن  
 از بعضی همراهان شنیدم که وی هم آن را مشاهده کرده بود و عقیده این فقیه آنست که آن خلع  
 و لباس صورت بشعور و اختیار ایشان بود اثبات این معنی را که از خدمت مولانا یعقوب نقل کردند  
 چنین استماع افتاده است که خدمت مولانا یعقوب می فرموده اند که طالبی که بصحبت غریزی  
 می آید چون خواجه عبید الله می باید آمد چراغ همیاساخته و روغن فیتله آماده کرده همین گوگردی  
 به آن می باید داشت خدمت خواجه عبید الله فرمودند که خدمت مولانا یعقوب باشی زین الدین  
 خوانی رحمت الله هم سبق بوده اند پیش مولانا شهاب الدین سیرانی روزی از من پرسیدند که میگویند  
 شیخ زین الدین کبلی و قلج و تعبیر منامات مشغولی می نمایند در آن باب تمام تمام دارند گفتند که  
 چنانست ساعتی از خود غائب شدند و طریقه ایشان چنان بود که ساعت فساعت از خود غائب  
 می شدند چون حاضر شدند این بیت را خوانند بلیت جو غلام آفتابم همه ز آفتاب گویم  
 نه شبم نه شب پرستم که حدیث خواب گویم: **خواجه علاء الدین عجد وانی رحمة الله تعالی**  
 حضرت خواجه عبید الله فرمودند که خواجه علاء الدین عجد وانی از اصحاب خواجه بزرگ بوده و خدمت  
 خواجه ویرا بصحبت خواجه محمد پارسا فرموده بودند وی استغراق تمام داشت و بنهایت شیوین  
 سخن بود و گاهی بودی که در میان سخن از خود غائب شدی و وقتی که خدمت خواجه محمد پارسا بسفر  
 مبارک می رفته اند و برانیزی برده اند یکی از اکابر سمرقند گفته است که از خدمت خواجه درخواست  
 کردم که خواجه علاء الدین بسیار پیر و ضعیف شده است از وی کاری نمی آید اگر ویرا ازین سفر  
 معذور دارند و در نمی نماید خواجه فرمودند که با وی هیچکاری نداریم جز آنکه چون ویرا می بینیم  
 از نسبت عزیزان یادی آید **مولانا نظام الدین خاموش رحمة الله تعالی**  
 از اصحاب خواجه علاء الدین عطار است و خواجه بزرگ را در امان تحصیل بصحبت یکی از علماء  
 در نواحی بخارا دیده بوده است و بعد از آن بصحبت خواجه علاء الدین رسیده و پیش از رسیدن

لطف  
بصورت غریزی  
بر آمدند  
مولانا سعد الدین  
الکاشغری است  
قدس سره می فرمودند  
که این صورت  
کالبتی آنجا لطیف  
نموده این نوع تصرف  
را هیچ شخص از آن نیست  
تخلیه را می است  
نه تبدیل صورت  
عنصری صاحب  
تقدیر است  
قولی از صاحب  
خواجه بزرگ نام  
دس مولانا  
سعد الدین  
بوده گفت  
مولانا نظام الدین  
وقت شد  
که از نزد  
پاکیزه گاهای خود  
بگذری پیش پیران  
خود و در نیاید ۱۳







و سیرت که بمن سرایت کرده است چون چنان کردند تمیز ایشان تسکین یافت بحال خود باز آمدند و خواب  
عبید الله امامی صفهانی رحمه الله تعالی وی نیز از صاحب خدمت خواجہ علاء الدین است  
قدس سر تعالی روحه وی گفته است که اول بار که بصحبت خواجہ رسیدم این بیت خوانند بیدیت تو خود  
کم شو کمال انیت و بس تو همان صلا وصال انیت و بس و وی در بعض سائل خود ذکر کرده است  
که طریقه توجہ طایفه علانیہ پرورش نسبت باطنی ایشان چنانست که هرگاه که خواهند بدان اشتغال نمایند  
اولا صورت آن شخص که این نسبت از ویانته اند در خیال آورند تا آن زمانیکہ اتر حرارت و کیفیت معموله  
ایشان پیدا شود و بعد از آن خیال را نفی نکنند بلکه آن را نگارند و چشم و گوش و همه قوی بآن خیال  
متوجہ بقلب شوند که عبارتست از حقیقت جامعہ انسانی که مجموع کائنات از علوی و سفلی مفصل است  
اگر چه آن از حلول در اجسام منزہ است اما چون نسبتی میان او و میان این قطعہ لحم صنوبری واقع  
است پس توجہ باین لحم صنوبری باید نمود چشم و فکر و خیال همه قوی را بران باید گذاشت حاضر آن بودن بر دل نشستن  
و مانشک نداریم که درین حالت کیفیت غیبت و بخودی رخ نمودن آغاز می کند آن کیفیت را راسخ  
فرض می باید کردن و از پی آن رفتن و هر فکری که در آید متوجہ بحقیقت قلب خود گشته نفی آن  
فکر کردن و به آن چیز مشغول شدن و بدان محل بکلی در غیبت و تا آن نفی شود التجا به صورت  
آن شخص باید کردن و آن لحظه نگارداشتن تا باز آن نسبت پیدا شود آن زمان خود آن صورت  
نفی می شود اما باید که شخص متوجہ آن صورت را نفی نکند و هم وی گفته است در معنی کلمہ طیبہ نفی عبارت  
است از دلج گردانیدن کثرت و صور اشیا به آن عین واحد که مقصود و مطلوب همه سالکان است  
و اثبات عبارت است از مشاهده کردن آن عین واحد در همه صور و اینها را عین آن واحد دیدن  
پس لا اله یعنی این صورت همه غیرتش منفی است و راجع بآن یک اصل است و لا اله  
یعنی این معنی واحد است که باین صورتی نماید مولانا سعد الدین کاشغری رحمه الله تعالی  
در اوائل حال تحصیل علوم اشتغال داشته اند و کتب متداوله مطالعه کردند و بودند  
و جمعیت صورتی نیز داشته اند چون داعیه این طریق پیدا کرده اند ترک و تجرید تمام کرده به  
صحبت مولانا نظام الدین پیوسته اند می گفتند که بعد از چند سال که بصحبت ایشان مشرف  
شدم مراد اعیه زیارت حرمین شریفین زاد ہما الله تعالی تشریفاء و تکریمات قوی شد از ایشان

قد آن خیال را نفی کنند  
از جهت آنکه در این کتب  
دیدیم که اکثر متفکرین  
توجہ بقلب نمودند و بقی  
ایمانت نفس نمودند و بقی  
کائنات است باین معنی که  
انہ از نفی بوجود نمودن  
در وی ہم ای که در میان  
فکر است در اتفاق همان  
اسم در باین گونه است  
در انسان چون انسان  
نمودن معنی عالم است  
جمع اسماء و صیغ  
و سبب باشند و مراد  
از توجہ بقلب توجہ  
اوست از حیثیت  
نظم است نه توجہ به  
از ان حیثیت است  
چون کوفی است  
از کوان حقیقت است  
از حقائق و مطلوب  
کون کون است حقیقت  
استحباب را ع  
و  
و  
و

۴۱

۴۱

اجازت خواستم فرمودند که هر چند که می نگرم ترا سال در میان قافله حاجیان نمی بینم  
و پیش از آن واقعا دیده بودم که از آن متوهم می بودم و ایشان گفته بودند که بدو مترس گفتند چون  
می روی آن واقعا را بخد مت مولانا زین الدین عرض کن که مردی تشرع است و بر جاده سنت  
ثابت و مراد ایشان شیخ زین الدین خوانی بود رحمه الله تعالی که آن روز در خراسان در مقام ارشاد و  
شیخوخت متعین بودند چون بخراسان رسیدم رفتن بچ چنانچه مولانا نظام الدین گفته بودند و توقف  
و قتا و بعد از آن بسا لهای بسیار میسر شد و چون بخدمت شیخ زین الدین رحمه الله رسیدم و آن  
واقعا را عرض کردم ایشان فرمودند که باما بیعت کن و در قیاد ارات ماوی گفتیم عزیز می که این طریق از  
ایشان گرفته ام هنوز صقید حیات اند شما ایند اگر میدانید که در طریق این طایفه این چهارست چنان  
کنم ایشان فرمودند که استخاره کن گفتیم مرا بر استخاره خود اعتماد نیست شما استخاره کنید گفتند تو استخاره کن  
که ما هم استخاره کنیم چون شب رسید استخاره کردم دیدم که طبقه خواجگان بزیارت گاه هری که خدمت  
شیخ مولانا زین الدین آن وقت آنجا بودند و آمدند و در خمار می کردند و دیوارهای فلکندند و آتار قهر و  
غضب بر ایشان ظاهر بود و دانستم که آن اشارت منع است از آنکه بطریقه دیگر در آیم خاطر من فارغ شد  
پای دراز کردم و با سودگی در خواب شدم چون بامداد مجلس شیخ در آمد می آنکه من اقله خود با ایشان  
بگویم گفتند طریق یکی است و همه یکی بازی کرد بهمان طریق خود مشغول باش و اگر واقعی یا مشکلی پیش آید  
بابا بگو آن قدر که توانیم مد کنیم بر خدمت مولوی غلبه و استیلا و عین که بآن مشغولی می کردند ظاهر بود  
توجی آثار غیبت و کیفیت بخودی روی می نمود کسی را که بآن معنی دقت نبود و تو هم آن می کردی مگر  
ایشان را خواب می آید و اوائل که بصحبت ایشان رسیدم در مسجد جامع پیش ایشان نشستہ بودم  
ایشان چنانکه عادت ایشان بود از خود غائب شدند مرا گمان آن شد که مگر ایشان را خواب  
می آید گفتیم اگر ساعتی به اشتغال بنمایند و در نمی نماید ایشان بسم نمودند و گفتند  
که مگر اعتقاد نداری که ما و رای خواب امر دیگر می باشد و روز می گفتند که بعضی  
از روی ایشان فرق میان خواب و بیداری خبر به آن نمی توانند کرد که در خود خفتی که بعد از خواب  
می باخدی یا بنده والا کیفیت مشغولی ایشان در خواب و بیداری بیک طریقه است بلکه در  
حالت خواب که بعضی موانع مرتفع می شود صافی تر و قوی تر می باشد و مرا گمان چنانست که

توجه بقلب  
و از جهت  
این بود که  
نظام الدین  
باید در بعض  
میدانده که  
ظاهر شریعت  
آن را عقل  
نگند ۱۲



انچه می گفتند اشارت بحال خود میکردند و الله تعالی اعلم می کرد و ایشان که بصحبت ایشان میرسید  
چنین حکایت کرده که مراد مجلس وعظ که معارف در ایشان می گذشت تفسیر بسیاری میشد و نغمه  
و فریاد بسیار میزد و از آن محبوب می بودم بیک روز آنرا با ایشان گفتم گفتند هر وقت که ترائیری افتد  
مراد خاطر در می آورد و آن وقت که ایشان بسفر حجاز رفته بودند مراد یکی از مدرسه ها که آنجا  
عزیزی وعظ میگفت آغاز تفسیر شدن گرفت با ایشان توجیه کردم دیدم که از مدرسه در آمدند پیش  
من رسیدند و دست خود را بر دوشهای من نهادند من از خود بیرون رفتم و بهیوش افتادم آن  
زمان را که بحال خود آدم مجلس وعظ بشکسته بودند و اهل مجلس فته و آفتاب بن رسیده بود و آن روز  
آخرین پنجشنبه بود از ماه رمضان که بعد از آن تا عید دیگر پنجشنبه نبود آنرا در خاطر خود گرفتم که  
چون از آنکه بیايند با ایشان بگویم چون ایشان از آنکه تشریف آوردند و بخدمت ایشان شرف شد  
جمع پیش ایشان بودند که نتوانستم که آنرا با ایشان بگویم روی من کردند و گفتند پنجشنبه بود که  
بعد از آن تا عید دیگر پنجشنبه نبود قوفی رحمه الله في انشاء صلوة الظهر من يوم  
عید افتاد ادام الله برکات وجوده علی مفارق الطالبین امروز منظر  
آیات و جمع کرامات و ولایات طبقه خواجگان و رابط الیام و وسطه انتظام سلسله شریف ایشان  
قدس الله تعالی اسرارهم حضرت خواجه و مخلصان و نیاز مندان ایشانند امید داری چنانکه بکبریت  
وجود شریف ایشان القیام و انتظام این سلسله الی یوم القیام امتداد یابد و هر چند که از این تفسیر  
امثالین سخن صورت گساختی دارد اما چندانکه با خود اندیشه کرد از خود در نیافت که خاطر  
را بران قرار تواند داد که این مجموعه که مقصود از جمع آن ذکر معارف و نشر مناقب این طائفه است از  
و کرا ایشان عالی باشد لا جرم مخرج مناقب احوال این سلسله شریف را بعضی از کلمات قدسیه که فرموده خامه  
معرفت نگار ایشان شده است مستحکمه الختام گردانید بریدن حق شدن دل از غیر حق سبحانه  
و تعالی و نیست بر منظریت دل مرتجلی حق سبحانه را بوصف احدیت که نیل معارف بحقائق اسما و  
صفات بی این معنی متعذر است چه قابلیت قبول محکوم انداز تجلیات است بی تنی شدن از التفات به جهت  
حدوث یافته است میسر نیست تنی شدن ل موقوف قناده است بر تجلی ذات بوصف احدیت حصول

قدس است  
دل از التفات  
از ادب تنی شدن  
از التفات تنی شدن  
آنست که شرف  
تا بطریق ماحض  
و آنکه نور مطلقا  
نفی گردد و دیگر  
سقوط شعور نادر  
بی باشد و کالبرق  
الطاف می گردد  
از اجماع شعور خود  
و غیر خود و نظر فرات  
شعور آن است  
که غایب حق بی  
جمع می شود و باقی  
و باقی جمع می

الان

این معنی را بعد از تحقیق با ایمان بالله و بر رسول الله و بما جاء من عند الله و من عند رسول الله  
علیه السلام و علی مراد رسول الله اسباب است از اتحاد ریاضات که شریعت از افغان  
منع نکرده است و دوام ذکر بشرط و بعد از مذکور بوصف انکسار و خضوع بکمال بر متابعت  
مر رسول راضی الله علیه و آله و سلم لیکن هیچ سببی در تحصیل این نسبت قوی تر از آن نیست که بصورت  
دنیا و تمام محالست بجماعتی لازم وقت خود گردانند که باطن ایشان منظر این تجلی گشته باشد و  
به سطوت این تجلی چسان وجود غیر از پیش بصیرت ایشان برداشته شده و از شهود غیر تمامی  
آزاد گشته و بقنای حقیقی از مزاحمت شعور بخود و غیر خود خلاص گشته بعد از تحقق بقنای حق سبحانه  
و تعالی ایشان را از نزد خود بوجود و موهوب حقانی مشرف گردانیده از بخودی و سکر حال  
افاقیت یافته دیگران را واسطه حصول سعادت حقیقه که عبارت از بقا و فناست شده درین  
مقام هیچ چیز از ممکنات ایشان را از شهود حق سبحانه محبوب نتواند گردانید پس واجب که ذکیا  
آنکه در تحلیص از گرفتاری دل بوجود او ان که بحقیقت حجاب عبارت ازین گرفتاری است  
باشیامی که سبب خلاصی دل می شود و تمسک نموده خود را پیش از مردن خلاص گردانند اگر مناسب  
استعداد خود داشتند تعالی بزرگوارند تقصیر و اجمال را در خود محال ندهند و اگر در خود استعداد آن نبینند  
دانند که بصحبت ارباب شهود دل از گرفتاری زود تر خلاص می شود و خود را بصحبت این  
برگزیدگان بنگاه داشتند آداب صحبت التزام کنند زمان خلاص دل از گرفتاری بغیر حق  
بحقیقت زمان وصول و شهود است چون دل از مزاحمت شعور بوجود غیر نجابت یافت غیر  
گرفتاری بشهود حق سبحانه هیچ نیست مصراع بلا و محنت شیرین که جز بآن نیاسانی بعد از آنکه  
سطوت نفی مادیون حق دل از غبار التفات بغیر حق آزاد گشت غیر اثبات حق هیچ نماند بلایت  
قیع لا در قتل غیر حق برانند و در فکر زبان پس که غیر لا چه ماند ماند الا الله باقی جمله رفت شاد باش  
ای عشق شریک سوز گشت زبان غیبت از مادیون حق سبحانه بحقیقت زمان وصول و شهود و  
وجود دست زیادت از آن نیست که حکم انما الاحتمال بخود اتمها را با کشف و وجود پیش تکمیل  
درین معنی ارباب ذوق را از بالغان به این مقام عالی نشمرده اند ظهور این معنی مقدس نیست و مبشر  
است بظهور بتا شیر صبح سعادت و مول از مطلع احدیت که متغراق و استملاک است در شهود ذات جرات

لحظه توفیق  
الاحمال بخود  
یعنی در کار به نجاست  
است و در حال  
ملکوت خاتم علوم  
نیست چه این  
سختی بچگون  
تفصیل را که از  
باید کرد تا از  
تکون بعثت  
تکلیف در سر  
۴ ۳ ۲ ۱











فرمودند که خواجه بزرگوار را قدس سره در خواب دیدم که در من تصرف کردند و من بجز دریافتادم  
چون با خود آوردم خواجه از من گذشته بودند خواستم که در عقب بروم پایهای من در هم می پیچیدند  
بسیار بخواجه رسیدم فرمودند که مبارکباد و هم ایشان فرمودند که کیار دیگر خواجه می پادشاه قدس سره را  
در خواب دیدم خواستند که در من تصرف کنند اما میسر نشد همانا که جهت آن بوده باشد که خواجه  
بزرگ تصرف کرده بودند این فقیر در زمانی که به بخارا رسیدم و بشرف خدمت مولانا حسام الدین  
مولانا حمید الدین شاشی مشرف شدم درین فقره انظار الی و انظار الی بود ایشان فرمودند که  
بحقیقت انظار است و حقیقت را در عبارات ازین انظار است نهایت سیر عبارت از حصول این  
انظار است بعد از تحقق باین چنین انظار که ظهورش غلبه محبت است را هر چیز این انظار نیست  
بیت گردارم از شکر جز نام هر این بسی بهتر که اندک کام زهر آسمان نسبت بعرض آمد فرمود  
و نه بس عالی است پیش خاک تو و آنچه اشال فقران را بطریق ذوق دریافت این معانی میسر  
نیست گرفتاری باین چنین گفت و گوی شیرین تری نماید از اشتغال بغیر این گفتگو زدند  
و این که انظار را به یقیننا عننا بحرقه فی قلبه الله علیه وسلم از ذکر بعضی احوال احوال خوانده خواجه گان و  
بیان دش طریق ایشان تخصیص خدمت خواجه بهاء الدین صاحب ایشان قدس شد اسرار هم معلوم شد که  
طریقه ایشان اعتقاد اهل سنت و جماعت است و طاعت احکام شریعت اتباع مشن بایده سلیم  
صلی الله علیه و آله و سلم دوام عبودیت که عبادت است از دوام آگاهی بحق بجان بی نزار است شعور  
بوجود غیر پس گویی که نفی این عزیزان گفت بواسطه آن تواند بود که ظلمت به او و بهت ظاهر  
و باطن ایشان را فرو گرفته است و خبر در حد و عصیت دیده بصیرت ایشان اگر ساخته  
الاجرم انوار هدایت و انوار ولایت ایشان را نه بیند و این نابینائی خود را بجز دو الکار آن انوار  
انوار که از مشرق تا مغرب گرفته است اظهار کنند بهما بهما قطعه نقشند عجیب فلک سالارند  
که بر نداده نهان بجزم قافله را از دل سالک ره جاذبه صحبت شان می برد و سوسه خلوت فکر  
چله راه قاصری گردان طائفه را طعن قصور حاش شده که بر آرم بزبان این گله را به شیران جهان  
بسته این سلسله اندر و باز چله چسان بکسله این سلسله شیخ ابوالحسن سخی رحمة الله تعالی و  
چون خواجه یوسف همدانی از اصحاب شیخ ابوالحسن فارمدی است این باغی شکل شهر و چنانکه از رسائل

عين القضاء

عین القضاة همدانی معلوم می شود و از آن وی است و دیدیم نهان گیتی و اصل و بواطن در علت  
و عار برگزیده شتم آسان آن نورسیه زلا نقطه برتر و از آن نیز گذشتیم نه این مانند و نه آن  
شیخ حسن سکاکی سمنانی رحمه الله تعالی وی از اصحاب شیخ ابو الحسن بستی است  
و خانقاه سکاکیه که در سمنان است و شیخ رکن الدین علاء الدوله رحمه الله تعالی در اوائل در آنجا  
می بوده و در این عینیات برآورده و بعضی الماک بر آنجا وقف کرده فسوب بوی است محمد بن جمحویه  
ابو فیثی رحمه الله تعالی کنیت وی ابو عبد الله است و از اصحاب شیخ ابو الحسن بستی است  
و معلوم ظاهری و باطنی آراسته بوده است عین القضاة در یکی از مکتوبات خود می گوید که کم کس  
ازین طائفه علوم ظاهری و اندوخته مام ابو حامد غزالی و برادرش شیخ احمد غزالی ازین جمله اند  
و خواجده امام محمد حمویہ بگویان نیز ازین جمله است چه دانم که علم داند و از بزرگان است و در سلوک و بیلا  
کتابست در تصوف و میر اسلوة الطالبین نام و در آنجا بستی حقایق و دقایق این  
طریق درج کرده است عین القضاة همدانی قدس الله تعالی کنیت و نام و س  
ابو الفضائل عبد الله بن محمد الملبانی است و عین القضاة لقب بستی یا شیخ محمد بن جمحویه  
داشته است و با شیخ امام احمد غزالی نیز و فضائل و کمالات صوری و معنوی وی از مصنفات و  
ظاهرست چه عربی و چه فارسی آن قدر کشف حقایق و شرح دقائق کردی کرده است که کسی کرده است  
و از وی خوارق عادات چون احیاء و اماتت بنظر آمد و میان وی و شیخ احمد مکتوبات و مراسلات بسیار  
است و از آنجمله رساله عینیہ است که شیخ احمد بوی نوشته که در فصاحت و بلاغت و روانی و سلاست  
توان گفت که آن را نظیری نیست عین القضاة در کتابی بدو احتفای می گوید که بعد از آن از آن گفت و گو  
علوم رسمی ملول شدم بمطالعه مصنفات حجة الاسلام شتغال نمودم و مدت چهار سال در آن بودم چون  
مقصود خود از آن حاصل کردم پنداشتم که بمقصود خود رسیدم و واصل شدم با خود گفتم بستی  
آنرا بجز این نیست و در باب و آرایج فیهذا امر کج لا حجاب و نزدیک بود که از  
طلب باز ایستم و بر آنچه حاصل کرده بودم از علوم اقتصار نمایم و مدت یکسال درین باند  
مانا نگاه میدی و مولای الشیخ الامام سلطان الطریقه احمد بن محمد الغزالی رحمه الله تعالی بعد از آن که  
موطن من بود تشریف آوردند و در صحبت وی در بستی و غیر من چیزهای ظاهر شد که از منی طلب

۴  
سید زکریا

نور آفتاب بود که  
نه توانم بود که

نقطه ای  
کشفیات  
یعنی

در باب نوزدهم

نقطة و نور و غیر

ولوری اور علامت

سواد و ...  
... اتی بود ...

تاریخ سنہ ۱۲۰۵

مجموع مطلق  
سنگینیت

جبل الجاسق  
صفت مناسبت

وعدود

نقد و بررسی

است فائده

۵۷ قورانا

برای زمینبازی

از نیکو...

نام و محل

از غایب است

میرزا ابین سلطان  
بسم الله الرحمن الرحیم

مجلس شورای ملی

دہلی ان ۱۱



من غیر خود هیچ باقی نگذاشت الا ماشاء الله و مرا اکنون شغلی نیست جز طلب قتادمان چیز و  
اگر چنانچه عمر نوح یا بم و درین طلب فانی سازم هیچ نکرده باشم و آن چیز همه عالم را فرو گرفته  
چشم من بر هیچ چیز نیفتد که روی و پیرا دران نه بنیم و هر نفسی که نه استغراق من دران میفرزاید  
بر من مبارک میباد و هم وی گفته که پدرم و من جماعتی از آنکه شهر ما حاضر بودند در خانه مقدم  
صوفی پس با رقص می کردیم و بوسه میدادیم و می گفتند می گفتی پدرم بگریست و گفت خواجۀ احمد  
غزالی را قدس الله روحه دیدم که با مادر رقص میکرد و لباس چنین چنین بود و نشان نبی و بطریق مکاشفه  
ابو سعید گفت مرگم آرزوست من گفتم بمیر در حال بیوش شد و بعد مفتی وقت حاضر بود  
گفت چون زنده را مرده می کنی مرده را نیز زنده توانی کرد و گفتم مرده کیست گفت فقیه محمود  
گفتم خداوند الفیقه محمود را زنده گردان و رعایت زنده شد و هم وی گفت که ای عزیز  
کار من که با غیر منسوب یعنی بجز از خداست تعالی آن مجازی میدان ز حقیقی فاعل مطلق  
حقیقی خدا را دان آنجا که گفت قُلْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ فَإِنْ تَوَكَّلْتُمْ عَلَى اللَّهِ فَهُوَ حَقِيقَتُهُ أَنْ بَاشَدَ كَمَا اللَّهُ يَتَوَكَّلُ عَلَى النَّفْسِ حِينَ مَوْتِهَا رَاهِ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ  
عليه وآله وسلم مجازی میدان و گمراه کردن ابلیس مجازی میدان یُضِلُّ مَنْ يَشَاءُ  
وَيَهْدِي مَنْ يَشَاءُ حَقِيقَتِ میدان گیرم که خلق ماضی ابلیس کند ابلیس ابین  
صفت که آفرید مگر موسی علیه السلام از بهر این است گفت إِنْ هِيَ إِلَّا فِتْنَتُكَ  
همه جور من از بلغاریان است که ما و که هم می باید شنیدن که گفته بلغاریان این نیز هم نیست  
بگویم که تو توانی شنیدن خدا یا این بلا و فتنه از دست و لیکن کس نمی یار و حجتش و همی آرند ترکان  
را از بلغاریان بهر سپه و مردم دیدن لب دندان آن خوبان چون ماه و بدین خوبی نبایست آفریدن  
که از بهر لب و دندان ایشان بدن را لب می باید گردیدن شیخ بزرگ که مهدی رحمت  
تعالی من القضاة هدانی رحمه الله تعالی در مصنفات خود از وی حکایت کند یکجا می گوید

[illegible]

آن را که خواهد و نه بایمان  
را که خواهد و نه بایمان  
ایس مجازی میدان است  
که تو را که موسی علیه السلام  
از نبی اند بهر آنکه پیوسته  
ابتدای مستند است  
نی گفت در مقام انبساط  
و جرات بحق بکمال است  
که اندکی از این فضا  
نی نیست این فضا  
که فضا تو را  
بنا و موصی است

[illegible]

بر که جز فاتحه دسوره چند از قرآن یا و ندارد و آن نیز بشرط بر نتواند خواند قال يقول نداند که چه بود  
و گریاست پرسی حدیث موزون هم بر بیان همدانی هم نداند کردن و لیکن می دانم که قرآن را در  
درست و من نمی دانم الا بعضی از آن و آن بعضی هم نه از راه تفسیر و غیر آن دانسته ام از راه  
خدمت وی دانسته ام و جای دیگر گفته است که از خواجه احمد غزالی شنیده ام که گفت هرگز  
شیخ ابوالقاسم گرگانی نگفته است که ابلیس چون نام او بروی گفتی که خواجه خواجگان  
و سهرجوران چون این حکایت با بر گرفته گفت سهرجوران به است که خواجه خواجگان جای  
و دیگر گفته است که بر رضی الله عنه حکایت کرد که مرده بود و فرزند خود را گفت هرگز ریش گاؤ بوده  
گفت ریش گاؤ که بود و وجه بود گفت آنکه با مادر از خانه خود بدیداید گوید امروز نجی یا بم پیشت  
ای پدر تا من بوده ام ریش گاؤ بوده ام شیخ فتحه رحمه الله تعالی عین القضاة در  
مصنفات خود از وی حکایت کند و یکجا می گوید که از تفتی شنیدم که فتوح گفت از ضای تعالی  
شتر مخلوق نه رسد و جای دیگر می گوید که از بر که قدس سره شنیدم که فتوح گفتی که ابلیس گفت در عالم  
از من سیاه گلیم تر فتوح بود و بس و ازین سخن بگریستی و جای دیگر گفته که پیران چون کامل  
باشند دانند که هر مریدی بکدام مقام رسد بجاقت کار چنانکه از فتوح بسیار شنیده بودند که  
فلان را قدم فلان خواهد بود و فلان را قدم فلان شیخ ضیاء الدین ابونجیب  
عبدالقاهر السهروردی قدس سره در علوم ظاهر و باطن کمال بوده است  
مصنفات و مؤلفات بسیار دارد و نسب وی بدو از ده واسطه بابو بک صدیق میرزا رضی الله عنه  
و نسبت وی در طریقت بشیخ احمد غزالی است و وی در کتاب دابل مریدین گفته است  
و اجمعهوا علی ان الفقیر افضل من الغنی اذا کان مفرقا بالارضا فان احب  
محبته یقول النبی صلی الله علیه و سلم الید العلیا خیر من الید السفلی قیل

[illegible]

نزدیک است  
و این را نسبت با انبیای  
عقب بگویند بلکه قدم گویند  
چنانکه گویند فلان بر قدم  
عیسی علیه السلام است  
سین و تولد و هو علی ان  
راخ یعنی انسانی کرده اند طائفه  
الحل اند که از غنی فاضل تر است  
پس هر کسی است لاک کند  
بر این غنی فاضل است از  
قدح بدست نبوی که دست  
دهنده بهتر است از دست  
سازنده جواب برین چه  
گفته شود که دست دهنده  
بجای غنی که باز از آن  
مال و دست است و غنی  
غنی ای که با فاضل بی ضرورت  
دهنده از جهت غنا بود  
مقتضویت گیرنده از او  
تقریباً از جهت آنکه غنی با  
است پس فاضل را در غنی  
پس بدین فضیلت فاضل  
که از فاضل نهادن  
درست اتفاق و عطا بر فقر  
ای مانند تفصیل نهادن

五







لَهُ الْيَدُ الْعُلْيَا تَنَالُ لَفَضِيلَةً بِأَخْرَاجِ مَا فِيهَا وَالْيَدُ السُّفْلَى تَجِدُ الْمُنْقَصَةَ بِمَحْضٍ  
الْمَشْهُوعِ فِيهَا فَفِي تَفْضِيلِ الشَّعَاءِ وَالْعَطَاءِ وَكَذَلِكَ عَلَى فَضْلِ الْفَقْرِ فَمَنْ فَضَّلَ  
الْفَقْرَ لِلْإِنْفَاقِ وَالْعَطَاءِ عَلَى الْفَقْرِ كَانَ كَمَنْ فَضَّلَ الْمَعْصِيَةَ عَلَى الطَّاعَةِ لِفَضْلِ  
التَّوْبَةِ وَتَرَائِجِ إِمَامٍ يَأْفِي مِي كَوَيْدِ كَيْ إِي إِذَا أَصْحَابُ شَيْخِ ابْنِ الْخَبِّبِ سَهْرُ رُودِي رَحِمَهُ اللَّهُ  
كَفَتْ كَرُوزِي بِأَخِي وَبَارِزِ بَغْدَادِي كَذَشْتِمِ بِدَكَانِ قَصَابِي رَسِيدِمْ كُوسْفَنْدِي آهِي خِجْتِهْ بُودِ  
شَيْخِ بَايَسْتَادُ وَكَفَتْ إِيْنِ كُوسْفَنْدِي كَوَيْدِ كَيْ مِنْ مُرْدَهْ إِمِنْ نَكَشْتِهْ قَصَابِ بِخُودِ مِيقْتَادِ چُونِ  
بِخُودِ هَا زَا بَصَحْتِ قَوْلِ شَيْخِ أَقْرَارِ كَرْدِ وَتَأْتِبْ شَدُوقِي رَضِي اللَّهُ عَنْهُ فِي شَهْرِ رَجَبِ سَنَةِ  
ثَلَاثِ وَ سِتِّينَ وَ خَمْسِمِائَةِ شَيْخِ عَمَارِ بِسَمَرْ قَدْسِ اللَّهِ تَعَالَى رُوحِهِ دِي زَا  
أَصْحَابِ شَيْخِ ابْنِ الْخَبِّبِ سَهْرُ رُودِي سِتْ دَر تَكْمِيلِ نَاقِصَانِ وَ تَرْبِيتِ مَرِيدَانِ كَشْفِ ذَلَالِ  
إِيْشَانِ كَمَالِ تَامَامِ دَاشْتِهْ اسْتِ شَيْخِ نَجْمِ الدِّينِ كَبِيرِي دَر كِتَابِ فَوَائِدِ الْجَمَالِ آوَرْدِهْ اسْتِ  
كِهْ چُونِ بَخْدَمْتِ شَيْخِ عَمَارِ رَسِيدِمْ وَبَازَنْ فِی بَخْلُوتِ دَر آدَمِ بِخَاطِرِ كَذَشْتِ كِهْ چُونِ كِتَابِ عَلِيمِ  
طَاهِرِي كُودِهْ إِمِنْ چُونِ فِتْوَحَاتِ غِیْبِي دَسْتِ وَهَدَانِ رَابِرِ سَرَبَايِ مَهْرِ بِطَالِبَانِ حَقِّ بَرَسَانِمِ  
چُونِ إِيْنِ نِیْتِ بَخْلُوتِ دَر آدَمِ اِتْمَامِ خُلُوتِ یَسِرْ نَشْدِ پِیْرُونِ آدَمِ شَيْخِ فَرْمُودِ اَوَّلِ تَصْحِیْحِ نِیْتِ كُنْ  
بَعْدَ اِذْ اَنْ خُلُوتِ دَر آيِ بِرِ تَوَنُورِ بَاطِنِ اَوْ بِرِ دَلِ مِنْ تَافُتِ كِتَابِهَارِ اَوْ قَفْ كُودِمْ وَ جَاهِ عَمَارِ  
بِقَفْرِ اَحْمَشِيدِمْ بِغِیْرِ كِهْ جَبَهْ كِهْ پُوشِیدِهْ بُودِمْ وَ كَفْتِمْ اِيْنِ خُلُوتِ خَانَهْ قَبْرِ نَسْتِ وَ اِيْنِ جَبَهْ كَفْنِ مَرَادِ كِهْ  
اِمَكَّانِ پِیْرُونِ آدَمِ نِیْسْتِ دَعَزَمِ كُودِمْ كِهْ اَكْرَدِ اَعْيِهْ پِیْرُونِ آدَمِ غَالِبِ شُودَانِ جَبَهْ رَپَا رَهْ  
سَازِمْ تَا عَوْرَتِ رَاسْتِهْ نَمَانِدِ اَوْ اَحْتِمَالِ نَعْ خُرُوجِ شُودِ شَيْخِ دَر مِنْ نَظَرِ كُودِمْ وَ كَفْتِمْ دَر آيِ كِهْ نِیْتِ  
بَسْتِ سَاخْتِ چُونِ دَر آدَمِ اِتْمَامِ خُلُوتِ دَسْتِ دَاوِ پِیْنِ مِهْتِ شَيْخِ اِبْوَابِ فِتْوَحَاتِ بِرِ مِنْ كِبْشَانِ  
شَيْخِ رُوزِ بَهْجَانِ كَبِيرِ مِصْرِي قَدْسِ اللَّهِ تَعَالَى رُوحِهِ دِي كَا ذَرُونِی الْاَهْلِ سِتْ  
مَادِرِ مِصْرِي بُودِهْ اَز مَرِيدَانِ شَيْخِ ابْنِ الْخَبِّبِ سَهْرُ رُودِي سِتْ وَ اَكْثَرِ اَوْقَاتِ دَر مَقَامِ تَهْفِاقِ مِی بُودِ  
شَيْخِ نَجْمِ الدِّينِ كَبِيرِي بِصَحْبَتِ دِي رَسِيدِهْ يُوْدِ اَوْ نَجَابِ رِیَا نِیْتِ اِسْتِغْنَالِ نَمُودِهْ وَ خُلُوتِ هَا نَشْتِهْ شَيْخِ  
رُوزِ بَهْجَانِ دِیْلِدَا مَادِي قَبُولِ كُودِهْ اسْتِ دُوبِرِ اَز دُخْتَرِ شَيْخِ دُوبِرِ آدَمِ وَ فِی كِتَابِ حَقِّقَةِ الْبُورِ  
بَحْثِ شَيْخِ اَبَا الْجَنَابِ يَقُولُ سَمِعْتُ رُوزِ بَهْجَانِ بِعِصْرِ يَقُولُ قِيلَ لِي مَرَا اَسْمَا

[illegible]

أَتْرَكَ الصَّلَاةَ فَإِنَّكَ لَا تَحْتَجُّ بِهَا إِلَيْنَا فَقُلْتُ يَا رَبِّ إِنِّي لَا أَطِيعُ ذَلِكَ  
كَلَفَنِي شَيْئًا آخَرَ شَيْخُ إسماعيل قسري قدس الله سره في تراز صاحب شيخ ابو نجيب  
سهروردست و شيخ نجم الدين كبري بصحبه رسيده است و خرقة اصل از دست وي پوشيده  
است و وي از محمد بن المكيل <sup>دوست</sup> از محمد بن داود المعروف بنجادم الفقراء و كانا ابوالعباس  
ادريس و وي از ابو القاسم بن رمضان و وي از ابو يعقوب طبري و وي از ابو عبد الله بن  
عثمان و وي از ابو يعقوب نهرجوري و وي از ابو يعقوب سوسي و وي از عبد الله بن زيد و  
از مكيل بن زياد قدس الله تعالى ارواحهم و وي از امير المؤمنين علي بن ابي طالب رضي الله تعالى عنه  
و وي از حضرت رسالت صلى الله عليه و آله و سلم كذا ذكره الشيخ زكي الدين علكو للذوق  
الشمس في قدس الله تعالى سره في بعض مصنفاته شيخ نجم الدين الكبري  
قدس الله تعالى روحه كنيته وي ابو الجناست و نام في احمد بن عمر النخعي و لقب  
في كبري و گفته اند كه ويرا كبري از ان لقب كردند كه در آوان جواني كه تحصيل علم مشغول بود  
باهر كه مناظره و مباحثه كرد و برمي غالب مدعي فلقبوه بهذا السبب الطامة  
الكبرى ثم غلب عليه ذلك اللقب فخذوا الطامة و لقبوه بالكبرى هذا  
وجه صحيح نقله جماعة من أصحابنا و متن يوثق بهم و قال بعضهم  
هو مند و ديفي الباء الموحدة أي هو نجم الكبراء جمع تكسيرة الكبر  
و الصحيح لا ولي كذا في تاريخ الامام اليافعي رحمه الله تعالى و ويرا شيخ  
ولي تراخي نیز گفته اند بسبب آنكه در غلبات و جد نظر مبارکش بر هر كه افتادى بر تبه

[illegible][illegible]



ولایت رسیدی روزی بازگانی بر سبیل تفریح بخانه شایخ در آمد شایخ حالتی قوی داشت  
 نظرش بران بازگانی افتاد و در حال بزم به ولایت رسید شایخ پرسید که از کدام مملکتی گفت  
 از فلان مملکت ویراجازت ارشاد نوشت تا در مملکت خود خلق را بجن ارشاد کند روزی  
 شایخ با صاحب نشسته بودند بازی در هوا صغوه را دنبال کرده بودند ناگاه نظر شایخ بران صغوه  
 افتاد صغوه برگشت و باز گرفته پیش شایخ فرود آورد روزی تحقیق و تقریر اصحاب کهف  
 می رفت شایخ سعد الدین جموی را رحمه الله تعالی که یکی از میدان شایخ بود بخاطر گذشت که  
 آیامین است کسی باشد که صحبت وی در سگ اثر بکند شایخ بنور فراست بدست برخواست  
 و بدر خانه رفت و بایستاد ناگاه یکی از بختیار رسید و بایستاد و دنبال می جنبانید شایخ را نظر  
 بروی افتاد و در حال بخشش یافت و متحیر و بیخود و در روی از شهر بگردانید و بگورستان  
 رفت و سر بر زمین می مالید تا آورده اند که هر کجا که می آمد وی رفت قریب پنجاه و شصت  
 سگ گردا گرد او حلقه می کردند و دست پیش دست نهادند و آواز نکرده و هیچ نخوردند  
 و بجزمت بایستادند و عاقبت بدان نزدیکی بر شایخ فرمود تا ویرادفن کردند و بر سر قبر عمارت  
 ساختند و شایخ در قبر بر یکی از شاگردان محلی شده که سند عالی داشت کتاب شرح اسناد را  
 می خواند چون با او خرسید روزی در حضور استاد و جمعی از ائمه نشسته بودند و شرح اسناد می خواند  
 در دیشی در کد ویرانی شناخت اما از مشاهده می غیر تمام شایخ را یافت چنانکه مجال قرائت نماند  
 پرسیدند که این چه کس است گفتند این بابا فرج تبریزیست که از جمله مجذوبان محبوبان حضرت سجاد شایخ  
 آن شب بقیار بود چون با او بخدمت استاد آمد و التماس کرد که بر خیزد که بزیارت بابا فرج رویم استاد  
 با صاحب موافقت کردند و در خانه شایخ بابا فرج خادمی بود و با شادان نام چون آن جماعت رسید  
 در خانه شایخ رفت اجازت خواست بابا فرج گفت اگر چنانچه بدگاه خدا بیتی می نهد می تواند آمد  
 گوید و آینه شایخ گفت چون از نظر بابا بمر و مندر شده بود معنی سخنش را نسیم هر چه پوشیده بود بیرون  
 آورد و دست بر سینه نهاد استاد و صاحب موافقت کردند پس پیش بابا فرج در آن شب بستیم  
 بعد از لحظه حال بر بابا متغیر شد و عظمتی در صورت او پدید آمد چون قرص قمر تابستان گشت  
 و جامه که پوشیده بود بر روی شگافه شد چون بعد از ساعتی حال خود را از مادر فرماست آن جامه را

در

ساعت  
در

نزدیکی

درین پوشیده و گفت ترا وقت دفتر خواندن نیست وقت است که سر دفتر جهان شوی حال برین  
 متغیر شد و باطن من از هر چه غیر حق بود منقطع گشت چون از آنجا بیرون آمدم استاد گفت که از  
 شرح اسناد کی مانده است بدو سه روز آنرا بخوان و دیگر تو دانی چون با من در مسرت با بابا  
 فرج را دیدم که در آمد و گفت دیر روز هزار منزل و علم یقین بگذشتی امروز با دلسر علم می روی  
 من ترک درس کردم و بر ریاضت خلوت مشغول گشتم علوم لدنی و دوات غیبی روی نمودن  
 گرفت گفتم حیف باشد که آن فوت شود آنرا می نوشتم بابا فرج را دیدم که از در در آمد و گفت شیطان  
 ترا تشویش می دهد این سخنان را منویس و دوات قلم را بنده ختم و خاطر را از همه پیردا ختم امیر  
 اقبال سیستانی مد کتابی که در آنجا همه سخنان شایخ خود شایخ رکن الدین علاء الدوله قدس الله تعالی علیه  
 جمع کرده است از شایخ نقل می کند که شایخ نجم الدین کبری بهمان رفت و اجازت حدیث حاصل کرد  
 و شنید که در اسکندریه محدی بزرگ است با سند عالی هم از آنجا با سکنه ریه رفت و از وی نیز  
 اجازت حاصل کرد و در بار گذشتن شایخ رسول الله صلی الله علیه و آله و سلم در خواب بنده و از آن حضرت  
 درخواست کرد که مرا کینتی بخش رسول صلی الله علیه و آله و سلم فرمود که ابوالجنا بپرسید که ابوالجنا ب  
 محقق فرمود لا مشدده چون از واقعه باز آمد در معنی ویر این روی نمود که از دنیا اجتناب می باید کرد  
 در حال تجربه کرد و در طلب مرشد مسافر گشت و بهر کس که می رسید ارادت درستی می کرد و بسبب آنکه دشمنان  
 بودند و سحر کس فرود نمی آورد و چون بملک خوزستان رسید در دتبول در آمد و آنجا خورد شد و چیکل او را  
 مقامی نمیداد که آنجا نزول کند عاجز گشت از کسی پرسید که درین شهر هیچ مسلمانی نباشد که مردم رنجور  
 و غریب جای دهد تا من روزی چند آنجا بر آسم آن کس گفت اینجا خانه قلای هست و شایخی اگر  
 آنجا روی ترا خدمت کنند گفتم نام او چیست گفت شایخ اسمعیل قصری شایخ نجم الدین آنجا رفت و آجا  
 دادند و در صفت مقابل صفت درویشان و آنجا ساکن شد و رنجوری وی در از کشید و می گفت باین همه  
 اند رنجوری چندان رنج بمن نرسید که از آواز سماع ایشان که من سماع را بغایت منکر بودم و قوت  
 نقل مقام کردن ندا شستم غیبی سماع می کردند شایخ اسمعیل از گرمی سماع بیابان من آمد و گفت  
 می خواهی که بنحوی گفتم بی دست من بگرفت و مرا بکنار کشید و بمیان سماع برد و زمانی نیک مرا  
 بگردانید و بر روی دیوارم تکیه داد من گفتم که در حال خوابم افتاد چون با خود آمدم خود را تندرست

نزدیکی



دیدم چنانکه هیچ بیماری در خود نمی دیدم و مرا رادت حاصل شد روز دیگر خدمت می نمودم و دست راوت  
 گرفتم و بسلوک مشغول شدم و مدتی آنجا بودم چون مرا از احوال باطن خبر شد و علم وافر داشتم  
 مرا شبی بخاطر آمد که از علم باطن با خبر شدم و علم ظاهر توان علم شیخ زیاد است باید شیخ مرا طلب کرد  
 و گفت بر خیز سفر کن که ترا بر عمار یا سمری باید رفت من دانستم که شیخ بران خاطر من اوقت شد اما هیچ  
 نگفتم و بر فتم خدمت شیخ عمار و آنجا نیز مدتی سلوک کردم و آنجا شیخی را نیز دیدم بخاطر آمد باید شیخ عمار  
 فرمود که تخم الدین بر خیز و بمصر و بخیرت روز بجهان که این میستی راوی بسلی از سر تو بیرون بر دبر فتم  
 و بمصر رفتم چون بخانه او رفتم شیخ عمار و آنجا بودم و در میان او و در هر مراقبه بود و هیچکس این خبر نداشت  
 آنجا کسی دیگر بود از وی پرسیدم که شیخ کیست گفت شیخ در بیرون است و وضوی ساز و من بیرون  
 رفتم شیخ روز بجهان دیدم که در آب نذک وضوی ساخت و در فاطمه آمد که شیخ نمی داند که دین قدر آب  
 وضو جایز نیست چگونه شیخی باشد او وضو تمام ساخت و دست بر روی من افشاند چون آب بر روی من  
 رسید و من بچودی پیدا شد شیخ بخانه او در آمد من نیز در آمدم و شیخ بشکوه وضو مشغول شد من بر پای  
 بودم منتظر آنکه شیخ سلام باز دهد و او سلام کنم همچنان بر پای ایستاده غایب شدم دیدم که قیامت  
 قائم شده است و در رخ ظاهر گشته و مردمان می گویند وید آتش می اندازند و برین راه گذرانند و شیشه است  
 و شخصی بر سر آن شیشه نشسته است و هر که می گوید که من تعلق بوی دارم او را با می کنند و دیگران را  
 در آتش می اندازند ناگاه مرا بگریختند و بکشیدند چون آنجا رسیدم گفتم من تعلق بوی دارم مرا با  
 کردند من بر شیشه بالارفتم دیدم که شیخ روز بجهان است پیش او رفتم و در پای او افتادم او سلی سخت  
 بر قفای من زد چنانکه از قوت آن بر زمین در افتادم و گفتم پیش ازین اهل حق را نکار کن چون  
 بیفتادم از غیبت باز آمدم شیخ سلام نماز داده بود پیش رفتم و در پای او افتادم شیخ در شهادت  
 نیز همچنان سلی بر قفای من زد و همان بلفظ بگفت آن رجوری باطن من بر رفت بعد از آن  
 امر کرد مرا که باز گرد و بخیرت شیخ عمار رو و چون باز گشتم مکتوبی بشیخ عمار بنیشت که هر چند سالی  
 می فرست تا از خالص گردانم و باز تو فرستم از آنجا خدمت شیخ عمار آمدم و مدتی آنجا بودم چون  
 سلوک تمام کردم فرمود مرا که بخوارزم آمد و این طریق را منتهی گردانید و میدان بسیار بر تو جمع آمدند  
 نیز منکر اند گفت بر دو پاک مدار بخوارزم آمد و این طریق را منتهی گردانید و میدان بسیار بر تو جمع آمدند

در این کتاب از کتب معتبره است و از کتب معتبره است و از کتب معتبره است

و بارش مشغول شد چون کفار تبارخوارزم رسیدند شیخ اصحاب خود را جمع کرد و زیادت بر شخصیت بودند  
 و سلطان محمد خوارزم شاه که رنجیده بود و کفار تبارخوارزم را شنید که وی در خوارزم است و بخوارزم در آمدند  
 شیخ بعضی اصحاب را چون شیخ سعد الدین حموی و شیخ رضی الدین علی لالا و غیر ایشان طلب داشت  
 و گفت زود بر خیزید و بملا و خود وید که آتشی از جانب شرق بر افروخت که تا نزدیک مغرب خواهد  
 سوخت این فتنه ایست عظیم که درین است مثل این واقع نشده است بعضی از اصحاب گفتند چه شود که  
 حضرت شیخ دعای کند شاید که این را بلا و مسلمانان منصرف شود شیخ فرمود که این قضائی است منبرم  
 و عارف آن نتواند که در پس اصحاب التماس کردند که چار پایان آماده است اگر چنانچه حضرت شیخ نیز با  
 اصحاب موافقت کنند تا در ملازم ایشان بخوارسان متوجه شویم و در نمی نماید شیخ فرمودند که من  
 اینجا شهادت خواهم شد و مرا اذن نیست که بیرون روم پس اصحاب متوجه خوارسان شدند چون کفار  
 بشهر درآمدند شیخ اصحاب باقی مانده را بخواند و گفت **قَوْمُوا عَلَىٰ رَبِّكُمْ إِنَّ اللَّهَ يُفْقَرُ لِقِي سَيِّدِ الْوَحْيِ**  
 و بخانه درآمد و خرقة خود را پوشید و میان حکم به بست و آن خرقة پیش کشاده بود بغل خود را از  
 هر دو جانب بر سنگ کرد و نیزه بدست گرفت و بیرون آمد چون با کفار مقابل شد و در روی ایشان  
 سنگ می انداخت تا آن غایت که هیچ سنگ نماند کفار ویران باران کردند یک تیر بر شیشه مبارک  
 وی آمد بیرون کشید و بینداخت و بران بر رفت گویند که وقت شهادت پرچم کافری را گرفته بود و شهادت  
 ده کس نتوانستند که ویران دست شیخ خلاص منند عاقبت پرچم او را بریدند بعضی گفته اند که حضرت مولانا  
 جلال الدین دمی قدس سره در غزالیات خود اشارت برین قصه و انساب خود بحضرت شیخ کرده آنجا که  
 گفته است **رباعی** ما از آن مختشایم که ساغر گیرند نه از آن بفلسگان کان نیز لاغر گیرند یکی دست  
 می خالص ایمان نوشند یکی دست دیگر پرچم کافر گیرند و گانگ شهادت که **قُلْتُ لِلَّهِ وَحْدَهُ**  
**شُكْرٌ وَتَسْتَعِينُهُ** و عَشْرَةٌ وَتَسْتَعِينُهُ حضرت شیخ را مریدان بسیار بوده اند اما چند س از  
 ایشان یگانه جهان و مقتدای زمان بودند چون شیخ مجد الدین بغدادی و شیخ سواد الدین حموی  
 و بابا کمال جندی و شیخ رضی الدین علی لالا و شیخ سیف الدین باخرزی و شیخ نجم الدین  
 رازی و شیخ جمال الدین کلبی و بعضی گفته اند که مولانا بهار الدین ولد و مولانا جلال الدین دمی  
 نیز از ایشان بوده است قدس شد از ارحم شیخ مجد الدین بغدادی

در این کتاب از کتب معتبره است و از کتب معتبره است و از کتب معتبره است















و از خلفا شیخ نجم الدین کبری است بعد از تحصیل تکمیل علوم بخیرت شیخ آمد و تربیت یافت شیخ در اوایل که ویرا بخلوت می نشاند در اربعین دوم بدر خلوت وی بود انگشت مبارک بر در خلوت وی زد و داد که ای سیف الدین بیت منم عاشق مرا غم ساز و درست تو معشوقی ترا با غم چه کارست به بر خیز و بیرون آی انگاه دست ویرا گرفت و از خلوت بیرون آورد و بطرف بخارا روانه گردانید وقتی از برای شیخ نجم الدین از طرف خطا کنیز که آورده بودند شب زفاف با صحاب گفته است که امشب بلذتی مشروعه اشتغال خواهیم کرد شمایند موافقت ما ترک ریاضت کنید و بفرغت و آسودگی بسر بید چون حضرت شیخ این بگفت شیخ سیف الدین آن شب برقی بزرگ بر آب کرد و بر در خلوت شیخ بایستاد چون وقت صبح شیخ بیرون آمد و ویرا دید گفت نه ما گفته بودیم که امشب بلذت و حضور خود مشغول چرا خود را باین ریاضت درین انداختی گفت شما فرمودید که هر کس بلذت و حضور خود مشغول شود مرا هیچ لذتی در ای آن نیست که بر آستانه حضرت شیخ بخیرت بایستم شیخ فرمود که بشارت باد ترا که سلطانان در رکاب تو بد و در روزی یکی از سلاطین بزیارت شیخ سیف الدین آمد و در وقت بادگشای از شیخ درخواست که اسپ نذر شیخ کرده ام التماس می نمایم که شیخ قدم رنج فرماید تا بدست خود سوار کنم شیخ التماس وی را مبذول داشت بدرخانه آید بادشاه را کابل بر گرفت تا سوار شد اسپ سرکشی کرد و عنان در بر بود قریب به پنجاه گام در رکاب شیخ بر وید شیخ بابا و شاه گفت حکمت در سرکشی این اسپ آن بود که ما شیخ در خدمت شیخ الاسلام شیخ نجم الدین بودیم ما را بشارت داد که بادشاه در رکاب تو بد و زندا کنون این مصداق سخن شیخ شد و مِنْ كَلِمَاتِهِ الْقُلُوبُ رِبَاعِي هَر شَبَّ بِشَالِ پاسبان کویت می گردم گرد آستان کویت با شد که بر آید ای صتم روز حساب + نامم ز جریده سگان کویت + هر چند گوی ز عشق بر گیاه شوم با عافیت آشنا و مخانه شوم + ناگاه پری رخسار بر گذرد + برگردم از ان حدیث و دیوانه شوم + روزی رنجنازه در پیشی حاضر شد گفتند شیخا ملقین فرمایید پیش روی بیت آمد داین رباعی فرمود رباعی گر من گنه جله جهان کردتم + لطف تو امیدست که گیر دستم + گفتی که بوقت عجز و سست گیرم + عاجز تر ازین نخواه کا کنون بهتم + توفی قدس الله تعالی سره

۲۲

فی سنة ثمان و خمسين و ستايمه قبروی در بخارا است مشهور شیخ العالم عین الزمان جمال الدین کیلی رحمه الله تعالی وی نیز از خلفای شیخ نجم الدین است بسیار دانشمند و فاضل بوده است در اوایل که عزیمت محبت حضرت شیخ کرد و بکتاب خانه در آمد و از لطافت علوم عقلی و نقلی مجموعه انتخاب کرد که در سفر تونس وی باشد چون نزدیک خوارزم رسید شبی در خواب دید که شیخ با وی گفت که ای کیلیک پشته بینداز و بیا چون بیدار شد اندیشه کرد که پشته چیست من از دنیا هیچ ندارم و اندیشه جمع آن نیز نه دارم شب دوم همین خواب دید و شب سوم نیز از شیخ پرسید که شیخی پشته چیست گفت آن مجموعه که جمع کرده چون بیدار شد آنرا در حیوان انداخت چون بجهت شیخ رسید گفت اگر آن مجموعه را نمی انداختی ترا هیچ فایده نمی بود پس ویرا در بر خرقه پوشانید در اربعین نشاند و بعد از اتمام اربعین عین الزمان لقب نهاد شیخ جمال الدین در قزوین می بوده است یکی از سادات قزوین را عزیمت شیراز شد از شیخ التماس سپارشی ببادشاه که شیخ ارادت تمام داشت کرد شیخ پاره کاغذ طلبید و بر آنجا نوشت که عیسی و کران یکا کنه و بوی داد چون آن رسید بشیر از رسید قصد ملاقات بادشاه کرد گفتند که دس در شکم دارد و در حمام است بدر حمام رفت و دید که بادشاه امیر سر حرام نشسته است و از در شکم تشویش عظیم دارد و پیش رفت و سلام کرد و گفت از کجای می آئی گفت از قزوین از وی احوال شیخ پرسید کاغذ را بوی داد بکشاد و دید که در وی نبشته که عیسی و کران یکا کنه گفت شیخ بنور فرست و کرامت علاج مانوشته فرمود تا آنرا حاضر کردند بخورد فی الحال شفا یافت و آن سید را رعایت بسیار کرد و با کمال اخلاص رحمه الله تعالی چون خدمت بابا کمال جنبی در محبت شیخ نجم الدین مرتبه تکمیل اکمال یافت حضرت شیخ خرقه بوی داد و گفت در دیار ترکستان مولانا شمس الدین مفتی را فرزند نیست که ویرا احمد مولانا می گویند خرقه را را بوی برسان و تربیت از وی دریغ مدار چون بابا کمال بجند رسید جمعی کودکان بازی می کردند و احمد مولانا چون هنوز کودک بود در میان ایشان بود اما بازی نمی کرد و جامای ایشان نگاه می داشت چون بابا کمال را دید برخاست و استقبال وی کرد و سلام گفت بعد از آن گفت چند ما جامه دیگران نگاه می داریم و شما جامه را نگاه دارید خدمت بابا و ویرا در کنار گرفت و بختا مفتی آمدند مفتی گفت این فرزند معجز و بخت شایده که خدمت

شیخ حسن  
از زمانه قزوین











این عجل است در بین و شمس الدین سادجی است در شستر و خواجه حاجی است در ابرق رحم الله تعالی  
و چند کس از مشایخ که بر صراط مستقیم بودند بر قمر دم گفت چون است که این همه مستند و توارادت  
بشیخ نورالدین عبدالرحمن آوردی و باینها التفات نکردی گفت من امر مقصودی بود که جز بارشاد  
و راست نمی آمد من می خواستم که سلوک کنم و این طریقۀ بشناسم و در آن وقت در همه عالم استاد می  
نبود و غیر او و مرابان کاری نبود که به بنیم که بزرگان که اند تا هر که بزرگتر نشان دهند خدمت آوردم  
چه اگر کسی را با تنگری کاری باشد و بدکان زرگری بود عقل بروی خند دهم شیخ رکن الدین  
علامه الدوله قدس سره گفته که در آخر الزمان اگر نه وجود شیخ نورالدین عبدالرحمن قدس الله تعالی  
روحه بودی سلوک بجای محو خدی و نشان نمائی اما چون حق تعالی این طریق را تاقیامت  
باقی خواهد داشت بوی مجد و دیگر دووهم وی گفته که روزی در جاعتخانه غائب شدم اما غزالی را دیدم  
که نشسته بود و سر بر زانو نهاده و قلم میان دو انگشت گرفته متحیر و پرسیدم که چه میشود و امام  
در چه فکر است گفت چگونه متفکر نباشم که من در دنیا سیم رخ راسی صفت نبشته ام و این ساعت می بینم  
همه غلط بوده و این واقعه را بخد مت شیخ نورالدین عبدالرحمن گفتم فرمود که عجب من نیز در شفقان بودم  
و آن وقت مراد معرفت سخن گفتن شهره تمام بود و غیبت می بینم که حق تعالی مرا می گوید که توفیق دانی  
که از جبر قری که هست امام غزالی را هیچ حسرت بآن نرسید که سلوک تمام نکرده بحضرت با آمد بعد از آنکه  
از غیبت باز آمدم بر زبان خود عقده یافتیم و خاموشی پیشه کردم و بکار خود مشغول شدم و ولادت وی  
در شوال شصت و تسع و ثلاثین و ستایه بودم است و در بغداد از دنیا برفته ابوالمکام رکن الدین  
علامه الدوله احمد بن محمد البیابانکی السمنانی قدس الله تعالی سره و  
در اصل دلوک عثمان است بعد از پانزده سالگی بخد مت سلطان وقت شغل گرفت و در یکی از  
حروب که سلطان ابا اعدا بوده ویرا جذبه رسید بعد از آن در شهر نسته سبع و ثمانین و ستایه در بغداد  
به صحبت شیخ نورالدین عبدالرحمن کسری رسید و وقت مراجعت از حجاز و در نسته تسع و ثمانین  
و ستایه اذن ارشاد یافت و بعد از نسته و عشرون و سبع مایه در خانقاه سکاکیه در مدت شانزده  
سال صد و چهل وربعین برآمد و گویند که در سائر اوقات صدوسی از بعین دیگر برآورده  
است و چون عمر وی به بقا و دهفت سال رسید شب جمعه است و دوم رجب نسته و ثلاثین

عجل بکسر علی بن ابراهیم  
چشم مشدود و سکون بیا  
خشناه تحماینه و لام ۱۲  
دو اعمین و سنی  
بن عجل در شان  
دی گفته اند مثل  
احمد بن موسی  
در میان او ایضا  
مثل کئی در زیارت  
در میان انبیای  
علیهم الصلوٰۃ  
و السلام که حصیان  
نه نمود و قصه  
مصطفی نه کرد  
از دی سپیدند  
از لوح صوفیان  
سجده است  
دار من اهل آن  
بستم فریاد  
سجده برتی که  
سجده اندک  
بهر ازین اندک  
و

و سبعمائۀ در برج احرار صوفی آباد بخوار رحمت حق پیوست و در خطبۀ قطب بنام عماد الدین علی باب  
مدفون گشت روزی بادشاه چوپان پیش شیخ آهویی فرستاد و سلام رسانید و نیاز مندی نمود که  
این گوشت صیدست بخورید و حلال باشد شیخ گوید که مرا درین حال حکایت امیر نور و زیاده اند که  
آن وقت که در خراسان بود و من بزیارت مشهد طوس رفته بودم و او پیشید و با پنجاه سوار از عقب  
من پیامد و گفت می خواهم که مادام که در خراسان باشی با تو باشم چند روزی بادی مصاحبت افتاد  
یک روز آمد و دو خر گوش آورد و گفت من خود زده ام بخور گفتم گوشت خر گوشست هر کس که زده  
است من نخواهم خورد و گفت چرا گفتم بقول نام جعفر صادق رضی الله عنه حرامست و چون یکی از  
بزرگان او را حرام داشته است نا خوردن آن بهترست برفت و روزی دیگر پیامد و آهوی  
بیاورد و گفت این آهوی را من زده ام به تیرے که خود ترا شنیده ام و بر اسنپی شسته بودم که از  
پدران مادر قدیم پیش از فارت تخم بر تخم بهار سیده است گفتم این همان حکایت مولانا جمال الدین کزینی  
است که یکی از امامزادگان که در حوالی مهران می نشست و پادوی دعوی ارادت می کرد روزی به پیش  
دی در آمد و دو مرغابی آورد و پیش و نهاد و گفت این را باز من گرفته است و حلال باشد مولانا  
تناول فرمایند مولانا گفت سخن در مرغابی نیست سخن در آنست که باز تو دوش تا مرغ که ام پیرزن خورده  
است که امروز او را قوت گرفتن این مرغابی حاصل آمده است بردار و ببر که لائق شماس است بهیچ میزدوش  
چو کدام مظلوم خورده است که امروز او را قوت دیدن حاصل آمده است تا تو در پشت او آهوی میزدی زود مرا  
خوردن آن روا نباشد انقصه هر چند گفت گوشت او نخوریم اما در ایشان را گفتم بخورید شاید که چون  
به نیاز آورده کلمی بر آید بیکرت نیاز مندی او در وی نشی شیخ سوال کرد که چون این بدن را  
صفا کند در آن نیست و بدن کثب با روح از وی مفارق شده اند و در عالم ارواح حجاب نیست  
چه احتیاج است بصر خاک رفتن و فائده چیست چه در هر مقامی که توجه کنند بروح بزرگی همان باشد  
که بصر خاک رفته شیخ فرمود فائده بسیار دارد یکی آنکه چون بزیارت کسی می رود و چند آنکه می رود  
توجه او زیادت می شود و چون بصر خاک رسد و محسوس باشد که فاک و راحل و نیز مشغول و مشغول  
و یکی متوجه گردد و فائده بیشتر باشد و دیگر آنکه هر چند در اول حجاب نیست و همه جهان او را  
یکی است اما در بدنی که هفتاد و سال با او صحبت داشته باشد و بدن محسوس را که بزرگتر است از آباد

44











که ما را بتو کارست چون خادم بیرون رفت اورا دید که بازگشته بود و ایستاده خادم از پیر سید که  
 حال چیست گفت می خواهم که با خدمت شیخ بگوئی تا مرا قبول کند و هم اینجا خدمت درویشان  
 مشغول شوم خادم گفت شیخ مرا از پی تو باین مهم فرستاده و اورا آورد و مسافران بر رفتند و  
 اورا بخدمت مشغول گردانیدم خدمتی که از آدمی بهتر از آن ممکن نباشد بکرو بعد از سه سال که ذکر  
 بگفت و خلوتی چند بپوشست و حالهای نیکو اورا روی نمود و روزی در سفر می بودیم و او در جوف  
 نشسته بود و من آنجا که بودم نظر بر حال وی افتاد و دیدم که اودی عالی بروی نازل می شد  
 و عالی بس شکر بر روی کشف می گشت حالی بر خاستم و آنجا رفتم که او بود و غلوب شده بود  
 و مست آن حال گشته بانگ بروی زدم و گفتم در چه حالی و چه دیدی بگو گفت نمی توانم گفت گفتم  
 ترا فرمای بگوئی بجز بگفت الحق مقامی بس عالی بود اما چون دیدم که در عجبی ازین پدید میشود  
 گفتم این چیزی نیست و آن را نمی کردم باری دان مقام در خود چیزی پیدا نکرد و مدتی مدید از دماغ  
 او نمی رفت تا بعد از آن بچند گاه دیگر تجلی صمدیت تجلی شد و آن مقامی است که در اینجا احتیاج  
 با کمال از سالک بر می خیزد چون در آن حال خود را بدید غروری در وی پیدا شد و با خود گفت  
 ناخوردن صفت حق است و این صفت مرا حاصل است و در باطن منی عوی مر خدائی سر برزدن  
 گرفت و ترک خوردن گرفت چندانکه چو پیش میزدم و چوب در دهان او می کردم و شربت در دهان  
 او میر ختم باز بدر می ریخت و بخلق وی فرو نمی رفت بگذاشتم تا مگر بخوشی خود بخورد هیچ نخورد و تا  
 شش سال برین آمد و بخدمت قیام می نمود و یک سعادت و آن بود که خود را هرگز از من جدا نداشت و نیاز داشت  
 و اگر نه این بودی بهر دران و رطبه هلاک شدی و من مدت سی و هفت سال است تا با اشارت شیخ نباشاد  
 مشغولم و چندین طالبان را دیدم همچنین مردی که این محمد است که اورا بلذات دنیا و نفس خود هیچ میلی  
 نباشد ندیدم و مدت بیست و پنج سال است که در میان درویشان است و برادر او خادم است  
 و دیگر خادمان که پیش ازین بوده اند هیچکس از لفظ او نشنیده باشد که مرا چیزی می بایده از طعام  
 نه از جامه هرگز چیزی که بخط نفس تعلق داشته باشد کسی از زبان او نشنیده و با آنکه رنجور بها  
 کشیده هرگز کسی اورا خفته ندیده و با کسی نگفته و از هیچ آفریده روانه طلبیده القصه در آن مقام  
 ناخوردن همانند شش سال بعد از آن کعبه می رفتم و او را با خود ببردم و قصد من آن بود

صلواتی بر علی و آله  
 صمدیت استقامت عدم  
 احتیاج است و  
 شرب بنده ازین  
 صفت استقامت  
 است از اهل  
 شرب و طهور این  
 معنی درنده تجلی  
 حق است و صفت  
 صمدیت ۱۴

که میدیدم که جماعتی این حال را عجب می داشتند و در قدرت خدا تعالی بشک می بودند و ایشان را  
 زیان می داشت تا در راه به بیتند و بیگان بدانند که چیزی نمی خورد و آن شب به رفیع گردیدیم  
 و آن جماعت را شک بر خاست و چون به مدینه رسیدیم اورا گفتم اگر است رسولی صلی الله علیه و سلم و دید  
 منی آن می باید کرد که رسول صلی الله علیه و آله و سلم کرده است و من می کنیم و اگر نه بخیزد و بگویش  
 ازین صحبت مانوانی بود و علی دوستی حاضر بود لقمه در دهان او نهاد سه لقمه تعیین کردم که در دهان  
 بخورد تا بکه بعد از آن در که گفتم که همچنانکه در و ایشان می خوردند بخورد و از آن رطبه خلاصی یافت  
 ابو البرکات تقی الدین علی لدوسی السمنانی رحمه الله تعالی وی نیز از اصحاب  
 شیخ رکن الدین علاء الدوله است روزی حضرت شیخ می فرمودند که ما دام که سالک در وقت  
 تجلی صورتی ادراک می کند آن تجلی صورتی باشد حق تعالی را از آن صورت منزه باید داشت آنرا تجلی حق بایست  
 چنانکه موسی علیه الصلوٰه والسلام از درخت شنید که ای آکا الله هر که گوید که درخت خدا بود  
 کافر شود و هر که گوید این سخن خدا گفت کافر شود پس تجلی صورتی را بدین نوع اعتقاد باید کرد و در آن  
 روزانی علی دوستی حاضر بود شیخ فرمودند که مرا امسال واقعه علی دوستی بغایت خوش آمد و بجهت  
 ثبات اعتقاد درویشان بگویم حق تعالی امسال بروی یک نوبت در صورت کل موجودات  
 تجلی کرد و بعد از آن دی تسبیح حق و تنزیه او از صور بلفظی که حق تعالی بر زبان وی میراندمی گفت  
 حق تعالی بخودی خود از وی پرسید که مرادیدی گفت نه خداوند تعالی فرمود که پس اینها که دیدی و پو  
 گفت آثار و افعال و صور صفات تو و توان همه صور منزه می حق تعالی و بیاد درین سخن شنا گشت  
 و این معنی را از وی پرسندیده داشت امیر سید علی بن شهاب بن محمد الهمدانی قدس الله  
 سره جمع بوده است میان علوم ظاهری و باطنی وی را در علوم اهل باطن تصنیفات مشهوره  
 است چون کتاب سرار البیظه و شرح اسماء الله و شرح نفوس و شرح قصیده حمزه و خیرة الملوك  
 و غیر آن وی مرید شیخ شرف الدین محمود بن عبد الله المزدقانی بود اما کسب طریقت پیش  
 صاحب السیفین الاقطاب تقی الدین علی دوستی کرد و چون شیخ تقی الدین علی از دنیا بر رفت  
 باز رجوع شیخ شرف الدین محمود کرد و گفت فرمان چیست وی توجه کرد و گفت فرمان  
 آنست که در اقصاء بلاد عالم بگردی سه نوبت ربع مسکون را سیر کرد و محبت هزار و چهار صد

نایب







بر حرکت آمد و از پس آن پرده شخصی با هیبت بیرون آمد و مرا برگرفت و در کنار انی علی نهاد و فرمود  
 که بگیر این طفل را و شیر ده ان هیبت آن از خواب در آمدم با خود گفتم که حواله بخدمت انی علی شد احرام  
 ملازمت وی بستم چون نظری بر من افتاد گفت حافظ دیر باشی آمدی دست بخت بوی دادم  
 و تو به کردم تلقین گرفتم و هم وی گفته است که چون در سفر حجاز رسیدم در خانقاه شیخ  
 نورالدین عبدالرحمن اسفرائینی رحمه الله تعالی نزول کردم و در آن وقت نیر وی شیخ نورالدین  
 عبدالرحمن شیخ الاسلام بغدادی و دو خلیفه جدید بر گوار خود بودند وقت وداع وصیت کرد که چون  
 شرف زیارت روضه شریف حضرت رسالت صلی الله علیه و آله و سلم دریایی نیاز مندی مآب حضرت  
 رسالت صلی الله علیه و آله و سلم برسانی و باین عبارت بگویی که پیری عاصی از عاصیان است تو  
 عبدالرحمن بغدادی و عارسانید چون بشرف زیارت رسیدم و شرایط آن بجای آوردم وصیت  
 شیخ بخاطر آمد بهمان عبارت که وصیت کرده بود گفتم حضرت رسالت صلی الله علیه و آله و سلم  
 ابروی مبارک در هم کشیدند و گفتند که تو چنین گویی که دس از غایت تواضع چنین گفته است  
 و وی از کابر است منت بعد از مراجعت آن را بشیخ گفتم خوشدلی بسیار نمود و مرا دعا فرمود  
 که در هم وی گفته است که وقتی درین ولایت و بانی عظیم افتاد چنانکه اکثر خلق از حیات خود بایوس  
 گشتند روزی خدمت مولانا فی الدین علی مایانی از ده مایان بایره تشریف آورد و در بیرون و نزول  
 فرمود و مرا طلبید و گفت چنین است که همراه من بیای و در سر قبر شیخ محمد خالدر رحمه الله تعالی در قریه  
 اجیل قرآن ختم کنی شاید که خدای تعالی این طیت را دفع کند امتثال نمودم اما بواسطه آنکه در آن  
 فرصت خواجه عبدالرحمن گواره که قدس الله تعالی سره که از محبوبان و مجذوبان حق بود جل ذکره  
 در قریه اجیل بر سر سنگ که بر در تربت شیخ محمد خالدر است می نشست و سخنان بلند می گفت و  
 خدمت مولانا فی الدین علی در غایت تشریع بود من متفکر شدم که مبادا که امر واقع شود که مردم  
 بلیت و بار بار طلبند چون بنزدیک اجیل رسیدم شخصی بیرون آمد و در احوال خواجه پرسیدم  
 گفت حالی بر سر سنگ نشسته بود تا گاه گفت که فوجی می آید که من حریف که دس نیستم  
 از آنجا بر فاست و در آن نزدیکی خراسی بود با آنجا آمد و در مغای نهان شد چون بده رسیدیم  
 و در سر زیارت فرود آمدیم و مردم ده جمع شدند خبر رسید که امیر علی بیگ که حاکم ولایت دیر بود زیارت

له مایان و  
 اجیل دهمان  
 جوابان  
 بشیخ

خواجی آید مردم ده با مولانا گفتند که خواجه بسبب شما باین خراس در آمده است اگر علی بیگ بیاید  
 و خواجه رانه بندهای آن دارد که بر ما غضب کند خدمت مولانا متوجه خراس شدند چون بخراس  
 در آمد فرمود که همان را چنین دارم چون خواجه آید مولانا را شنید از آن مغای بیرون آمد و یک  
 دیگر را در کنار گرفتند و خواجه چیزی در گوش مولانا گفت مولانا در گریه شد منی همچنان ایستاده بودند  
 شخصی مرا گفت که امیر علی بیگ بر در ایستاده و انتظار می کشد من مولانا را تنبیه کردم مولانا فرمود که  
 امیر علی بیگ منتظر شماست خواجه بیرون رفت و امیر علی بیگ خواجه را دریافت خواجه گفت  
 مشکوک بود که همان عزیز دارم علی بیگ روان شد و خواجه عقب وی نعره میزد که بی مشکوک  
 پروردوی میدوید تا از نظر خواجه غائب شد بعد از آن خواجه و مولانا زیارت در آمدند و من از بیم  
 آنکه مبادا خواجه خونی بلند بگوید با مولانا گفتم که من قرآن بیگ شما نزد ختم می توانم کرد مولانا فرمود  
 که مر بسبب شما نزد دست من ختم آغاز کردم و در شان تلامذت خواجه آغاز سخنان بلند کرد مولانا نامک  
 بروی زد که دیگر تا آخر صحبت خواجه از آن سخنان هیچ نگفت چون ختم تمام شد و از دعا فارغ شد یکبار  
 وداع کردند حق سبحانه و تعالی آن بلیه را بخش یافت و رحمت خود دفع کرد مولانا فخر الدین  
 نورستانی رحمه الله تعالی در تحصیل علوم ظاهری کرده بوده است همیشه در خاطر سپید داشته است  
 که بعد از تحصیل علوم بسوگ راه خدای تعالی اشتغال نماید وقتی در یکی از مدارس مصر خانه و کشته شد  
 در آنجا مطالع مشغول بوده و بعد از مطالعه کلامی حاصل شد از برای تشیخ خاطر از خانه خود بیرون آمده  
 داعیه سلوک برایش تازه گشته با خود گفته است آخر روزی از آنچه در آنم بیرون می باید آمد روز  
 آن روز دست دیگر خانه خود باز نهفته است و همچنان خانه را با کتابها و متاعهای دیگر در باز گذاشته  
 است و پیش شیخ فکشی رحمه الله تعالی علیه که در آن وقت در مصر بارشاد متعین بوده و فقه و سلوک  
 مشغول گشته و تا وی زده بود در صحبت وی بوده و چون از دنیا رفته است و طلب کمالی مکمل سفر  
 اختیار کرده در آن وقت شیخ محی الدین طوسی که از اولاد امام نزاری است رحمه الله تعالی شهرت  
 تمام داشته است و در شهر طوس میبوده بصحبت وی آمده آنچه میخواست است آنجا نیافته از آنجا بده  
 دیرانی پیش فرزندان انی علی تعلق شاه رفته است آنجا نیز آنچه می خواسته نیافته چون از آنجا سفر  
 می کرده فرزندان انی علی وی را گفته اند که یکی از درویشان پدر ما در قریه ابرو و مباحثه گرویی را



پیر بنی دور نمی نماید با خود گفته است شیخ خراسان آن و شیخ اذکان این درویش دیگر چه خواهد بود  
 اما احتیاط را با برده رفته چون با بخار سیده شیخ حافظ بهجت می برده دیگر رفته بوده آنجا بود و لا  
 از آمدن وی خبر یافته با اصحاب گفته که ما را همان عزیز رسیده همت ناساخته بمرده بازگشته چون  
 چشمش بر مولانا افتاده این مصراع مشهور را خوانده که مصراع یار در خانه و ما گرد جهان میگردیم  
 و میان ایشان صحبت در گرفت و تا شیخ حافظ زنده بوده است در صحبت وی بوده است و با وی  
 از عینها نشسته و ترمیمها یافته و بعد از وفات وی بولایت جام تشریف آورده و در جوار تربت  
 مقدسه حضرت شیخ الاسلام احمد قدس سره اربعین شسته و مشایخ جام را به یکسایه مشایخ وقت آنقدر  
 اخلاص و اعتقاد نبوده که نسبت بوی نمی گفته است که حضرت شیخ الاسلام احمد را قدس الله تعالی  
 روحه بهر ولاد خود التفات بسیار است تا غایتی که به خواجہ محمد خلوتی که ظاهری بس پریشان افشته  
 التفات بسیار دارد و یکی از علماء بهرات که نزد وی مشهور بوده و در سلوک راه خدای تعالی جدد  
 تمام داشته بصحبت وی آمده بود و اظهار طلب کرده ویر گفته است که بهرات رجوع می باید کرد و  
 با اهل بیت می باید بود هر چند احوال کرده فائده نداشت چون به جبل مروی بازگشته و بهرات  
 رسیده غمگین بیمار شده و بخواجہ رحمت حق پیوسته بخاطری آید که در خز جرد جام در سرای که تعلق  
 بود الدین فقیری داشت نزول فرموده بود و چون چنان خرد بودم که مرا پیش زانوی خود نشاند بود  
 و با انگشت مبارک خود نامهای مشهور چون عمرو علی بروی هوامی دشت و من آن را می خواندم  
 بسم می نمود و بوی فرمود و از آن شفقت و لطف وی در دل من تخم محبت و ارادت است و طاعت  
 و از آن وقت باز هر روز نشود نمای دیگری یا با امید میدارم که بر محبت ایشان زخم و در محبت ایشان  
 میم و در زمره محبان ایشان بر نگین شوم اللهم احببني و احببني و احببني و احببني و احببني و احببني  
 احششني في روضة المساكين بعد از شسته عشون و ثمانایه از خراسان عزیمت زیارت  
 حرمین شریفین زادگاه اقدس تعالی شرفا کرد و از آنجا بمصر رفت و آنجا بخواجہ رحمت حق پیوست و در  
 در قرقه است نزدیک بقع امام شافعی رضی الله تعالی عنه و آنجا بسیدی فخر الدین مشهور است  
 شاه علی فراهی رحمه الله تعالی وی از مریدان شیخ رکن الدین علامه الدوله است پیر و کرام  
 فرقه بوده و عمر گذشته بود خواست که از حکومت استعفا کند و در آخر حیات منزه می شود و بطاعت و عبادت

سلامه قدس الله تعالی  
 از توفیق خدای زنده  
 و در راه سلوک  
 رسیدن به بیت  
 در روز شنبه  
 در خ...

اشتغال نماید پسر خود شاه علی را بجانب رودی بادشاه وقت فرستاد تا مشوره حکومت بنام خود بنام  
 و پدر و پیرامند و در دار نگذرد وی بر نواحی سمنان بود و پیرامان نواحی با قطع الطريق محاربه بنام  
 چنانچه همه متعلقان وی کشته شدند و وی نیز در خما خورده در میان کشندگان افتاد شیخ رکن الدین  
 علماء الدوله را در غیب نمودند که در فلان موضع جمعی کشندگان در میان ایشان یکی دنده مانده است  
 و قاطبیتی تمام دارد و پیرا در باب شیخ بآن موضع رفت هیچکس از زنده نیافت بار دیگر بهمان مامور شد  
 دیگر بار بهمان موضع رفت هیچکس از زنده نیافت بار سوم بهمان مامور شد تفحص بسیار کرد و در یکی  
 از آنها فی الجمله افرجیات نفوس کرد و پیرا داشته همراه خود برد و تهمندی کرد و چند آنکه بحال خود باز آمد  
 و جراحتهای وی نکو شد و وی بر آورد و شیخ ویرا گفت اکنون که صحت یافتی بصحبت کفایت هم خود  
 خواهی به پیش بادشاه رود خواهی بجانب پدر شوی گفت مرا خاطرنمی خواهد که از خدمت شیخ  
 مفارقت نمایم می خواهم که دست ارادت در دامن حضرت شیخ زخم آخر پیش پدر رفت و از وی  
 اجازت خواست و بصحبت شیخ مراجعت نمود و بحسن تربیت شیخ رسید با نچه رسید شیخ محمد شاه  
 فراهی رحمه الله تعالی معلوم ظاهری و باطنی آراسته بوده است و بیک اسطه مرید شاه علی  
 فرایست در آخر حیات غم مخ کمر دوازده هزار چون منو جان رسید بیمار شد و بهمانجا وفات  
 یافت و قبر وی آنجاست صاحب کشف و کرامات و الهام بوده است گویند که در سفر حج بشهر  
 رسید که آنجا خواباتی بود مراقب نشسته بود ناگاه صبح زد یکی از علماء که همراه بود سبب آن پرسید  
 گفت خرابات این شهر به من کشف شد زنی دیدم بغایت جمیله گفتم خداوند او را بمن بخش بفرم  
 در دادند که چرا گوئی که ترا بوی بخشیم آن زن در همان وقت توفیق توبه یافت شیخ بهمانالدین  
 عمر قدس الله تعالی روحه وی خواهر زاده شیخ محمد شاه است و مرید وی و از بعضی اکابر  
 استماع دارم که می گفت معلوم نیست که در سلسله اصحاب شیخ رکن الدین علماء الدوله چون ای بوده باشد  
 از صغیر سن مجذوب بوده است و آثار جذب بروی ظاهر بود و ساعات او را صلوة کسی نمی نشانند  
 که بر کبیت اعدا در کلمات ویرا جنبیه می کرد که بخود نگاه داشت آن نمیتوانست کرد و قتی در احوال حال  
 از غایت تپشش که این طائفه را می باشد با خال خود شیخ محمد شاه از نایافت مقصود سخنی میگفته  
 است خال دی این بیت خوانده بوده است بعیت اگر ناله کسی ناله که باری در سفر دارد و

ی...







جَمَالَ لَدَاتِ اسْتَنْتَرُوا الْعَقْلَ الْفَارِقَ بَيْنَ الْأَشْيَاءِ فِي عِلْمِهِ دُرُ الْإِدَاتِ الْقَدِيمَةِ وَأَوْفَقَ  
 التَّيْمُزِ بَيْنَ الْقَدَمِ وَالْحَدِّ وَثَبَّ لِرُفُوقِ الْبَاطِلِ عِنْدَ حُجُجِ الْحَقِّ وَكَسَمَتْ هَذِهِ الْحَالَةَ جَمْعًا  
 رَوِي بِشِيءٍ خَيْرُ بَرِيدٍ بِسَيَارِطِيفٍ وَشِيرِينَ بُوْدُوجُونِ چَشِيدِ دَسْتِ اَزَانِ باز کشید سبب  
 آن باز پرسید گفت اندک آن مرانانچه در آنم بازی آوردی را حالی تمام و وجهی عظیم بود چون  
 در مجلس سماع حال بروی متغیر شدی صیحات و زعقات دی که اثر مجلیان سرایت کردی  
 و همه را حال دقت خوش گشتی قوفی رحمة الله علیه غره رمضان شته اربع و شین و ثمانیا و قوفی  
 درگاه فرگاه است در پایان قبر شیخ الاسلام قدس الله تعالی سره شیخ بهاء الدین ولد  
 رحمه الله تعالی بعضی گفته اند که وی بصحبت شیخ نجم الدین کبری رسیده است و از خلفای  
 دی است نام وی محمد بن حسین بن احمد الخلیف البکری است از فرزندان امیر المومنین بابک است  
 رضی الله تعالی عنه و ماوردی دختر پادشاه خراسان علاء الدین محمد بن خوارزم شاه بود حضرت  
 رسالت صلی الله علیه و آله وسلم ویرا در خواب شارح فرمود که دختر خود را پسین خطیبی بخاح کن و بوز  
 نهم ماه بهار الدین ولد متولد شد و چون دو ساله شد والد وی لعل کرد چون بسن تمیز رسید  
 تحصیل علوم دینی و معارف یقینی مشغول شد تا کمال وی بجائی رسید که حضرت رسالت صلی الله  
 علیه و آله وسلم ویرا در واقعه سلطان العلماء لقب نهاد و چون ویرا ظهوری تمام حاصل شد و مرجع  
 خواص و عوام گشت جمعی از علمای چون امام فخر الدین رازی و غیره را بروی عرق حسد بجنید  
 ویرا بخرج بسلطان وقت تهم داشتند ویرا از خمر بلخ عذر خواستند و در آن وقت مولانا جلال الدین  
 خرد سال بود از راه بغداد بکه توجه نمودند چون بغداد رسیدند جمعی بر سیدند که اینان چه طائفه  
 و از کجای آیند و کجای می روند مولانا بهار الدین فرمود که منج الله و الی الله و لا حول  
 و لا قوة الا بالله این سخن را بخدمت شیخ شهاب الدین سهروردی رسانیدند فرمود  
 که ما هَذَا إِلَّا جَمْعُ الدِّينِ الْبَلْخِيِّ وَ خَدْمَتُ شَيْخِ اسْتِقْبَالِ كَرْدِچُونِ برابر مولانا رسید  
 از استر فرو آورد و زانوی مولانا را بوسید بجانب خانقاه استدعا کرد مولانا گفت موالی را  
 در سه مناسب ترست در مستنصریه نزول کرد و خدمت شیخ بدست خود موزه دی را کشید  
 روز سوم عزیمت کرد مبارکه نمودند و بعد از مراجعت بجانب روم متوجه شد و چهار سال در

سلسله قدس الله  
 دال الله الخلیف  
 خدای اکبر و خدای روم  
 و بیخ و جنتش دقت ما  
 نیست مگر بخدای  
 فرموده ما نزد  
 بهار الدین بلخی  
 این سخن ببار الدین  
 بلخی

آذربایجان

آذربایجان بودند و هفت سال در لارنده و در لارنده خدمت مولانا جلال الدین را در سن  
 هفده سالگی که خدا ساختند و در ثلاث و عشرين و ستایه سلطان ولد متولد شد و چون سلطان ولد  
 بزرگ شد هر کس ایشان را شناختی و با مولانا جلال الدین مانند پدر و پسر بود و هر کس بپدر اوان پنداشتی بعد از آن  
 سلطان ایشان را از لارنده بقونیه استدعا کرد و مولانا بهار الدین ولد آنجا بجا رحمت حق پیوست  
 سید برهان الدین محقق رحمه الله تعالی وی سیدت حسینی از ترنندت از مریدان و  
 تربیت یافتگان مولانا بهار الدین ولد و سبب شرافت او در خواطر خراسان و ترنندت سیردان  
 مشهور بود همان روز که مولانا بهار الدین ولد وفات شد وی در ترنندت با جمعی نشسته بود و گفت برینا  
 که حضرت استاذ و شیخ ازین عالم رحلت فرمود و بعد از چند روز بجهت تربیت مولانا جلال الدین  
 بقونیه متوجه شد و خدمت مولانا مدت نه سال تمام در خدمت و ملازمت وی نیازمندی نمود و  
 تربیتها یافت گفته اند که چون خدمت شیخ شهاب الدین سهروردی بروم آمده بود بدیدن سید  
 برهان الدین آمد سید بر خاکستر نشسته بود از جای بجنبید شیخ از دور تعظیم کرد و نشست و سخنی  
 واقع نشد مریدان پرسیدند که موجب سکوت چه بود شیخ فرمود که پیش اهل حال زبان حال می باید  
 نه زبان قال پرسیدند که ویرا چگونه یافتند گفت که صیانت سوان پیر از روحانی و حقایق محمدی  
 بغایت آشکار و بغایت پنهان و خدمت شیخ صلاح الدین رحمه الله تعالی از جمله مریدان سید  
 بوده سیدی فرموده که عالم را بشیخ صلاح الدین بخشیدم و عالم را بمولانا و مزار متبرک سید در الفتح  
 قیصریه است سلام الله تعالی وَ قَبْلًا لَهُ عَلَيْهِ وَ عَلَى جَمِيعِ عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ  
 مولانا جلال الدین محمد البلخی الرومی قدس الله تعالی سره ولادت خدمت مولانا  
 در بلخ بوده است در ششم ربیع الاول شته اربع و ستایه می گویند که بر خدمت مولانا از پنج سالگی  
 باز صورت روحانی و اشکال غیبی یعنی سفره ملائکه و برده جن و خواص انس که مستوران قباب عزت اند  
 ظاهر می شده اند و تمثیل می گشته بخط مولانا بهار الدین ولد نوشته یافته اند که جلال الدین محمد در شهر  
 بلخ شش ساله بوده که روز آدینه با چند کودک دیگر بر باهای خانهای ماسیه میرک و ندیکه از آن کودکان  
 با دیگری گفته باشند که بیایا ازین بام بران بام جیم جلال الدین محمد گفته است این نوع حرکت از دست گریه  
 و جانوران دیگری آید حیث باشد که آوی باینها مشغول شود اگر در جان شما قوتی هست بیایا تا سو

سلسله قدس الله  
 دال الله الخلیف  
 سکون فون و فوج  
 دال الله الخلیف  
 سفره ملائک  
 در شش سالگی  
 در سنده ۱۲  
 بنی نیکیوان  
 پاری ۱۲ ع ۴۰



















در نور آن مستغرق میشوند و بنیم که جماعت غیبیان بکف و در با شهادت و شمشیر با گرفته حاضر میشوند  
و هر که از سر اخلاص آن صناعی کند بیخ ایمان او را و شاخهای دین او را می برند و کشتان کشتان  
بمستقر سقری بر بند خدمت مولانا فرمود که چنانست که دیدی س و دشمن این حرف ایندم در نظر  
شد مثل سرنگون اندر سقرهای حسام الدین تو دیدی حال و به حق نمودت پاسخ افعال سلطان  
و لد قدس الله تعالی روحه وی سید برهان الدین محقق و شیخ شمس الدین تبریزی را  
خدمتهای شایسته کرده بود و با شیخ صلاح الدین که پدر خاتون وی بود ادرات تمام داشت  
و پانزده سال چلی حسام الدین را قایم مقام و خلیفه پدر خودی داشت و بسالهای بسیار کلام  
والد خود را بلسان فصیح و بیان فصیح تقریر می کرد و برافشوی ست بر وزن حدیقه حکیم ثنائی  
بسی از معارف و اسرار در آنجا مروج کرده است بارها خدمت مولانا ویرا خطاب کردی که آنست  
أَشْبَهُ النَّاسِ بِي خَلْقًا وَخُلُقًا وَعَظِيمٌ دُخْتُهِ كُنْتُ كَقَلَمٍ سَطَرَ بِرُؤْيَا مَدْرَسِ خُودِ  
فُوشْتَهُ بُوَدُ كَهْ بَهَاءِ الدِّينِ مَا نِيَكُ نَجْتِ مَتِ وَخُوشِ زَيْتِ وَخُوشِ مِي رُوْدُ وَاشْتِ اعْلَمُ وَكُوْنِ كَهْ  
رُوزِي ویرا نوادش می فرمود و میگفت بهاء الدین آمدن من باین عالم جهت ظهور بود  
این همان نخلان طول مدت و توفیق منی روزی خدمت مولانا ویرا گفت بدش و بطلب مولانا  
شمس الدین و چندین سیم و زر با خود برورد و کفش آن سلطان بریز و کفش مبارکش را طرقت روم  
بگردان چون بدش و رسی در صابحه جانی هست مشهور بیکسره با نثار و که ویرا آنجا یابی که با فرنگی  
پسری صاحب جمال شطرنج می باز و چون وی می برود و رسی ستاند و چون آن پسری بر دسلی  
می خورد و زنه را که انکار نیاری که آن پسرم ازین طائفه است اما خود را نمی دانم می خواهد که ویرا  
بوی شناسا گرداند چون سلطان ولد بجانب و شوق رفت مولانا شمس الدین اهرم آنجا که نشان  
داده بود یافت که با آن پسر شطرنج می باخت با جماعت هم را بان پیش وی سر نهادند و رتبه کردند  
آن فرنگی پسر چون آن را بدید بزرگی ویرا دانست دینی او بها خود نخل شد سر بر نه کرد و ایمان آورد  
و با انصاف بایستاده خواست که هر چه دارد بنماید و مولانا شمس الدین نگذاشت فرمود که بفرنگستان  
باز گرد و عزیزان آن دیار را مشرف گردان قطب آن جماعت باش بعد از آن سلطان ولد فرمود که  
آورده بود در کفش مولانا شمس الدین بخت کفش ویرا بطرق و مگر و نید و از زبان خدمت مولانا و سایر مخلصان

له دله مولانا ویرا  
خطاب کرد و بفرنگی  
تبریز مراد است  
بن از روست  
صورت و سبیت  
درع

است

استدعای کرد وی قبول فرمود و اسپ که داشت پیش کشید مولانا شمس الدین سوار شد سلطان  
ولد پیاده در رکاب وی روان گشت مولانا شمس الدین فرمود که بهاء الدین سوار شو بر زمین  
نهاد و گفت شاه سوار و بنده سوار این هرگز روانها شد از و شوق تا و نید به در رکابی پیاده غاشیه  
بر دوش رفت چون بقونیه رسید مولانا شمس الدین خدمتهای سلطان ولد را با مولانا تقریر میکرد  
و میگفت که من ویرا چنین گفتم و وی جواب چنین می داد و بشتا بشت بسیار می نمود پس گفت مرا از  
موبیت حق تعالی دو چیز است سر و سر سر را در راه مولانا با اخلاص فدایم و سر بهاء الدین  
ولد بخشیدم اگر بهاء الدین را عمر نوح بود و همه را دین راه صرف کردی آتش میسز شد  
که درین سفر از من بوی رسید امید است که از شما نیز نصیبها باید چون خدمت مولانا بجوار حق  
پیوستند بعد از روز هفتم چلی حسام الدین بر فراست و با جمیع اصحاب پیش سلطان ولد آمد و  
گفت می خواهم که بعد از یوم بر جای پدر شیشینی و مخلصان و مریدان را ارشاد کنی و شیخ مستین  
ما باشی و من در رکاب تو غاشیه بر دوش نهاده بندگی کنم و این بیت بخواند بلیت بر خانه دل  
ای جان آن کیست که ایستاده و بر تخت نشسته باشد جز شاه و شاهزاده سلطان ولد سر نهاد و  
بسیار گریست و فرمود که الصَّوْفِيَّ اَوَّلِيَّ بِحَقِّهِ وَ الْيَتِيْمَ اُخْرٰى بِحَقِّهِ هِجَا نَكِهْ وَ زَمَانِ  
و اَلَمْ خَلِيقٌ وَ نَزَّوْا بُوْدِي بِحَقِّهِ دَرِیْنَ زَمَانِ خَلِيقَهُ وَ بَزَّوْا رَمَانِي وَیِ گفتم که روزی والدکم گفت  
که بهاء الدین اگر خواهی که دایما در بهشت برین باشی یا همه کس دوست شو و کین کسی ادر دل  
مدار و این رباعی را بخواند رباعی خوشی طلبی زیچکس پیش مباحش چون مرهم دوم باش  
چون پیش مباحش و خواهی که زیچیک تبو بد نرسد بدگوی و بد آموز و بد اندیش مباحش و تمامی اقبیا  
علیهم السلام این کرده اند و این سیرت را بصورت آورده لاجرم کافه انام و عالمیان مغلوب  
خلق ایشان گشته اند و مجذوب لطف ایشان شده چون دوستان را یاد می کنی بوستان  
دروست از غرض می شگفت و از گل در میان پُرمی شود و چون ذکر دشمنان می کنی باغ درو  
از خار و مار پرمی شود و پرمده خاطر می گردی گویند که در شب وفات خود این بیت بخواند است  
بیت مشب شب آنست که بنم شادی و در یام از خدای خود آزادی و تَوَفِّي قَدْسِ مَشْءِ  
كَيْلَا يَوْمِ الْمَسْبُوتِ الْعَاشِرِ مِنْ شَهْرِ رَجَبِ سَنَةِ اَثْنِي عَشَرَ وَ سَبْعِ مِائَةٍ

له دله مولانا  
ولد سید شمس الدین  
اولی است بخود  
بی بر او  
خودش شش و شصت  
در انساب است  
در روز وفات  
پادشاه انساب  
قد قتی یعنی توفیق  
شرف و بخت  
در رجب سال  
بمقتضای اندام







بشالی روشن بیان کن گفت دو آئینه سیبی یکی از فضلا حاضر بود این معنی را بنظم آورد و گفت  
 شیخی کامل نجیب بن پیرکن بدین حرف نو آورده بصحرا سخن گفته که نزد حدیث ریشالی  
 خواهی سیبی دو آئینه تصویری کن روزی دیگر فرمود که پوسته وصف خال معشوق  
 می کنم و این عجب که او را خود خالی نیست پس فرمود که می خواهم کسی این معنی را بنظم آورد  
 همان فاصل حاضر بود گفت بهای ای آنکه ترا بحسن تشا لے نیست چون حال من از  
 خال رخت خالی نیست و صافی من همه ز خال رخ تست وین طرفه که بر رخ تو خود خالی نیست  
 توفی فی شعبان سنة ثمان و سبعین ستایه ظمیر الدین عبد الرحمن بن علی بن  
 بزغش رحمه الله تعالی وی خلف الصدق و خلیفه بحق بود مرید خود را چون با وی بود  
 حامله شد شیخ شهاب الدین برای وی پاره از خرقة مبارک خود فرستاد چون متولد شد آنرا در  
 پوشانیدند اول خرقة که در دنیا پوشیده است آن بود چون بزرگ شد بخدمت پدر مشغول شد  
 و تربیت یافت و در ایام حیات پدر خود را زینت شب غفره در خواب دید که بر وضو شریف رسول  
 صلی الله علیه و آله و سلم آمد و سلام گفت از حجره شریفه آواز آمد و علیک السلام یا  
 ابی الجاشی پدرو بران حال مطلع شد و اهل خود را از آن خواب خبر داد و بشارت داد  
 ایشان را که مراد حاصل شد بعد از آن درس گفت حدیث نوخت و روایت کرد و تصنیف کرد و  
 از تصانیف وی یکی آنست که عوارف را ترجمه کرده است و در آنجا تحقیقات صادر از  
 کشف و الهام بسیار است و بمقامات بلند رسید و بکرامات ارجمند مشهور شد و این  
 روایت را از اشعار شیخ شهاب الدین سرور دی بسیاری خوانده است شعر و قد گفت  
 لا ارضی من الوصل بالرضی و اَحَدنا من فوق الرضی متبر ما فکنا  
 تفرقنا و شط ما لکنا فتعت بطیف منک یا قی مسلما توفی فی رمضان  
 سنة ثمان و سبعین رحمة الله تعالی شیخ محمد بنی رحمه الله تعالی  
 شیخ نجیب الدین بزغش قدس سره فرمود که روزی با جمعی از اصحاب در خدمت شیخ  
 شهاب الدین قدس سره بودم شیخ فرمود که یکی از اصحاب از خانقاه بیرون رفوهر کرد  
 و در آنجا ایستاد و در آنجا ایستاد و در آنجا ایستاد و در آنجا ایستاد و در آنجا ایستاد

فلا تفرق ابی  
 پس بیرون جدا گشت  
 از هم دور شد  
 و بی آن حالت  
 اصلی قلن شدم  
 اکنون بخالی از  
 سر ایستاد  
 و توفی شوی  
 شد در میان سال  
 بقصد و شایسته  
 عه  
 خلیه که جواب  
 نماید

و در آنجا ایستاد و در آنجا ایستاد و در آنجا ایستاد و در آنجا ایستاد و در آنجا ایستاد

غریب که آنجا باید درون آرد که بوی آشنائی بمشام من می رسید یکی از اصحاب بیرون رفت  
 کسی نیافت باز آمد که کسی نیافتم شیخ بهیبت فرمود که دیگر بار برو که بیانی دیگر بار برفت سیاهی  
 دید اثر غربت و سفر بروی ویرا درون آورد و قصد آن کرد که در صفت فعال بنشیند شیخ گفت  
 ای شیخ محمزدیک آیی که از تو بوی آشنائی می آید بگذشت و پهلوی شیخ بنشست شیخ  
 و دی با یکدیگر در سر سخن گفتند پس آن سیاه بوسه بران شیخ داد شیخ فرمود تا سفره حاضر کردند  
 و چیزی خوردند و من روزه دار بودم شیخ فرمود هر که روزه دار است بحال خود باشد و ران سفره  
 انا بود شیخ انا می خورد و دانه آن از دهن بیرون می آورد و پیش خود می نهاد و در خاطر من  
 در گذشت که من دانه را بگیرم که برکت آب دهان شیخ بآن رسیده است و بآن فطاری کنم چون  
 این بر خاطر من گذشت آن سیاه پوست دست فرا کرد و آنرا برگرفت و بخورد و بمن نگرست و تبسم  
 کردم من دانستم که خاطر مراد آنست چون سفره برداشتند شیخ گفت شیخ محمدا فظا قرآنست ولی  
 چند وقت است که تنها خوانده است کسی نمی خواهد که هر روز چیزی بروی خواند هر که از اصحاب شیخ  
 قرآن حفظ داشت چون عنایت شیخ را با وی داشتند و استعاضه آن کردند و مرا نیز در خاطر گذشت  
 اما بربان نیاوردم و حواله با اختیار شیخ کردم شیخ ویرا حواله بمن کرد و گفت شیخ محمد هر روز پیش  
 علی شیراز می رود جزوی بروی می خواند چون شب در آمد شیخ عیسی که خادم شیخ بود  
 پیام دانه می بیاورد و بعضی ازان خورده و بمن داد و گفت شیخ بعضی ازین خورده است و باقی ترا  
 فرستاده تا بدان فطاری کنی و گفته که بوی بگویی که این عوض آن ثقل انا رست که شیخ محمد بخورد پس من  
 بدان فطاری کردم چون نماز صبح بگذارد من بنجاء رفتم آن سیاه در آمد و سلام کرد من جواب گفتم  
 بنشست و هیچ گفت و من نیز هیچ نگفتم که وی بهیبتی داشت یک جز از اول قرآن بخواند و روان  
 بر فاست و بنجاء خود رفت و روز دوم همچنین کرد و روز سوم چون وظیفه خود بخواند بایستاد و گفت  
 میان من و تو حق استاد و شاگردی قدس از منم و شیراز ندیده ام مرا وصف مشایخ شیراز بگو من  
 آغاز کردم و نام هر کس از مشایخ که در آن عصر بود در شیرازی گفتم چون نام همه بگفتم گفت نام زاهد  
 و گوشه نشینان نیز بگوئی نام ایشان نیز بگفتم چون تمام شد وی بهوش برفت چنانکه من ترسیدم که مگر مبرود که  
 نفسش منقطع گشته بود زانی را از دران بود و بعد از آن بهوش آمد و گفت رفتم و همه دیدم اکنون توانم

شیخ محمد بنی  
 از دهن ۱۳ رتبه



ایشان یک بازی گوی تا من صفت ایشان گویم نام ایشان را یک یکی گفتم و وی چنان وصف  
ایشان می کرد که سلوک ایشان و حال ایشان و لباس ایشان چگونه است که گوی که در بروج و شسته  
بودند و وی ایشان را می دیدن تعجب کردم پس در آخر گفتم یکی از آنها که یاد کردیم که وی را حسین فلان  
گویند از مرتبه ولایت افتاده و نام وی از جریده اولیای محو کردم گفتم سبب چه بود گفت با شاه شاهی  
اتابک ابو بکر را بوی ارادتی پیدا آمد و پیش وی رفت و در مال و نعمت داد و سبب آن از نظر  
حق بیفتاد پس من این سخن ویرایا دوشتم چون بشیر از آدم همچنان بود که وی گفته بود پس گفت  
دیگری ازین زبانها که یاد کردی یکی مرا نشان داده است و باست ظاهر کن تا به بنیم هر چند اندیشه  
کردم بخاطر من نیامد نظر کفش من کرد و گفت آن چیست مرا یاد آمد که زاهدی بود در شیراز کفش  
روختی چون بسفر بیرون می آمد مراد و جفت کفش تبرک داد و گفت تا نشان باشد که مرا به یاد  
داری چه را چهار و ده که از صحبت وی من رسید آنگاه از خدمت شیخ خرقه پوشیده شج او را  
اجازت لباس خرقه داد و ولایت خود بازگشت و آنجا مشهور شد و خلق بسیار میزدی شدند  
شیخ ابراهیم مجذوب حمد الله تعالی وی همانست که ذکر وی در بیان احوال شیخ  
نجیب الدین علی برغش گذشت شیخ نجیب الدین گفته است که دیوانه عجب بود و خلق می گفتند  
که وقت باشد که چند روز بیخ نخورد و وقت باشد که بیک دفعه صد من بخورد و در احوال و  
کرامات عجیب می گفتند مرا آن روزی صحبت وی بود ویرا گفتم بیا تا یک روز هم صحبت باشیم  
اجابت نمی کرد یکبار آخر روزی ویرا در بازار دیدم میان زمستان بود و گفت این ساعت  
وقت است که هم صحبت باشیم لیکن بشرط آنکه شب در مسجد بازار باشیم با و در مسجد  
رفتم گفتم طعامی بیاورم گفت من سیرم پس برت و باران آمدن گرفت و نادانان را روان  
گشت چون نماز شام و خفتن بگذاردیم و خلق از مسجد بیرون رفتند و من با و در تنها  
بماندم گفت من اگر سهام چیزی می یابم تا بخورم شب تاریک بود و برت باران عظیم  
می آمد چند دینار زر داشتم ویرا دادم و گفتم معذور دار که غرض واضح است این زر را فردا  
تحت سازه زررا بستم و ساعتی صبر کرد و باز گفت من اگر سهام بر خیزد چیزی بیار تا بخوریم  
خانه من از آن مسجد دور بود اما نزد یک آن مسجد مرا خوشی بود معتم بخانه وی رفتم چون

در روزی که  
در روزی که

شنیده بودم که وی چیزی بسیار می خورد و گفتم مرا جماعتی همانان رسیده اند و این بآن معنی گفتم  
که هر یک تن در حقیقت جمعی است از بس لطافت که در وی است از نفس و قلب و روح و غیره  
ایشان گفتند دیرگاه است و طعامی بخت نموده است خدمتگاران داشتند هر یک را طبقی بر سر  
نهادند بعضی پرازی برنج خام و بعضی پرازی باقلا خام و بعضی پنیر و بعضی نخود و گندم و یک در دانه  
و یک در قند و باقی می خوردند و گفتند خود به پزیدن اینها را پیش وی نهادم و با خود تخمین کردم آن همه  
پنجاه من بود گفتم صبر کن تا اینها را بپزم گفتم من تخمین میخورم و همه را همچنان خام بخورد و ساساخته  
صبر کرد و آواز سائی از راه گذر برآمد که دیو زده میگرد از مسجد بیرون و دید و هر چه جمع کرده بود  
از وی بست مقدار ده من نان پاره ها و طعامها مسجد درون آورد و همه را بخورد چون  
از شب نیمه گذشت مرا گفت برخیز و در گوشه مسجد رود و نجس که بسیار زحمت از من کشیدی اما  
اگر حرکتی کنی یا بجینی ترا هلاک کنم من بگوشت مسجد برنتم و نجسیدم و زهره آن نداشتی که حرکتی کنم  
چنانکه اگر عضوی از من خارج میگرد زهره خاریدن نداشتی و در آن مسجد سنگی بزرگ نهاده بود  
هر ساعت بر خاستی و آن سنگ را بر گزینی و با این من آوردی و با خود گفتی این سنگ را بوی  
فرو گویم و وی را هلاک کنم باز هم خود گفتی که روانها شد که پدرش مردی پیر است فردا خج کند آن  
سنگ را با و بجای خود نهاده ای چند نوبت چنین کرد و مرا از ترس خواب نمی آمد اما خود را چنان فراموش نمودم  
که در خواب پس مرا گفت میدانم که در خواب ترا زحمت بسیار دادم اکنون ترا بخدای بخشیدم بر بام  
مسجد می روم تا تو این گردی و خواب کنی پس بر بام رفتم بر سر دربان مسجد یک خانه بود و کتاب  
بسیار در آنجا که امام مسجد نهاده بود بان خانه رفت من از ترس بر فتم و در خانه از بیرون بستم و بخفتم  
آواز چیز خوردن وی از خانه می آمد و رفت آن خانه رفتم دیدم که وی چه می خورد که می دانستم که در آن خانه هیچ خوردنی  
نیست چون بامداد بیرون آمد و رفت آن خانه رفتم دیدم که جلد های همه کتابها را خورده بود  
شیخ جمال الدین که در حمد الله تعالی شیخ نجیب الدین گفته است که وقتی مرا کس  
گفت که بوی غریب بدین شهر آمده است نام من جمال الدین و جذبه قوی دار و در مسجد جامع  
می باشد مسجد جامع رفتم دیدم که جذبه عظیم دارد و استغراق تمام در پیشش از ایشان چون کاسه  
برخون می رفت و سلام کردم جواب داد پس گفت مرا با سفید و سیاه کنان کاری نیست یعنی مرا با فقها

ای که در مسجد  
در مسجد جامع



و دانشمندان و نویسندگان گاری نیست کسی حاضر بود گفت این شخص از صوفیان است پیش از نبشته و احوال  
سوال کردم گفت من بروی می آتی و چیزی نمی دانم مرا باستوران داشتن خوش بود و پیوسته  
ستوران داشتی یک روز در پایگاه برابر ستوران نشسته بودم ناگاه حالی بر من کشوف گشت مجذبه  
تا هر شد حجاب منی از پیش من برداشتند بیوش شدم و بنفقا دم و در دست و پای ستوران  
می غلطیدم چون بیوش باز آمدم مرا سر توحید کشوف شده بود و هم شیخ نجیب الدین گفته است  
که وی پیوسته شطیحات گفتی چنانکه جمعی از علماء و صلحاء بانکار روی برخاستند و او را بکفر نسبت  
کردند و بکفر و فتنه فتوی نوشتند و پیش از تابک ابوبکر که بادشاه شیراز بود در مد و عرضه  
کردند و اجازت قتل او خواستند تا تابک گفت که اگر دو شخص دیگر که در شیراز اند فتوی دهند  
بتکفیری اجازت هم بقتل یکی شیخ نجیب الدین بزرغش و یکی شیخ معین الدین که بزرگ دیگر  
بوده است در آن وقت فتوی پیش من آوردند من بر آن نوشتم که او مجذوب است  
و مغلوب و کشتن وی جائز نیست و شیخ معین الدین نیز همین نوشت تا تابک بقتل و  
اجازت نداد و هم وی گفته است که یک روز وضوی ساختم و جمال الدین در من نگر بست  
چون آب بروی می رسانیدم گفتم ارفع الخدک بحال الدین گفت هیچ حدی مانده است که  
می گوئی ارفع الخدک بگو ارفع الخدک شیخ شمس الدین صفی رحمه الله تعالی  
وی از مشایخ کبار بوده است و صاحب حالات عظیم و کرامات بزرگ در وقتی که شیخ  
نجیب الدین به نیت خدمت شیخ شهاب الدین قدس سره عزیمت بغداد کرده است شیخ  
شمس الدین رفیق وی بوده است وی بر شیخ نجیب الدین قرآن خوانده بود و شیخ نجیب الدین  
بر وی چیزی از فقه در خدمت شیخ بایکدیگر صحبت می داشتند شیخ نجیب الدین گفته است که  
چون بشیر از مراجعت می کردم خدمت شیخ بر اے من اجازت الباس خرقة نوشت ویرای  
شیخ شمس الدین نیز نوشت و چهل عدد کلاه با داد میت بمن میت به شیخ شمس الدین  
در هر یکی نام یکی از بزرگان شیراز نوشته و فرمود که چون بشیر از بر سید اول به نیابت ما  
اینهارا با آنان در پوشانید که نامهای ایشان بر آنجا نوشته است آنگاه الباس  
فرقه دیکوان کنبد شیخ نور الدین عبدالصمد نطنزی رحمه الله تعالی و

[illegible]

مرید شیخ نجیب الدین علی بن برغشست عالم بوده اعلوم ظاهری و باطنی شیخ عز الدین محمود کاشی و شیخ کمال الدین عبدالرزاق کاشی رحمهما الله تعالی هر دو مریدی اند شیخ کمال الدین عبدالرزاق در تفسیر تاویلات می گوید وَ قَدْ سَمِعْتُ شَيْخَنَا الْمُؤَلَّى وَهُوَ الدِّينُ عَبْدَ الصَّمَدِ قَدْ سَلَ اللَّهُ تَعَالَى رُوحَهُ الْعَزِيزَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ كَانَ بَعْضُ الْفُقَرَاءِ فِي خِدْمَةِ الشَّيْخِ الْكَبِيرِ شَهَابِ الدِّينِ قَدْ سَلَ اللَّهُ تَعَالَى رُوحَهُ فِي شَهْرِ رَجَبٍ وَحَدِّهِ وَمَقَامِ الْفَقَاءِ وَلَهُ ذَوْقٌ عَظِيمٌ فَإِذَا هُوَ فِي بَعْضِ الْأَيَّامِ يَبْكِي وَيَتَأَسَّفُ فَسَأَلَهُ الشَّيْخُ عَنْ حَالِهِ فَقَالَ إِنِّي حُجِّبْتُ عَنِ الْوَحْدَةِ بِأَلَكُتْرَةٍ وَرُدِدْتُ فَلَا أَجِدُ حَالِي فَتَبَّهَ الشَّيْخُ عَلَى أَنَّهُ بِدَلَايَةِ مَقَامِ الْفَقَاءِ وَإِنْ حَالُهُ هَذِهِ أَعْلَى أَوْ أَرْخَعَ مِنْ الْحَالِ الْأَوَّلِيِّ وَأَمَنَهُ شَيْخُ عَزِ الدِّينِ مُحَمَّدُ الْكَاشِي رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى دى صاحب ترجمه عوارف است و شارح قصیده تائیه فارضیه و بسى حقایق بلند و معارف ارجمند درین دو کتاب درج کرده است و قصیده را شرح مختصر مفید نوشته است و کشف معضلات و حل مشکلات آن کرده است بمقتضای علم و عرفان و ذوق و وجدان خود بی آنکه مراجعت کند بشیخ دیگر چنانکه در دیباجه آن می گوید وَلَمْ أَرْجِعْ فِي أَمَلٍ إِلَّا إِلَى مُطَالَعَةِ شَرْحِ كَيْلَا يَكُ تَسْمِيَةً مِنْهُ فِي قَلْبِي دَسُومٌ وَأَثَارُ تَسَدُّدٍ بَابُ الْفُتُوحِ وَتَشَبُّهٌ بِأَدْيَالِ الْوُجُحِ قَاتِلُ مُمِيزٍ تَلَوُا الْعَبِيدَ وَاحِدٌ وَحْدُوهُ فِي السَّيْرِ وَكَأَنِّي فِي التَّحْرِيرِ

له قوله شيخ  
 كمال الدين وعلیه السلام  
 یعنی غنییم از شیخ مامولی تورا العین علیک بعدد  
 قدس الله تعالی روضه الغریبه که دیوایک دوازده روز و بعض  
 فقره حدیث شیخ بزرگ شیخ خواب غلیظیام که در بعض اوقات در کثرت از وحدت شوق تنبیه که در وی این که این عالم  
 و فایوده اند و دیوانه و شیخ خواب غلیظی بود که بیدار می شد و در حال خود را نمی یافتم بعد از آن که در حالت انفع و در دو عالم است  
 از مقام وحدت و اکنون حال خود را نمی یافتم بعد از آن که در حالت انفع و در دو عالم است  
 از مقام اول دوی را با یمن ساخت از آنچه تو بهم کرده بودی و در دو عالم است  
 فی الله انی شیخ را بعضی رنج می کردم و در دو عالم است  
 قصیده تا که قسم نشود و در دو عالم است  
 آقا و اطراف دیگران که سداب و قیاس  
 یعنی آقا و اطراف دیگران که سداب و قیاس  
 از دین و دنیا

ساز و دوازده  
دیگه بشده  
باشم و در سید  
دیگه که افتد  
و عادت من  
در نوشتن  
چیزی آن است  
که دل را می سازم  
از چیزی سر مطنه بی  
و شعله باشد  
در دس دل خود را  
بنته شان غیب  
نویس سازم و باین  
آه طلب کنم فرد  
آمدن فیض جلیل  
طلب کنم فیض الوار  
زین پس به چهل زند  
و در دهن بوی د  
گزارد که از غیب  
گیرم چون شد س



























تَحْلِيَا تَه تَمَكَّنَا اَزْ جَنِيْدٍ پَر سِيْدَنْدَكِه مَهَارِنَهَا يَه هَذَا الْاَمْرُ قَالَ لِرَجُوعِ اِلَى الْبَدَايَةِ  
 اِي عَزِيْزِ دُرْدَايَتِ وَوَسْطِ مَقَامِ تَوْحِيْدِ خَاصِه در خِلَالِ سَاعِ اَسَالِ اِيْنَ رِبَاعِيْه  
 بَسِيَارِ بَرَقَالِ دَاوَه بَاشْمِ وَدِرَانِ ذَوْقِ مَهَارِنَهَا يَه يَكِي اَيْتِ سِ اِيْنَ مَن نَه مَنَمِ  
 اَكْرَمِيْ هَسْتِ تُوِيْ مَهْ دُرْدَرْ بَرِيْنِ پِيْرِيْ هَسْتِ تُوِيْ مَهْ دِرَاهِ غَمْتِ نَه تَنِ مَن مَانْدَه جَانِ  
 دِر زَانَكِه مَرَا جَانِ وَتَنِيْ هَسْتِ تُوِيْ مَهْ دِرَانِ مَقَامِ كِه حُلُوْلِ كُفْرِيْ نَمُوْدِ وَتَا حَادِ تَوْحِيْدِ كُفْتِه بُوْدِمِ  
 اَنَا مِّنْ اَهْوٰى وَمَنْ اَهْوٰى اَنَا كَيْسٌ فِي الْمَوْءَاتِ شَيْءٌ غَيْرُنَا بِ قَدْ سَيِّهِي  
 الْمُسْتَدِلُّ اِذَا اَنْشَدَتْهُ وَتَحْنُ دُوْكَانِ حَلَلْنَا بَدَلًا نَا اَثْبَتِ الشُّرَكَةَ شُرَكَاءَ  
 وَاجْتَحَا بِ كُلِّ مَنْ قَرَّقَ قَرًا بَيْنُنَا لَا اَنَا دِيْنَه وَلَا اَدْرُكُهُ اِيَّا تِ ذِكْرِيْ  
 وَنِيْدَايِيْ يَا اَنَا اِلَى آخِرِه بَعْدَ اَزَانِ چُونِ قَدَمِ دِر مَهَابِتِ مَقَامِ تَوْحِيْدِ نَمُوْدِمِ غَلَطِ مَحْضِ بُوْدِ  
 اَلْوَجُوعِ اِلَى الْحَقِّ خَيْرٌ مِّنَ التَّمَادِي فِي الْبَاطِلِ بَر خَوَانْدِمِ اِيْ عَزِيْزِ تُوِيْزِ اَقْدَا  
 بَهْمِيْنِ كُنِ كُوچُونِ نَظَرِ بَرَقَالِ خُدَايِ اَفْتَاكِه وَلَا تُصْرِفْهُ لَه لَا مِثَالِ كَلِمَتِ مَحْوَانِ  
 مِثَالِ كِرُوْمِ وَاسْلَامِ شَيْخِ نُوْرِ الدِّيْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمَصْرِيِّ رَحْمَه اَللّٰهُ تَعَالٰى  
 دِيْ بَسِيَارِ بَرِيْزِ بَرِيْزِ بُوْدِه اَسْتِ دِر وَقْتِ خُوْدِ قَبْلِه طَالِبَانِ بُوْدِه وَدِر دِيَارِ مَصْرِ  
 بِ تَرِيْتِ وَارْشَادِ اِيْشَانِ مَتَعِيْنِ وَدِر مَقَامِ شَيْخُوختِ مَتَمَكَّنِ دِر اَوَاكِلِ اِهَادِتِ مَرِيْدِيْ كِه  
 اَز مِثَالِ اِيْنِ دِيَارِ بُوْدِه اَمَّا كَارُوِيْ پِيْشِ اِيْنِ شَيْخِ تَامِ نَشْدِه بُوْدِه اَسْتِ لِيَكُنِ وِيْ رَا  
 كُفْتِه بُوْدِه اَسْتِ كِه كَارِ تُوِيْشِ يَكِي اَز مِثَالِ عَجْمِ تَامِ خَوَاهِدِ شُدُوِيْ اِنْظَارِ اِيْنِ مِيْدَا شِسْتِه

مگر در آن زمان که شیخ جمال الدین یوسف لوزانی بمصر رسیده و صحبت وی بکثرت از بسبب رودگار و کار و تمام شده است و ویرا اجازت ارشاد داده و در اجازت ویرا برادر نوشته زیرا که پیر و عمر بوده و نسبت شیخ جمال الدین بدو کس است یکی شیخ مصام الدین شمشیری و دیگری شیخ نجم الدین محمود اصفهانی و این هر دو مرید شیخ نور الدین عبدالصمد لطنزی بوده اند قدس الله تعالی ارواحهم شیخ زین الدین ابوبکر اخوانی قدس الله تعالی روحه خدمت خواجہ محمد پارسا قدس الله تعالی سره در بعضی مکتوبات القاب ایشان اینچنین نوشته است ذوالعلم التارفع والعلو الرافع ملاذ الجمور شفاء الصدور صفة العلماء والعرفاء ترفع اعلام السنة قلمع اصايل اليد عنة ناهجه منا هجر الحقيقة سالك مسالك الشريعة والطريقة الداعية الى الله سبحانه على طريق الحق اليقين سيدنا ومؤلا نائين الملكة والدين وي جامع بوده است میان علوم ظاهری و باطنی و از اول تا آخر توفیق استقامت بر جاده شریعت و متابعت سنت کبریا گزین کریم پیش محققان این طائفه انیسیت یافته است و نسبت وی در طریقت بشیخ نور الدین عبدالرحمن مصری است و شیخ نور الدین عبدالرحمن بعد از کمال تربیت و بلوغ وی بمرتبه تکمیل و ارشاد و در اجازت و بی چنین ثبت کرده اند که نشأتم بحق الحلوكة وقبول الواردات الغيبية والقنوحات استغوث الله تعالى واخليت مخلوكة المعروفة وهي سبعة ايام من الله تعالى فيها علي بيمين من فضله ففهم الله عليه آجوب اب المواجه من عنده في ليلة الاربعة واردا كرفي للرقيايت في درجات المقامات الى مقام حقيقة التوحيد والخلت منه قيود التفرقة في شهود الجمع قبل اتمام الايام السبعة ثم في اتمامها ظهر له كوامع التوحيد الحقيقية الذرية المشاهدة اليه

از چند پیر و از چند پیر سیدند که مهربانیها به هذا الامر قال الرجوع الى البدايت اى عزيز در دایت و وسط مقام توحيد خاصه در خلال ساع اسال اين رباعيه بسيار بر قال داده باشم و دران ذوق مهربانیها به يکي ايت سى اين من نه منم اگر مني هست توئی و در در بر من پیر مني هست توئی و در راه غمت نه تن من مانده جان در زانکه مرا جان و تني هست توئی و دران مقام که حلول کفری نمود و اتحاد توحيد گفته بودم انا من اهوى ومن اهوى انا كيس في الموات شئ غيونا ب قد سيهي المستدل اذا انشدته ونحن دوكان حللنا بدلا ناه اثبت الشركة شركاء واجتحا بكل من قرق قرا بيننا لا انا دينه ولا ادركه ايها ت ذكري ونيدايي يا انا الى آخره بعد از ان چون قدم در مهابت مقام توحيد نمودم غلط محض بود الوجود الى الحق خير من التماذي في الباطل بر خواندم اى عزيز تو نیز اقتدا بهمين کن گویون نظر بر قول خداي افتاکه ولا تصرفه لله لا مثال کلمه محوان مثال کرم و اسلام شیخ نور الدین عبدالرحمن المصری رحمه الله تعالی دے بسیار بزرگ بوده است در وقت خود قبله طالبان بوده و در دیار مصر به تربیت و ارشاد ایشان متعین و در مقام شیخوخت متمکن در اوائل اهدات مریدیکه از مشایخ آن دیار بوده اما کار وی پیش آن شیخ تمام نشده بوده است لیکن وے را گفته بوده است که کار تو پیش یکے از مشایخ عجم تمام خواهد شد وی انتظار آن میداشت

ما آن زمان که شیخ جمال الدین یوسف لوزانی بمصر رسیده و صحبت وی بکثرت از بسبب رودگار و تمام شده است و ویرا اجازت ارشاد داده و در اجازت ویرا برادر نوشته زیرا که پیر و عمر بوده و نسبت شیخ جمال الدین بدو کس است یکی شیخ مصام الدین شمشیری و دیگری شیخ نجم الدین محمود اصفهانی و این هر دو مرید شیخ نور الدین عبدالصمد لطنزی بوده اند قدس الله تعالی ارواحهم شیخ زین الدین ابوبکر اخوانی قدس الله تعالی روحه خدمت خواجہ محمد پارسا قدس الله تعالی سره در بعضی مکتوبات القاب ایشان اینچنین نوشته است ذوالعلم التارفع والعلو الرافع ملاذ الجمور شفاء الصدور صفة العلماء والعرفاء ترفع اعلام السنة قلمع اصايل اليد عنة ناهجه منا هجر الحقيقة سالك مسالك الشريعة والطريقة الداعية الى الله سبحانه على طريق الحق اليقين سيدنا ومؤلا نائين الملكة والدين وي جامع بوده است میان علوم ظاهری و باطنی و از اول تا آخر توفیق استقامت بر جاده شریعت و متابعت سنت کبریا گزین کریم پیش محققان این طائفه انیسیت یافته است و نسبت وی در طریقت بشیخ نور الدین عبدالرحمن مصری است و شیخ نور الدین عبدالرحمن بعد از کمال تربیت و بلوغ وی بمرتبه تکمیل و ارشاد و در اجازت و بی چنین ثبت کرده اند که نشأتم بحق الحلوكة وقبول الواردات الغيبية والقنوحات استغوث الله تعالى واخليت مخلوكة المعروفة وهي سبعة ايام من الله تعالى فيها علي بيمين من فضله ففهم الله عليه آجوب اب المواجه من عنده في ليلة الاربعة واردا كرفي للرقيايت في درجات المقامات الى مقام حقيقة التوحيد والخلت منه قيود التفرقة في شهود الجمع قبل اتمام الايام السبعة ثم في اتمامها ظهر له كوامع التوحيد الحقيقية الذرية المشاهدة اليه

از چند پیر و از چند پیر سیدند که مهربانیها به هذا الامر قال الرجوع الى البدايت اى عزيز در دایت و وسط مقام توحيد خاصه در خلال ساع اسال اين رباعيه بسيار بر قال داده باشم و دران ذوق مهربانیها به يکي ايت سى اين من نه منم اگر مني هست توئی و در در بر من پیر مني هست توئی و در راه غمت نه تن من مانده جان در زانکه مرا جان و تني هست توئی و دران مقام که حلول کفری نمود و اتحاد توحيد گفته بودم انا من اهوى ومن اهوى انا كيس في الموات شئ غيونا ب قد سيهي المستدل اذا انشدته ونحن دوكان حللنا بدلا ناه اثبت الشركة شركاء واجتحا بكل من قرق قرا بيننا لا انا دينه ولا ادركه ايها ت ذكري ونيدايي يا انا الى آخره بعد از ان چون قدم در مهابت مقام توحيد نمودم غلط محض بود الوجود الى الحق خير من التماذي في الباطل بر خواندم اى عزيز تو نیز اقتدا بهمين کن گویون نظر بر قول خداي افتاکه ولا تصرفه لله لا مثال کلمه محوان مثال کرم و اسلام شیخ نور الدین عبدالرحمن المصری رحمه الله تعالی دے بسیار بزرگ بوده است در وقت خود قبله طالبان بوده و در دیار مصر به تربیت و ارشاد ایشان متعین و در مقام شیخوخت متمکن در اوائل اهدات مریدیکه از مشایخ آن دیار بوده اما کار وی پیش آن شیخ تمام نشده بوده است لیکن وے را گفته بوده است که کار تو پیش یکے از مشایخ عجم تمام خواهد شد وی انتظار آن میداشت

از آن زمان که شیخ جمال الدین یوسف لوزانی بمصر رسیده و صحبت وی بکثرت از بسبب رودگار و تمام شده است و ویرا اجازت ارشاد داده و در اجازت ویرا برادر نوشته زیرا که پیر و عمر بوده و نسبت شیخ جمال الدین بدو کس است یکی شیخ مصام الدین شمشیری و دیگری شیخ نجم الدین محمود اصفهانی و این هر دو مرید شیخ نور الدین عبدالصمد لطنزی بوده اند قدس الله تعالی ارواحهم شیخ زین الدین ابوبکر اخوانی قدس الله تعالی روحه خدمت خواجہ محمد پارسا قدس الله تعالی سره در بعضی مکتوبات القاب ایشان اینچنین نوشته است ذوالعلم التارفع والعلو الرافع ملاذ الجمور شفاء الصدور صفة العلماء والعرفاء ترفع اعلام السنة قلمع اصايل اليد عنة ناهجه منا هجر الحقيقة سالك مسالك الشريعة والطريقة الداعية الى الله سبحانه على طريق الحق اليقين سيدنا ومؤلا نائين الملكة والدين وي جامع بوده است میان علوم ظاهری و باطنی و از اول تا آخر توفیق استقامت بر جاده شریعت و متابعت سنت کبریا گزین کریم پیش محققان این طائفه انیسیت یافته است و نسبت وی در طریقت بشیخ نور الدین عبدالرحمن مصری است و شیخ نور الدین عبدالرحمن بعد از کمال تربیت و بلوغ وی بمرتبه تکمیل و ارشاد و در اجازت و بی چنین ثبت کرده اند که نشأتم بحق الحلوكة وقبول الواردات الغيبية والقنوحات استغوث الله تعالى واخليت مخلوكة المعروفة وهي سبعة ايام من الله تعالى فيها علي بيمين من فضله ففهم الله عليه آجوب اب المواجه من عنده في ليلة الاربعة واردا كرفي للرقيايت في درجات المقامات الى مقام حقيقة التوحيد والخلت منه قيود التفرقة في شهود الجمع قبل اتمام الايام السبعة ثم في اتمامها ظهر له كوامع التوحيد الحقيقية الذرية المشاهدة اليه











و مولانا شیخی قسستانی در تاریخ ولادت و وفات امیر قوام الدین گفته است که امیر تارک  
سالک قوام ملت و دین که در طریق طلب شل شاه ادبم بود و بیست و هشت سال خدمت وی و چهار سیلادش  
بسیار روزه و آغاز عید عالم بود و شب مفارقتش بر شهر و مرشد و دست به ارفاقضای قضا  
بیخ شب مقدم بود و خواجہ شمس الدین محمد الکوسوی اجماعی رحمه الله تعالی و سے از  
اولاد کبار و احفاد بزرگوار حضرت شیخ الاسلام احمد اجماعی النامقی است قدس الله تعالی ستره  
و خرقه حضرت شیخ که می گویند همان خرقه است که از شیخ ابوسعید ابوالخیر قدس الله تعالی سره بود  
رسیده بود و در بیان آن و صلوات بر این حضرت رسالت صلی الله علیه و آله وسلم موجود است  
از میان همان اولاد بخاندان ایشان رسیده جامع بود میان علوم ظاهری و باطنی در او را و  
صبح و شام و ذکر هر بر طریقه خدمت شیخ زین الدین می رفت و صحبت شیخ بهاء الدین عم بسیار  
می رسید و اعتقاد و ارادت تمام داشت و در احوال حال می راجد بر رسیده بوده است چنانکه  
چند روز از حسن غائب بوده و نماز با از وی فوت شده می فرمود که در آن جذب مشایخ  
وقت چون شیخ زین الدین خوانی و شیخ بهاء الدین عمر بقصد تربیت و اصلاح حال من بر من  
ظاهر شدند اما من هیچکدام را تسلیم نه شدم و خدمت شیخ زین الدین بر رسیده من فسخ است عملی  
میکرد و اذان آواز می آمد چنانچه حلا جان پنبه را از پنبه دانه جدا کنند این ذکر هر آن آواز  
است که بمن رسیده است و میفرمود که بعد از آن حضرت شیخ الاسلام احمد قدس سره در صورت  
خواجہ ابوالکلام که از اولاد بزرگوار و سے بود بر من ظاهر شد و نفس مبارک خود در من دمید  
فی الحال بهوش باز آمدم و از وقت نماز پرسیدم و بقضای فوائت مشغول شدم مصنفات شیخ  
محمد الدین بن العربی را معتقد بود و مسئله توحید را بموافق وی تقریر میکرد و آن را بر سر مندرج تصور  
علمای ظاهر چنان بیانی میفرمود که هیچکس بر آن مجال انکار نمی بود و در اسرار و حقائق قرآن  
و احادیث نموی و کلمات مشایخ بغایت تیز فہم بود باندک توحی معانی بروی فایض میشد  
که بعد از تامل بسیار بخاطر دیگران کم رسیدی خدمت مولانا سعد الدین کاشغری و مولانا  
شمس الدین محمد اسد و مولانا جلال الدین ابوبکر بد پورانی و غیر ایشان از عزیزان فانی که  
در آن وقت بودند مجلس می حاضر میشدند و معارف و لطائف و بر استحسان میکردند

و در شامی و غطر و مجلس سماع و بر او جدی عظیم میرسید و صیغهای بسیاری زود اثر آن همه مجلس  
سرایت میکرد و در بعضی اوقات مردمان را در صورت صفات غالبه بر نفوس ایشان سے دید  
روزی میگفت که اصحاب با گاه گاه سے از صورت انسانی بیرون می آیند از و و بحال خود  
باز میگردد و یک دو کس را نام می برد و میگفت که هر گاه که پیش من می آیند در صورت مگان  
چهار چشم می نمایند بسیار بودی که در صحبت و می چیزی بر خاطر کسی گذشتی آنرا اظهار کنی  
برو جی که غیر آن کس ندانستی توفی رحمه الله ضحوة النهار یوم السبت السادس والعشرون  
من جمادی الاول سنة ثلاث و ستين و ثمان مائة و در تاریخ وفات و سے گفته  
شیخ اکمل قدوة اکمل که بود اهل صورت را یعنی رهنمون خواجہ شمس الدین محمد کز غم  
آسمان پوشیده دلق نیلگون ساخت چهار ساحت قدس قدم به خیمه ز داغ و اسکان  
بیرون به چرخ دون لک پایه قدس بود و سال تاریخش پسر از چرخ دون و و قبر و سے  
در حوالی مسجد جامع هرات است نزدیک بزار متبرکه فقیه ابویزید مرغری رحمه الله تعالی  
مولانا زین الدین ج ابوبکر تایبادی رحمه الله تعالی وی در علوم ظاهری  
شاگرد مولانا نظام الدین هروی است اما بواسطه ورزمن شریعت و متابعت سنت  
ابواب علوم باطنی برو سے مفتوح شده بوده است و احوال و مقامات عالیہ ارباب  
ولایت میرگشته و می بحقیقت اولیسی بوده است و تربیت از و عایت شیخ الاسلام  
احمد النامقی اجماعی قدس الله تعالی سره یافته است و ملازمت تربیت مقدسه و سے  
بسیاری کرده است چنین گویند که بعد از آنکه خدمت مولانا دق بر ریاضات و عبادات  
اشتغال نمود شیخ الاسلام احمد قدس سره برو سے ظاهر شد و گفت خدا تعالی داری و در تو  
در شفا خانه مانده است خدمت مولانا مدت هفت سال پیاده بیشتر پائے برهنه از تانی  
بیت مقدسه ایشان میرفتی و تلاوت قرآن هفت سال میشدی و چون بتربیت مقدسه  
رسیدی در گنبدی که محادی آنست بایستادی و تلاوت قرآن مشغول شدی و در هر چند وقت  
اندکی بیشتر می آمدی تا مدت هفت سال را پیش مرقد شریف وی رسیده بعد از آن هر گاه که  
پیش مرقد وی رسیدی پنشستی و ویرا انما اختلاف احوال که چند وقت می ایستاد و گاه



دور و گاه نزدیک و در آخری نشست بی توقف سوال کردند جواب داد که همه با مراد اشارت  
آنحضرت بود بعد از آنکه سی سال برین طریق بود و بعضی از اصحاب وی گفته اند که آنچه را معلوم  
شده است هزار ختم قرآن برین طریق کرده بود از روی عینیت حضرت شیخ الاسلام اشارت بآن فریت  
که احرام زیارت مشهد مقدس رضوی سلام الله علی من حل فیه بند و با نجارت و خلعتها و  
نواز شمایانفت و از آنجا عزیمت طواف مزارات طوس کرد شب در مزار تبرک شیخ ابونصر  
سراج بود حضرت رسالت راضی الله علیه و آله و سلم در خواب پدید آمدند که فرمودند که طوس ترا  
در ویشی عریان پیش آید ویرا تعظیم کن و حرمت دارد لیکن سجده مکن چون بآمد به شهر طوس  
در آمد بابا محمود طوسی را که مجذوب بود و دید بران صفت که حضرت رسالت صلی الله علیه و آله  
و سلم گفته بود منی آمد چون مولانا را دید خود را بر زمین افکند و سر و سر و سر کشید مولانا پیش او رسید  
و زمانه بر پای ایستاد و بعد از ساعتی پای خود از بند بیرون کرد و بر پای خاست و با خود  
می گفت ای بی ادب کسی را تعظیم نمی کنی که دوش پیغمبر صلی الله علیه و آله و سلم در تربت  
شیخ ابونصر سراج با وی ملاقات کرد و وی را بتوفیق نشان داد فرشتگان آسمان از وی شرم  
می دارند مولانا بروی سلام کرد جواب داد و گفت برو که اولیاء و روادبار مقرر قدم تو اند  
گویند که خدمت مولانا بعد از آن هر سال یکی از خواص خود را به ملازمت بابا محمود فرستاده و  
سخنان و سوره را نوشته بیاوردی و اگر چه آن سخنان به بر طریقه در باب عقل بود و خدمت مولانا  
معنی آن را فهم کردی و مقصود از آن بدانستی خدمت خواجہ محمد باقر ساجد سلسله نقی روضه در کربلا  
اخیر که حج می رفته است و زیارت مرقد مطهر خدمت مولانا آمده بودی فرموده که اول بار که همراه  
خواجہ بزرگ خواجہ بہار الدین قدس سرہ نقی سراج میرفتیم بر سر سیدیم قافله دو فرقه شدند بعضی  
میل بجانب مشهد مقدس رضوی کردند و بعضی میل بجانب ہری کردند و ہری مقرری آنکہ ہمہ در شہر ہری بودند  
حضرت خواجہ میل بجانب ہری کردند و فرمود کہ می خواہم کہ صحبت مولانا زین الدین ابو بکر برسم من جوان  
بودم و از احوال خدمت مولوی آگاہی نداشتم بشہد فتم و خواجہ محمد برین معنی اظہار داشت میگویند  
میگویند کہ چون حضرت خواجہ بجانب ہری رسید و نماز باراد با خدمت مولانا بجماعت گزارده  
در صفت اول چنانچہ طریقہ ایشان بودہ ہر قلم شستہ بودہ چون مولانا از او داخل شدہ ہر خواستہ

و پیش ایشان آمدہ و معافقہ کردہ و نام پر سیدہ خدمت خواجہ فرمودہ اند کہ بہار الدین مولانا گفته است کہ  
برای ما نقشی بہ بند خواجہ فرمودہ اند کہ ایم کہ نقش بریم و خدمت مولانا ایشان را بخا نہ برودہ اند  
و دوسہ روز صحبت داشتہ اند بعد از چند وقت دیگر یکی از اصحاب خواجہ عزیمت حج کردہ بودہ است خواجہ  
وی را وصیت کردہ بود کہ صحبت و زیارت مولانا زین الدین ابو بکر ہری کہ وی از روز شش  
شرعیات بمقامات عالیہ از باب طریقت و حقیقت رسیدہ است در کتابی کہ شیخ عالم مفسر شیخ  
معین الدین جنبہ شیرازی در شرح مزارات شیراز تصنیف کردہ است نوشته است کہ مولانا  
روح الدین ابو المکارم محمد بن ابی بکر البلدی کہ از مشاہیر اہل علم و فضل بودہ و باوصاف شریفہ  
موصوف و باخلاق حمیدہ معروف و استادان بزرگوار را خدمت کردہ بود و سندی ہائے عالی  
داشت و سالہا در جامعہ عتیق مدرس شتغال داشت و در سنہ سی و ثمانین و سبعمائید وفات کرد  
بعد از چند روز از وفات وی وی را خواب دیدم گفت کہ علماء و درجات ست و چہ درجات کہ  
میان ایشان و انبیا تفاوت نیست مگر یک درجہ از وی سوال کردم کہ از علمائے کہ اکنون  
در قید حیات اند کدام از ایشان اقرب است بخدای تعالی گفت مولانا زین الدین ابو بکر تایید  
و من وی را نمی دانستم چون از خواب در آمدم تجسس کردم کسی کہ وی را در خراسان دیدہ بود تعریف  
و توصیف کرد تو فی رحمہ اللہ فی منتصف النہار من یوم اخیس سلخ محرم الحرام سنہ احدى و تسعين  
و سبعمائید و ملک عماد الدین زرقونی در تاریخ وفات وی گفته است شہر سنہ احدى و تسعين بود  
تاریخ بگذشتہ ہفصد از سلخ محرم شدہ نصف النہار از پنجشنبہ کہ روح پاک مولانا و اعظم  
سوی خلد برین رفت و ملائک ہمہ گفتند از جان خیر مقدم مولانا جلال الدین محمود زاید  
مرغابی رحمہ اللہ وی نیز در علوم ظاہری شاگرد مولانا نظام الدین ہر و نیست و بخت رزق  
شرعیات و متابعت سنت ازین طریق حقی کامل و نصیبی تمام یافتہ بودہ است در تقوی و روح جہدی  
بلغ می نمودہ می آرند کہ بزرگروے یکی از اکالات دہقانی را کہ وقف کردہ بود در زراعت  
وے کار فرمودہ بود چون ازان وقوف یافتہ حاصل آن زراعت را تصرف کردہ و فرمودہ  
تا بر فقر و مستحقان تصدق نمودہ اند ملک ہرات یک صرہ زر برسم ہدیہ وی فرستاد قبول نمود  
حاصل صرہ گفت اگر این را ببیش ملک باز برسم ملول خواہد شد بر فقرائے کہ شاگردان



شماست و در مدرسه می باشد قسمت کنید فرمود که تو خود آن را بدرسه ببرد و هر کس که قبول کند بوی  
اما بشرط آنکه بگوئی که این زر از کجاست زر را بدرسه ببرد و هیچ کس آن را قبول نکرد و راه ذوالحجه  
سنة ثمان و سبعین و سبع مایه از دنیا رفته بود و قبرش در مغرب هرات است رحمه الله تعالی  
مولانا جلال الدین ابو یزید پورانی رحمه الله تعالی وی کسب علوم مشری  
کرده بوده و بواسطه رعایت شریعت و متابعت سنت بمقامات عالیه رسیده بود اکثر اوقات و  
بعد از اوی وظایف طاعات بکفایت جهات مسلمانان گذشتی هر کسی در هر موی که بوسه رجوع  
کرده بقدر وسع در آن به تمام نمودی و در کفایت آن مبرکه از انبای دنیا رجوع بایسته کرد  
بنفس خود رجوع کردی و هر سخن از مواظبت و نضاح که بر زبان وی گذشتی آنرا در نفوس مستحان  
تاثیر عظیم بودی اگر چه آن را بارها شنیده بودند و بر خاطر داشتندی و وی را در طریقت  
بحسب ظاهر پیری نبوده است همانا که ادیسی بوده است وی گفته است که هرگاه که مرا اشکال  
می افتد روحانیت حضرت رسالت صلی الله علیه و آله و سلم بی واسطه آن را رفع می کند گویند که  
روزی از اصحاب خود شانه طلبید و گفت حضرت رسالت صلی الله علیه و آله و سلم فرموده اند که بایزید  
گاهی محاسن خود را شانه میکنی و صحبت مولانا ظهیر الدین خلوتی میرسیده است و طریقه وی را  
بسیار معتقد بوده اگر چه بنسبت ارادت وی در دنیا بده بود کم بود که خانه و س از  
مهانان خالی بودی و برای ایشان طعامهای مرغوب میپاشاختی با آنکه دخل و س از بلخ  
و زراعت محقری بود و روزی می گفت که بیشتر چنان بود که هر وقت که جماعتی عزیزان از  
شهر متوجه پوران شدند می بر من ظاهر می شدند و دانستم که چند کس اند و کی خواهند رسید  
طعامی مناسب ایشان ترتیب میکردم که چون برسند بی انتظار پیش آرم و گفته که یک شب منجمد  
قرآن تمام می شد یکی از ترکان کنار رود چند روغن خوشی بسجده آورد و سوگند بخورد که از آن بخور  
که از وجه جلال است من یک روغن خوشی برداشتم و دو نیم کردم و باز یک نیم را بدو نیم کردم و یکی از آن  
و نیم را بخوردم آن معنی بر من ستور شد از آن وقت بعد از توجه عزیزان با نجان به قوت نمی یابم  
و وقت رسیدن ایشان را نمی دانم در تشویش می فتم روزی با جماعتی زیارت بخارتم و وی رفتم  
وقت انگور بود ما را ببلخ انگور در آورد و خود برفت ما طواف باغ کردیم و آن قدر انگور که می بایست

خوردیم یکی از آن جماعت خوشه چند انگور برداشت دیگری با وی گفت که خدمت مولانا اجازت  
برداشتن نه کرده اند و آن قصه بگفت که از بعض علمای وقت واقع شده بود که جمعی همانان می  
شده بودند یکی از آن جمیع از سفره وی تبرکی برداشته بود چون خادم سفره برداشت خادم را  
گفت چرا نمی منکر نکردی خادم گفت من هیچ منکر حاضر نشدم گفت فلان کس بی اجازت  
ز که ده سفره را پیش وی برآورد و از سفره اندام خادم سفره پیش وی برد تا زله را بر سفره انداخت بعد از آن  
خدمت مولانا آمد و از برای ما طعام آورد چون طعام خورده شد اجازت مراجعت خواستیم در وقت  
بیردن آمدن پیش در بایستاد و گفت کسی را که اجازت در آمدن ببلخ کردند آن اجازت خوردن  
و بردن بهمه هست و آنچه آن عالم کرده است نیکو نکرده است اگر چه در اول اجازت نکرده بود و نیست  
که در آخر بجل کند و آن زله را بر سفره نکرده اند یکبار دیگر با جمعی اتفاق زیارت وی افتاد در وقت بازگشتن  
یکی از ایشان را در خاطر گذشته بود که اگر خدمت مولانا را اگر امتی هست می باید که قدری کشمش تبرک  
بمن دهم چون ویرا خبر یاد کردیم آن شخص را آواز داد که یک ساعت باش بخانه درون رفت و یک  
طبق مویز بیردن آورد و بوی داد و گفت معذور دارم که در باغهای ما کشمش نمی باشد یکبار بپکود  
نماز شام میگزاردم چنان ویرا مغلوب و مستغرق یافته ام که گویی بخود هیچ شعوری نداشت در قیام  
که می استاد گاهی دست راست بالای چپ می نهاد و گاهی دست چپ بالای دست راست توفی حمد الله  
لیله یوم الاثنين العاشر من ذی القعدة سنة اثنین و ستین و ثمان مایه و قبری در شهر مولانا ظهیر الدین  
خلوتی رحمه الله تعالی وی جامع بوده است میان علوم ظاهری و باطنی مولانا زین الدین ابو بکر  
تایبادی می فرموده است که در زیر طاس فلک مثل ظهیر الدین کسی را نمی دانم او میر شیخ سیف الدین  
خلوتی است و پانزده سال در صحبت و خدمت وی بوده است و شیخ سیف الدین در سنه ثلاث و ثمانین  
و سبعمایه از دنیا رفته است و قبری در مزار خلوتیان است بر سر تل گازرگاه و شیخ سیف الدین میر شیخ  
محمد خلوتی است می گویند که هرگاه که در خوارزم بزرگ مشغول شدی آواز وی چهار فرنگی رفتی و محمود پلوان  
بکیار حامدی بوده است و با وی صحبت میداشته شیخ ظهیر الدین قاری سبعة بوده است وی گفته است که  
چون قرآن را تمام برآستاد خواندم حضرت رسالت صلی الله علیه و آله و سلم شمی در واقع دیدم که گفت  
ظهیر الدین قرآن را بر من بخوان از اول تا آخر بر آنحضرت خواندم گویند که وقتی در این شهر بود چهار نوبت



انظار کرد و آب گندم جو شیده هر ده روز یک نوبت و گویند که هرگاه که بز یا رت گازرگاه رفتی چون از پل گازرگاه در گذشتی پای برهنه کردی و گفتی از اولیاء الله شرم میدارم که پای با تعلین بر روی ایشان نهم در تاریخ سنه ثمانیة از دنیا رفته قبر وی در مزار خلوتیان است بجوار قبر شیخ وی شیخ بهاء الدین زکریا ملتانی رحمه الله تعالی وی تحصیل علوم ظاهری و تکمیل آن کرده بوده است بعد از آنکه مدت پانزده سال بدرس و افادۀ علوم مشغول بود و هر روز به مقتادتن از علماء و فضلاء استفاده میکرد و عزیمت حج کرد و در وقت مراجعت از حج به بغداد رسیده در خانقاه شیخ شهاب الدین سهروردی قدس الله تعالی سره نزول کرد و مرید شد و این همه منزلت و کمال از آن آستانه یافت شیخ فخر الدین عراقی و امیر حسینی رحمهما الله تعالی و بعد از وی قائم مقام وی در مسند ارشاد و فرزند وی شیخ صدر الدین بوده است و امیر حسینی در کتاب کثر الرموز در مدح هردو شان گفته است شیخ هفت اقلیم قطب اولیا و اصل حضرت ندیم کبریا مظهر ملت بهاء و شرع و دین و جان پاکش منبع صدق و یقین و از وجود او بنزد دوستان و جنت الماوی شده هندوستان و منکر و از نیکو از بدنامی این سعادت از قبولش یافتیم و رخت هستی چون برون برد از میان و کرد پروازی بهایش از آشیان و آن بلند آوازه عالم پناه و سرور و جلال و اعتبار صدر گاه و صدر دین و دولت آن مقبول حق و نه فلک بر خوان جودش یک طبق شیخ نظام الدین خالیدی دهلوی معروف به شیخ نظام الدین اولیاء قدس الله تعالی سره از مشایخ هند است بعد از تحصیل علوم دینی و تکمیل آن شبی در جامع دہلی بسر می برد چون وقت سحر مؤذن بمناره برآمد این آیه بر خواند که یا ایها الذین آمنوا ان تحشتع قلوبکم لذلک الله چون آن را شنید حال بروی متغیر شد و از هر جانبی بروی انوار ظاهر شد چون بامداد شد بی زاد و راحله روی بدریافت ملازمت و خدمت شیخ فرید الدین شکر گنج نهاد و آنجا می گذشت و بمرتبه کمال رسید خدمت شیخ وی را اجازت تکمیل دیگران داده بدلی مراجعت فرمود آنجا به تعلیم طلبه علم و تربیت طبقه اهل ارادت اشتغال نمود و حسن و دهلوی هر دو مریدان وی اند شیخ فرید الدین خرقه از خواجۀ قطب الدین بختیار کاکی دارد و وی از خواجۀ معین الدین حسن بخاری دوی از خواجۀ

عثمان بارونی دوی از حاجی شریف زندنی دوی از شیخ الاسلام قطب الدین بود و حجتی رحمهم الله تعالی گویند شخصی براتی که مبلغ کثیر در آنجا نوشته بود کم کرد پیش نظام الدین آمد و قصه گم شدن برات را عرض رسانید و اظهار تضرع و اضطراب کرد شیخ یکدم بوی داد که این را حلوه بخور و بروح شیخ فرید الدین بدر و ایشان ده چون آن شخص درم را بجلو آورد و حلوه گرفت و در ده حلوه را کاغذ پیچیده بوی داد چون نیک نگاه کرد آن کاغذ برات گم شده وی بود این نیک است بآن که مردی صد و بیست و پنج کسی داشت و در آن باب حجتی گرفته چون وقت مطالبه رسید حجت را نیافت پیش شیخ بنان حال مدوالتماس دعا کرد شیخ گفت من پیرم و ششیرنی دوست دارم بر دو یک رطل حلوا برای من بخور یا ترا و عالم آن مرد حلوا بخورد و در کاغذ پیچیده پیش شیخ آورد شیخ گفت کاغذ را باز کن باز کرد حجت وی بود پس گفت حجت را بستان و حلوا ببر و بخور و بگو دکان خود ده هر دو را برگرفت و برفت گفتند که تاجری را از ملتان و دهان در راه غارت کردند و در اس املال وی بر روند بخد مت شیخ صدر الدین فرزند شیخ بهاء الدین زکریا که صاحب سجاده بود رفت که عزیمت دہلی دارم و التماس سپارش کرد شیخ نظام الدین که آنجا التفات نمایند که ویران سربای تجارت بدست آید شیخ صدر الدین التماس فراموش و ثمت و رقعۀ نوشت چون بدلی رسید و رقعۀ را شیخ نظام الدین داد شیخ خادم را آواز داد و گفت که فردا از اول با مدد تا وقت چاشت هر فتوحی که رسد در راه این عزیز نهادیم تسلیم وی کن خادم روز دیگر آن شخص را جانی نباشند و هر فتوحی که می رسد تسلیم وی میکرد و وقت چاشت دوازده هزار تنگ در حساب آمد برداشت و برفت و قتی سلطان علاء الدین محمد شاه خلجی میزبانی از زرو جوهر پزند شیخ فرستاد قلندر می در برابر شیخ نشست بود پیش آنکه ایها الشیخ الهدایا مشترک شیخ گفت اما آنها خوشتر که قلندر باز پس گشت شیخ فرمود که پیش آنی که مقصود آن بود که ترا تنها خوشتر که چون قلندر خواست که میز را بر دارد و قوت بجل آن و فاکر دہد و کاری خادم شیخ محتاج شد و قتی تجدید وضو کرده بود خواست که محاسن شانه کند شانه در طاق بود کسی نزدیکی آن نبود که شانه را بدست شیخ رساند شانه از طاق بچست و خود را به دست شیخ رسانید شیخ ابو عبد الله الصومی قدس الله تعالی روحه دوی از بزرگان شایخ گیلان در و ساسی زباده ایشان بود و مر او را احوال عالی و کرامات ظاهر بود



و جماعتی از بزرگان مشایخ عجم را در بیافته بود و بخواه بود و وقتی که در غضب شدی حق سبحانه و تعالی  
 از برای من زود انتقام کشیدی هر چه خواستی عذی نقان چنان کردی و هر چیز که پیش از تو قیام آن خبر کردی  
 چنانچه خبر کرده بودی واقع شدی جماعتی از اصحاب وی بقصد تجارت بسم قدر رفته بودند نزد یک  
 بسم قدر جماعتی سواران بقرات ایشان بیرون آمدند و جماعت تاجران شیخ ابو عبد الله را آواز دادند  
 دیدند که در میان ایشان ایستاده است وی گوید **سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ** و من رُبُّكَ اللَّهُ و دور شوید اے  
 سواران از میان ما همه سواران متفرق شدند و هیچکس نتوانست که اسب خود را نگاه دارد و بعضی  
 بگویند با افتادند و بعضی بود و در تن از ایشان بایکدی جمع نتوانستند شد از شر ایشان  
 برستند بعد از آن شیخ را در میان خود طلبیدند و نیافتند چون بگیلان باز گشتند و قصه را باز گفتند  
 اصحاب شیخ گفتند شیخ هرگز از میان ما غائب نشد **شیخ محی الدین عبد القادر حسیلی**  
**قدس الله تعالی روحه** کنیت وی ابو محمد است علوی بود حسنی نمیره ابو عبد الله صوفیست  
 از جانب مادر و مادر وی ام انجیر آینه اجمار فاطمه بنت ابی عبد الله الصوفی گفته است که چون  
 فرزند من عبد القادر متولد شد هرگز در روز رمضان شیر نخورد و یکبار بلال ماه رمضان بجهت  
 ابر پوشیده ماند مادر وی پرسید نگفت امروز عبد القادر شیر نخورده است آخر معلوم شد که  
 آن روز رمضان بوده است و ولادت وی در رسته احدی و سبعین از عیالیه بود و وفات وی  
 در رسته احدی و ستین و هجدهمین وی گفته که خبر بودم روز عرفة بصره بیرون رفتم و دنبال گادی گرفتم  
 بجهت حرارت آن گادی روی باز پس کرد و گفت یا عبد القادر هذا اخلفت ولا بهدک  
**الْمَوْتُ** هر سیدم و باز گشتم و بیام سری خود بر آدم حایان را دیدم که در عرفات ایستاده بودند  
 پیش مادر خود رفتم و گفتم مرا در کار خدای تعالی کن و اجازت ده تا بخدا بروم و علم مشغول شوم  
 و صاحبان را زیارت کنم ازین سبب آن داعیه پرسید با وی گفتم بگریست و بر خاست و هشتاد وینار  
 بیرون آورد که بمیراث پدر من مانده بود چهل وینار را برای برادر من گذاشت چهل وینار را در زیر  
 بغل من در جامه من و دخت و مرا ازین سفر کرد و مرا عهده داد بر صدق در جمیع احوال و بولد من  
 بیرون آمد و گفت ای فرزند من برو که برای خدای تعالی از تو بپریدم و تقیامت روی ترا خواهم دید من  
 با قافله اندک بجانب بخدا تو جه نمودم چون از همدان بگذشتم شصت سوار بیرون آمدند و قافل را

قدوس ربنا الله  
 یعنی نیکوترین است  
 و نیک بگویند  
 است از حق  
 مناسب مرتبه  
 خداوندی نیست  
 پروردگار ما خدا  
 است  
 قول و گفتار  
 عبد القادر را  
 یعنی ای عبد القادر  
 تیر از برای  
 و کار نیافریده اند  
 و این امر که در راه

بگرفتند و هیچکس را تعرض نکرد ناگاه یکی از ایشان بر من بگذاشت و گفت ای فقیر با خود چه دار  
 گفتم چهل وینار گفتم در کجاست گفتم در جامه من دوخته است در زیر بغل من کمان بود که من آنرا  
 می کنم مرا بگذاشت و بر رفت و دیگری بمن رسید و همان پرسید و همان جواب شنید و نیز مرا بگذاشت  
 و بر رفت و هر دو پیش من می رسیدند و آنچه از من شنیده بودند با وی بگفتند مرا بطلبید بر بالای تنی  
 که اموال قافله را قسمت می کردند پس گفت با خود چه داری گفتم چهل وینار گفتم کجاست گفتم  
 در جامه من دوخته است در زیر بغل من بفرمود تا جامه من بشکافتند و آنچه گفته بودم یافتند پس  
 گفت ترا چه برین داشت که اعتراف کردی گفتم مادر من مرا عهده داده بود بر صدق و راستی و من در  
 عهد وی خیانت نکردم پس منتر ایشان بگریست و گفت من چندین سال است که در عهد پروردگار  
 خود خیانت کرده ام و بر دست من توبه کرد پس اصحاب وی گفتند که تو در قطع طریق منتر ما بودی  
 اکنون در توبه نیز منتر ما باش همه بر دست من توبه کردند و آنچه از قافله گرفته بودند باز دادند و اول  
 ثانیان بر دست من ایشان بودند وی در رسته ثمان و ثمانین در بعثت پیغام رسید و بعد تمام تحصیل  
 علوم مشغول شد اول بقرات قرآن مشغول شد و بعد از آن بفق و حدیث و علوم ادبیه پیش  
 بزرگانی که در آن زمان متعین بودند و باندک روزگاری بر اقران خود فائق شد و از اهل آن زمان خود  
 متمیز گشت و در رسته احدی و عشرين و خمسمایه مجلس عظمی و میرا کرامات ظاهر و احوال مقامات  
 عالی بوده است و فی تاریخ الامام الیافعی رحمه الله تعالی علیه و اما کراماته یعنی الشیخ  
**عبد القادر رضي الله عنه** فخرج عن الحصر و قد اخبرني من اذكره عن اعلام  
**الكرامة** ان كراماته قوا تروث او تروث من التوارث و معلوم بالا اتفاق انه لم يظهر له هو  
 كراماته بغيره من شيوخ لا فاق كرامته وی گفته که یازده سال در یک برج نشستم و  
 با خدای تعالی عهد کرده بودم که نخورم تا بخوراند و لقمه در دهان من نهاده و نیا شام تا مرا نیا شام  
 یکبار چهل روز هیچ چیز نخوردم بعد از چهل روز شخصی آمد و قدری طعام آورد و نهاد و بر رفت نزدیک  
 که نفس من بر بالای طعام افتاد پس گری گفتم و الله که از عهدی که با خدای تعالی بسته ام بزرگوارم  
 شنیدم که از باطن من شخصی فریاد می کند و با او از بلندی گوید ای جمع ناگاه شیخ ابو سعید خدری  
 رحمه الله تعالی بمن گذشت و آن آواز شنید و گفت عبد القادر این چیست گفتم این قلن و اضطراب

له قوله في تاريخ  
 ایام یا نبی مذکور  
 است که کرامات  
 شیخ عبد القادر رضی  
 الله عنه بیرون از  
 حصر است و خبر  
 و او را که  
 در ایام بودم از این  
 ششوی کرامات است  
 و از دیگران است  
 با اتفاق شایخ خدری  
 که ظاهر شده است  
 ظهور کرامات  
 وی که امانت  
 دیگر است از  
 مشایخ افاق



نفس است و اما روح برقرار خود است و در مشاهده خداوند و گفتن بجا میاید و بر نفس خود  
گفتم بیرون نخواهم رفت ناگاه ابو العباس خضر علیه السلام در آمد و گفت برخیز و پیش ابوسعید  
رفتیم دیدم که ابوسعید بر در خانه خود ایستاده است و انتظار من میبرد و گفت ای عبدالقادر  
آنچه من ترا گفتم پس نبود که خضر را نیز میبایست گفت پس مرا بخانه در آورد و طعامی که میپزید بود  
لقمه لقمه در دهان من می نهاد تا سیر شدم بعد از آن مرا خرقه پوشانید و صحبت ویران لازم گرفتیم  
الشیخ ابو محمد عبدالقادر بن ابی صالح بن عبداللہ بن جلی البس الخرقه من بد الشیخ ابی سعید البکاک  
علی الخزومی و هو کتبتہا من بد الشیخ ابی الحسن علی بن محمد بن یوسف المقرئ البکاک بنی بولسها  
من بد الشیخ ابی الفرج الطرسوسی و هو من بد الشیخ ابی الفضل عبدالواحد بن عبدالعزیز البتیمی  
و هو من بد ابی بکر الشبلی قدس اللہ ارواحہم و هم وی گفتند که وقتی که در سیاحت میبودیم شخصی من آمد  
که من وی را هرگز ندیده بودم گفت صحبت میخواستی گفتم آری گفت بشرط آنکه مخالفت نه کنی  
گفتم نه کنم گفت اینجا بنشین تا من بیایم یک سال برفت پس باز آمد من بجا بودم ساعتی نزدیک  
من نشست پس برخاست و گفت از اینجا بروی تا من بیایم یکسال دیگر برفت پس باز آمد  
ساعتی نشست و برخاست و گفت از اینجا بروی تا من بیایم یکسال دیگر برفت پس باز آمد  
با خود نان و خیر آورد و گفت من خضرم مرا فرمودند که با تو طعام خورم آنرا بخوریم گفت برخیز و بخور  
در آی با هم بخور در آمدیم شیخ حماد و باس رحمہ اللہ تعالی وی از جمله مشایخ شیخ  
محی الدین عبدالقادر است کان ارمیاً و فیه علیہ باب المعارف و لا کتمی ارضاً و قد اذنت  
للشیخ ابی البکاک شیخ عبدالقادر جوان بود و در صحبت شیخ حمادی بود و روزی با دجام در صحبت  
وی نشست بود چون برخاست و بیرون رفت شیخ حماد گفت این عجبی را قدی است که در وقت  
وی برگردن همه اولیا خواهد بود هر آینه ما مور خود با که بگوید کف کف عی هذہ علی تر قبۃ  
کفی و لی اللہ و ہر آینه آن را بگوید و همه اولیا گردن نهند قی الشیخ حماد فی شہر رمضان  
سنۃ خمس و عشرين و خمس مائۃ یکی از علمای شام عبداللہ نام گفته است که در طلب علم  
به بغداد رفتم و ابن سقادران وقت رفیق من میبود در نظامیہ بغداد و عبادت مشغول  
می بودیم و زیارت صاحبان می کردیم و در آن وقت در بغداد عزیز بود که می گفتند

قوله کان اسما  
فی فی دی تا فانا  
بدیدم وی گفتند  
باب سیاحت و سیار  
و نشست و گفتند  
مثل کبار اسما  
قوله فی دی تا فانا  
رقبۃ انجلی فی قمر  
من این برگردن  
است از اولیا  
خاصه ۱۲

که وی غوث است و نیز می گفتند که هر وقت که می خواهد پنهان میشود و نیز می گفتند که هر وقت که  
می خواهد پیدا میشود پس من و ابن سقادر شیخ عبدالقادر و وی هنوز جوان بود زیارت غوث  
رفتیم ابن سقادر راه گفت از وی مسئله خواهم پرسید که جواب آن ندانم من گفتم از وی مسئله  
خواهم پرسید تا به بنیم چه میگوید شیخ عبدالقادر گفت معاذ اللہ معاذ اللہ که از وی چیزی پرسیم  
من پیش وی میروم و انتظار بر کات وی میبرم چون بروی در آمدیم ویران در جاسه خود  
ندیدیم ساعتی بودیم دیدیم که بر جای خود نشسته است پس از سر خشم در ابن سقادر گریست و گفت  
وای بر تو ای ابن سقادر من مسئله میپرسی که جواب آن ندانم آن مسئله این است و جواب آن  
این می بینم که آتش کفر در توبانه میزند بعد از آن ابن سقادر گریست و گفت ای عبداللہ از من مسئله  
میپرسی و می بینی که چه میگویم آن مسئله این است و جواب آن این است هر آینه کفر و کید ترا دنیا  
نابد و گوش با من بی ادبی کردی و بعد از آن شیخ عبدالقادر گریست و ویران خود نزدیک  
به نشانند و گرامی داشت و گفت ای عبدالقادر خدای در رسول خدای را خوشنود ساخته  
با دے که نگاه داشتی گویا که می بینم ترا در بغداد که بمنبر بر آمده و می گوئی کف کف عی هذہ علی  
قبۃ کفی و لی اللہ و می بینم اولیای وقت ترا که همه گردنهای خود را بپست کرده اند اجلال و  
اکرام ترا پس در جهان ساعت غائب شد بعد از آن وی را هرگز ندیدیم و هر چه نسبت بشیخ  
عبدالقادر گفت واقع شد و ابن سقادر تحصیل علوم اشتغال بلیغ نمود و بر اقران خود فائق شد  
علیفه وی را بر سالت بکاک روم فرستاد و ملک روم علمای نصرانی را با وی مناظره فرمود و همه را  
الزام و اتمام کرد که در نظر ملک روم برگزید و ملک را دختر وی بوی نفقون شد و وی از ملک  
خواستگاری کرد و گفت بشرط آنکه نصرانی شوی اها بیت کرد دختر را بوی داد پس ابن سقادر کلام  
غوث را یاد کرد و دانست که آنچه بوی رسید بسبب وی رسید اما چون به شوق رفتم نور الدین شهید  
مرا بر تولیت اوقات اگره کرد و دینار وی بمن نهاد و سختی که غوث در حق من گفته بود راست شد  
روزی شیخ عبدالقادر در رباط خود مجلس گفت و عامه مشایخ قریب به پنجاه تن حاضر بودند  
از آن جمله شیخ علی بیعتی بود و شیخ بقا بن بطو و شیخ ابوسعید کیکوی و شیخ ابوالنجیب مہرودی  
و شیخ جاکیر و غضیب البان موصلی و شیخ ابوالسعود و غیر ایشان از مشایخ کبار شیخ سخن

قوله فی دی  
نزد علی رقبۃ  
سختی خرم من این  
قد برگردن هر دو  
است از اولیای  
خدای قلس ۱۳







شیخ ابو محمد عبد الرحمن الطفسون رحمة الله تعالى روزی در طفسون که از تواج  
 بعدا دست بر منبر گفت که آنایکین آلا و لیاء کالکرمی بین الطیور اطو لهم عثقا  
 شیخ ابو الحسن علی بن احمد که از اصحاب شیخ عبد القادر بوده از ده جنت که در آن نواحی بود  
 مجلس وی آمده بود بر خاست و دلق را از سر بر کشید و گفت مرا بگذار که با تو کشتی گیرم شیخ  
 عبد الرحمن خاموش شد و اصحاب خود گفت یکسر روی دروی خالی از عنایت الله تعالی  
 نمی بینم روی را فرمود که دلق خود را بپوشید گفت من از آنچه بیرون آمده ام بآن باز نمی گردم  
 پس روی بجانب ده جنت کرد و زوجه خود را آواز داد که ای فاطمه مرا جامه بپوش که بپوشم  
 زوجه وی در آن ده بشنید و در راه وی را با جامه پیش آمد پس شیخ عبد الرحمن وی را گفت  
 شیخ تو کیست گفت شیخ من شیخ عبد القادر گفت من هرگز و کر شیخ عبد القادر نشنیده ام  
 مگر در زمین چهل سال است که در درکات باب قدرتم هرگز روی را آنجا ندیدم و جماعتی از  
 اصحاب خود را گفت به بغداد بروید پیش شیخ عبد القادر و بگوئید که عبد الرحمن سلام میرساند  
 و میگوید که چهل سال است که من در درکات باب قدرتم هرگز آنجا نماندم که داخل آنجا  
 شیخ عبد القادر همان وقت بعضی اصحاب خود را گفت بروید بطفسون و در راه شمارا اصحاب شیخ  
 عبد الرحمن طفسون پیش خواهند رسید که بابت پیش من فرستاده است ایشان را با خود  
 باز گردانید چون پیش شیخ عبد الرحمن رسید بگوئید که عبد القادر سلام می رساند و میگوید  
 آنکه فی الدار کات و من هو فی الدار کات لا یولی من هو فی الحضره و من هو  
 فی الحضره لا یولی من هو فی الدار کات و آنای المحدث ادخل و اخرج من باب السیر  
 من حیث لا تقر فی بامارة ان خرجت لك خلفه الرضا و بامارة خروج الشریع الفلانی

به معانی متفاوت  
 را در آن ده جنت  
 مسایرتی باشد  
 چون که در قیام  
 نشانده دیگر  
 آنکه تشریف  
 ثانی بنابر  
 دست من و آن  
 صورت فخر بود  
 در خانه و دیگر  
 پوشانیده اند  
 پوشانیده اند  
 در کات حضور  
 از دوازده هزار  
 و سه خدای  
 قضا و خلقت  
 ولایت و صورت  
 و سه فرقی بود  
 که علم آن سوره  
 اخلاص بود

طفسون فی حق طار  
 بعد و سکون فاد و سمن مصلح  
 سکون و اد و فتح نون و عفت سلسله و اد و سمن مصلح  
 است و آنکه در مراتب فرود است نمی بیند آن کسی که در حضور سلطان حق  
 در آن زمان خلعت و درین زمان خاضی و اد و سمن مصلح  
 راه و دلیل و نشان این سخن آن است که چون خلعت بر دست  
 خلعت فلان تو در آن واقعه ای تو من و السلام  
 من بیرون آمد و برای تو من و السلام  
 و آن خلعت صورت معنی  
 یافت بود

نجات

علی یدی خرجت لك و هی خلفه الرضا و بامارة خروج الشریع الفلانی  
 فی البکة الفلانیة لك علی یدی خرجت لك و هی تشریف الفقه و بامارة ان خلعت  
 علیک فی الدار کات بخصی من اثنی عشر الکف و لی الله سبحانه و تعالی خلفه الوکایة  
 و هی قر جنة خضراء طراد هاسورة لا خلاص علی یدی خرجت در میان راه  
 با اصحاب شیخ عبد الرحمن رسیدند ایشان را باز گردانیدند و رسالت شیخ عبد الرحمن رسانیدند  
 گفت صدق الشیخ عبد القادر در هو سلطان الوقت و صاحب النصرف فیه  
 تا جری پیش شیخ حماد آمد و گفت تجیز قافله شام کرده ام و هفت صد دینار از بضاعت دارم  
 شیخ حماد گفت اگر درین سال می روی مال ترا بفارت می برند و خود کشته می شوی تا جری  
 بسیار غمگین شد از پیش شیخ حماد بیرون آمد شیخ عبد القادر وی را پیش آمد قصه را با و گفت  
 حضرت شیخ گفت برو که بسلامت خواهی رفت و غنیمت خواهی آمد و ضمان بر من آن شخص بسفر شام  
 رفت و بضاعت خود را به هزار دینار بفروخت روزی بقضای حاجت بسقاییه در آمد و آن  
 هزار دینار را بر طاقی نهاد و بیرون آمد و آن را فراموش کرد و بمنزل خود آمد و وی را  
 خواب گرفت در خواب دید که در قافله است و حرمیان قافله را غارت کردند و اهل قافله  
 را کشتند و دوسه را نیز شخصی ضربتی زد و کشته شد از هیبت آن بیدار شد اثر خون  
 برگردون خود دید و الم آن ضربت در وجود خود احساس کرد بخاطر دوسه آمد که هزار دینار را  
 فراموش کرده است بتجلیل رفت و آن را باز یافت و بغداد مراجعت کرد با خود گفت  
 که اول شیخ حماد را بپیم که بی بزرگتر است و بعد شیخ عبد القادر را بپیم که سخن وی رست شده است  
 ناگاه شیخ حماد او را در بازار دید گفت اول شیخ عبد القادر را بپیم که سخن وی رست شده است  
 هفده بار از خداست که قل تو در بیداری مقرر شده بود بخواب  
 بگذشت و تلف مال تو بفرا موشی قرار یافت پس پیش شیخ عبد القادر آمد شیخ گفت آنچه  
 شیخ حماد گفته که هفده بار در خواست کرده است است گفت سوگند به عزت  
 محبوب که هفده بار هفده بار و هفده بار تا هفتاد بار در خواسته ام تا حال چنان شد که شیخ  
 حماد گفت شیخ شهاب الدین سهروردی قدس سره روحه گفته است که در جوانی بعلم کلام

له نور گفت  
 صدق شیخ انج  
 بعضی راست گفت  
 شیخ عبد القادر او  
 سلطان الوقت  
 است و مقرون  
 در حال چنان  
 باشد که آن قصه  
 بمخواب گذشت  
 ۱۳







واقع شد و میان خرقة پوشیدن من از وی و خرقة پوشیدن ابن نقطه از من بست و پنج سال  
در میان شد و ابن نقطه چنان بود که فرموده بود یکی از علماء می گوید که پیش شیخ عبدالقادر  
در آمدم و هنوز جوان بودم و با خود کتابی از علوم فلاسفه همراه داشتم شیخ عبدالقادر بی آنکه  
دوان کتاب نظر کند یا از من پرسد که آن چه کتابست گفت **يَا فُلَانُ بَيْتُكَ الْوَفِيقُ**  
**كِتَابُكَ هَذَا** برخیز و آن را بشوی من عزیمت کردم که از پیش شیخ برخیزم و آن کتاب را  
در خانه بگذارم و دیگر با خود برندارم و از ترس شیخ نفس من شستن آن مسامحت نکرد  
زیرا که چیزی از آن کتاب دانسته بودم و مرا محبتی بآن واقع شده بود خواستم که بآن نیت  
برخیزم شیخ بمن نظر کرد مرا قوت برخاستن نماند چون کسی که ویران کرده باشند پس گفت  
کتاب خود را بمن ده آن را بکشادم همه اوراق آن را سفید دیدم که بران یک حرف نوشته  
نه بود بدست شیخ دادم اوراق را بگردانید و گفت این کتاب فضائل قرآن است و بمن داد  
دیدم که کتاب فضائل قرآن است بخوبی بن خطی نوشته پس گفت تو به کردی که بزبان نگویی آنچه  
در دل تو نباشد گفتم آری گفت برخیز برخاستم و هر چه از آن کتاب یاد گرفته بودم همه فراموش من  
شده بود هرگز تا این زمان بخاطر من نیامده است روزی شخصی ابوالمعالی نام در مجلس شیخ  
حاضر شد در آنشای مجلس می را اتفاقاً ضایعیم گرفت چنانکه مجال حرکت نماند و بی طاقت شد بطریق  
استغاثه بجانب شیخ نظر کرد شیخ یک پایه از منبر فرود آمد پایه اول سری همچون سر آمدی پیداشد چون شیخ  
پایه دیگر فرود آمد بآن سر برود و دوش ظاهر شد و همچنین پایه پایه فرودی آمد و آن صورت  
زیادت می شد تا صورتی شد بعینه مثل صورت شیخ و سخن گفت با و از شیخ و بکلامی مثل کلام  
شیخ و این را غیر آن شخص و من شاء الله تعالی هیچ کس نمی دید شیخ آمد و بر بالای سر وی ایستاد  
و آستین خود را منديل خود بر سر آن شخص پوشید آن شخص خود را در هم ریخت یافت کشاوه در نجاجوی  
آب روان بر کنایه جوئے درختی با خود دسته کلید همراه داشت از آن درخت بیا و بخت و بقضای حاجت  
مشغول شد بعد از آن وضو ساخت و دو رکعت نماز بگذارد و سلام داد شیخ آستین را منديل  
از سر وی برداشت خود را در مجلس شیخ دید و اعضای می را آب وضو و تقاضای وی مدفوع شده  
و شیخ بر بالای منبر سخن گوید که گویا هرگز فرود نیامده آن موافق بود و با هیچکس گفت و دسته کلید

سلسله زلفت  
یغمان بیس الرقیق  
کتابک با الهی قوت  
ای غلام رقیق  
بسر کتابت  
این سبب

را طلب کرد و با خود نیافت بعد از مدتی ویران بجانب بلاد عجم عزیمت سفر شد چهارده روز از بغداد راه  
رفتند بصحرا فرود آمدند که آنجا جوی آب روان بود برخاست که وضو سازد دید که آن صحرا بآن صحرائی مانند  
کآن روز وضو ساخته بود و آن جوی به آن جوی چون اندکی می رفت بآن موضع رسید که آن روز  
وضو ساخته بود و آن درخت را یافت دسته کلید و سه آجاک او نجات چون بغداد باز گشت پیش شیخ رفت  
تا آن قصه را باز گوید شیخ گوش وی را گرفت و گفت یا ابوالمعالی تا ما زنده ایم این را با کس گوی و زنی  
شیخ با جماعتی از فقها و قضاة باریات گورستان رفت و پیش قبر شیخ حماد رحمه الله بسیار بایستاد و چنانکه هوا  
گرم شد بعد از آن باز گشت و آثار بخت و سرور در روی مبارک می ظاهر بود از ایشان پرسیدند که  
سبب ایستادن پیش قبر شیخ حماد این همه چه بود گفت وقتی روز جمعه با شیخ حماد و صحابه بمسجد جمعه می رفتیم  
چون بسری رسیدیم شیخ حماد دست بر من زد و مرا در آستانه اوست هوا در غایت شکی بود و من جبهه بشپینه  
پوشیده بودم و در آستین من جزوی چند بود دست خود بالا داشتم تا آن اجزا اثر نشود ایشان مرا  
بگذشتند و رفتند از آب برآمدم و جبهه خود را بپشتم و در عقب ایشان بر ختم و بسیار مر میافتم  
بودم چون بایشان رسیدم اصحاب می در باب من سخن گفتند ایشان را منع کرد و گفت که  
من و راجعانیدم تا و را از مایش کم و را کوبی می نیم که از جاس نمی جنبید پس گفت  
امروز و را و قبر و دیدم حله مرصع بجا پوشیده و بر سر و تلج از قوت و در دست و  
سوار باز از زور و پائے لعلین از زراما دست راست و از کار رفته بود و فرمان و  
نمی برو گفتم این چیست گفت این آن دست است که ترا بآن در آب انداخته بودم هیچ  
توانی که آن را از من در گذرانی گفتم آری گفت پس از خدا تعالی درخواست کن که آن را  
بمن باز دهد پس بایستادم و از خدا تعالی درخواست و پنج هزار از اولیاء الله در قبر ما  
خود از خدا تعالی درخواست که سوال مراد حق می قبول کند پس سوال می کردم چنانکه  
خدا تعالی دست وی را بوی باز داد و بآن دست مرا مصافحه کرد چون این سخن بغداد  
مشهور شد مثل شیخ بغداد و صوفیه از اصحاب شیخ حماد جمع شدند تا شیخ عبدالقادر رحمه الله تعالی  
را بتحقیق آنچه گفته بود مطالبه کنند بعد رسیده شیخ آمدند اما از هیبت شیخ هیچکس نتوانست که  
سخن گوید شیخ آغاز سخن کرد و گفت دو تن از مثلخ اختیار کنید تا تحقیق آنچه گفته ام بر زبان







در آمدن تا آن را بادی گویم چون مصافحه کردم دست من گرفت و پیش از آنکه آن را  
 گویم گفت یا عمر صحت قلت و هو کذب و بعد ازین از وی هیچ سخن قبول نکنی  
 چهل سال جلسه آن شیخ بران طریق بود روزی شیخ مجلس می گفت باران در ایستاد بعضی مردمان  
 متفرق شدند شیخ روی به بالا کرد و گفت من حج می کنم تو نفرقه می کنی فی الحال باران از مجلس باز ایستاد  
 و در بیرون مجلس می بارید یکی از مریدان شیخ گوید که روز جمعه همراه شیخ بمسجد جمعه می رفتم یکس شیخ  
 التفات نمود و بروی سلام نکرد با خود گفت عجب هر جمعه مابینش بسیار مسجد جمعه می رسیدیم از راه  
 بسیار شیخ هنوز این خاطر تمام نشده بود که شیخ تبسم کنان بمن نگریست مردم سلام روی شیخ آوردند  
 چنانکه میان من و شیخ حائل شدند با خود گفتم آن حال بهتر ازین حال بود شیخ بمن التفات کرد و گفت  
 این را تو خواستی ندانستی که دلمای مردمان بدست من است اگر خواهم دلمای ایشان را از خود بگردانم  
 و اگر خواهم روی در خود کنم یکی از مشایخ گوید مدتی از خدای تعالی درمی خواهم که یکی از رجال الغیب  
 را بمن بنماید یک شب در خواب دیدم که زیارت احمد حنبل می کنم و نزدیک قبر وی مرید است  
 در خاطر من افتاد که وی از رجال غیب است چون بیدار شدم بامید آنکه وی را بیداری بینم بیدار  
 امام احمد رفتم آن مرد را آنجا یافتم در زیارت تعجیل کردم وی پیش اندن بیرون رفت من در پی وی و آن شیخ  
 چون بدجله رسید هر دو کنار جله فرام آمد بمقدار یک گام از جله گذشت سوگند بروی دادم که بایست  
 تا سخن گویم بایستاد گفتم نذهب تو چیست گفت حنیفاً مسلماً و ما آنکه من المشركین در خاطر من  
 افتاد که وی حنفی المذهب است باز گشتم و با خود گفتم بروم و آن را با شیخ عبدالقادر گویم بدر سر  
 وی رفتم و بر در سرای وی بایستادم و از درون سر آواز داد و گفت از مشرق تا مغرب هیچ ولی  
 از اولیای ائمه حنفی المذهب نیست جز وی یکی از مریدان شیخ گوید که بخدمت می مشغول می بودم  
 و بیشتر شبها بیداری بودم یک شب از خانه خود بیرون آمدم بریق آب پیش بروم التفات نکرد  
 و روی بدر مدرسه نهاد و در کشاده شد بیرون رفت من نیز در عقب وی بیرون رفتم چنانکه  
 گمان من آن بود که وی نمی داند که من همراه ام چون بدر وازه بغداد رسید کشاده شد  
 و بیرون رفت و من هم بیرون رفتم باز در فرام آمد و چون اندک به راه رفت ناگاه بشهری  
 رسیدیم که من ندانستم که کجاست بر باده در آمد و آنجا شش تن نشسته بودند پیش من

سلام و کلام من  
 و صحبت یعنی با هم  
 و گفتن با هم بیرون  
 و سلام از درون  
 و گفتن من  
 و این که در خانه  
 و المذهب است

و بروی سلام کردند من در پس ستونی پنهان شدم از یک جانب آن رباط آواز ناله می آمد در اندک  
 زمانی آن ناله ساکن شد ناگاه مرده در آمد و بان جانب که آواز ناله می آمد رفت بعد از آن بیرون  
 آمد شخصی را بردوش خود گرفته و شخصی دیگر در آمد سر برهنه و بیهوش لب سر دراز شده و پیش شیخ نشست  
 شیخ وی را تعلیم شهادتین کرد و موی سر وی را گرفت و طاقیه پوشانید و محمد نام نهاد و آن شش  
 تن را گفت که من مامور شدم بآنکه این شخص را بدل آن مرده گردانم ایشان گفتند بمقاو طاعه پس  
 شیخ بیرون آمد و ایشان را بگذاشت و من هم در عقب شیخ بیرون آمدم اندکی رفتم بدر وازه  
 بغداد رسیدیم چون بار اول کشاده شد پس بدر مدرسه رسیدیم آنهم کشاده شد شیخ بخانه خود در  
 آمد چون با مدرسه پیش شیخ نشست ستم تادرین سبق خود بخوانم ستمی بر من ستولی شد تو ستم خواند  
 شیخ گفت ای فرزند بخوان سوگند بروی دادم که آنچه شب دیده بودم با من بیان کند گفت  
 آن شهر نهادند و دو آن شش تن ابدال بودند و آنکه ناله می کرد دهمتر ایشان بود و آنکه بیرون آمد  
 و شخصی را بردوش داشت خضر بود علیه السلام آن مرده را بیرون آورد تا کار وی را بسازند  
 و آن شخص که وی را تعلیم شهادتین کردم ترسانی بود و از قسطنطنیه که مامور شده بودم که وی را  
 بدل آن مرده گردانم پس وی را آوردند و بدست من سلمان شد و اکنون یکی از ایشان  
 است و زنی سخن می گفت ناگاه چند گام در پیوارفت و گفت ای اسرائیلی بایست و کلام محمدی  
 بشنو و بمکان خود باز آمد پرسیدند که این چه بود گفت ابوالعباس خضر علیه السلام بر مجلس  
 مای گذشت تعجیل گامی چند بسوی او نهادم و گفتم آنچه شنیدید خادم شیخ گوید که دو لیست  
 و پنجاه دینار زر شیخ را دین شد از جهت همانان روزی شخصی در آمد که من پرانی شناختم  
 و بے آنکه اذن خواهد بر شیخ آمد و نشست و با شیخ بسیار سخن گفت و مقداری زر بیرون  
 آورد و گفت این بخت دین شماست و برفت شیخ مرا فرمود که این را بوام خواهان برسان  
 پس گفت این صیر فی قدر بود گفتم صیر فی قدر کیست گفت فرشته ایست که  
 خدای تعالی می فرستد با ولیاء الله تا دین ایشان را ادا کند شیخ بقا بن بطو  
 رحمه الله تعالی و بے گفته که روزی در مجلس شیخ عبدالقادر حاضر بودم در اثنای آنکه  
 سخن می گفت بر پایه اول از منبر ناگاه قطع سخن کرد و ساختی خاموش شد و بر زمین فرود آمد



بعد از آن بمنبر بالا رفت و بر پایه دوم بنشست پس من مشاهده کردم که پایه اول کشاده شد چنانکه چشم کاری کرد و فرشی از سبزه خضر انداختند و رسول صلی الله علیه و آله و سلم با صاحبش بر آنجا نشستند و حضرت حق سبحانه تعالی بر دل شیخ عبدالقادر تجلی کرد چنانکه وی میل کرد که بفرستد رسول صلی الله علیه و آله و سلم را برگرفت و نگاهداشت بعد از آن خرد و لاغوش چون عصفوری بعد از آن بهالید و بزرگ شد بر صورت پانزدهمگین بعد از آن آن همه از من پوشیده شد حاضران از شیخ بقای کیفیت روایت رسول را صلی الله علیه و آله و سلم و صاحبش را پرسیدند گفت خدای تعالی ایشان را تا نیک کرده است بقوتی که ارواح مطهره ایشان تشکلی می شود بصور اجساد و صفات اعیان می بینند ایشان را کسانی که خدای تعالی ایشان را قوت و وسعت آن ارواح در صور اجساد و صفات اعیان داده است بعد از آن از سبب میل کردن و خرد شدن و بزرگ شدن شیخ پرسیدند گفت تجلی اول بصفتی بود که بشر را قوت آن نیست مگر بتأیید نبوی و لهذا نزدیک بود که شیخ بفرستد اگر رسول صلی الله علیه و سلم دیدار نمی یافت و تجلی ثانی بصفتی جلال بود و ازین جهت بود که شیخ بگذاشت و خرد و تجلی ثالث بصفتی جمال بود ازین جهت بود که شیخ بهالید و بزرگ شد و قیام الله یوتیه من یشاء و الله ذو الفضل العظیم قضیب لبان موصلی قدس الله تعالی روحه کینتی ابو عبد الله است شیخ محی الدین بن العربی قدس الله تعالی روحه در بعضی رسائل می فرماید که ازین طائفه بعضی را دیده ایم که صورت روحانیت ایشان تجسد و تشکلی می شود بر صورت جسمانیت ایشان و بران صور تجسده افعال و احوال می گذرانند حاضران می پندارند که آن بر صور جسمانیه ایشان می گذرد و می گویند که فلان کس را دیدیم که چنین و چنین می کرد و حال آنکه آن کس از آن فعل مبرا است و ما این را بارها از بسیاری ازین طائفه مشاهده کرده ایم و معانیه دیده ایم و چنین بود حال ابو عبد الله موصلی که معروف است بقضیب لبان و باید که برین انکار نیاریم که اسرار خدا تعالی در افراد عالم بزرگ بسیار است و بقوة عقل ادراک غور آن نمی توان کرد شیخ عبدالقادر یافعی رحمه الله تعالی گفت که یکی از اهل عالم اخیر داد که یکی از فقرات را نمیدیدند که نمازی گذارد و روزی اقامت نماز کردند و نشستند و فقیه از سرانکار او را گفت برخیز و نماز جماعت بگذار برخواست و با ایشان

سوره قدر و ذلک  
فضل الله علیه و آله  
من ایشان را یافعی  
این حال تجلی نبوی  
بیک فضل عظیم  
خداست می دید  
این فضل را هر  
خواه خطای تمامی  
صاحب فضل  
عظیم است

و تکبیر نماز است رکعت اول بگذار و فقیه منکر پهلوی او بود چون برکت دوم برخاستند فقیه نظر بوی کرد کسی دیگر دید غیر دس که نمازی گزارد از آن متعجب شد و در رکعت سوم کسی دیگر دید غیر آن دو کس که اول نماز میگزارد و در رکعت چهارم دیگری دید غیر آنها چون سلام دادند دید که همان کس اول است بر جای خود نشسته و از آن سه کس که در حال نماز دید اثر نبوده آن فقیه بوی نظر کرد و بخندید و گفت ای فقیه کدام یک از آن چهار کس باشا نماز گزارد و شیخ عبدالقادر یافعی گوید که مثل این قصه شنیدم که صادر شد از قضیب لبان رحمه الله یافعی از فقها قاضی موصلی را نسبت بوی انکار تمام بود یک روز دید که در یکی از کوچه های موصلی از مقابل من می آید با خود گفت ویرا باید گرفت و قصه ویرا بجا کم رفع کرد تا وی ایستایی برساند ناگاه دید که بر صورت گرفته برآمد و چون مقدم شد پیش آمد بصورت اعرابی برآمد و چون نزدیکتر شد بصورت یکی از فقها ظاهر شد چون بقاضی رسید گفت ای قاضی کدام قضیب لبان را بجا کم می بری و سیاست می کنی قاضی از انکار خود توبه کرد و در پیش شیخ شد پیش شیخ عبدالقادر گفت که قضیب لبان نماز نمی گذارد گفت لگوئید که همیشه سر و بر خانه کعبه در سجود است محمد الاطمانی که باین القای معروف است قدس الله تعالی روحه وی نیز از اصحاب شیخ محی الدین عبدالقادر است قدس الله تعالی روحه در فتوحات مکیه مذکور است که شیخ عبدالقادر ویرا مقرر و حضرت می گفت و من گفت که محمد بن قاید بن المفرد بن صاحب فتوحات مکیه می گوید که مفرد بن جماعتی اند که از دائره قطب خارج اند و حضرت علیه السلام از ایشان است در رسول ماضی الله تعالی علیه السلام ایشان را بدین قائم گفته است همه چیز را باز پس گذارم در وی حضرت آوردیم ناگاه پیش روی خود نشان پائی دیدیم مرا غیبت کردیم این نشان قدم کبیت ویرا که اعتقاد داشتیم که هیچ کسی برین سابق نیست گفتند این نشان قدم نبی است صلی الله علیه و آله و سلم خاطر من تسکین یافت ابوالسعود بن الشبل رحمه الله تعالی وی نیز از اصحاب شیخ محی الدین عبدالقادر است در فتوحات مذکور است که از کسی که صدوق بود و ثقة شنیدم که از شیخ ابوسعود که امام وقت خود بود نقل کرد که گفت برکنار و جمله بخدا می گذارم در خاطر من در گذشت که آیا حضرت حق تعالی را بندگان باشند که دی را در آب می پرستند هنوز این خاطر

اولی یافعی  
بهر دو دوا و نون  
نجات یافت  
افت و یاد دل  
سبب تو صاحب  
فتوحات می گوید  
یعنی فیض از حق  
می برسد به واسطه  
قلب شایسته  
ابوالسعود بن  
سین مکر و غین مکر  
دوال مکر ۳۳  
شبن مکر و سکون  
بای مکر و دلال  
۱۳ مکر  
اشکلی



























بسیار بود در هر یک رنگی دیگر چون غضب پدید آمد همه جا همارا گرفت و در یک نهار نهاد  
 غضب پدید آمده شد و گفت دیدی که چه کردی و جاهل مردم را ضایع کردی هر یکی رنگ  
 خواسته بودند تو همه را یک رنگ کردی ابوالحسن دست در آن افتاد کرد و همه را یکبار بیرون  
 آورد و هر یکی آن رنگ شده که صاحبش خواسته بود چون پدرش آن بید حیران ماند و  
 را بسلوک راه صوفیه باز گذاشت و از صفت صباغی معذور داشت عادت وی آن بود که  
 مادام که نام کسی را در لوح محفوظ از میزدان خود ندیدی در صحبت خود راه ندادی روزی شخصی  
 از وی طلب صحبت کرد شیخ ساعتی سرور پیش افکند و گفت که نزدیک ما هیچ وظیفه ندستی  
 نمائده است که با آن قیام نمائی آن شخص مبالغه کرد که از آن چاره نیست گفت هر روزی  
 یک پشته حلقامی آورد و بعد از مدتی که آن کار کرد دست وی بدو آمد آنچه حلقار  
 با آن می دروید پشته را بخت و ترک صحبت فقر که خبی در خواب دید که قیامت قائم شده است  
 و مردم بسر صراط می گذرند بعضی بسلامت می گذرند و بعضی در آتش می افتند پس حیرت  
 طلبید که دست در آن زندنیافت تیر مانند ناگاه دید که یک پشته از آن پشتهای حلقار بر روی آتش  
 می رود و در ابر بالایی آن انداخت وی را از آتش بیرون برد و نبات یافت ترسناک هول نه ده  
 از خواب در آمد پیش شیخ رفت چون چشم شیخ بر وی افتاد و گفت گفتیم که ترا خدمت پیش ازین نموده  
 است از شیخ استغفار کرد و بسر کار خود رفت توفی رحمه الله تعالی ستمه اثنی عشره و ستمه  
 ابوالحسن بن طریف رحمه الله تعالی وی از مشایخ شیخ محی الدین بن ابوالحسن است  
 در فتوحات می گوید که وی از بزرگترین مشایخ است که من دیده ام و از وی می آرد که گفته که کسانی  
 که مرا می شناسند همه اولیای الله اند گفتند چون چنین است یا ابوالحسن گفت زیرا که هر یک از  
 ایشان اردو حال بیرون نیستند یا آن است که در حق من خیر و نیکی میگویند یا غیر آن اگر  
 چنانچه در حق من خیری گوید مرا صفت نمی کند مگر با آنچه صفت وی شده است اگر چنانچه  
 وی محل آن صفت نبودی و موصوف با آن نه گشتی مرا با آن صفت نه کردی پس بن شخص  
 نزدیک من از اولیای الله است و اگر چنانچه در حق من بدی گوید و صاحب فراست  
 و کشف است که خدای تعالی او را بر حال من مطلع داده است پس این کس هم

از اولیای الله است و هم در فتوحات می گوید سمعت شیخنا اباعمران موسی بن عمران الشومنی  
 یمنزل به بمسجد الرضا بأشبهه و هو یقول الخطیب ابی القاسم ابن عقیل و قد انکر  
 ابوالقاسم ما یدکر أهل هذه الطریقه یا ابوالقاسم لا تفعل فانک ان فعلت هذا  
 جعلا بین حرما بین لا یرى ذلك من نفوسنا و لا قومن به من غیرنا و ما تم دلیل  
 خود و لا قادر بر قدر شرعاً و عقلاً ثم استشهد لی علی ما ذکره و کان ابوالقاسم  
 یبغض قیناً ففررت عنده ما قاله بدلیل لبس له من مدحیه فانه کان محمداً  
 فشرحه الله صدرة للقبول و شکر فی الشیخ و دعائی فآخذه الله یا الحوائنا حیث  
 جعلکم الله من قوع سمعه استر الله المحبوبة فی خلقه الی آخض الله بهذا  
 من شاء من عباد و فکونوا لها قائلین مؤمنین و لا تحرموا الصدقین مما حقوا  
 خیرها قال الشیخ ابوعبد الله القزینی قد سره لقیته من المشایخ من قبل کمن  
 ستمه اثنی عشره و اقلدت بآریة ابی زید القزینی و الشیخ ابی الربیع الخالقی  
 و الشیخ ابی القاسم بن نجوری و الشیخ ابی اسحق بن طریف رحمهم الله تعالی عنهم  
 ابن الفارض الحموی المصری قدس الله تعالی سره کینت و می برخص است  
 و نام وی عمر از قبیل بنی سعد است قبیل طایفه مرصنه رسول الله صلی الله علیه و آله و سلم حموی  
 الاصل بود و مصری المولد و الحیدری و از اکابر علمای مصر بود و فرزند وی سیدی کمال الدین محمد گفته  
 که وی گفته که در اول تجربه و سیاحت از پدر خود اجازت می خواستم و در او ایها که بهما که نزدیک  
 بمصر بودی گشتم و بعد از شبانه روزی که یا پیش از جهت مراعات خاطر وی یا بی گشتم و پیش وی می  
 آمدم و چون پدر وفات یافت تجربه و سیاحت و سلوک طریقی حقیقت با کلیه باز گشتم اما برین  
 هیچ چیز ازین طریق فتح نمی بخدا تا آن زمان که روزی خواستم که یکی از مدارس مصر در آیم دیدم که  
 بر در مدرسه پیر است یقال و ضوی ساز و دو ضوئی نه برتر عیب مشرق اول دستهای خود شست  
 بعد از آن پاها را بعد از آن مسح سر کشید بعد از آن روی پشت با خود گفت که عجل زین پیر دین  
 سن در دیار اسلام بر در مدرسه در میان فقهای مسلمانان و ضوئی می سازد و نه برتر عیب مشرق  
 آن پیر در من نگرست و گفت ای عمر تو در مصر هیچ فتح نمیشود فتحی که ترا دست دهد ازین



حجاز و مکه خواهد بود قصد آنجا کن که وقت فتح تو رسیده است دانستم که وی از اولیاء الله است و ملوک  
 وی از انان و صنوی غیر مرتب اظهار جمل و تبلیغ ستر حال بوده است پیش وی به نشستم و گفتم  
 یاسیدی من کجا و مکه کجا غیر وقت موسم حج است و هیچ رفیق و همراه یافت نیست برت خود اشارت  
 کرد و گفت اینک که پیش روی تست نظر کردم که را دیدم ویرانگذاشتم و روی بکه نهادم که  
 از نظر من غائب نشد تا با بنجار آمد و ابواب فتح بر من کشاده شد و آن اند آن مترادف گشت  
 و رکوبها و دوا دیها که سیاحت میکردم تا آنکه بودی مقیم شدم که از آنجا تا بکه در شبان و ز راه بود  
 صلوات خمس را در حرم شریف بجاعت حاضر می شدم و باسن در شدن و آمدن سبعی عظیم الخلقه  
 همراهی می کرد و چون فترت بر او روی آمد و می گفت یاسیدی ارکب و من هرگز سوار نشدم پانزده سال  
 بر من گذشت ناگاه او از آن شیخ بقال بگوش من آمد که یا محمد فقال لی الفأجرة أحضرها  
 و فاتی بجلیل تمام بوی آمدم دیدم که مختصر است بروی سلام گفتم و می فرمود سلام گفت و دیناری چند  
 بمن داد که باین تکفیل و تجیز من کن جمالان تابوت مرا بر یک یار سه یار و بظان موضع بر آن قرار  
 میگویند که آن همان موضع است که اکنون قبر شیخ ابن الفارض آنجا است پس گفت تابوت مراد آن موضع  
 بند و منتظر باش که روی از کوه فردی آید با وی بر من نماز گزارانگاه منتظر باش تا خدا تعالی چه کند چون در  
 وفات یافت بوضعیت وی عمل کردم و تابوت ویران محل که گفته بود نهادم دیدم که مردی از  
 کوه فرود آمد چون مرغ شتابان و ندیدم که پاهای بر زمین آمده باشد و رابشا ختم فسخ  
 بود که پیاده در بازارهای گشت و مردم با و سخن می کردند و بر قفای وی ایلی می زدند  
 پس گفت ای عمر پیش روتا بروی نماز کنیم پیش رفتم دیدم که میان زمین و آسمان مرغان  
 سبز و سفید با نمازی گذارند چون از نماز فارغ شدیم یک مرغی سبز عظیم الخلقه از میان  
 ایشان فرود آمد و زیر تابوت وی نشست و تابوت ویران فرود برد و بادیگر مرغان پیوست  
 و همه تسبیح گویند می پریدند تا از نظر غائب شدند من از آن حال تعجب کردم آن مرد گفت  
 یا محمد أما سمعت أن أرواح الشهداء أرفع في جوف طير خضر تسر من  
 الجنة حيث شاءت هم شهداء السيوف و أما شهداء الحربة فكلهم  
 أجسادهم و أرواحهم في جوف طير خضر و هذا الرجل منهم يا محمد

له ولبا غرقال  
 اسه القاهره احقر  
 دفان فی اسه غرقال  
 بکده قاهره کمر  
 است وفات مرا حفر  
 قهر  
 گفت یا عمر اسمعت  
 یعنی کیانه شنیدی که  
 ارواح شهدا در دودن  
 مرغان سبزند که در  
 جنت می پرند و جادهای  
 خواهند و آن چنین است  
 سر ارجح ایشان چنین  
 سنگان شمشیر اندازند  
 سنگان محبت اجساد  
 و ارواح ایشان جود  
 و در آن مرغان سبزند  
 این از آن جلاست

و من نیز از ایشان بودم از من زلفتی در وجود آمد مرا از میان ایشان برانند و اکنون بر بازارها  
 مرا قفای زنند و بران زلفت تا دیب می کنند و برادریانست مشتمل بر عیون معارف و فنون  
 لطائف که یکی از قصاید آن قصیده تائیه است که به قصه و پنجاه بیت است کما بیش  
 و قد استکملت هذه القصيدة في بيوت مشايق الصوفية وغيرهم من  
 الفضلاء والعلماء و أهل الحقيقة آنچه بعد از سیر و سلوک تمام درین قصیده حقایق علوم  
 و نبیه و معارف یقینیه از ذوق خود و از ذوق کا طمان اولیا و اکابر محققان مشایخ  
 روح الله تعالی ارواحهم اجمعین جمع کرده است و چنین نظمی را فنی فائق گفته اند که کسی دیگر را  
 میسر نشده است و میسر هیچکس از اهل فضل و هنر بلکه مقدور اکثر نوع بشر نتواند بود و شعر  
 عن كل لطيف فيه لفظا كاشفا في كل معني منه محسن با هر چه بجز و لا کن  
 الطقأ عتبر و لكن الغيوت جواهر شیخ رحمه الله تعالی فرموده است  
 که چون قصیده تائیه گفته شد رسول راضی الله علیه و آله و سلم بخواب دیدم فرمودند که  
 یا محمد ما سمعت قصیدتک گفتم یا رسول الله آن را و ارجح البیان و رواج البیان  
 نام کرده ام فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا بل سمعنا نظم السكوك فسميها  
 بذلك و حکایت کرده اند از اصحاب که گفتن و سے این قصیده را نه بر قاعده شعر لاد  
 بلکه گاهی و را جذب می رسید و روزها بهفته یا ده روز کما بیش از حواس خود غائب  
 می شد چون بخود حاضری شد اطامی کردی بیت یا چهل بیت یا پنجاه بیت آنچه خداوند سبحان  
 بر روی در آن غیبت فتح کرده بود بعد از آن ترک آن می کرد تا آن وقت که مثل آن حالت  
 معاودت کردی شیخ شمس الدین یکی رحمه الله که از اصحاب شیخ صدر الدین کونوی است

له ولبا غرقال  
 اسه القاهره احقر  
 دفان فی اسه غرقال  
 بکده قاهره کمر  
 است وفات مرا حفر  
 قهر  
 گفت یا عمر اسمعت  
 یعنی کیانه شنیدی که  
 ارواح شهدا در دودن  
 مرغان سبزند که در  
 جنت می پرند و جادهای  
 خواهند و آن چنین است  
 سر ارجح ایشان چنین  
 سنگان شمشیر اندازند  
 سنگان محبت اجساد  
 و ارواح ایشان جود  
 و در آن مرغان سبزند  
 این از آن جلاست















که چون ایشان مشاهده  
مومن باشند و علی مقتضای  
ایشان پس جامع نباشند  
میان مشاهده و ایمان که  
ایمان را از مشاهده و تابع  
مشاهده خود گشتند و چون  
شخصی مشاهده عمل وی نماید  
کمال وی از وی فوت شود  
خود است و باز یافتن  
اینکه در الایم است  
عمل مقتضای ایمان کردن  
و متابعت را محض  
و این شخص اگر چه از  
باب کشف است لیکن  
حق سبحانه و تعالی خود را  
نساخته منزه است  
پس نفس خود را نداشته  
و عمل بمقتضای مشاهده  
کرده و کامل آن است  
که عمل بمقتضای ایمان  
کند با وجود ذوق مشاهده  
و متعلق

از کمال ایمان و ایمان  
و تاثیر کند در وی عیان و مشاهده  
معبود هم کسی که فایق این مقام باشد که با وجود  
مکاشفه عمل وی با ایمان بود اگر چه می دانم که خدای تعالی  
همست در عالم که این مقام را به شایسته این است که نفس خود را بر هر چه مخصوص  
و این که عیان ایشان را به شایسته این است که نفس خود را بر هر چه مخصوص  
ایمان شایسته باشد و سبب اینکه در شایسته این است که نفس خود را بر هر چه مخصوص  
حق سبحانه که مرا مطلع گرداند به وجودی از موجودات و حادثات و از خود را بر هر چه مخصوص  
موجب رضای او است و کار نافرمانی را در آنچه موجب ایجاد است از خود را بر هر چه مخصوص  
مرتبه نبوده و اگر با من شریک سازد بلکه خدای تعالی و نفس من این فایز را که من آن را از وی گرفته  
پس طالب تقوی برندگان و خواهم بود بلکه خدای تعالی و نفس من این فایز را که من آن را از وی گرفته  
حق سبحانه مرا مخصوص بقدر طاقت و وسیع ذکر و کلام و کلام نعمت را از جهت فقر و در دل من  
عکس وی کرده بودم بقدر طاقت و وسیع ذکر و کلام و کلام نعمت را از جهت فقر و در دل من  
که را با بهر یک قدرت یعنی حکایت کن نسبت به خود را که خود را و کلام نعمت را از جهت فقر و در دل من  
و نفس خود را بکار دارد و در آنچه من ادراک از خود را که خود را و کلام نعمت را از جهت فقر و در دل من  
باینکه حق سبحانه مرا مطلع گرداند به وجودی از موجودات و حادثات و از خود را بر هر چه مخصوص  
نسبت گناهانی بوی که هیچ کس دی را نگذارد گفت حضرت شیخ که می بینم ویرانی را از کس که گناهکار  
توان گفت که لایق این نیست حق می بینم ویرانی را از کس که گناهکار  
ایمان صدیق یعنی ای صدیق وای  
تقرب حق سبحانه وای  
ولی دای

که چون ایشان مشاهده  
مومن باشند و علی مقتضای  
ایشان پس جامع نباشند  
میان مشاهده و ایمان که  
ایمان را از مشاهده و تابع  
مشاهده خود گشتند و چون  
شخصی مشاهده عمل وی نماید  
کمال وی از وی فوت شود  
خود است و باز یافتن  
اینکه در الایم است  
عمل مقتضای ایمان کردن  
و متابعت را محض  
و این شخص اگر چه از  
باب کشف است لیکن  
حق سبحانه و تعالی خود را  
نساخته منزه است  
پس نفس خود را نداشته  
و عمل بمقتضای مشاهده  
کرده و کامل آن است  
که عمل بمقتضای ایمان  
کند با وجود ذوق مشاهده  
و متعلق

از کمال ایمان و ایمان  
و تاثیر کند در وی عیان و مشاهده  
معبود هم کسی که فایق این مقام باشد که با وجود  
مکاشفه عمل وی با ایمان بود اگر چه می دانم که خدای تعالی  
همست در عالم که این مقام را به شایسته این است که نفس خود را بر هر چه مخصوص  
و این که عیان ایشان را به شایسته این است که نفس خود را بر هر چه مخصوص  
ایمان شایسته باشد و سبب اینکه در شایسته این است که نفس خود را بر هر چه مخصوص  
حق سبحانه که مرا مطلع گرداند به وجودی از موجودات و حادثات و از خود را بر هر چه مخصوص  
موجب رضای او است و کار نافرمانی را در آنچه موجب ایجاد است از خود را بر هر چه مخصوص  
مرتبه نبوده و اگر با من شریک سازد بلکه خدای تعالی و نفس من این فایز را که من آن را از وی گرفته  
پس طالب تقوی برندگان و خواهم بود بلکه خدای تعالی و نفس من این فایز را که من آن را از وی گرفته  
حق سبحانه مرا مخصوص بقدر طاقت و وسیع ذکر و کلام و کلام نعمت را از جهت فقر و در دل من  
عکس وی کرده بودم بقدر طاقت و وسیع ذکر و کلام و کلام نعمت را از جهت فقر و در دل من  
که را با بهر یک قدرت یعنی حکایت کن نسبت به خود را که خود را و کلام نعمت را از جهت فقر و در دل من  
و نفس خود را بکار دارد و در آنچه من ادراک از خود را که خود را و کلام نعمت را از جهت فقر و در دل من  
باینکه حق سبحانه مرا مطلع گرداند به وجودی از موجودات و حادثات و از خود را بر هر چه مخصوص  
نسبت گناهانی بوی که هیچ کس دی را نگذارد گفت حضرت شیخ که می بینم ویرانی را از کس که گناهکار  
توان گفت که لایق این نیست حق می بینم ویرانی را از کس که گناهکار  
ایمان صدیق یعنی ای صدیق وای  
تقرب حق سبحانه وای  
ولی دای

عاریت حقانی  
و بعضی از اهل کمالی عصر اگر  
نزاع معنوی نبودی شیخ  
رکن الدین علامه را در کوی  
سره نفی سرایان وجود کوی  
و مع بد نفی نگردد چنانچه  
از کتب وی که شیخ عبد الرزاق  
نوشته معلوم می شود که آن  
و لم یکن معنی یعنی بود و در  
و در مورد وجودی هیچ چیز  
بود و جمیع اعتبارات حقیقه  
و غیر حقیقه تالی ذات وی  
و اندو معلول و تالی و طول  
بود و در مرتبه سابق و بعد  
این عبارت بر وجهی معنی  
ذکر کرده اند نیست اگر کانون  
حق موجود است و هیچ چیز  
بواسطه موجود نیست و هیچ  
ظاهر از مظاهر و مظاهر نیست  
بلکه وجود حق است که از  
ظاهر ظاهر است و میسلا  
آیات است در ایشان پس  
ایشان من جهت الوجود حق  
باشند بهر چه حق  
پیشین







بالتقليد موجوده فعلت قد رمن الله و هو الرسول البصوت الي محمد صلى الله عليه وسلم وشهدت جميع الانبياء كلهم من ادبر الى محمدي عليه الصلوة والسلام واتخذني الله تعالى المؤمنين كاهلهم حتى ما بقى من احد من كان ويكون الى يوم القيمة خاصتهم وعامتهم ورايت مراتب الجماعة كلها فعلت اقدارهم واطلعت على جميع ما امت به محمد صلا وسلا هو في العالم العلوي وشهدت ذلك كله فما زخر حني علم ما رايت وعانيت عن ايماني فلم ازل اقول واعمل ما اؤله واعمله يقول النبي صلى الله عليه وسلم لا يعلى ولا يعلى ولا يشهدوني فوحييت بين الايمان والعيان وهذا عزيز الوجود في الاتباع فان مرسله اقدارهم لا كابر انما يكون هنا اذا وقعت المعانيه لسا وقع به الايمان فتعمل على عين لا على ايمان فلم يجمع بينهما ففاته من الكمال ان يعرف قدره ومزلاته فهو وان كان من اهل الكشف فما كشف الله له عن قدره ومنزله فعمل نفسه فعمل على المشاهدة والكمال من عمل على الايمان مع ذوق العيان وما انتقل ولا اتر فيه العيان وما رايت لهذا المقام ذاتا بالحوال وان كنت اعلم ان له رجا لا في العالم لكن ما جمع الله بيني وبينهم في رؤيه اعيانهم واسماهم فقد تمكن ان اكون رايت منهم وما جمعت بين عيني واسمهم وكان سبب ذلك اني ما علفت نفسي قط الى جانب الحق ان يطلعني على كون مع الاكوان ولا حادثة من الحوادث وانما علفت نفسي مع الله ان يستعملني فيما يرضيه ولا يستعملني فيما يبا عدي عنه وان يخصني بمقام لا يكون لمشي على منه ولو اشر كني في جميع من في العالم كن نتا اريد لك فاني عند محض لا اطلب التقوى على عباد الله بل جعل الله في نفسي من التفرج اني اتمنى ان يكون العالم كله على قدم واحدة في اعلى المراتب فخصني الله بخاتمة امر لم يخطر لي بياي فشكرت الله تعالى بالعجز عن

الشيء

شكره مع توفيق في الشكر حقه وما ذكرت ما ذكرت من حالي للفقير لا والله انما ذكرت لا مزين الا من اواحد لقوله تعالى واملا بنيه ربك فحدثوا بنيه نعمه اعظم من هذه ولا من الاخر ليسمع صاحب همة يتحدث به همة لا يستعمل نفسه فيما استعملها فينال مثل هذا فيكون معني وفي درجتي والله لا ضيق ولا حرج الا في المحسوس وشيخ صدر الدين قدس سره در كتاب فلكي فرمايد كه شيخ ما را نظره بود مخصوص كه چون خواستی كه بر حال کسی اطلاع يافتی نظر بفرستی و از احوال اخروي و دنيوي دي خبر كړي در باب چهل و چهارم از فتوحات مذكور است كه فسخ مي گويد كه وقتي كه مرا از من بستند در روزگاري بر من گذرانيدند كه نمازي گذاردم بجماعت و امام بودم و جميع اعمال نماز چنانچي ببايت بجاي مي آوردم و مرا بان پنج شعوري نه بجماعت و نه بجل آن و نه به پنج چیز از عالم محسوس و باينكه مي گويم مرا بعد از افاقت خبر كردند من بخودي درستم هر چه از من واقع شده بود چون حرکات نايم بود كه از وي صادر ميشود و وي از ان آگاه نشدم كه حق سبحانه وقت مرا بر من محفوظ داشته بود و با من چنان كرده بود كه باشلي كرده بود و در اوقات نماز بلوي بازي دادند اما مني دانم كه در رايان شعوري بود يا نه آن را با حسيد قدس سره گفتند گفت الحمد لله الذي لم يجز عليه لسان ذنب و هم در فتوحات مذكور است كه حضرت شيخ اين بيت فرموده بود يا من يراي ولا ارآه كم ذا ارآه ولا يراي بيكي از اصحاب شيخ گفت چون گفته ولا يراي و مي داني كه او ترا مي بيند و بر سبيل بديهي گفت يا من يراي مجرما ولا ارآه اخذاه كم ذا ارآه مني ولا يراي لا يداهم در فتوحات آورده است كه بعد از نماز جمعه طواف ميكردم شخصي را ديدم كه طواف مي كند كه در كسي را مزاحمت نمي كرد و نه كسي را بيمان و كس درمي آيد كه ايشان را از هم جدا نمي كرد و انتم كه روي ست متجسد شده سر راه وي نگاه داشتيم و بر سر سلام كردم و جواب من باز داد و باره همراهي كردم و ميان ما سخنان واقع شد و انتم كه سبتي است از وي پرسيدم كه چرا از روزهاي هفته روز غيبه را كسب تخصيص كړي گفت از ان جهت كه خداي تعالى روز يكشنبه بتدای خلق عالم كرد و روز جمعه فارغ شد پس درين شش روز كه



















وی از کمال رباب عرفان و اکابر اصحاب ذوق و وجدان بوده است بحکیم مسائل علم حقیقت راجع  
مضبوط و مربوط بیان نکرده است که وی در دیباچه شرح قصیده تائیه فارضیه بیان کرده و الا آن عبارت  
فارسی شرح کرده بوده است در شرح خود شیخ صدر الدین قونی قدس سره عرض فرموده و شیخ آن  
احسان بسیار کرده و در آن باب چیزی نوشته و شیخ سعید الدین آن نوشته را بعینه بر سبیل تبرک تمین در دیباچه  
شرح فارسی خود درج کرده است و ثانیاً از برای تمیم و تمیز فائده آن را عبارت عربی نقل کرده و فوائد دیگر آن  
خرید ساخته جزا الله عنک الطاکمین خیر الجزاء و وی را تصانیف دیگر است سنی بمناسبت اعیاد  
الی المعاد در بیان مذاهب ائمه اربعه رضوان الله علیهم اجمعین در مسائل عبادات و بعضی از معاملات  
که سالکان این طریق را از آن چاره نیست و در بیان آداب طریقت که بعد از تصحیح احکام شریعت  
سلوک راه حقیقت بی آن میر نیست و الحق آن کتابی است بس مفید که مالا بدید هر طالب صریح است را بجا  
آورده است که انتساب میران به شیخ بسمه طریقی است کی خرقه دوم تلقین ذکر و رسوم صحبت خدمت و  
تأدب بآن و خرقه دوم است خرقه اول و آن را جز از یک شیخ شدن روا نباشد و دوم خرقه تبرک آن از  
شیخ بسیار بجهت تبرک شدن و ابا باشد و در میان خرقه ارادت خود گفته است که وی خرقه پوشیده از شیخ  
نجیب الدین علی بن بزغش الشیرازی قدس الله تعالی روحه و وی از شیخ الشیخ شهاب الدین  
سهروردی روحه و وی از عم خود قاضی وجیه الدین و وی از پدر خود ابو محمد عموی و آن  
فرخ زنجانی دست هر یک در پوشانیدن خرقه مشارک دست آن دیگر اما ابو محمد را  
احمد اسود و نیوری خرقه پوشیده و وی از مشاد دینوری و وی از ابو القاسم جنید و اما  
اخ فرخ از ابو العباس نهانندی و وی از ابو عبد الله خفیف الشیرازی و وی از ابو محمد ویم  
بغدادی و وی از جنید رحمه الله علیه و شیخ اشعوخ شهاب الدین سهروردی رحمه الله علیه نسبت خرقه را  
تا ابو القاسم جنید پیش ثبات نکرده است و از جنید تا مصطفی صلی الله علیه و سلم صحبت نسبت داده  
است نه خرقه و اما شیخ مجد الدین بغدادی قدس الله تعالی سره در کتاب تحفه البریه آورده است که نسبت  
خرقه متصل است به پیغمبر صلی الله علیه و سلم بعد از دست متصل مغف و فرموده است که مصطفی صلی  
علیه و سلم خرقه پوشانید مرا امیر المؤمنین علی رضی الله عنه و وی محسن بصری را و وی مرکیل  
بن زیاد را و مرکیل مر عبد الواحد بن زید را و وی مر ابو یعقوب نهرجوری را و وی

له عوییه بن  
عین مملک و من  
هم شمس و سکون  
داود و شریک  
مناة و قنانه  
له عوییه بن  
زنجانی و من  
میر سکون و من  
و جیم و سکون  
و ی

مرعربن عثمان بنی را و وی مر ابو یعقوب طبری را و وی مر ابو القاسم رمضان را و وی مر ابو العباس بن  
ادریس را و وی مر داود و خادم را و وی مر محمد بن اکیل را و وی مر اسمعیل قسری را و وی مر شیخ نجم الدین الکبری  
را و وی مر ابن فقیر یعنی مجد الدین بغدادی افعلی و نسبت خرقه تا مصطفی صلی الله علیه و سلم متصل شود  
و الله تعالی اعلم و اما نسبت تلقین ذکر این فقیر یعنی شیخ سعید رحمه الله از شیخ خرقه خود شیخ نجیب الدین  
علی تلقین گرفت و وی از شیخ اشعوخ شهاب الدین سهروردی و وی از عم خود شیخ ابو نجیب سهروردی  
و وی از شیخ اشعوخ احمد غزالی و وی از ابو بکر نساج و وی از شیخ ابو القاسم گرگانی و وی از ابو عثمان  
مغربی و وی از ابو علی کاتب و وی از ابو علی رودباری و وی از سید الطالفة جنید قدس سره  
تعالی ارواحهم بعد از آن می گوید که نسبت خرقه ارادت و نسبت تلقین ذکر از دو شیخ گرفتن  
مذموم است اما در نسبت صحبت محمود است لیکن بشرط اجازت یا فوت صحبت شیخ اول چنانکه  
این فقیر ضعیف بعد از مفارقت خدمت و صحبت شیخ نجیب الدین قدس الله تعالی سره از خدمت  
مولانا و سیدنا و شیخنا صدر الحق والدین وارث علوم سید المرسلین علیه الصلوٰة والسلام سلطان  
الحقین محمد بن ابی القیونوی رضی الله تعالی عنه و از شرف صحبت ارشاد و هدایت و اقتباس  
فضائل و آداب ظاهر و باطن و علوم شریعت و طریقت و حقیقت تربیت یافت و منتفع شد  
غایت الانتفاع و همچنین از خدمت شیخ ربانی محی الدین محمد بن السکران البغدادی نور الله  
نفسه و از صحبت غیر ایشان از اکابر تربیت پذیرفت و منتفع گشت هر چند از عمده رعایت  
حقوق و شرائط خدمت و صحبت شان نتوانست بیرون آمدن لیکن ایشان از کرم بحسن  
قبول و ارشاد و نیکو چاره را تلقین فرمودند فجزاهم الله عنی احسن الجزاء  
و هم و وی آورده است که از شیخ نجیب الدین رحمه الله شنیدم که شمس الدین صفی  
امام جامع غیر از اکابر صالحان و پاکان بود و همه او قاتلش بذکر و تلاوت و انواع  
عبادات مستغرق و معمور لکن از کسی تلقین ذکر نداشت روزی در واقعه ذکر خود را بصورت  
نور مصور شده مشاهده کرد که از دیان و بی منتفصل می شد و بر زمین نشو  
می رفت با خود گفت که این علامت خیر نیست چه نص الله فیضه الکلم  
الطیب بخلاف این نشان می دهد این نقصان مگر بسبب عدم تلقین ذکر است

له سکون و من  
دکون یا شانه  
له عوییه بن  
عین مملک و من  
هم شمس و سکون  
داود و شریک  
مناة و قنانه  
له عوییه بن  
زنجانی و من  
میر سکون و من  
و جیم و سکون  
و ی



از مشایخ پس یکی از مریدان شیخ روز بجهان قلبی قدس الله تعالی روضه رجوع کرد و از وی تلقین گرفت  
و همان شب در واقع ذکر خود را بصورت نوری مشاهده نمود که بالای رفت آسمان را خرق می کرد  
و بعد از آن بخدمت شیخ اشیر شهاب الدین سهروردی رضی الله عنه پیوست رسید به آنجا که رسید  
شیخ موسی سدرانی رحمه الله تعالی روضه از اکابر اصحاب شیخ ابو مدین مغربی قدس الله تعالی  
روضه بوده است شیخ سعید الدین فرغانی در شرح قصیده تائید فاضیه درده است که از شیخ معتبر طلحه بن عبد الله  
بن طلحه التستری اعرافی رحمه الله در سنه خمس و ستین و ستائیه شنیدم که وی روایت کرد از شیخ  
عماد الدین محمد بن شیخ اشیر شهاب الدین السهروردی قدس الله تعالی روضه که گفت که میری  
از حجات با والد خود دوم در میان آنکه طواف خاندی کردم ناگاه دیدم که شیخ مغربی طواف می کرد و خلق  
بوی تبرک می جستند و وی را زیارت می کردند و پیش وی تعریف کردند که این فرزند شیخ شهاب الدین  
است مرا مرجا گفت و سر مرا بوسید و مرادعا خیر کرد و ایما برکت دعای وی را در خودی یا بم و  
امیدی دارم که در آخرت برکت آن نیز همراه من باشد پس من پرسیدم که این کیست گفتند  
که این را شیخ موسی می گویند چون از طواف فارغ شدم و پیش خود رفتم و را خبر کردم که  
من زیارت موسی را در یافتم و مرادعای خیر کرد و والد من بآن بسیار مسرور شد بعد از آن حاضران  
در ذکر مناقب شیخ موسی شروع کردند و از آن جمله گفتند که وی را در هر شبان روزی در دست  
که معتقد به اتم قرآن می کند و والد من خاموش بود ناگاه یکی از کبار اصحاب والد من سوگند  
یا کرد و گفت راست است آنچه از وی می گویند پیش ازین این سخن را شنیده بودم  
و در خاطر من فی الجمله انگاری بود تا آن وقت که شبی شیخ موسی را در طواف یا فتم دیدی و می  
ایستادم دیدم که تقبیل حجر الاسود کرد و از اول فاتحه آغاز تلاوت کرد و می رفت و همچنان که  
معه است که مردم در طواف می روند و تلاوت می کرد و چنان تلاوتی که حرف حرف را فتم می کردم  
چون هم در آن طواف دل از بر برد خاند که از حجر الاسود تا آنجا مقدار چهار گام باشد که بیش  
در گذشت یک ختم تمام کرد و چنانکه من تمام آن ختم را حرف بحرف شنیدم خدمت والد من  
با همه محاب تصدیق می کردند و آنچه گفت قبول کردند بعد از آن والد مرا ازین معنی سوال  
کردند گفت این از قبیل بسط زمان است که نسبت به بعضی از اولیاء الله واقع می شود

سدرانی

پس از برای صدق آن قضیه گفت که شیخ اشیر ابن سکینه راضی الله عنه مریدی بود صانع و  
وظیفه وی آن بود که سجاد با صوفیان را روز جمعه بمسجد جامع می برد و می انداخت و بعد  
از ادای نماز جمعه جمع می کرد و بخانه می آورد و در یکی از جمعهها سجاد را بر یکدیگر بست تا بمسجد بروند و بنا  
و جله رفت تا غسل جمعه بجای آورد و جامهها بیرون کرد و بر کنار و جله نهاد و آب فرد رفت چون  
سهروردی کرد دید که آن و جله نیست جای دیگر است پرسید که این کجاست گفتند که این نیل  
مصر است تعجب کرد و از آب بیرون آمد و بشهر درون رفت ناگاه بدکان صایغی رسید آنجا ایستاد  
و بروی جزیرینی که ستر عورت می کرده بود جامه دیگر پیوست صاحب دکان بفراست دست کوی  
صایغ است وی را از بایش کرد دید که آن صنعت را نیک می دانند وی را گرامی داشت و بخانه  
برود و دختر خود را نکاح کرد و با وی و از وی سه فرزند آمد و هفت سال بران گذشت و زنی بکنار نیل آمد  
و در آب غوطه خورد چون سر بر آورد دید که در جله بغداد است همان موضع که پیش ازین هفت سال  
بآب در آمده بود و جامههای وی همچنانکه نهاده بود بر کنار و جله است جامهها را پوشید و بخانه آمد  
دید که سجاد با صوفیان همچنانکه بر هم بسته بود بر هم بسته است بعضی از اصحاب با وی گفتند که زود تر باش  
که بعضی از جماعت بگاه مسجد رفته اند سجاد را بمسجد برد و پس از ادای نماز بخانه آمد و در تعجیل تمام تعجب  
کنان بخانه خود رفت اهل بیت وی گفتند که همانا نیک فرموده بودی که برای ایشان ماهی بربان  
کنیم گمانید که ماهی بریان شده است همانان را آورد و ماهی خوردند بعد از آن پیش شیخ خود این  
سکینه آمد و آنچه بروی گذشته بود و اخبار کرد و وقعه اولاد خود را بمصر با وی گفت فرمود که فرزندان  
را از مصر بجداد حاضر کن چون فرزندان را حاضر کرد آنچه گفته بود راست بیرون آمد شیخ  
ابن سکینه از وی پرسید که آن روز در چه اندیشه بودی و در خاطر تو چه بود گفت از اول  
روز در خاطر من ازین آیت که کان میقتلکم الله الف سنة و غرقه و نراعی بود شیخ  
گفت این واقعہ رحمتی است از خدای تعالی بر تو در رفع اشکال و تصحیح ایمان  
و اعتقاد است بآنکه خدای تعالی قادر است بر آنکه نسبت به بعضی بندگان خود زمان را  
بسط کند و در آن فرماید بآنکه او کوتاه باشد نسبت به بعض دیگر و همچنین است حال در  
قبض زمان که زمان در آن کوتاه فرماید و الله الفتاد ما یشتاء و نزدیک باین

مقداره الف  
سنة یعنی بود مقدار  
یک روز و یک سال  
یعنی قادر است  
بر این معنی خدای  
است به آنچه  
مستوفاه است



قصه است آنکه صاحب قنوجات رحمه الله علیه ذکر کرده است که شخصی جوهری ز خود حکایت کرد که  
مقدار خیر از خانه خود بفرق بر دستانان پزند و وی را جنابت سیده بود بکنار میل رفت و آب آید که غسل کند  
از خود غائب شد و دید همچنانکه کسی خواب بیند که می رنجند است آنجا که خدا شد و مدت شش سال با خاتون  
خود بسیر و دوازی فرزندان آمد بعد از آن با خود آمد خود را در میان آب می غسل تمام کرد و جامه پوشید  
و بفرق رفت نان گرفت و بجان آمد و با اهل خانه آن واقعه را باز گفت چون ماهی چند بر آمد آن خاتون  
از بغداد آمد و فرزندانش را همراه آورد و خانه جوهری را می پرسید چون با هم ملاقات کردند جوهری  
خاتون فرزندانش را با شناختن از آن زن پرسید که چند گاه است که تر از آن کرده است گفت شش سال  
است شیخ عیسی ابن هتاریمینی رحمه الله تعالی امام یافعی گوید که وی روزی بر فاحشه بگذشت  
و وی را گفت بعد از نماز حقیقت پیش تو می آیم زن خرم شد و خود را بپوشید بعد از حقیقت پیش می آمد و فاحشه  
وی را در کت نماز بگذارد و بیرون آمد آن زن را حال بگشت و تو بگرد و زهر چه داشت بیرون آمد و فاحشه  
وی را زنی یکی از رویانش داد و گفت که طعام و لیمه اعصیده بسازید و روغن مخزید امیری را که رفیق  
آن زن بود از آن بجز ببرد و تعجب کرد گفتند وی را یکی از رویانش داد و طعام و لیمه اعصیده ساختند و روغن  
ندارد امیر بر طریق استناده و شیشه خمر فرستاد که این را پیش شیخ برسد و گویند که شاد شدیم و شنیدیم که  
روغن عصیده نیست این را با عصیده بخورید چون فرستاده امیر آمد گفت دیر آمدی کی از آن شیشه  
را بست و دست در آن کرد و بر عصیده ریخت آن دیگری را بچنان کرد و آن فرستاده را گفت بنشین  
و بخور چون بخورد روغن دید که هرگز از آن خوشتر نخورده بود پیش امیر رفت قصه را باز گفت امیر نیز پیش  
شیخ آمد و بر دست می تولد کرد شیخ ابوالغیث جمیل المینی قدس الله تعالی سره دو المقامات  
العلیه و الاحوال السنیه و الانفاس الصادقة و الکلمات الخاتمة و را اول حال از قطع طریق بود  
روزی در کین قافله نشسته بود شنید که با تفری می گوید یا صاحب العین علیک عینی یعنی  
ای آنکه چشم بر قافله داری دیگری را چشم بر تست در وی اثر عظیم کرد و از آنچه در آن بود باز  
ایستاد و بر خدای تعالی اقبال نمود و توبه و انابت کرد و صحبت شیخ ابن الاطعم المینی پیوست  
نفس وی پاکیزه شد و دل وی منور گشت و صدق ارادت و سیما سعادت  
بر وی پیدا آمد و خوارق عادات از وی ظهور آنجا مید گویند روزی

نهادت بر دستان  
شاه قانیه  
را یعنی طعام و لیمه  
را عصیده سازنده  
یعنی کبابی  
تولد و مقامات  
العلیه یعنی صاحب  
مقامات بزرگ  
دوا و اول بلند بود  
و انقاس می یافت  
بود که اوقات فارغ  
عادات داشت او  
تمام عبادت او  
استیفا و تقوی  
سبب  
علی التمام  
توسیع و تضاد  
فوق و ادریت  
حال و ادریت  
تجلی می رسد  
بنده چون طلب  
خزن و بخت و بخت  
شوقی نیست و  
شدن آن بود

بقصد آنکه از صحرا بزم آمد و بیرون رفت و دراز گشتی با خود برد و در میان آنکه در بعضی از او دیدها  
بزم جمع میکرد و دراز گشتی وی را شیر بدید چون بزم آمد که بار کند دید که دراز گشتی وی را شیر  
بدیده است روی با شیر کرد و گفت دراز گشتی مرا بکش بزم خود را بچهار کفم سوگند بفرست  
معبود که آنرا بار نخواهم کرد و در پشت تو پس بزم را جمع کرد و در پشت شیر نهاد و دیرای را با تابه  
نزد یک شهر رسید بزم را از وی فرو گرفت و گفت هر جا که خواهی برو و زنی اهل بیت می از وی  
قدیمی عطر طلبیدند باز از رفت تا بخرد پیش یکی از عطاران رفت و دباوی در آن باب سخن گفت  
عطار گفت در دکان من هیچ عطر نیست ابوالغیث گفت در دکان تو هیچ عطر نخواهد بود فی الحال هر عطر  
که در دکان وی بود منعم گشت عطا پیش شیخ بنی ابن الاطعم آمد و از وی شکایت کرد و شیخ و یار خود اندک  
اطهار کرامت کرده بود و بر ایستاد بسیار کرد و گفت دو غشیر و یک غلاف نمی شاید از صحبت من دور باش  
هر چند ابوالغیث را را کرد و تضرع نمود و قبول نکرد و از مصاحبت وی آبا کرد ابوالغیث بر رفت طلب  
شیخ دیگری کرد تا بصحبت وی منتفع گردد پیش هر شیخ که رفت گفت ترا همین بسند است محتاج به شیخ  
نیستی تا آن بود که شیخ کبیر علی اهدل رسید و التماس صحبت کرد شیخ وی را قبول فرمود و ابوالغیث گفته  
است که چون بصحبت وی رسیدم گویا قطره بودم که در دریا افتادم با دوشاه بن خادم و بر آب گشت  
چون بخود وی رسید و غضب شد گفت مائی و الحو کسکه انا انزل عن المشی که اعولک الزرع  
در همان وقت با دوشاه کشته شد روزی فقر گفتند که ما از وی گشت می کند گفت فلان روز که در  
بازار است گوشت خواهد خورد و چون آن روز آمد خبر رسید که قطع طریق قافله را غارت کرده اند چون  
ساعتی بر آمد یکی از قطع طریق آمد و بخت شیخ گاو است آورد شیخ فقر را گفت که این گاو را بکش و بزم  
اما سری را بچنانکه هست نگاهدار و بعد از آن دیگری آمد و یک خروار گندم آورد شیخ گفت آرد کن و نان  
بزد هر چه شیخ گفت بچنان کرد و بعد از آن شیخ فقر را گفت بخورید جمعی فقهاء حاضر بودند ایشان ابوسعفره طلبیدند  
نیامدند شیخ فقر را گفت شما بخورید که فقها حرام نمی خوردند چون فقر از خوردن فسخ شد نه ناگاه شخصی  
پیش شیخ آمد و گفت ایها الشیخ گاو می نذر فقر کرده بودم و ایسان بنارت بر و من شیخ گفت اگر سر گاو  
خود را به منی شناسی گفت آری شیخ فرمود تا سر گاو را حاضر کردند گفت این سر گاو نیست بعد از آن  
شخص دیگر آمد و گفت ایها الشیخ یک خروار گندم نذر شیخ کرده بودم حرامیان بر و من شیخ گفت

ایها الشیخ بزم خود  
را بچهار کفم سوگند  
بفرست  
معبود که آنرا بار  
نخواهم کرد  
و در پشت تو پس  
بزم را جمع کرد  
و در پشت شیر  
نهاد و دیرای را  
با تابه  
نزد یک شهر رسید  
بزم را از وی فرو  
گرفت و گفت  
هر جا که خواهی  
برو و زنی اهل  
بیت می از وی  
قدیمی عطر  
طلبیدند باز از  
رفت تا بخرد  
پیش یکی از  
عطاران رفت و  
دباوی در آن  
باب سخن گفت  
عطار گفت در  
دکان من هیچ  
عطر نیست  
ابوالغیث گفت  
در دکان تو  
هیچ عطر  
نخواهد بود  
فی الحال هر  
عطر که در  
دکان وی بود  
منعم گشت  
عطا پیش  
شیخ بنی ابن  
الاطعم آمد و  
از وی شکایت  
کرد و شیخ و  
یار خود اندک  
اطهار کرامت  
کرده بود و بر  
ایستاد بسیار  
کرد و گفت  
دو غشیر و یک  
غلاف نمی  
شاید از صحبت  
من دور باش  
هر چند  
ابوالغیث را را  
کرد و تضرع  
نمود و قبول  
نکرد و از  
مصاحبت وی  
آبا کرد  
ابوالغیث بر  
رفت طلب  
شیخ دیگری  
کرد تا بصحبت  
وی منتفع  
گردد پیش  
هر شیخ که  
رفت گفت  
ترا همین  
بسند است  
محتاج به  
شیخ نیستی  
تا آن بود  
که شیخ  
کبیر علی  
اهدل رسید  
و التماس  
صحبت کرد  
شیخ وی را  
قبول فرمود  
و ابوالغیث  
گفته است  
که چون  
بصحبت وی  
رسیدم  
گویا  
قطره بودم  
که در دریا  
افتادم  
با دوشاه  
بن خادم  
و بر آب  
گشت  
چون  
بخود وی  
رسید و  
غضب شد  
گفت  
مائی و  
الحو کسکه  
انا انزل  
عن المشی  
که اعولک  
الزرع  
در همان  
وقت  
با دوشاه  
کشته شد  
روزی  
فقر  
گفتند  
که ما از  
وی گشت  
می کند  
گفت  
فلان  
روز که  
در بازار  
است  
گوشت  
خواهد  
خورد  
و چون  
آن روز  
آمد  
خبر  
رسید  
که  
قطع  
طریق  
قافله  
را  
غارت  
کرده  
اند  
چون  
ساعتی  
بر آمد  
یکی  
از  
قطع  
طریق  
آمد  
و بخت  
شیخ  
گاو  
است  
آورد  
شیخ  
فقر  
را  
گفت  
که  
این  
گاو  
را  
بکش  
و بزم  
اما  
سری  
را  
بچنانکه  
هست  
نگاهدار  
و بعد  
از آن  
دیگری  
آمد  
و یک  
خروار  
گندم  
آورد  
شیخ  
گفت  
آرد  
کن  
و نان  
بزد  
هر  
چه  
شیخ  
گفت  
بچنان  
کرد  
و بعد  
از آن  
شیخ  
فقر  
را  
گفت  
بخورید  
جمعی  
فقهاء  
حاضر  
بودند  
ایشان  
ابوسعفره  
طلبیدند  
نیامدند  
شیخ  
فقر  
را  
گفت  
شما  
بخورید  
که  
فقها  
حرام  
نمی  
خوردند  
چون  
فقر  
از  
خوردن  
فسخ  
شد  
نه  
ناگاه  
شخصی  
پیش  
شیخ  
آمد  
و گفت  
ایها  
الشیخ  
گاو  
می  
نذر  
فقر  
کرده  
بودم  
و ایسان  
بنارت  
بر و من  
شیخ  
گفت  
اگر  
سر  
گاو  
خود  
را  
به  
منی  
شناسی  
گفت  
آری  
شیخ  
فرمود  
تا  
سر  
گاو  
را  
حاضر  
کردند  
گفت  
این  
سر  
گاو  
نست  
بعد  
از  
آن  
شخص  
دیگر  
آمد  
و گفت  
ایها  
الشیخ  
یک  
خروار  
گندم  
نذر  
شیخ  
کرده  
بودم  
حرامیان  
بر و من  
شیخ  
گفت















که مردم ببالان محتاج شدن شیخ ابو العباس بایعوب بصحرای یرون رفتند شیخ یعقوب را گفت نماز بکن و طلب  
باران کن برای مسلمانان یعقوب گفت یا سیدی تو به این لائق تری شیخ گفت ترا باین فرموده اند یعقوب  
نماز بکن و دعا کرد و علی الفور اثر اجابت ظاهر شد و باران آمد شیخ سعد حداد و مرید و  
شیخ جوهری و جمیع شیخ جوهری و اوائل بنده کسی بود آزاد شدند و بازار عدن خرید و فروخت  
می کردند و بحال فقری نداشتند و اعتقاد و اخلاص تمام داشتند بایشان و می ای بودند چون وقت  
وفات وی شیخ کبیر و شیخ سعد حداد که در عدن مدفون است رسیدند و می گفتند که بعد از تو شیخ که خواهد  
بود گفت آن کس که در روز سوم بعد از وفات من در محلی که فقر جمع می باشد مرغی سبز بیاید و بفری  
نشد چون روز سوم رسید و فقر از قرآن ذکر فارغ شدند و منظور عدل شیخ نبشتند ناگاه دیدند  
که مرغی سبز فرو آمد و نزدیک بایشان نشست هر کدام از بزرگتران فقر امید میداشتند که آن مرغ  
بر سر ایشان نشیند بعد از زمانی آن مرغ پرواز کرد و بر سر جوهری نشست و این یعنی هرگز در  
وادی نگزشته بود و در خاطر هیچ یک از فقر نگذشته پس فقر ایشان می ماند تا ویران بماند شیخ بر بندگی شیخ و می  
را بنشانند و می بگریست و گفت مرا چه صلاحیت این کار است من مری بازار می ام و می و طریق  
فقر و آداب ایشان نمی دانم و بر من مردمان را حقوق است و مرا بایشان معاملات است  
گفتند این امر بستی آسمانی و تر از این چاره نیست خدای تعالی ترا تائید و تعلیم کند هر چه  
و ر بایست باشد گفت مرا چندان همت دهید که بازار روم و حقوق مسلمانان از گردن  
خو برون کنم پس بازار رفت و حق هر کس را داد و ناگاه بزرادیه شیخ آمد و صحبت فقر را لازم  
گرفت فقالوا کاسهم جوهرا و کاه من القصائل قال کما لا ت مایطون  
ذکره کسبها کان الکرم المکان ذلک فضل الله یؤتیه من یشاء و الله  
ذوالفضل العظیم احمد بن الجعد و شیخ سعید که کنیت وی ابو علی است  
رحمه الله ام یافعی گوید رحمه الله تعالی که در بلادین و شیخ نوذری که شیخ کبیر عارف باشد  
شیخ احمد بن الجعد و دیگر شیخ کبیر عارف شیخ سعید و هر یک از اصحاب تلامذه بوده اند و روزی  
شیخ احمد با اصحاب خود عزیمت زیارت بعضی از بزرگان کرده بود شیخ سعید رسید و شیخ سعید  
ایضا موافقت کرد چون مقداری راه بر رفتند شیخ سعید پیشان شد از موافقت ایشان

له قله فخر  
 کاماں پری گشت  
 بخت نام خود جو پری  
 و دی را فضا  
 و لایق است که  
 ذکر انبیا و اولیاء  
 ۱۳  
 نعمان لکیم  
 المنان یا لکیم  
 کرمست جبری  
 در بعل و آنچه او  
 بفضل اوست  
 می و در فضل خود را  
 سبزی تو او در فضا  
 تعالی صاحب  
 فضل بزرگ  
 است ۱۴ ع

باز گشت و شیخ احمد بن عزیمت خود بر رفت و زیارت کرد و باز آمد و بعد از چند روز دیگر شیخ سعید بیرون آمد  
با اصحاب خود و عزیمت همان زیارت کرد و شیخ احمد وی را در راه پیش آمد و با هم ملاقات کرد و شیخ احمد  
شیخ سعید را گفت فقر را بر تو حقی متوجه شده است که آن روز از موافقت ایشان برگشتی شیخ سعید  
گفت بر من هیچ حق متوجه نشده است شیخ احمد گفت بر خیز و انصاف ده شیخ سعید گفت هر که ما را  
بر خیزاند وی را نشانی نم شیخ احمد گفت هر که ما را بنشانند وی را بستانا گردانیم پس یک انسان دو بزرگ را بچ  
بر یکدیگر گفته بود رسید شیخ احمد مقصد شد و بر جای ماند تا آن وقت که بجوار حق تعالی پیوست و شیخ  
سعید بستانا شد تا که تن خود را می کند وی برید تا بجوار حق پیوست امام یافعی رحمه الله می گوید  
که احوال فقر از شمشیرهای برنده تیز تر است چون اصحاب در احوال با یکدیگر برابر باشند احوال  
ایشان در یکدیگر سرایت می کند و اگر برابر نباشند حال قوی در ضعیف سرایت می کند و گاهی باشد  
که حال سابق تاثیر می کند در حال المسبوق و هَذَا أَهْوَا الظَّاهِرِ وَاللَّهِ أَعْلَمُ بِحَقِيقَةِ الْأَحْوَالِ  
شیخ نجم الدین عبداللہ بن محمد الاصفهانی رحمه الله تعالی می شاگرد شیخ ابو العباس المرسی  
است سالهای بسیار مجاور مکه بوده و مناقب وی بسیار است و کرامات وی بیشمار یکی از علمای  
یمن گفته است که پدر خود را بیمار گذاشتم و هیچ رفتم چون بکه رسیدم و هیچ گزاردم خاطر من بجهت پدر  
پیشانی بود و با شیخ نجم الدین گفت چه شود که خاطر بران داری که در بعضی مکاشفات خود بر احوال  
فے مطلع شوی و با من بگوئی در حال بنگر نیست و گفت اینک از بیماری صحت یافته است  
و بر بالاسے سر بر خود مسواک می کند و کتابهای خود را اگر خود نداده و صفت و حلیه می چنین  
و چنین است و نشانهای راست باز و او را هرگز ندیده بود و روزی همراه جنازه ستم  
از اولیاء الله بیرون آمده بود چون ملحق کیلی از کبار فقها بود بر سر قبر نشست که تلقین  
شیخ نجم الدین بخت بدیکی از شاگردان سبب خنده بیا رسید وی را از جر کرد و بعد  
از آن گفت که چون ملحق آغاز تلقین کرد صاحب قبر گفت هیچ تعجب نمی کنی از مرده که تلقین زنده  
می کند فے را گفتند که هرگز زن خواسته گفت هرگز زن نخواست ام و طعامی هم نخورده ام  
که آنرا بپخته باشد شیخ وی در ملازم فے را گفته بود که زود باشد که در دیار مصر با قطب  
ملاقات کنی بطلب قطب بیرون آمد و در راه جمعی از حرامیان وی را بگرفتند و گفتند

له توفیق باشد  
 به این حال  
 یعنی یک  
 سابق تاثیر  
 ظاهر است اما  
 ضعیف تاثیر  
 و نوی  
 دارد و غذای  
 قنای  
 حال داناتر است  
 ۱۳

۷۷۷  
 ۷۷۸  
 ۷۷۹  
 ۷۸۰  
 ۷۸۱  
 ۷۸۲  
 ۷۸۳  
 ۷۸۴  
 ۷۸۵  
 ۷۸۶  
 ۷۸۷  
 ۷۸۸  
 ۷۸۹  
 ۷۹۰  
 ۷۹۱  
 ۷۹۲  
 ۷۹۳  
 ۷۹۴  
 ۷۹۵  
 ۷۹۶  
 ۷۹۷  
 ۷۹۸  
 ۷۹۹  
 ۸۰۰  
 ۸۰۱  
 ۸۰۲  
 ۸۰۳  
 ۸۰۴  
 ۸۰۵  
 ۸۰۶  
 ۸۰۷  
 ۸۰۸  
 ۸۰۹  
 ۸۱۰  
 ۸۱۱  
 ۸۱۲  
 ۸۱۳  
 ۸۱۴  
 ۸۱۵  
 ۸۱۶  
 ۸۱۷  
 ۸۱۸  
 ۸۱۹  
 ۸۲۰  
 ۸۲۱  
 ۸۲۲  
 ۸۲۳  
 ۸۲۴  
 ۸۲۵  
 ۸۲۶  
 ۸۲۷  
 ۸۲۸  
 ۸۲۹  
 ۸۳۰  
 ۸۳۱  
 ۸۳۲  
 ۸۳۳  
 ۸۳۴  
 ۸۳۵  
 ۸۳۶  
 ۸۳۷  
 ۸۳۸  
 ۸۳۹  
 ۸۴۰  
 ۸۴۱  
 ۸۴۲  
 ۸۴۳  
 ۸۴۴  
 ۸۴۵  
 ۸۴۶  
 ۸۴۷  
 ۸۴۸  
 ۸۴۹  
 ۸۵۰  
 ۸۵۱  
 ۸۵۲  
 ۸۵۳  
 ۸۵۴  
 ۸۵۵  
 ۸۵۶  
 ۸۵۷  
 ۸۵۸  
 ۸۵۹  
 ۸۶۰  
 ۸۶۱  
 ۸۶۲  
 ۸۶۳  
 ۸۶۴  
 ۸۶۵  
 ۸۶۶  
 ۸۶۷  
 ۸۶۸  
 ۸۶۹  
 ۸۷۰  
 ۸۷۱  
 ۸۷۲  
 ۸۷۳  
 ۸۷۴  
 ۸۷۵  
 ۸۷۶  
 ۸۷۷  
 ۸۷۸  
 ۸۷۹  
 ۸۸۰  
 ۸۸۱  
 ۸۸۲  
 ۸۸۳  
 ۸۸۴  
 ۸۸۵  
 ۸۸۶  
 ۸۸۷  
 ۸۸۸  
 ۸۸۹  
 ۸۹۰  
 ۸۹۱  
 ۸۹۲  
 ۸۹۳  
 ۸۹۴  
 ۸۹۵  
 ۸۹۶  
 ۸۹۷  
 ۸۹۸  
 ۸۹۹  
 ۹۰۰  
 ۹۰۱  
 ۹۰۲  
 ۹۰۳  
 ۹۰۴  
 ۹۰۵  
 ۹۰۶  
 ۹۰۷  
 ۹۰۸  
 ۹۰۹  
 ۹۱۰  
 ۹۱۱  
 ۹۱۲  
 ۹۱۳  
 ۹۱۴  
 ۹۱۵  
 ۹۱۶  
 ۹۱۷  
 ۹۱۸  
 ۹۱۹  
 ۹۲۰  
 ۹۲۱  
 ۹۲۲  
 ۹۲۳  
 ۹۲۴  
 ۹۲۵  
 ۹۲۶  
 ۹۲۷  
 ۹۲۸  
 ۹۲۹  
 ۹۳۰  
 ۹۳۱  
 ۹۳۲  
 ۹۳۳  
 ۹۳۴  
 ۹۳۵  
 ۹۳۶  
 ۹۳۷  
 ۹۳۸  
 ۹۳۹  
 ۹۴۰  
 ۹۴۱  
 ۹۴۲  
 ۹۴۳  
 ۹۴۴  
 ۹۴۵  
 ۹۴۶  
 ۹۴۷  
 ۹۴۸  
 ۹۴۹  
 ۹۵۰  
 ۹۵۱  
 ۹۵۲  
 ۹۵۳  
 ۹۵۴  
 ۹۵۵  
 ۹۵۶  
 ۹۵۷  
 ۹۵۸  
 ۹۵۹  
 ۹۶۰  
 ۹۶۱  
 ۹۶۲  
 ۹۶۳  
 ۹۶۴  
 ۹۶۵  
 ۹۶۶  
 ۹۶۷  
 ۹۶۸  
 ۹۶۹  
 ۹۷۰  
 ۹۷۱  
 ۹۷۲  
 ۹۷۳  
 ۹۷۴  
 ۹۷۵  
 ۹۷۶  
 ۹۷۷  
 ۹۷۸  
 ۹۷۹  
 ۹۸۰  
 ۹۸۱  
 ۹۸۲  
 ۹۸۳  
 ۹۸۴  
 ۹۸۵  
 ۹۸۶  
 ۹۸۷  
 ۹۸۸  
 ۹۸۹  
 ۹۹۰  
 ۹۹۱  
 ۹۹۲  
 ۹۹۳  
 ۹۹۴  
 ۹۹۵  
 ۹۹۶  
 ۹۹۷  
 ۹۹۸  
 ۹۹۹  
 ۱۰۰۰











پیش شیخ بنید که همان ماست و شیخ را گفت بسم الله که این ضیافت تست شیخ بخورد و شیخ علی کردی را  
 بزرگ داشت شیخ علی کردی در اوائل در مسجد جامع می بوده است ناگاه مجذوبی دیگر که او را یاقوت  
 می گفته اند بشهر دمشق در آمده است و ران وقت که رسد در آمد شیخ علی از دمشق بیرون  
 رفت و ساکن صحرا شد و بعد از آن بشهر در نیامد تا آنگاه که وفات کرد و یاقوت در شهر حاکم بود  
 شیخ منفرح رحمه الله تعالی وی از اهل صید مصر است بسیار جلیل القدر و کبیر الشان بوده  
 است بنده بود حبشی وی را جذب بر سید قوی که شش ماهه طعام و شراب نخورد پنداشتند که دیوانه  
 شده است هر چند که بزدند هیچ سود نداشت وی را قید نهادند چون آمدند قید جانی بود وی  
 جانی وی را در زندان کوفت چون آمدند در بیرون زندانش یافتند چون این کرامتها از وی دیدند  
 چند مرغ بریان پیش وی آوردند آنرا گفت پر پر همه زنده شدند و پریدن گرفتند باذن الله تعالی یکی  
 از محابا وی را در غره در غرات دید یکی دیگر همان در غره خود نشین و تمام روز با وی بود چون آن شخص را  
 رسیدند و هر یک آنچه دیده بودند با هم گفتند میان ایشان نزاع شد یکی گفت می و روز در غرات بود صدق آن سوگند را  
 خورد یکی گفت تمام آن روز در غره خود بود وی نیز سوگند بطلاق خورد پس خصومت کنان پیش شیخ منفرح آمدند و آنچه  
 میان ایشان گذشته بود باز گفتند شیخ گفت هر دو راست گفته اند و بن هیچکدام طلاق نشده است  
 یکی از اکابر می گوید که من از شیخ منفرح پرسیدم که صدق هر یک موجب حنث دیگر است چون سوگند  
 هیچ یک حانث نشده است و در آن مجلس که من این پرسیدم جماعتی از علمای حاضر بودند شیخ  
 اشارت بهم کرد که درین مسئله سخن گوئید هر کس چیزی گفت اما هیچکس جوابی شافی کافی نگفت  
 در آن اثنا جواب آن بر من ظاهر شد شیخ اشارت بمن کرد که جواب آن بگوی من گفتم که چون بی بولایت  
 متحقق گردد و در آن معنی که روحانیت در صورت بصورتی تواند شد متمسکین شود  
 می تواند بود که در وقت واحد در جهات مختلف خود را بصورت های متعدد بنماید چنانکه خواهد پس آنکس که  
 وی را در بعضی آنان صور بوقایع دیده باشد راست دیده باشد و آنکه بعضی دیگر از آن صور در خانه خود نشین دیده  
 باشد هم راست دیده باشد و بسوگند هیچ یک حانث نشود شیخ منفرح فرمود که جواب صحیح نیست که تو گفتی  
 رضی الله تعالی عنه و نفعا شیخ ابوالعباس له منه وری رحمه الله تعالی و منور موهبی است  
 بمصر یکی از تاجران گفته است که در سفر بودم و با من چارپائی بود که قاش من همه بروی بود چون بمصر

در آمدم و با مردم در آمیختم آن چارپائی از من گم شد هر چند طلب کردم هیچ جزئی نیافتم بعضی از اربابان گفتند  
 که پیش شیخ ابوالعباس منتهوی رو شاید که دعای کند و من نیز پیش از آن وی را می شناختم پیش وی  
 رفتم و بروی سلام کردم و حال خود با وی گفتم گوش بسخن من نکرد لیکن گفت ما را همانان رسیده اند و  
 چندین آدمی را دیدم چندین گوشت چندین جوی دیگر ذکر کرد از پیش شیخ بیرون آمدم و با خود گفتم که باید دیگر  
 هر پیش شیخ نیایم این درویشان غیر از حوائج خود چیزی نمی دانند پس برین نیت رفتم و ناگاه مرا شخصی  
 که پیش وی چیزی داشتم پیش رسید وی را بگفتم و گفتم ترا نمی گذارم تا آنچه پیش تو دارم بمن بپوشی و من  
 بمن داد گفتم باین درهما معامله می کنم تا آنچه رفته است بیاید یا این هم برود در راه خدای تعالی هر چه شیخ گفته  
 بود بخیردم و چند درهم زیادت آمد آن قدری حلاو خریدم و همه را بکمالی دادم و قصد شیخ کردم چون بنزد او  
 شیخ رسیدم دیدم که چارپائی من بر در زانویش ایستاده است باز گفتم که این چارپائی من نخواهد بود بلکه مانند  
 آن است چون نزدیک رسیدم دیدم که چارپائی من است و قاشها همچنان بر پشت می نشینم آن را بکس  
 سپارم یا با خود در زانویم بزم تابا زکم نشود و باز گفتم آنکس که سلامت رسانیده برای من خواهد نگاه داشت پیش  
 شیخ در آمدم و آنچه آورده بودم بروی عرض می کردم چون بگزارید گفت این چیست گفت چیزی زیاده آمده  
 بود که بمن دادم گفت این را شرط داخل بود که من نیز چیزی زیادت کنم بر خیز و قاشها خود را باز از بر و فرو  
 و بپوش کن و هر چه می فروشی فی الحالت باین بستان مترس از آنکه بعضی تجار بیایند و باز از تو بشکنند و زیاد  
 دست راست نشست بیابان در دست چپ من بسج باز رفتم و قاشها بهای تمام زیادت بر من فروختم  
 و بهای تمام بستم چون فارغ شدم تاجران از جیب و بر درخت چنانکه گوی در بند بوده اند که ایشان را آزاد کرده اند  
 شیخ ریحان رحمه الله تعالی وی را رعدن می بوده است یکی از اخیار گفته است که شخصی بر ساحل دریای مدیترانه  
 نزدیک بندن توانست که بعد از آنکه کشتی را دید و در روز از بستر برون شد در ساحل بجز باند هیچ چیز نداشت  
 که شام بخورد ناگاه دید که شیخ ریحان بر ساحل است پیش وی آمد و گفت ای سیدی زرد روزه به بستر و هیچ  
 چیز ندارم که شام بخورم می خواهم که مرا بر سید می گفت این را به بینید از من شام می خواهد و این بینید  
 نمی خواهد مگر بر سید گوئید که من بر سید می گفتم ای سیدی ازین چاره نیست ناگاه دیدم که گاه  
 بر سید گرم حاضر شد اما روغن نداشت گفتم ای سیدی این را روغن می باید گفت این را به بینید هر سیدی نمی تواند  
 خود بی روغن مگر من روغن فروشی ام گفتم ای سیدی این را بی روغن نخواهم خورد گفت این کوه را بیاید



دریاب و آب بیا و تا وضو سازم رفتم و آب فرودم که را از من بپند و از انجا روغن بر سر من ریخت پس از آن  
 بخوردم که هرگز بمثل آن روغن نخشیده بودم دیگری گفته است که در ماه رمضان بین العشائین به بازار رفتیم برای  
 اهل خود چیزی خرم ناگاه شیخ ریحان مرادید و پیش خود کشید و بهو بالابر بسیاری من بگریستم و گفتم می خواهم  
 که مرا بر زمین بازگردانی مرا بر زمین باز گردانید و گفتم می خواهم که تفرج کنی اما تو خود استی امام یافعی گوید که همانا که  
 وی باین طرح مطالع عجائب ملکوت سماوات خواسته است بعضی از صاحبان گفته اند که روزی شیخ  
 ریحان را گفتم که خاطری بامن می داری گفت ما دام که این سر در دست من است من اشارت به سر خود کردم  
 پنداشتم که مراد وی آن است که ما دام که زنده ام و مراد وی را ندانستم مگر روزی که بگردید آن بپای کوی  
 می گذشت بیفتاد و سر وی بشکست و بران بمراد وی الله تعالی عنه شیخ علاء الدین اخوانی  
 رحمه الله تعالی وی بزرگ بوده است امام یافعی گوید رحمه الله تعالی که وی دو زده روز  
 بیک وضو نمازی گزارد و پانزده سال پهلو بر زمین نهاده و چند روزی گذشت که طعام نمی خورد  
 و چون طعام خوردی چیزی اندک خشن خوردی و بامن درمی قدری گوشت بودنی خورد اما بعد از آن  
 بسیار بجهت موافقت و گفتند چند سال است که بجهت منکراتی که می بیند بی اختیار خود میگذارد و پیرا  
 به آن فرموده اند و هم امام یافعی میگوید که شیخ علاء الدین گفت که در بعضی از ساحلهای روم گوشه گرفته بودم  
 چون روز عید فطر رسید بهی از دیوهای مسلمانان بجهت نماز عید رفتم چون باز آمدم آدمی دیدم که در  
 خلوت من نمازی گزارد و بر رویی که بر در خلوت سرای من بود پیچ اثر پای نبود تعجب کردم که از کجا آمده  
 است بعد از آن بگریست گریستنی زار من در فکر شدم که از برای وی چه کردم که روز عید است التفات  
 بمن کرد و گفت ای فلان فکر کن که در غیب است آنچه تو نمی دانی ولیکن اگر نزد تو آب هست پیش آن  
 برو و بگو که بایرین بیا و بروم پیش ابرق دو گرده نان دیدم نهاده بزرگ گرم و مغز بادام بسیار آن را برداشتم  
 و پیش وی بروم نان بشکست و مغز بادام پیش من ریخت گفت بخور و در ایستاد و از آن  
 مغز بادام بمن می داد و من می خورم و وی خورد و گفت که مغز بادام با دو غز بادام من حضور آن طعام را غریب  
 می دیدم گفت این را غریب بداد که خدای را بندگان هستند که هر جا که باشند هر چه خواهند دریابند  
 تعجب من زیادت شد با خود گفتم که از وی طلب مواخات کنم گفت تعجب کن کن من باز تو خواهم آمد  
 انشاء الله تعالی و از من فائز شد در حالی که اندک است که کجاست شب بستم از شوال مدتی من عقد

نجات

مواخات بستم رضی الله عنه امام عبد الله الیه فی الیمینی رحمه الله تعالی هو ابو السعادی  
 عقیق الدین عبد الله بن سعد الیه فی الیمینی نزیل بحر بین الشریفین شرفهما الله تعالی و رضی عنه از کجا  
 مشایخ وقت خود بوده است عالم بوده علوم ظاهری و باطنی و وی را تصنیفات است از جمله است  
 تاریخ مرآة الجنان و عبرة القطان فی معرفة حوادث الزمان و کتاب روض الریاضین فی  
 حکایات الصالحین و کتاب در التنظيم فی فضائل القرآن العظیم و رای آن قصاید و فکر دارد  
 و اشعار نیکو نیز گفته است وی گفته است که شیخ علاء الدین خوارزمی گفته است رحمه الله تعالی  
 که شبی در بعضی از بلاد شام در خلوت خود بعد از نماز خفتن بیدار شستم بودم و در خلوت خانه از  
 اندرون بسته بودم و در می دیدم با خود در خلوت نداشتم که از کجا آمدند و ساعتی بامن سخن گفتند  
 و با یکدیگر یاد احوال فقر کردیم فکر مردی از شام کردند و بر وی ثنا گفتند و گفتند نیک مرویست  
 اگر بدانستی که از کجای خور و بعد از آن گفتند سلام ما بصاحب خود عبد الله یافعی برسان گفتند او را از  
 کجای شناسید و وی در جازست گفتند بر پا پوشیده نیست و بر خاستند و پیش رفتند سوی محراب  
 پنداشتم که نماز خواهند گزارد و از دیوار بیرون رفتند و بهم دی گفته است که شیخ مذکور گفت که در بعضی  
 از ساحلهای شام در ماه رجب شته انبیین و اربعین و سبعمائة و پیر خلوت من در آمدند بعد از نماز  
 خفتن و نداشتم که از کجا آمدند و از کدام پلده آمدند چون بر من سلام کردند و وصایا می نمودند  
 با ایشان انس گرفتم گفتم از کجا آمدید گفتند سبحان الله هجو توئی ازین حال سوال میکنی بعد از آن  
 خشک پاره نان جو داشتم پیش ایشان نهادم گفتند نه از بهر این آمده ایم گفتیم پس از بهر چه آمده ایم  
 گفتند آمده ایم و ترا وصیت می کنیم بر سائیدن سلام بعبده الله یافعی و گفتند بگو که بشارت با تو گفتیم  
 وی را از کجای شناسید گفتند ما بوی رسیده ایم و وی عمار رسیده است گفتیم شمارا درین بشارت رسانیدن  
 از فی هست گفتند آری و چنان فکر کردند که از پیش بردارانی می آیند که ایشان را هست در شرق  
 و فی الحال غائب شدند و بهم وی گفته که در اوائل حال متردد بودم که بطلب علم مشغول شدم که موجب  
 فضیلت و کمال است یا بعبادت که مشتمل حلاوت و سلامت از آفت قیل و قال است  
 و درین کشاکش و اضطراب مرا نه قرار ماند و نه خواب کتابی داشتم که روز و شب بطالع آن می گذرانیدم  
 درین بیقراری آن را بشکافتم و در وی در فی دیدم که هرگز ندیده بودم و در وی بیتی چند نوشته که

یافعی شیخ  
 کوفه و عین مملو  
 حلقه یافعی







اگر سنگی بکشتن طعام از وی باز گرفتند تا بر دو عمر وی بسجی و شش یا سی و هشت رسیده بود و کان  
 ذلک فی سینه سبع و ثمانین و خمسایه و اهل حلب شان وی مختلف بودند بعضی وی را با حاد و دمه نسبت  
 می کردند بعضی بکرات و مقامات وی اعتقاد داشتند وی گفتند که بعد از قتل شواهد بسیار بر کرامت دے  
 ظاهر شد و این موافق می نماید با آنکه شیخ شمس الدین تبریزی قدس سره فرموده که در شهر دمشق شیخ  
 شهاب الدین مقتول را آشکارا کافر می گفتند گفتیم حاشا و کلا که کافر باشد چون بعد از تمام در آمد خدمت شیخ  
 شمس بدر کمال گشت گفت من سخت متواضع باشم بر نیازمندان صادق اما سخت با نخوت باشم با آنکه آن  
 شیخ شهاب الدین علش بر عقلش غالب بود عقل می باید که بر علم غالب باشد و حاکم و مانع که محل عقل است  
 ضعیف گشته بود در عالم روح طائفه ذوق یافتند فرود آمدند و مقیم شدند و از عالم ربانی سخن می گویند  
 اما همان عالم ارواح است که ربانی پندارند مگر فضل آگاهی هر آید یا جذبه از جذبات یا مردے که او را  
 در نفل گیرد و در عالم ارواح به عالم ربانی کشد شیخ اوجده الدین حامد الکرمانی قدس الله  
 تعالی سره وی مرید شیخ رکن الدین نجاسی است وی مرید شیخ قلیله الدین ابهری وی مرید شیخ  
 ابوالنجیب سرور دمی قدس الله تعالی ارواح بسیار برگزیده است و صحبت شیخ محی الدین بن العزلی  
 رسیده و شیخ در کتاب فتوحات و در بعضی رسائل دیگر از وی حکایت کرده است و در باب ثانی فتوحات  
 می گوید که شیخ اوجده الدین الکرمانی رحمه الله گفت که در جوانی خدمت شیخ خود می کردم در سفر بودیم و دے  
 در عماری نشسته بود و زحمت شکم داشت چون بجای رسیدم که آنجا میما رستانه بود در خواست کردم که  
 اجازت ده که در وی بستانم که نافع باشد چون منظر ب من بدید اجازت داد و بر فتمیم که شخصی در عیش و شسته  
 و ملازمانی بیایستاده و پیش وی شمع افروخته اند و می مراخی شناخت و من وی را نمی شناختم  
 چون مراد میان ملازمان خود دید بر خاست و پیش من آمد و دست مرا گرفت و گفت حاجت تو  
 چیست حال شیخ را با وی بگفتم فی الحال واری حاضر کرد و بمن ملا و با من بیرون آمد و خادم شمع را همراه  
 می آورد و ترسیدم که شیخ آن را بیند و بیرون آید سوگند بردی دادم که باز گرد باز گشت پیش شیخ آمدم  
 و دار و آوردم و ملازمان اکرام و احترام که آن شخص کرده بود با شیخ بگفتم شیخ تبسم کرد و گفت ای فرزند چون  
 اضطراب ترا دیدم مرا بر تو شفقت آمد لاجرم ترا اجازت دادم چون آنجا رسیدی ترسیدم که آن شخص  
 که امیر آن موضع است بتو التفات نه نماید و شرمند شوی از بهیكل خود مجروح شدم و بصورت وی بر آمدم

در موضع وی بنشستم چون تو آمدی ترا گرامی داشتم و کردم آنچه دیدی در رساله اقبالیه مذکور است که شیخ  
 رکن الدین علام الدوله رحمه الله تعالی گفته است که آن روز که قافله در منی بود یکی از مریدان شیخ  
 شهاب الدین سرور دمی قدس الله تعالی روضه آنجا بود و زیارت دمی رفتیم احق پس مریدی عزیز بود و معانی  
 بنشستیم و از هر نوع سخنان می رفت از وی پرسیدیم که ما شنیده ایم که شیخ شهاب الدین قدس سره  
 شیخ اوجده الدین کرمانی را بتبع خوانده و پیش خود نگذاشته است راست است آن پیر گفت  
 بلی دمن در آن مجمع در خدمت شیخ حاضر بودم کسی ذکر شیخ اوجده الدین می کرد و فرمود که پیش من  
 نام وی میبرد که او متبع است اما روزی دیگر در خدمت شیخ حاضر بودم که با شیخ گفتند که این  
 سخن را شیخ اوجده الدین شنیده و گفته که هر چند شیخ را متبع گفت اما مرا این مفاخرت پس نام من  
 بر زبان شیخ رفت و درین معنی بیتی عربی گفته است و آن بیت اینست شعر صاکنه فی  
 ذکک الشرفی بمصبة بکل مسکنی اقی خطوت بیک لک شیخ شهاب الدین قدس سره  
 خلق وی را تحسین کردند و می تواند بود که مراد شیخ شهاب الدین قدس سره با تدارع دے آن  
 بوده باشد که می گویند وی در شهود حقیقت توسل بمظاهر صوری می کرده و جمال مطلق را در صورت  
 مقیدات مشاهده می نموده و چنانکه گذشت که شیخ شمس الدین تبریزی قدس سره از دے  
 بر رسیدند که در چه کاری گفت ماه را در طشت آب می بینم پس شیخ شمس الدین گفت که اگر بقای  
 و نبل نداری چرا بر آسمان نمی بینی و پیش مولانا جلال الدین رومی قدس سره گفتند که  
 دے شاهد باز بود اما پاکباز بود خدمت مولوی فرمود که کاش کردے و گدشتی و این رباعی  
 وی هم برین معنی دلالت می کند رباعی زان می نگرم بچشم سرور صورت + زیرا که زمینی است اثر و صورت  
 این عالم صورت است اما در صورتیم + معنی نتوان دید مگر در صورت + و در بعضی تواریخ مذکور است که  
 چون وی در سماع گرم شدی پیران مردان چاک کردی و سینه بسینه ایشان باز نهادی چون بفیض  
 رسید خلیفه پیر که صاحب جمال داشت این سخن شنید گفت او بتبع است و کافر اگر در محبت من ازین  
 گونه حرکتی کند وی را بکشم چون سماع گرم شد شیخ بکرامت دریافت گفت رباعی سهل است  
 مرا بر سر خنجر بودن + در پای مراد دوست بے سر بودن + تو آمده که کافر را بکشتی +  
 غازی چه توانی رواست کافر بودن + پسر خلیفه سر بر پاے

در رساله اقبالیه مذکور است که شیخ  
 رکن الدین علام الدوله رحمه الله تعالی گفته است که آن روز که قافله در منی بود یکی از مریدان شیخ  
 شهاب الدین سرور دمی قدس الله تعالی روضه آنجا بود و زیارت دمی رفتیم احق پس مریدی عزیز بود و معانی  
 بنشستیم و از هر نوع سخنان می رفت از وی پرسیدیم که ما شنیده ایم که شیخ شهاب الدین قدس سره  
 شیخ اوجده الدین کرمانی را بتبع خوانده و پیش خود نگذاشته است راست است آن پیر گفت  
 بلی دمن در آن مجمع در خدمت شیخ حاضر بودم کسی ذکر شیخ اوجده الدین می کرد و فرمود که پیش من  
 نام وی میبرد که او متبع است اما روزی دیگر در خدمت شیخ حاضر بودم که با شیخ گفتند که این  
 سخن را شیخ اوجده الدین شنیده و گفته که هر چند شیخ را متبع گفت اما مرا این مفاخرت پس نام من  
 بر زبان شیخ رفت و درین معنی بیتی عربی گفته است و آن بیت اینست شعر صاکنه فی  
 ذکک الشرفی بمصبة بکل مسکنی اقی خطوت بیک لک شیخ شهاب الدین قدس سره  
 خلق وی را تحسین کردند و می تواند بود که مراد شیخ شهاب الدین قدس سره با تدارع دے آن  
 بوده باشد که می گویند وی در شهود حقیقت توسل بمظاهر صوری می کرده و جمال مطلق را در صورت  
 مقیدات مشاهده می نموده و چنانکه گذشت که شیخ شمس الدین تبریزی قدس سره از دے  
 بر رسیدند که در چه کاری گفت ماه را در طشت آب می بینم پس شیخ شمس الدین گفت که اگر بقای  
 و نبل نداری چرا بر آسمان نمی بینی و پیش مولانا جلال الدین رومی قدس سره گفتند که  
 دے شاهد باز بود اما پاکباز بود خدمت مولوی فرمود که کاش کردے و گدشتی و این رباعی  
 وی هم برین معنی دلالت می کند رباعی زان می نگرم بچشم سرور صورت + زیرا که زمینی است اثر و صورت  
 این عالم صورت است اما در صورتیم + معنی نتوان دید مگر در صورت + و در بعضی تواریخ مذکور است که  
 چون وی در سماع گرم شدی پیران مردان چاک کردی و سینه بسینه ایشان باز نهادی چون بفیض  
 رسید خلیفه پیر که صاحب جمال داشت این سخن شنید گفت او بتبع است و کافر اگر در محبت من ازین  
 گونه حرکتی کند وی را بکشم چون سماع گرم شد شیخ بکرامت دریافت گفت رباعی سهل است  
 مرا بر سر خنجر بودن + در پای مراد دوست بے سر بودن + تو آمده که کافر را بکشتی +  
 غازی چه توانی رواست کافر بودن + پسر خلیفه سر بر پاے



شیخ نهاد و مرید شد قال بعض الکبار العارفين قدس الله تعالى اسرارهم نزد اهل توحید و تحقیق  
 اینست که کمال آن کس بود که جمال مطلق حق سبحانه در مظهر کونی مشایده کند بجهت آنکه  
 مشایده می کند در مظهر روحانی بصیرت یفتا هدی و ن بالبیضیه الکمال المطلق المکون  
 یما یغنیون بالبحر الحسن المقتصد الصوری و جمال با کمال حق سبحانه و اعتبار  
 دارد بکمال اطلاق که آن حقیقت جمال ذاتی است من حیث هی و عارف این جمال مطلق را  
 در فانی الله سبحانه مشایده توان کرد و یکی دیگر مقید و آن از حکم منزل حاصل آید در مظهر  
 حسیه یا روحانیه پس عارف اگر حسن بیند چنین بیند و آن جمال را جمال حق و اند منزل شده  
 به مراتب کونی و غیر عارف را که چنین نظر نماید باید که بخوبان تنگ و تابها و به حیرت در نماید  
 و قال ایضا و از اهل طریق کسانی اند که در عشق بمظاہر و صور زیبا مقید اند و چون سالک  
 در صدد عدم ترقی باشد در معرض احتیاج بود چنانچه بعضی از بزرگان قدس الله ارواحهم از ان  
 استعاده کرده اند و فرموده اند نَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ التَّكْبَرِ بِعَيْنِ التَّكْوِينِ وَ مِنَ التَّجَافِ  
 بِعَيْنِ التَّجَكُّي وَ تعلق این حرکت حسی نسبت باین سالک از صورتی ظاهر حسی که بر صفت حسن  
 موصوف بود تجا و زنگنه چند شود و کشف مقیدش دست داده بود و اگر آن تعلق میل حسی  
 از صورتی منقطع شود بصورتی دیگر که بحسن آراسته باشد پیوند گیرد و او ایما در کشاکش با تعلق  
 و میل بصورت فتح باب حرمان و فتنه و آفت و خذلان او شود و عاذا بالله عز و جل  
 و سایر الصالحین من شرف ذلک حسن ظن بلکه صدق اعتقاد و نسبت بجماعتی از اکابر چون شیخ  
 احمد غزالی و شیخ اوحا الدین کرمانی و شیخ فخر الدین عراقی قدس الله تعالى اسرارهم که بمطالع  
 جمال مظاہر صورتی حسی اشتغال می نموده اند آن است که ایشان در آن صورت مشایده جمال مطلق حق سبحانه  
 می کرده اند و بصورت حسی مقید نبوده اند و اگر از بعض کبر نسبت بایشان انکاری واقع شده است  
 مقصود از آن آن بوده باشد که مجوبان آن را دستوری نسازند و قیاس حال خود بر حال  
 ایشان نکنند و جاویدان در حصیض خذلان و اسفل السافلین طبیعت نامند و الله تعالى  
 اعلم با سرارهم خدمت شیخ اوحا الدین را نظمای لطیف است از ثنوی و غیره  
 در آخر کتاب مصباح الارواح می گوید نظم تاجش دست هست مادام ساسیه

له و در مشایده  
 بالبیضیه یعنی مشایده  
 می کند بجهت بصیرت  
 و وقت مدد که جمال  
 مطلق یغنیون  
 را بکمال اطلاق در  
 مقید می باشد  
 و دست داده که کثرت  
 مشایده می نمایند  
 و در فانی الله  
 من التکبر یعنی  
 پناه می برم از  
 تنالی از فتنه  
 بعد از شفا حق از حجاب  
 صورت کونی بعد از کثرت  
 حقیقت

محرک است ناکام چون سایه ز دست یافت مایه پس نیست خود اندر اصل سایه چیزی که وجود  
 او بخود نیست به پیش نهادن از خرد نیست بهست است و لیک هست مطلق نزدیک حکیم نیست جز حق  
 هستی که حق توام دارد و نیست و لیک نام دارد و بر نقش خود است فتنه نقاش کس نیست درین میان  
 تو خوش باش خود گفت حقیقت خود شنید و آن وی که خود نمود خود دید پس با یقین که نیست و الله  
 موجود حقیقی سومی شد و من رباعیه قدس الله تعالی روح را بحیات احوال و دل منی تو از دل کو به عمرت  
 که ای روی منزل کو و در دینی دون یوفای گردی و بخواه چله دشتی فصل کو الاخری جز نیستی تو نیست هستی  
 بخدای ای هوشیاران خوش ست مستی بخدای و گزافه تی بخت پرستی روزی حقا که رسی زبست پرستی بخدای  
 الاخری اسرار حقیقت تو در لول و فی نیز بدر بافتن حشر مال و تا خون نه کنی دیده و دل نخبه سال و هرگز نند  
 راست از قال بجال الاخری و اتم روی حرفی من زحمت و در حشره لطف آب حیاتم مد دست و عقلت واحد  
 با و حد آمد حرنی علت بگذار کانیک اوحا احد است و امیر سید قائم تبریر قدس الله تعالی سره  
 در اوایل را در شیخ صدر الدین اردبیلی رحمه الله داشته بعد از آن بصحبت شیخ صدر الدین علی یمینی که  
 و از اصحاب شیخ اوحا الدین کرمانی است قدس الله روحا رسیده و نسبت ارادت و و  
 را بخط بعضی معتقدان و دیده ام در انجا شیخ صدر الدین علی یمینی مذکور بودند شیخ صدر الدین  
 اردبیلی و چنین استماع افتاده که خدمت سید قدس سره شیخ صدر الدین علی یمینی را  
 بسیاری پسندیده اند و اظهار ارادت می کرده اند و با کمال اهل روزگار در قبول  
 و تکالیفی و فرستادن و از وی دو اثر مانده است یکی دیوان اشعار مشتمل بر حقایق و اسرار  
 که انوار کشف و عرفان و آثار ذوق و وجدان از ان ظاهراست و دیگر جماعتی که خود را  
 منسوب بوی می دارند و مرید وی می شمارند این فقیر بعضی از ایشان را دیده و احوال  
 بعضی را شنیده اکثر ایشان از ربه و دین اسلام خارج بودند و در اثره اباحت  
 و تهاون بشرع و سنت داخل می شاید که منشأ این آن بوده باشد که مشرب  
 توحید بر خدمت سید قدس سره غالب بوده و نظر در جمیع امور بر مبدای داشته  
 و بساط اعراض اعتراض با کلیه طایفه بوده و بمقتضای کرم ذاتی که داشته است  
 فتوحات و نذوری که می رسیده هم صرف لنگری بوده اصحاب نفس و هو را مقصود

له و در مشایده  
 بالبیضیه یعنی مشایده  
 می کند بجهت بصیرت  
 و وقت مدد که جمال  
 مطلق یغنیون  
 را بکمال اطلاق در  
 مقید می باشد  
 و دست داده که کثرت  
 مشایده می نمایند  
 و در فانی الله  
 من التکبر یعنی  
 پناه می برم از  
 تنالی از فتنه  
 بعد از شفا حق از حجاب  
 صورت کونی بعد از کثرت  
 حقیقت



آنجا حاصل بوده و مانعی نه جماعتی از اهل طبع مجتمع شده بوده اند و از معارف وی سخنان می شنیده اند و از سر نفس و هوا در آن تصرف می کرده اند و آن را مقدمه اشتغال بمشتمیات نفس و اعراض از محافت هوای ساخته و در دای اباحت و تمایل بشریعت و سنت می افتاده و وی ازین همپایگی از روی نشان وی را دیدیم پیری بود روشن و ظالمت طاعات را بجای می آورد و دوام ذکر و آگاهی داشت حال وی را می پرسیدم گفت من دوبار خدمت وی رسیده ام یکبار در هرات یکبار در بلخ هر بار چون چند روز در خدمت وی بودم گفت بولایت خود باز رود در میان اینان مباش که صحبت اینان ترا ضرر دهد بعضی از عزیزان می فرموده اند که در آن وقت که خدمت سید در سمرقند بود بادی ملاقات کردم در انتهای معارفی که می گفت از صدیق اکبر نقل بسیار میکرد و هر بار که صدیق اکبری گفت رقت بسیاری کرد و قطرات اشک بزرگ سفید از چشم وی می ریخت میدان می گفتند که وی اکنون در مقام ابوبکر است و بعضی دیگر از عزیزان که بصحبتی رسیده بودند می گفتند که کبرم ذاتی وی کسی ندیده ام بعضی از مردم خبر و جام که در قبول انکار غالباً از تعصب خللی بود و از وی بعضی کرامتها را که این طائفه را می باشد نقل می کردند و غریزی که بخون می همه را اعتماد هست از بعضی مسافران معتدل نقل کرد که از تربت مقدسه جام بغیریت شهد مقدس طوسی علی ساکنین اسلام شکیله نگاه کرده بودند در راه که می رفته اند در جانب خرم در و ششانه در نظر ایشان در آمده بوده است که از زمین مرتفع شده و به آسمان رسیده و تعجب مانده اند که این چه روشنائی است هم شب بخیر در رسیده اند دیده اند که آن روشنائی در جانب لنگر خدمت سید است قدس سره چون بلندگر آمده اند و قصد زیارت می کرده اند چنان مشاهده افتاده است که آن نور است که از آن خانه که مرقد منور و در آنجا است می تابد و از بعضی درویشان چنان استماع افتاده و نیز دریافته ام که توجیه بر مرقد منور وی موجب جمعیت تمام است و الله تعالی اعلم و خدمت مخدومی خواجه ناصر الدین عبید الله مد الله تعالی ظلال ارشاده فرمودند که خدمت سید قاسم حضرت خواجه بزرگ خواجه بهاء الدین راقدن قدس سره در نواحی ایروود دیده بود و صحبت داشته و طریقه ایشان را معتقد بود و از دهن قسم می شد که خود را بر آن طریقه می داشته و دیگر فرمودند که خدمت سید قدس سره می گفت که هر جا که می رسیدم از مجذوبان می پرسیدم و خود را بصحبت ایشان

می رسانیدم چون بروم رسیدم گفتند اینجا مجذوبی هست مولانا جانی نام گفتند چون پیش وی رفتم وی را شناختم که در آن تحصیل در تبریز دیده بودم با وی گفتم ترا چه شد بزبان وی گفت هر صباح که بر می خواستم مردی بودم در تفرقه افتاده مرا یکی این طرف می کشید و یکی آن طرف با بدای بر خاستم مرا چیزی فرو گرفت که از همه خلاص شدم فرمودند که این سخن را چند بار از خدمت سید شنیدم هر بار که می شنیدم متغیری شد و قطرات اشک از چشم وی می ریخت معلوم می شد که آن سخن در آن وقت که آن عزیز فرموده بود در وی تاثیر بسیار کرده بوده است و بعضی از مساکل خود آورده که در تاریخ سنه تسع و سبعین و سبعایه بود که در شهر هرات در خانقاه جدیدی در جوار مولانا ظهیر الدین خلوتی رحمة الله ساکن بودیم ناگاه سحر گاهی خدمت مولانا از خلوت خود گریان بیرون آمدند و روی بجلوت من نهاد و فریاد بر آورد که ای برای خدای تعالی بگوی که می گوید و سخن اقرب الیک من حبیل کو دید و شخصت سال است که می دو اند و هنوز نرسیده ام از راه باب فقر عزیزی حاضر بود گفت این همان حکایت مجنون ماوراء النهر است که بنامهای مردم رفتی و هر چند چیزی خوردی چون بیرون آمدی و از وی پرسیدند که هیچ خوردی تشنجه کردی که چیزی از کجا بود و هیچ نخوردم روزی امیر زاده ویرا بخانه برد و نعمت فراوان از هر جنس پیش و می نهاد و بعد از آن که دیوانه چندا که خواست بخورد و امیر زاده شکر کشید که دیگر بخورد و آن ترس شمشیر آن مقدار دیگر که امکان داشت بخورد و گفت اگر می کشی بکش که گنجائی خوردن ندارم چون دیوانه بیرون رفت از وی پرسیدند که هیچ خوردی گفت نعمت فراوان بود اما از ترس شمشیر که چیزی می توانست خورد و در تاریخ سنه ثلثین و ثمان مایه بادشاه وقت را در جامع هرات شخصی زخمی زد چنان معلوم شد که وی را در لنگر خدمت سید خانه مقفل بوده بهوم آنکه مگر آن یو قوت وی بوده از شهر هرات اخراج کرده عذر خواستند بجانب بلخ و سمرقند رفت و از اینجا مراجعت کرد و در خیر و جوام متوطن شد و در سنه سبع و ثلثین و ثمان مایه از دنیا رفت و قبر و س از اینجا است رحمة الله حکیم سنائی غزوی قدس الله تعالی روحه کنیت و نام و ابوالمجد مجدود بن آدم است وی با پدر شیخ رضی الدین علی الا انعام بوده اند از کبرای شعری طائفه صوفیاست و سخنان وی را با شهادت در مصنفات خود آورده اند و کتاب



حقیقه تحقیق بر کمال وی در شعر و بیان از ذوق و مواجیدار باب معرفت و توحید و لیلی  
 قاطع و بر بانی ساطع است از میدان خواجه یوسف همدانی است و سبب توبه وی آن بود که سلطان  
 محمود سبکتگین در فصل زمستان بغزیت گرفتن بعضی از دیار کفار از غزنین بیرون آمده بود و سنائی  
 در معوج وی قصیده گفته بودی رفت تا بعضی رساند بدگفتی رسید که یکی از مجذوبان و محبوبان  
 که از حد تکلیف بیرون رفته که مشهور بود بلای خوار زیر که پیوسته لای شراب خوردی در اینجا بود  
 آوازی شنید که با ساقی خودی گفت که پیر کن قدحی بگوری محمود سبکتگین تا بخورم ساقی گفت  
 محمود مرغازی است و پادشاه اسلام گفت بس مردکی ناخشنود است آنچه در تحت حکم  
 در آمده است در حیرت ضبط ندر آورده می رود تا مملکت دیگر بگیرد یک قوح گرفت و بخورد  
 باز گفت پیر کن قدحی دیگر بگوری سنائی یک شاعر ساقی گفت سنائی مردی فاضل و لطیف طبع  
 است گفت اگر چه لطیف طبع بودی بکاری مشغول بودی که وی را بکار آمدی گزافی چند  
 در کاغذی نوشته که هیچ کار روی نمی آید و نمی داند که وی را برای چه کار آفریده اند سنائی چون  
 آن را بشنید حال بروی متغیر گشت و به تنبیه آن لای خوار از مستی غلبه پیشار شد و پای در راه نهاد  
 و بسا که مشغول شد در سخنان مولانا جلال الدین رومی قدس سره مذکور است که خواجه حکیم سنائی  
 در وقتی که مختصر بود در زیر زبان چیزی میگفت حاضران گوش به پیش دهانش بردند این بیت  
 می خواند **میت باز گشتم ز آنچه گفتم زانکه نیست در سخن معنی سخن** غریزی این را  
 شنید گفت عجب حالی است که در وقت باز گشتن از سخن نیز سخن مشغول بوده است و  
 همواره منردی و منقطع می بوده و از مخالفت اهل دنیا معرض می از از باب جاه و جلال از غایت  
 آن بوده که ببلایست و زیارت وی رود و شیخ مکتوبی بوی نوشته ششمین لطف از انجمله آنکه  
 امین داعی را عقل و روح در پیش خدمت است ولیکن بنیه ضعیف دارم که طاقت تفقد و قوت  
 تعهد ندارم **و ان الملوک اذا دخلوا قریة افسدوها کلاته مندرس چه طاقت بارگاه**  
**جباران دارد و شیر زده ناکه بجران چه تاب پنجه شیران** آرد باری عزاسمه داند که هر که بر سر پرده  
 حشمت ایشان درین خطه مختصر زند صاحب خانه آمده است این ضعیف منزلی را رخت عافیت  
 بغیر فائده نخلان بردند و بصناعت قناعت را بهر زبان حضرت الیاس سپردند به بزرگی که در فضل الکبیر

له قد ان الملوك  
 انداد طواقریه افسدوها  
 یعنی پادشاهان چون  
 بدیده در آیدند  
 تیار سازند آن  
 شهر را و پادشاه  
 و شیر زده ناکه  
 کمر خورده باشد

با آن بزرگ دین و دنیا کرده است که گوشه دل این گوشه گرفته را به تفقد سائیس خود خراب نکند  
 که جسم حقیر این بنده نه سزای چشم تر خداوندی است و من مقولات قدس الله تعالی سر و بس که  
 شنیدی صفت روم و چین و بیا ملک سنائی برین تا همه دل بینی بی حرص و بخل تا همه  
 جان بینی بی کبر و کین پای نه و چرخ بریز قدم دست نه و ملک بریز نگیل نه و زنه دکان  
 ملک زیر دست و جود و اسب فلکی زیر زین و ایضا امثال این جهان بر مثال مرد است اگر گسان  
 اندر و هزار هزار این مرآن را می زند غلب و آن مرآن را می زند منقار و آخر الامر بگذرند همه  
 و نه همه باز ماند این مردار نظم با همه خلق جهان گر چه از آن بیشتر گره و کمتر برهند و تو چنان  
 زنی که بهیری برهی نه چنان چون تو میری بر بند و با عیالت لاهم آب گشت و جان با همه خون  
 تا چیست حقیقت از پس پرده درون ای با علمت خرد و در گردون و درون از تو در جهان  
 پر و توان هر دو درون و قائم بخودی از آن شب و روز مقیم و بهمت ز سوسنط امیرت نسیم  
 با مانده از آب و آتش با شدیم چون سایه شدی ترا چه چون چه نیم بر حسین سر بر سر سپاه  
 آمد عشق و بهیم ملوک ملک آمد عشق و بر کاف کمال کل کلاه آمد عشق و با این همه یک  
 قدم ز راه آمد عشق و مردی که براه عشق جان فرساید و باید که بدون یار خود نگراید عاشق  
 بره عشق چنان می باید که در دوزخ و از بهشت یادش ناید بامی نیست شده ذات تو در پرده است  
 وی صومعه ویران کن از نار پرست و مردانه کنون چو عاشقان می در دست و گرد و کفر گرد و گرد  
 سرست ای من بتوزنده همچو مردم بنفس و در کار و کزده دین و دنیا بهوش کرم  
 نیمم چون بنگرم با همه کس و سروی همان برای من داری دیس و در جگر تو گردم گراید یکی و در بنگر تو  
 که ساز دهمی و در دیده نگه کند بیدار کس و در سر نگذار مش که ماند نفی و چون چهره تو ز کوه  
 باشد پیر کرد و ز نهانه هیچ آب آلوده نگردد و اندر ره عاشقی چنان باید مرد و کز ویرا خشک  
 آید از دوزخ سر و ای عقل اگر چند شرفی دون شو و وی دل زدلی بگرد و چون خون شو  
 در پرده آن نگار دیگر گون شو و بی چشم در آئی و بی زبان بیرون شو و آه عشق ترا  
 روح مقدس منزل و سودا و ترا عقل مجر و محل و سیاح جهان معرفت یعنی دل و از دست  
 غمت دست بر سپاس بگل و دیرا قصیده را بیده است زیادت از صد و هشتاد بیت که

نجات الانس

نجات الانس



آن را روز الا بنیا و کنوز الا و لیا نام نهاده و سی معارف و حقایق و لطائف و درایق در انجا  
درج کرده است و اولش این است **طلب ای عاشقان خوش رفتار** طریقی نیکو ان  
شیرین کار بتاکی از خانه بین ره صحرا تا که از کعبه بین درخار در جهان شاه رسد و ما فارغ  
در قریح جریه و ما پیش از زمین پس دست ما و دامن دوست زمین پس گوش ما و حلقه یار  
و روی را و رای این حدیقه حقیقت سه کتاب غنوی دیگر است هم بر وزن حدیقه اما مختصر  
و از آنهاست این ابیات **ای پیر از بر پریده بلند** خوشتر از راه شمرده ز بند  
باز پرسوسه لایحه بجز در کشته در دست صورتست هنوز تازه تو در بند مبد و تالیقه  
حقیقه نقش و کلاک تکلیف به تاریخ تمامی حدیقه چنانچه خود به نظم آورده است سته خست و عشرین  
و خمسیایه بوده است و بعضی تاریخ وفات می را همین نوشته اند و اندک علم شیخ فرید الدین عطار  
نیشاپوری قدس شد تعالی روحه وی مرید شیخ محمد الدین بغدادی است در  
و بیاجه کتاب تذکره الاولیا که بوسه فسوب است می گویند یک روز پیش امام محمد الدین  
بغدادی در آدم ویرا دیدم که می گریست گفتم خیر است گفت زهی سپسالار ان که درین است  
بوده اند بشا به انبیا علیهم السلام که حکماء اُمّتی کا نبیاء نبی امیر ائمه ائمه پس گفت از ان می گویم  
که دوش گفته بودم خداوند کار تو بجلت خست مرا ازین قوم گردان یا از نظاره کنان این قوم  
گردان که قسم دیگر طاقت ندارم می گویم بود که تعجب باشد و بعضی گفته اند که وی اویسی بوده  
است در سخنان مولانا جلال الدین رومی قدس سره مذکور است که نور منور بعد از صد و پنجاه  
سال بر روح فرید الدین عطار تجلی کرد و مرئی او شد گویند سبب تو به بوسه آن بود که روزی  
در دکان عطاری مشغول و مشغول به محامه بود و رویشی با بخار سید و چند بار شی شنه گفت وی  
بد رویش نپرداخت در رویش گفت ای خواجه تو چگونه خواهی مرد عطار گفت چنانکه تو خواهی  
در رویش گفت تو همچون من می توانی مرد عطار گفت بلی در رویش کاسه چوبین داشت زیر  
سرد نهاد و گفت الله و جان بداد عطار را حال متغیر شد و دکان بر زمین زد و باین طریق در آمد  
گفته اند که مولانا جلال الدین رومی در وقت رفتن از بلخ در سیدن به نیشاپور صحبشی  
در حال کبر سن رسیده است و کتاب سوره نوره را بوی داده و وی ولایا آن را با خود می داشته

لایحه در کشته در دست صورت است هنوز یعنی با وجود حقیقت از اعمال صورتی در بقیه تکلیف ای داد است چه بود امر صورت با بیعت غصه با قیامت رجوع با عمل صورتی امر و نهی که بخود را بخود است ضروری است

در حال

و در بیان حقایق و معارف اقتدا بوسه دارد چنانکه میگوید نظم کرد عطار گشت مولانا شریعت  
از دست شمس بودش دوش به دوش و در معنی دیگر فرموده **عطار روح بود و سنائی دوشیم**  
ما از پی سنائی و عطار آمدیم به آن قدر اسرار توحید و حقایق اذواق مواجید که در غنویات و  
غزلیات وی اندر لاج یافته در سخنان هیچ یک ازین طائفه یافت نمی شود **و جفا که الله بیجا که**  
**عن الطالین المشتاکین خیر الحوائج و من أنفاسه الشمر بقعة** ای روست  
در کشیده به بازار آمده خلقی باین طلسم گرفتار آمده و این قصیده بهست بیت زیادت است  
و بعضی از اهلای آن را شرحی نیکو نوشته اند و در شرح این بیت چنین مذکور شده که یعنی ای آسم  
روی خود را که نور ظاهر وجود است بر روی پوش غیبات و صور در کشیده و پوشیده به بازار  
نظور آورده خلقی برین طلسم صورت که بر روی این گنج مخفی کشیده بواسطه کثرت غیبات مختلفه  
و آثار متباینه گرفتار بعد و هجران و غفلت و پندار غیرت گشته اند یا خود بواسطه سرایت پر تو  
جمال آن روی در روی پوش مظاهیر و صور جمیل گرفتار بهای عشق و محنت و محبت گشته بعضی  
عاشق معنی و بعضی عاشق صورت بهیت قوی معنی و بیرون تو اسم است + قوی گنج و همه  
عالم طلسم است + و عشاق صورت بوی خود از معشوق و در افتاده اند و نمی دانند که عاشق  
کیستند و دلربای ایشان چیست **سبیل خلق جله عالم تا به گشتنا سندان و گریه سوت**  
و برین دستور تمام این قصیده را شرح کرده است و از جهت اختصار برین اقتصار افتاد و حضرت  
شیخ در تاریخ سته و عشرین و ستمانه بردست کفایتار شهادت یافته دهن مبارک وی  
در ان وقت می گویند که صد و چهارده سال بود و قبری در نیشاپور است رحمه الله تعالی  
شیخ شرف الدین مصلح بن عبد الله السعدی شیرازی رحمه الله  
از افاضل صوفیه بود و از مجاوران بقعه شریف شیخ ابو عبد الله خفیف قدس الله تعالی سره بوده از  
علوم بهره تمام داشته و از آداب نفسی کامل سفر بسیار کرده است و اقا لیم را گشته و بارها با سفر حج  
پیاده رفته و به تجماع سوسنات در آمده بود و بت بزرگ ایشان را شکسته و از مشایخ کبار بسیار  
در یافته و صحبت شیخ شهاب الدین سهروردی رسیده و با وی در یک کشتی سفر دریای کرده و گفته اند که  
وی در بیت المقدس و بلاد شام مدتی مدید سقانی میکرد و آب بر دم می داد تا بخضر علیه السلام رسید

ما



ووی را از زلال انعام و فضال خود سیراب گردانیده و حتی ویرای یکی از اکابر سادات اشراف فی الجمله گفت و گوی واقع شد آن شریف حضرت رسالت را صلی الله علیه و آله و سلم بخواب دید که وی را عتاب می کرد چون بیدار شد پیش شیخ آمد و غدر خواهی نمود و استرضای وی کرد یکی از شاخ منگروی بودی در واقع چنان دید که درهای آسمان کشاده شد و ملائکه با طبقای نور نازل شدند پس بدید که این چیست گفتند برای سعدی شیرازی است که بتی گفته که قبول حق بجانم افتاده است و آن بیت انیت بهیت برگ درختان سبز در نظر هو شیار بهر ورقی دفترست معرفت کردگار و آن غریب چون از واقعه در آمد هم در شب بدر زد او شیخ سعدی رفت که وی را بشارت دهد بدید که چراغی افروخته و با خود می کشد چون گوش کشید همین بیت می خواند و وی در شب جمعه ماه شوال سنه اصدی و تسعین هجری قمری از دنیا رحمة الله تعالی شیخ فخر الدین ابراهیم المشتهر بالعراقی قدس الله تعالی روحه وی صاحب کتاب لمعات است و دیوان شعری مشهور است از لایحه همان است و در صغر سن حفظ قرآن کرده بود و بغایت خوش می خوانده چنانکه همه اهل همان شیفته آوازی بودند و بعد از آن تحصیل علوم اشتغال نموده چنانکه گویند در سن هفده سالگی در بعضی مدارس مشهوره همان با قافه مشغول بوده روزی جمعی قلندران بهمدان رسیدند و بایشان پسری صاحب جمال بوده و بروی مشرب عشق غالب بود چون آن پسر را دید گرفتار شد مدام که در همان بودند بایشان بود چون از همان سفر کردند و چند روز بهر آمل به طاقت شد و در عقب ایشان برفت چون بایشان رسید بزرگ ایشان برآمد و همراه ایشان بهندوستان افتاد و در شهر مولتان بصحبت شیخ بهاء الدین نگرینار رسید گویند که چون شیخ و سه را در خلوت نشانده و از چله وی یک ده گذشت وی را و جدی رسید و حالی بروی مستولی شد این غزل را گفت به نخستین پادشاه که در جام کردند و ز چشم مست ساقی دام کردند و آن را با و از بلندی خواند و می گریست چون اهل خانقاه آن را دیدند و آنرا خلعت طریقه شیخ دانستند و طریقه ایشان در خلوت جز اشتغال بدگر یا مراقبه امری دیگر نمی با شد آنرا بهر سبیل نگار بهر شیخ رسانیدند شیخ فرمود که شمار از اینها منع است و او را منع نیست چون روزی چند برآمد یکی از مقرران شیخ را گداز بجزایات افتاد شنید که آن بیت را خرابا تیان با چنگ و چغانه می گفتند پیش شیخ آمد و صورت حال را باز نمود و گفت باقی شیخ حاکم شد شیخ سوال کرد که

چه شنیدی باز گو چون بدین بیت رسید که بهیت چون خود کردند از خوشبختن فاش عراقی را چرا بدنام کردند شیخ گفت که کار و سه تمام شد بهر خاست و بدر خلوت عراقی آمد و گفت عراقی اکنون مناجات در خرابات می کنی بجزیرین آن بیرون آمد و سر در قدم شیخ نهاد شیخ بدست مبارک خود بر او را از خاک برداشت و دیگر ویرا در خلوت نگذاشت و خرجه از تن مبارک خود کشید و در وی پوشانید و بعد از آن فرزند خود را بعد نکاح و سه در آورد و وی را از فرزند شیخ پسری آمد و وی را کبیر الدین لقب کردند و بست و پنج سال در خدمت شیخ بود چون شیخ را وفات نزدیک رسید و کار بخواند و خلیفه خود ساخت و بجوار رحمت حق پیوست چون دیگران التفات شیخ را نسبت بوسه مشاهده کردند عرق حسد در ایشان بچکید بپادشاه وقت رسانیدند که اکثر اوقات وی بشعر می گذرد و هجت و سه همه بجوانان صاحب جمال است وی را استحقاق خلافت شیخ نیست چون شیخ عراقی آنرا دانست غریمت زیارت حرمین شریفین را دهها الله شرفا کرد و بعد از زیارت بجانب روم رفت بصحبت شیخ صدر الدین قونی قدس الله سره رسید و از وی تربیت یافته و جماعتی فصوص می خواندند استماع کرد و در انشای استماع آن لمعات را نوشت چون تمام کرد و نظر شیخ آورد شیخ آن را پسندید و تحسین کردند معین الدین پروانه از امر او روم مرید و معتقد شیخ عراقی بود بحبت شیخ در تو قات خانقاهی ساخت و هر روز بجزایمت شیخ می آمد و روزی بخدمت شیخ آمد و بملفی زهر همراه آورد و بنیاز مندی تمام گفت که شیخ ما را هیچ کاری فرماید و التفاتی نمی نماید شیخ بخندید و گفت ای امیر ما را برز نتوان فریقین کسی بفرست و حسن قوال را بجا رسان و این حسن قوال در جمال دلپذیر بود و در حسن صوت به نظر و جمیع گرفتار و سه بودند و در حضور و غیبت هوادار و سه چون امر تعلق خاطر شیخ را بوی دریافت فی الحال کسی بطلب و سه فرستاد بعد از غوغای عاشقان و دفع مزاحمت ایشان وی را آوردند شیخ با امیر و سائر اکابر استقبال می کرد چون نزدیک رسیدند شیخ پیش رفت و بروی سلام کرد و کنار گرفت انگه شربت خواست و وی را بابایاران وی بدست خود شربت داد و از آنجا بخانقاه شیخ فرستاد و صحبتها داشتند و سماعا کردند و خدمت شیخ در آن وقت غزلها گفت و از انجمله این غزل است بهیت ساز طرب عشق که داند که چه ساز است که زخمه او نه فلک اندر تنگ ناست



و بعد از مدتی حسن قوال اجازت خواست و بمقام خود مراجعت کرد گویند روزی اسیر معین الدین بطرف میدان می گذشت دید که شیخ چوگان در دست میان کو دکان ایستاده امیر با شیخ گفت ما از کدام طرف باشیم شیخ گفت از آن طرف و اشارت بر راه کرد امیر روان شد و بر رفت چون امیر معین الدین وفات یافت یافت شیخ از روم متوجه مصر شد و وی را با سلطان مصر ملاقات افتاد و سلطان مرید و معتقد و سید و دوسه را شیخ الشیخ مصر گردانید اما دوسه همچنان بکلف و در بازار با گردیدی و گردنگها طواف کرده روزی که در بازار کفشگران می گذشت نظر بکفشگری افتاد و شیفته او شد پیش وی رفت و سلام کرد و از کفشگر سوال کرد که این بیکسیت گفت پس من است شیخ بلباس پسر اشارت کرد و گفت ظلم نباشد که این چنین لب و دندان با چرم خرصاحب باشد کفشگر گفت ماموم فقیرم و حرفه ما نیست اگر چرم خریدند آن نیکو دنان نیاید که بزرگ بگیرد شیخ سوال کرد که هر روز چه مقدار کاری کند گفت هر روز چهار درم شیخ گفت هر روز هشت درم بچم گوای این کار دیگر نکند شیخ هر روز بر رفتی و با اصحاب بر در دکان کفشگر بنشیند و فارغ البال در روی او نظر کردی و اشعار خواندی و گریستی مدعیان این خبر سلطان رسانیدند از ایشان سوال کرد که این پسر را بشب یا بر روز با خود ببرد یا نه گفتند نه گفت با و در دکان خلوتی می سازد گفتند نه دوات و قلم خواست و بنوشت که هر روز پنج وینار دیگر بر وظیفه خادمان شیخ فخر الدین عاقی بنفزا نید روز دیگر که شیخ را با سلطان ملاقات افتاد سلطان گفت چنین استماع افتاد که شیخ را در دکان کفشگری با پسر نظری افتاده است محقری بخت خرجی شیخ تعیین یافت اگر شیخ خواهد آن پسر را بخانقاه برد شیخ گفت ما را منقاداوی باید بود بروی حکم نتوانیم کرد بعد از آن شیخ را از مصر عزیمت بشام شد سلطان مصر بملک الامرا شام نوشت که با حمله علمای شیخ و اکابر استقبال کنند چون استقبال کردند ملک الامرا را پسر بود پس صاحب جمال چون شیخ را نظر بر دوسه افتاد بے اختیار سر در قدم و نهاده پسر نیز سر در قدم شیخ نهاد ملک الامرا نیز با پسر موافقت کرد و اهل دمشق را از آن انکار در دل پیدا شد اما مجال نطق نداشتند چون شیخ در دمشق مقام ساخت و مدت ششماه گذشت فرزند او کبیر الدین از مولتان بیامد و مدتی در خدمت پدر بسر برد و بعد از آن شیخ را عارضه پیدا شد در روز

وفات پسر را با اصحاب بخواند و وصیتها فرمود و وداع کرد و این رباعی بگفت رباعی در سابق چون قرار عالم دادند ما تا که نه بر مراد آدم دادند زان قاعده و قرار کان روز افتاد نه پیش کس نیست و نه کم دادند و نه شتم و یقعدسته ثمان و ثمانین و ستایه از دنیا بر رفت قبری در قفای مرقد شیخ محی الدین بن العربی است قدس الله تعالی روحه و صلیه و شوق و قبر فرزند وی کبیر الدین پهلوی قبری حرمه امیر حسینی رحمه الله تعالی انام فی حسین بن عالم بن ابی الحسین است در اصل زکریا است که دیهی است در نوای غور عالم بوده بعلوم ظاهری و باطنی و از کتابی کنز الرموز چنان متبادری خود کردی مرید شیخ بهاء الدین زکریا است بے واسطه و مشهور میان مردم نیز چنین است اما در بعضی کتب نوشته چنین یافتیم که وی مرید شیخ رکن الدین ابوالفتح است و وی مرید پدر خود شیخ صدر الدین می مرید پدر خود شیخ بهاء الدین زکریا مولتانی قدس الله تعالی ارواحهم و وی را مصنفات بسیار است بعضی منظوم چون کتاب کنز الرموز و زاد المسافرین و بعضی منثور چون کتاب نزهة الارواح و روح الارواح و صراط مستقیم و مراد اولیوان اشعار است بغایت لطیف و سواالات منظوم که شیخ محمود چستری از آن جواب گفته است و بنای کتابش را زبیران است نیز از آن ولایت گویند سبب توبه وی آن بود که روزی بشکار بیرون رفته بود آهوی پیش می رسید خواست تا تیری بردی افکند آهوی نگرست و گفت حسینی تیر بر مای زنی خدای تعالی ترا برای معرفت و بندگی خود آفریده است نه از برای این و غائب شد آتش طلب از نهاد دوسه شعله بر آو رد از هر چه داشت بیرون آمد و با جماعت جو القیان همراه شد و بمولتان رفت شیخ رکن الدین آن جماعت را ضیافت کرد و چون شب شد حضرت رسالت صلی الله علیه و آله و سلم را خواب دید که گفت که فرزند مرا از میان این جماعت بیرون آور و به کار مشغول کن روز دیگر شیخ رکن الدین با ایشان گفت که در میان شما سید کیست اشارت بامیر حسینی کردند و میرا از میان ایشان بیرون آور و تربیت کرد تا بمقامات علیه رسید پس اجازت مراجعت بخراسان و او برات آمد بمطهرات مرید و معتقدی بودند در سادس عشر شوال سنه ثمان عشر و سبعمایه از دنیا بر رفت و قبری در مضرع هرات است بیرون گنبد عبداللہ بن جعفر طیار رضی الله تعالی عنہم جمیع شیخ او حد الدین اصفهانی قدس الله تعالی روحه چنین استماع



اخذ کرده که وی از جمله صحابه شیخ اوجده الدین کرمانی است قدس سره چنانکه این نسبت  
 بنی ازان است و وی را دیوان شعر است در غایت لطافت غروب و در حیات شغل برحقان  
 و معارف و شغلی بر وزن و اسلوب حدیث شیخ سنائی جام جم نام در انجاسی لطافت  
 درج کرده است و از ان شغلی است این ابیات نظم او حدیثی شصت سال سختی دید + تابشی روی  
 نیک بختی دید + سرگشتار با مجازی نیست + باز کن دیده کین بازی نیست + سالها چون فلک  
 بر گشتم + تا فلک دار دیده و گشتم + بر سر بای چله داشته ام + چون ناز بهر زله داشته ام + از بدون  
 در میان بازارم + و ز درون خلوت نیست با یارم + کس نه بیند جمال سلوت من + نه ندارد کسی خلوت  
 من + تا دل من بدوست پیوست است + سوز را گرد سر من بست است + و وی قصیده رایحه حکیم سنائی  
 را جوابی نیکو گفته است و عدد ابیات آن حدیثی شصت خواهد بود و مفتوح آن این ابیات است بهت سر پیوند  
 ماند از دیار چون توان شد ز بخت بخورد و کار مایکی است در همه شهر + و آن کی تن نمی هدر کار +  
 همه می نیست با که گویم راز بحر می نیست تا نالم زار + و ز رخسار نصیحت آن محشوق + در سماع ز صوت  
 آن مرار + و در تاراج اتمام جام جم گفته است + چون ز تاراج برگزینم فال + بهت صد رفتن بودی سال  
 که من این نامه بیاون فر + عقد کردم بنام این سرور + چون بسالی تمام شد بدش ختم کردم بلیله القدر  
 قبری در مراغه تبریز است و تاریخ وی بر انجاسته شان و ثلاثین و سبعه نوشته اند **فضل الدین**  
**بیل الحقائق الحاقانی** رحمه الله تعالی هر چند وی شاگرد فلکی شاعر است و شعر شریف تمام  
 یافته چنین گویند که وی را در احوال و طویر شعر و دیگر بوده است که شعر در جنب آن کم بوده چنانکه حضرت مولوی  
 قدس سره گفته است + شعر چه باشد برم تا که زخم لاف از او + هست مرافق در غیر فنون شعرا +  
 و سخنان می برین معنی شایده است چنانکه میگوید + صورت من همه او شد صفت من همه او + و لا جرم  
 کس من و من نشنود اندر سختم + ترنم میج در می تمام نگویند آن کیست + چون که بگویند مرا با گفتن  
 که منم + حلقه یافتم دو عالم را + دل دران حلقه چون گلین دیدم + و در محله دیگر می گوید +  
 عشق بیشتر پای بر خط کبریا + بر و بدست نخست هستی ما را ز ما + و او شایسته تقدیر خودی و غور است  
 زانکه بجز در روز محنت ما و شما + و ازین قبیل در سخنان می بسیار است و ازینها بوی  
 آن می آید که و را از مشرب صافی صوفیان قدس الله تعالی اسرار هم شرب می

تمام بوده است وی در زمان خلافت المستنصر بنور الله بوده است و در قصیده عربی که در مدح بغداد گفته  
 ذکر وی کرده و توفی المستنصر فی سنة خمس و تسعين خمس مائة و ی فی قصیده رایحه حکیم سنائی را جواب گفته است  
 و عدد ابیات آن از صد و هشتاد گذشته و آن را سه مطلع نهاده و مطلع اولش نیست سه اصبح اصبح  
 کار کاره انشا را انشا کار مایه کاری ز روشنی جواب خزان + سبک از خوشی باو بهار + چرخ بر کار با بوقت صبح +  
 می کند لعبان دیده نثار + و در آخر قصیده میگوید این قصیده بجمع سبعیات + شائست از خواست  
 اشعار + از در کعبه گرد آورند + کعبه بر من فشاندی استار + ز در قفای نیک را قفالی نیست + و او را این  
 فکند از کار + شیخ نظامی رحمه الله تعالی ویرا از علوم ظاهری و مصطلحات رسمی بهره تمام  
 بوده است اما از همه دست باز داشته بوده است و وی بحضرت حق سبحانه آورده چنانکه می گوید  
 هر چه هست از دقایقهای نجوم + یا یکایک نهفته های علوم + خواندم و سر هر ورق جستم + چون ترا  
 یافتم ورق ششم + همه را روی در خدا دیدم + و آن خدا بر همه ترا دیدم + و عمر گرانمایه را از اول  
 تا آخر بقناعت و تقوی و تعوی عزت و از و گذرانیده است هرگز چون سائر شعرا از غلبه حرص و  
 ملازمت اهل مارت نکرده بلکه سلاطین روزگار بوی تبرک می جستند چنانکه می گوید + چون  
 بعد جوانی از دست تو + بدر کس فرم از تو + هر چه بودم فرستادی + من نمی خواستم تویی داوی + چون که بگویم تو گشتم پیر +  
 ترا خیر تر سیدی است دستم گیر + مقویات پنج گانه وی که به پنج کعبه مشهور است اکثر آنها  
 با استدعای سلاطین روزگار واقع شده است اسیر واری آن را که نام ایشان بواسطه نظم  
 می بر صفحه روزگار بماند استدعای نموده اند و اکثر آنها اگر چه بحسب صورت افسانه است اما  
 از روی حقیقت کشف حقایق و میان معارف را بهانه است یکجا در بیان آن معنی که  
 صوفیه گفته اند که طالبان وصال و مشتاقان جمال حضرت حق را دلیل وجود او هم  
 وجود اوست و برهان شود او هم شود او می گوید + پیر دهنده را یاده زان شد کلید +  
 که اندازه خوشتن در تو دید + کسی که تو در تو نظاره کند + و در قمار پیوده پاره کند +  
 نشاید ترا جز بتو یافتن + عنان باید از هر دری تافتن + و جای دیگر در همین معنی می گوید  
 عقل بلبای و کوی تاریک + و الگاہ سهی چو موی باریک + توفیق تو گر نه ره  
 نماید + این عقده بعقل کی کشاید + عقل از در تو بصر فروزد + گر پاس

نیک

سفر

قصیده است

از قصید



درود نمیدید و یکجا در ترغیب تحریر بر اعراض از مساوی حق سبحانه و تعالی و اقبال بر توحید بجا  
 کبریا می گوید بر پر این دام که خوشنوازه است + زیر کی از بهر چنین چاره ایست + گرگ  
 ز رو به بدن تر است + رو به زبان رست که پروان تر است + جمد در آن کن که وفار اشوی +  
 خود نیز برستی و خدا را شوی + تاریخ تمام اسکندر نامه که آخرین کتابهای دین است و این تسبیح  
 بوده است عمر وی در آن وقت از شصت گذشته بوده رحمه الله تعالی و سبحانه خمس و دهلوی  
 رحمه الله تعالی لقب وی بن الدین است پدر وی از امرای قبیله لاجین بوده است که از اترک  
 نواحی بلخ اندوی بعد از وفات سلطان مبارک شاه غلجی بخدمت و ملازمت شیخ نظام الدین اولیا  
 پیوست و ریاضات و مجاهدات پیش گرفت که چهل سال صوم و هرداشت و گویند که بهر است  
 شیخ خود شیخ نظام الدین بطریق طای ارضی حج گزارده است و پنج بار حضرت رسالت را اصلی شد  
 علیه که و سلم در خواب دیده است و با شارت شیخ نظام الدین صحبت خضر علیه السلام را در یافته است  
 و از وی التماس آن نموده که آب دهن مبارک خود در دهان وی کند خضر علیه السلام فرموده است  
 که این دولت را سعدی برد خسر و با خاطر شکسته بخدمت شیخ نظام الدین آمده است صورت حال  
 باز نموده شیخ نظام الدین آب دهان خود در دهان وی انداخته است و برکات آن ظاهر  
 شده چنانکه نود و نه کتاب تصنیف کرده است و می گویند که در بعضی مصنفات خود نوشته است  
 که اشعار من اینها صد هزار کسر است و از چهار صد هزار بیشتر می گویند که شیخ سعدی را در ایام  
 جوانی دریافته بوده است و بان معنی افتخاری کرده و بر از مشرب عشق و محبت چاشنی تمام  
 بوده است چنانکه در سخنان وی ظاهر است و صاحب سماع و وجد و حال بوده است  
 شیخ نظام الدین می گفته که در قیامت هر کس بچیزی فخر کند فخر من بسوز سینه این ترک است  
 یعنی خسر و خواهد بود و گفته که وقتی در خاطر من افتاد که خسر و نام مراست چه بود  
 که اگر نام من نام فقر بود که در حشر مرا بان نام خوانند می و این معنی را بحضرت  
 شیخ عرض داشت کردم فرمود که بوقت صلاح بر آن تو نامی خواسته شود خسر و را قبل از این  
 معنی می بود تا آنکه روزی شیخ گفت که بر من چنین مشکوف شد که ترا در قیامت محمد کاسه لیس  
 خوانند و در شب جمعه فوت شده است در سنه خمس و عشرین و سبعمایه و مدت عمر و

عین

درود نمیدید و یکجا در ترغیب تحریر بر اعراض از مساوی حق سبحانه و تعالی و اقبال بر توحید بجا  
 کبریا می گوید بر پر این دام که خوشنوازه است + زیر کی از بهر چنین چاره ایست + گرگ  
 ز رو به بدن تر است + رو به زبان رست که پروان تر است + جمد در آن کن که وفار اشوی +  
 خود نیز برستی و خدا را شوی + تاریخ تمام اسکندر نامه که آخرین کتابهای دین است و این تسبیح  
 بوده است عمر وی در آن وقت از شصت گذشته بوده رحمه الله تعالی و سبحانه خمس و دهلوی  
 رحمه الله تعالی لقب وی بن الدین است پدر وی از امرای قبیله لاجین بوده است که از اترک  
 نواحی بلخ اندوی بعد از وفات سلطان مبارک شاه غلجی بخدمت و ملازمت شیخ نظام الدین اولیا  
 پیوست و ریاضات و مجاهدات پیش گرفت که چهل سال صوم و هرداشت و گویند که بهر است  
 شیخ خود شیخ نظام الدین بطریق طای ارضی حج گزارده است و پنج بار حضرت رسالت را اصلی شد  
 علیه که و سلم در خواب دیده است و با شارت شیخ نظام الدین صحبت خضر علیه السلام را در یافته است  
 و از وی التماس آن نموده که آب دهن مبارک خود در دهان وی کند خضر علیه السلام فرموده است  
 که این دولت را سعدی برد خسر و با خاطر شکسته بخدمت شیخ نظام الدین آمده است صورت حال  
 باز نموده شیخ نظام الدین آب دهان خود در دهان وی انداخته است و برکات آن ظاهر  
 شده چنانکه نود و نه کتاب تصنیف کرده است و می گویند که در بعضی مصنفات خود نوشته است  
 که اشعار من اینها صد هزار کسر است و از چهار صد هزار بیشتر می گویند که شیخ سعدی را در ایام  
 جوانی دریافته بوده است و بان معنی افتخاری کرده و بر از مشرب عشق و محبت چاشنی تمام  
 بوده است چنانکه در سخنان وی ظاهر است و صاحب سماع و وجد و حال بوده است  
 شیخ نظام الدین می گفته که در قیامت هر کس بچیزی فخر کند فخر من بسوز سینه این ترک است  
 یعنی خسر و خواهد بود و گفته که وقتی در خاطر من افتاد که خسر و نام مراست چه بود  
 که اگر نام من نام فقر بود که در حشر مرا بان نام خوانند می و این معنی را بحضرت  
 شیخ عرض داشت کردم فرمود که بوقت صلاح بر آن تو نامی خواسته شود خسر و را قبل از این  
 معنی می بود تا آنکه روزی شیخ گفت که بر من چنین مشکوف شد که ترا در قیامت محمد کاسه لیس  
 خوانند و در شب جمعه فوت شده است در سنه خمس و عشرین و سبعمایه و مدت عمر و

هفتاد و چهار سال بوده است و در پایان شیخ خودش دفن کرده اند حسن دهلوی رحمه الله  
 تعالی لقب نسبت وی نجم الدین حسن بن علاء الخیری است می کاتب و مرید شیخ نظام الدین اولیا بوده  
 باوصاف و اخلاق مرضیه تصف بوده است صاحب تاریخ هندی گوید که در مکارم اخلاق و لطافت  
 و طرافت مجالس استقامت عقل در دوش صوفیه و لزوم قناعت اعتقاد پاکیزه و در تجرد و فقر و از علق  
 دنیوی و خوش بودن و خوش گذراندن بی اسباب صوری همچو اولی کمتر دیده ام و چنان شیرین  
 مجلس مودت و محبت بود که راحتی که از محبت وی می یافتیم از محبت هیچکس نمی یافتیم و هم صاحب  
 تاریخ هندی گوید که سالها ما را با میر خسرو و امیر حسن تود و و یگانگی بودند ایشان بی صحبت من توانستند  
 بودند من بی صحبت ایشان و بواسطه من میانه هر دو استاد چنان رابطه محبت و واد استقامت یافته بود  
 که بخانه های یکدیگر آمد و شد کردند می گویند که از کمال اعتقاد و که امیر حسن را شیخ نظام الدین  
 بود انقاس متبرکه که مبارک شیخ را که در مجالس صحبت شنیده بود در چند جلد جمع کرده بوده است و آن را  
 قرآن الفوائد نام کرده است و درین روزگار و درین دیار دستور ارباب ارادت شده و وی را  
 و رای آن دو دین متعده و صحائف و شرو منطومات ثنویات بسیار است فمن رباعیات  
 رباعی دارم و یکی غنیمت بیامرز و میرس + صد و اتمه در کتب بیامرز و میرس + شمرنده شوم اگر میرسی  
 علم + ای اکرم اگر من بیامرز و میرس + یک حرف تو چل صبح عالم را نور + یک حرف تو بهشت خلد را نایه  
 حرف سین چل ولی را دستور + زبان چار چهار رکن عالم معمور + شیخ کمال خجندی  
 قدس الله تعالی سره وی بسیار بزرگ بوده است و استغفال و سه بشعر و تکلف  
 در آن ستر حال و تلبیس را بوده باشد بلکه می شاید که برای آن بوده باشد که ظاهر مغلوب  
 باطن نشود و از رعایت صورت عبودیت باز نماند چنانکه خود می گوید است این تکلفهای  
 من در شمرن + کلیمینی یا حمیرای نیست + علی الدوام بر ریاضات و مجاهدات مشغول می بود  
 خدمت خواجہ عبید الله ادا ام الله تعالی بقاوه می فرمودند که و سه چند گاه در شاش  
 می بوده است والدین می گفت که و سه در آن مدت که آنجا بود حیوانی نمی خورد  
 یکبار از وی التماس کردیم که چه شود که طعمی که در آن گوشت باشد خورده شود مرا گوی  
 بود بغایت خوب و فربه خدمت شیخ فرمودند بوجه طیبست که هر گاه که تو

لا الاخذ و عده  
 موسی مرتین +  
 وضع اصل المباح  
 تحت زمین و قبست  
 بیت شطرنج و  
 خند لم + فادرج  
 بین خنایدر عینی  
 و فادرج  
 خلبه و دست جمیع  
 بانه استخافین  
 ابریکون هم حضرت  
 ملاکرم المومنین  
 ملاکرم الله و به  
 است که با هم ساری  
 و هم نامی بر سر  
 فرمائی حضرت  
 رسالت چنانی  
 اعنی محمد رسول الله  
 صلی الله علیه و آله  
 و سلم تعظیم فرموده  
 است ۱۳ عفت



















بعضی از مشایخ وی را از قول رسول صلی الله علیه و سلم که از حضرت حق سبحانه حکایت کرده است که آنجا  
 بچلیبی من ذکر بی سوال کرد ساعتی با آن سائل سخنان گفت پس گفت ان الله کرم ان  
 تشهد ذکر الله کرم الله مع ذکره ففنی ذکره فی ذکره لک و یبقی ذکره  
 لک حیث لا مکان ولا زمان ام علی زوجه احمد بن خضر و یه رحهما الله  
 تعالی وی از اولاد اکابر بود و مال بسیار داشت همه را بر فقر انفق کرد و با احمد را آنچه بود  
 موافقت نمود باینکه پدر را ابو حفص را قدس الله تعالی روحها دیده بود و از باینکه سوالات کرده بود  
 ابو حفص گفته است که همیشه حدیث زنان را مکرر میباشتم تا آن وقت که ام علی زوجه احمد  
 خضر و یه را دیدم پس دانستم که حق سبحانه معرفت و شناخت خود را آنجا که می خواهید میهند باینکه  
 قدس سره گفته است هر که تصوف ورزد باید که بهستی ورزد چون هست ام علی زوجه احمد خضر و یه  
 یا با حالی همچون حال دام علی گفته است که خدای تعالی خلق را بخود خواند با انواع لطائف و کونی  
 اجابت نکرد پس برایشان ریخت بلایهای گوناگون تا ایشان را ببلایسوی خود بازگرداند  
 زیرا که ایشان را دوست میداد و بهم وی گفته است فوت حاجت آسان ترست از خواری  
 کشیدن از برای آن زنی از اهل بلخ بوی آمده که ام که خدای تعالی تقرب جویم پس بیدار شد  
 مراد گفت چرا بواسطه خدمت خدای تعالی بمن تقرب نمی جوی ام محمد و والده شیخ ابو عبد الله  
 بن خفیف رحهما الله تعالی کانت من العابدات القانتات همراه پسر خود ابو عبد الله بن  
 خفیف از راه بحر سفر حجاز رفت و مراد را مکاشفات و مجاهدات بسیارست گویند که شیخ در عشر  
 اخیر رمضان احیاء شب میکرد تا شب قدر در یابد بجام برآمده بود و نماز می گذارد و  
 والده و سه ام محمد درون خانه متوجه حق سبحانه نشسته بود ناگاه اندر شب قدر بر سه  
 ظاهر شدن گرفت آواز داد که ای محمد ای فرزند آنچه تو آنگاه طلبی اینیاست شیخ فرود آمد و آن

ابی  
مشاهدات

ان الذکر ان تشهد  
 ان الله کرم ان تشهد  
 ذکر الله کرم الله مع ذکره  
 ففنی ذکره فی ذکره لک و یبقی ذکره  
 لک حیث لا مکان ولا زمان  
 ام علی زوجه احمد بن خضر و یه  
 رحهما الله تعالی وی از اولاد اکابر  
 بود و مال بسیار داشت همه را بر فقر  
 انفق کرد و با احمد را آنچه بود موافقت  
 نمود باینکه پدر را ابو حفص را قدس الله  
 تعالی روحها دیده بود و از باینکه سوالات  
 کرده بود ابو حفص گفته است که همیشه حدیث  
 زنان را مکرر میباشتم تا آن وقت که ام علی  
 زوجه احمد خضر و یه را دیدم پس دانستم  
 که حق سبحانه معرفت و شناخت خود را آنجا  
 که می خواهید میهند باینکه قدس سره گفته  
 است هر که تصوف ورزد باید که بهستی ورزد  
 چون هست ام علی زوجه احمد خضر و یه یا  
 با حالی همچون حال دام علی گفته است که  
 خدای تعالی خلق را بخود خواند با انواع  
 لطائف و کونی اجابت نکرد پس برایشان  
 ریخت بلایهای گوناگون تا ایشان را ببلایسوی  
 خود بازگرداند زیرا که ایشان را دوست میداد  
 و بهم وی گفته است فوت حاجت آسان ترست  
 از خواری کشیدن از برای آن زنی از اهل بلخ  
 بوی آمده که ام که خدای تعالی تقرب جویم  
 پس بیدار شد مراد گفت چرا بواسطه خدمت  
 خدای تعالی بمن تقرب نمی جوی ام محمد و  
 والده شیخ ابو عبد الله بن خفیف رحهما الله  
 تعالی کانت من العابدات القانتات همراه  
 پسر خود ابو عبد الله بن خفیف از راه بحر  
 سفر حجاز رفت و مراد را مکاشفات و مجاهدات  
 بسیارست گویند که شیخ در عشر اخیر رمضان  
 احیاء شب میکرد تا شب قدر در یابد بجام  
 برآمده بود و نماز می گذارد و والده و سه  
 ام محمد درون خانه متوجه حق سبحانه  
 نشسته بود ناگاه اندر شب قدر بر سه ظاهر  
 شدن گرفت آواز داد که ای محمد ای فرزند  
 آنچه تو آنگاه طلبی اینیاست شیخ فرود آمد  
 و آن

انوار را دید و در قدم والده خود افتاد و بعد از آن شیخ می گفت که از آن وقت باز قدر والده خود نشستم  
 فاطمه بنت ابی بکر الکلتانی رحهما الله تعالی وی در مجلس سمنون محب وقتی که از  
 محبت سخن می گفت جان بداد و با وی سه نفر دیگر از مردان جان بداد و فتنه رحهما الله تعالی  
 شیخ ابو الریح مالمی رحمه الله گفته است که شنیدم حال زنی از صاحبات در بعضی از دیهوار اوعیه  
 زیارت می شد از برای اطلاع بر کرامتی که از وی شهرت گرفته بود و آن زن را فتنه می خواندند چون  
 بآن دید که آن زن آنجا بود رسیدیم حکایت کردند که گو سفندی دارد که از وی شیر و عسل می  
 ماقدمی نو خریدیم و بیادیم پیش آن زن و بروی سلام کردیم پس گفتیم که می خواهید به بنیم آنچه  
 می گویند از گو سفند شما گو سفند را حاضر آورند بدو شنیدیم در آن قبح و بیاشنا میدیم شیر و عسل  
 از قنعه وی پرسیدیم گفت ما را گو سفندی بود و ما قومی فقیریم روز عید شوهر من گفت دوی مرده  
 صالح بود که ما روز این گو سفند را قربان می کنیم گفتیم نه زیرا که ما را رخصت هست در ترک قربان و  
 خداست تعالی احتیاج ما می داند باین گو سفند اتفاقا در آن روز همانی رسید شوهر را گفتیم با اگر  
 ضیف ما وریم بر خیز و آن را بکش اما چایکه طفلگان مانده بینند که بر کشتن آن گریه کنند آن را  
 بیرون برد که در پس دیوار قربان کند ناگاه دیدیم که گو سفندی از دیوار خانه بر جست و بخانه  
 فرود آمد من گفتیم مگر آن گو سفند از شوهر من گریخته است بیرون رفتیم دیدیم که آن را پوست  
 می کند در قحب مانده و قنعه با شوهر گفت شاید که خدای تعالی عوض داده باشد بهتر از آن که  
 همان را گرامی داشتیم بعد از آن گفت ای فرزند بدرستی که این گو سفند در دلهای مریدان چرا  
 می کند چون دلهای ایشان خوشست شیر او خوشست و اگر متغیرست شیر او نیز متغیرست  
 پس شما دلهای خوش گردانید امام یا فی رحمه الله می گوید که مراد بر بدان که آن زن گفت و سه شوهر  
 دیست ولیکن عام ذکر کرد از برای ستر و تمییس و از برای تحریص مریدان بر طیب قلوب و معنی  
 آن است که چون خوشست دلهای ما خوشست آنچه نزد ماست پس شبانیز خوش گردانید  
 دلهای خود تا خوش شود آنچه نزد شماست تلمیذه سری سقطی رحهما الله تعالی  
 زنی بود شاگرد سری سقطی و آن زن را پسر بود پیش معلم معلم آن پسر را با بسیار استاد و  
 در آب افتاد و غرق شد معلم شیخ سری را از آن خبر داد سری گفت بر خیزید و با من بیایید

ماج



تا پیش مادر وی رویم برقتند شیخ سری قدس سره بامادر کوک بنیاد سخن کرد در صبر بعد از آن  
 در رمضان گفت ای استاد مراد تو ازین تقریر چیست گفت پسر تو غرق شده است گفت  
 پسر من گفت بلی گفت بد رستی که خداے تعالی این نکرده است شیخ سری باز در صبر در صفا  
 سخن آغاز کرد زن گفت بر خیزید و بامن بیایید بر خاستند و باوے برقتند تا بجوی آب  
 رسیدند پسر سید که کجا غرق شده است گفتند اینجا آنجا رفت و با ننگ زد که فرزند محمد گفت لبیک  
 ای مادر و آن زن بآب فرو رفت و دست پسر گرفت و بجانم برد شیخ سری التفات به شیخ  
 جنید کرد و گفت این چیست جنید گفت این زن رعایت کننده است هر چیزے را که  
 خدای تعالی بر وے واجب کرده است و حکم هر که چنین باشد آن است که هیچ حادثه و حادثه  
 نسبت بوی مگر وے را به آن اعلام کنند چون وی را بغوت پیر اعلام نکردند دست که آن  
 حادثه نشده است لاجرم انکار کرد و گفت این خداے تعالی نکرده است تحفه  
 که حمها الله تعالی سری سقطی گوید رحمة الله تعالی که شبی خوابم نیا مد و قلن و منظرایی  
 عجب داشتم چنانکه از عجب محروم ماندم چون نماز بامداد کردم بیرون رفتم و هر جا که گمان  
 می بردم که شاید از آن اضطراب بکینی شود گذر کردم هیچ سودی نداشت آخر گفتم به بیمارستان  
 بگذرم و اهل بتلار را به بنیم شاید که تبرسم و منجز شوم چون به بیمارستان در آمدم دل  
 من بکشد و سینه من فشرج شد ناگاه کنیز کے دیدم بسیار تازه و پاکیزه جا هماے  
 فاخر پوشیده بوے خوش از و بمشام من رسید منظری زیبا و جامی نیکو داشت و هر دو  
 پای و هر دو دست در بند بود چون مراد دید چشمها پر آب کرد و شعرے چند بخواند صاحب  
 بیمارستان را گفتم این کیست گفت کنیزکی است دیوانه شده است خواجه وی را بند  
 کرده مگر باصلاح آید چون سخن صاحب بیمارستان شنید گریه در گلوے وے گره شد  
 بعد از آن این ابیات خواندن گرفت شعر معشر الناس ما جنت و لکن  
 انا سکرانة و قلبی صراحی اعلک ثم یدنی و کما یت ذنبک غایر  
 جهدی فی حبه و اقتضای انا مفتوت بحب حبیب کسست  
 ابغی عن کبابه من بکراج قصلا رحی الذی تر عمتهم فسادی

منزل انان من امنت له  
 یعنی ای کون مردم و دانه نند  
 و عقل من سوزد و دانه نند  
 سنا و نیت کی و عقل  
 بوف است  
 اقله بدی یعنی چنین نباید  
 که دست برادر علی اندازد  
 دار فقرات کوتاه گردان  
 پناه بچون بماندن گدایی  
 بنده مگر کوشش من  
 نیت دی در سوال من  
 بدان  
 یعنی من منتظر شایسته  
 بدوستی محبوبی که می خواهم  
 و روشن از خانه وی  
 فصلای یعنی آنچه  
 شایع من می دانید که  
 یک محبت و دوستی است  
 فساد من که محبت  
 فساد می دانید که محبت  
 و رسائی است  
 محبوب عین صلاح نیست  
 و

و فسادی الذی تر عمتهم صلاحی ما علی من احب مؤالی و  
 اذ قضاة لیتفسه من جنانی بچن دی مرا بسوخت و باند و گریه و آرد چون آب  
 چشم من بدید گفت لے سری این گریه است بر صفت او چون باشد اگر او را بشناسی  
 چنانکه حق معرفت است بعد از آن ساعتی بچند شد چون با خود آمد گفتم لے جاریه  
 گفت لبیک ای سری گفتم مرا از کجای شناسی گفت جاہل نه شدم از آن زمان که وی را  
 بشناختم گفتم می شنوم که باو محبت می کنی کرد دوست می داری گفت آن کس را که شناسا  
 گردانید ما را به نعمتای خود و منت نهاد بر ما بطای خود و بد ما قریب است و سایر آن  
 را عجیب گفتم ترا اینجا که مجوس کرده است گفت ای سری حاسدان با هم یارے کردند  
 بعد از آن شهنه نزد که من گمان بردم که مگر حیات از وی مفارقت کرد و بعد از آن با خود آمد و بیتی  
 چند مناسب حال خود بخواند صاحب بیمارستان را گفتم که او را با کن برآورد و هر جا که  
 خوابی گفت ای سری بکار ووم و مرا جای رفتن نیست آنکه حبیب دل من است  
 مرا ملوک بعضی مالیک خود گردانیده است اگر مالک من راضی شود بر دم و الا صبر کنم  
 گفتم والله که وی از من عاقل تر است ناگاه خواجه وی به بیمارستان در آمد و صاحب  
 بیمارستان را گفت که تحفه که گفت در اندرون است و شیخ سری پیش اوست خرم شد و در آمد  
 و بن سلام کرد و مرا تعظیم بسیار کرد گفتم این کنیزک اولی ترست از من به تعظیم سبب چیست  
 که وی را مجوس کرده گفت از چیزهای بسیار که می گوید عقل وی رفته است و نمی خورد و  
 نمی آشامد و خواب نمی کند و مرا نمی گذارد که خواب کنم بسیار فکر و بسیار گریه است و حال آنکه  
 تمام بضاعت من و لیست ویرانزیده ام همه مال خود به بیست هزار درم و امید زریسته بودم  
 که مثل بهای وی بروی سود کنم از جهت کمالی که در صنعت خود دار و گفتم صنعت او چیست  
 گفت مطرب است گفتم چندگاه است که این زحمت بوی رسیده است گفت یکسال گفتم  
 ابتدا ای آن چه بود گفت عود در کنار داشت و تثنی باین ابیات می کرد شعر و حقائق  
 لا نقضت الله هو عهدا و لا کاذب بصد الصفو و دأ

ابو سعید ابوبکر  
 بیت و گریه کرد  
 است ۱۲  
 و شک لا نقضت  
 و شک لا نقضت  
 یعنی شک  
 یعنی تو که از آن باز  
 که نقد ارادت بسته  
 ام بعد از صفای عین  
 مگر نه خفته ام عین  
 خود را بکوی کلام  
 نیست بنود ۱۳  
 در  
 در

باین من احب  
 یعنی نیست  
 مان را که  
 دوست دارد  
 خواجهاجان  
 دوی را از بیل  
 خود را بکریه  
 با شمع  
 و در مقامات







كَذَلِكَ مَنْ آذَنَ عَلَى شَوْقٍ وَكَأَيُّهَا يَحْتَبِرُ حَتَّى يَرَاهُ  
 پیش او فرمود چون مرادید گفت ای سری گفتم لبیک تو کیتی که خدای بر تو رحمت کند و گفت لا اله الا الله بعد از شناختن ناشناختن واقع شد من تخفام و در همچون خیالی شده بود گفتم  
 ای تخف چه فائده دیدی بعد از آن که تنهایی اختیار کردی از خلق گفت خدای تعالی مرا تقرب  
 خود خواند و انس بخشید و از غیر خود وحشت و او گفتم این شیئی مرو گفتم رحمه الله خدای تعالی وی را  
 از کرامتها چندان بخشید که هیچ چشم ندیده است و همسایه من است و در بهشت گفتم خواجه تو که  
 ترا آنداکرد دامن آمده است دعای پنهان کرد و در برابر کعبه بیفتاد و میر چون خواجه دے بیامد  
 و دے را مرده دید بر دے در افتاد و فرمود و را بجانب نیدم مرده بود تجیز و تکفین ایشان کردیم  
 و خاک سپردیم رحما الله تعالی ام محمد رحما الله تعالی وی غم شیخ محی الدین عبد القادر گیلانی  
 است رضی الله تعالی عنهما از فساد صالحات بوده است گویند یکبار در گیلان خشک سال شد  
 مردم با ستقبا بیرون رفتند باران نیامد همه مردم بدر خانه ام محمد آمدند و دعای باران خواستند  
 ام محمد پیش خانه خود را بر رفت و گفت خداوند من جارب و ب کردم تو آب پاش چندان در  
 نیامد که باران در ایستاد چنانکه گوی که همدما مشکلا کشاده اند باران بسیار بیامد بسیار  
 مرویه رحما الله تعالی شیخ ابوسعید ابو الخیر قدس الله تعالی سره گوید که مر بودیم پیرانی بود  
 که او را بیک مرویه گفتندی بنزدیک ما آمد و گفت ای ابوسعید ترا بظلم آمده ام ما گفتم بر گوی گفت  
 مردمان دعا می کنند که ما را یک نفس بجایزه مکن از سی سال است که می گویم که مرا یک طرفه بچین  
 من باز گذارتا بهیمیم که من گیم یا من خودم منور اتفاق نیفتاده است و دختر کعب رحما الله  
 تعالی شیخ ابوسعید ابو الخیر قدس الله تعالی سره گفته است که دختر کعب عاشق بود بر غلامی  
 اما پیران همه اتفاق کردند که این سخن که او می گوید نه آن سخن باشد که بر مخلوق توان گفت او را  
 جائے دیگر کار افتاده بود روزی آن غلام آن دختر را ناگاه دریافت سر آستین وی گرفت  
 دختر بانگ بر غلام زد و گفت ترا این بس نیست که من با خدا و ندیم و آنجا بتلایم بر تو بیرون  
 و آدم که طبع می کنی شیخ ابوسعید گفت سخنی که او گفته است نه چنان است که کسی را در مخلوق افتاده  
 باشد و گفته است عشق را باز اندر آوردم به بند و کوشش بسیار نامد سو و من

لهذا کذاک من  
 ادعی یعنی چنین  
 است کسی که دو  
 شوق و عجز  
 و بی کفایت  
 و بی کفایت  
 و بی کفایت

عشق دریائی کرانه ناپدید کی توان کردن شنای هو شمنند به عشق را خواهی که تا پایان  
 بری به بسکه پسندید باید ناپسندید زشت باید دید و انکار دید خوب به زهر باید خورد  
 و انکار دید قند به توسنی کردم ندانستم بهی که کشیدن تنگ تر گردد کند فاطمه بنت  
 المثنی رحما الله تعالی شیخ محی الدین بن عربی رضی الله عنه در فتوحات می گوید که من  
 سالها بنفس خود خدمت وی کرده ام و سن وی آن وقت بر نود و پنج سال زیاده بود و من شرم  
 می داشتم که بر روی وی نگرم از تازگی و تازگی خساره وی هر که وی را بدیدی پنداشتی که چارده ساله  
 است و وی را با حضرت حق سجاده حلی عجیب بود و مرا بر همه کسانی که از انبای منس من خدمت وی  
 می رسیدند اختیار کرده بود و می گفت مثل فلان کسی ندیده ام وقتی که پیش من می آید بهی خود می آید  
 و در بدن هیچ نمی گزارد و وقتی که ببردن می رود بهی خود بیرون می رود پیش من هیچ باقی  
 نمی گزارد و منم شیخ می گوید که از دے شنیدم که می گفت مرا عجب می آید از کسی که می گوید که حق را  
 سجاده دوست می دارم و بوی شادمانی نمی کند و حال آنکه حق سجاده مشهود و نیست و چشم وی ناظر  
 باوست در هر چیزی بیک طرفه العین غائب نمی شود این مردان چون دعوی محبت وی می کنند  
 و می گویند آیا شرم نمی دارند قرب محب از همه مقربان زیادت است پس برای چه می گیرند  
 پس گفت ای فرزند چه می گویی در آنچه من می گویم گفتم سخن آن است که تو می گویی بعد از آن گفت  
 و اندک مرا که تعجب می آید حبیب من فاخته الکتاب را خدمت من فرموده است و آمد که هرگز مرا فاخته  
 از وی مشغول نساخته است و حجاب من نشده و بهم شیخ می گوید در میان آنکه ما پیش وی نشسته  
 بودیم ضعیفه در آمد و شهری را نام برد که شوهر من آنجا رفته است و داعیه داشته است که زنی دیگر بکند  
 گفتم می خواهی که باز آید گفت آری روی فاطمه کردم گفتم ای مادر دے شنوی که چه می گوید گفت  
 تو چه می خواهی گفتم قضای حاجت وی و حاجت وی آن است که شوهر وی بیاید گفت سمعنا و طاعت  
 حالی فاخته الکتاب را می فرستم وی را وصیت می کنم که شوهر این زن را بیا برد و فاخته را خواندن  
 گرفت و من هم با وی خواندم دانستم که از قرائت فاخته صورتی جسدانی انشا کرد و وی را فرستاد و در  
 وقت فرستادن گفت ای فاخته الکتاب می روی بفلان شهر شوهر این زن را می بینی و وی را نمی آری  
 تا نمی آری شیخ می گوید که از فرستادن فاخته تا آمدن شوهر دے پیش از آن فرصت نشد

مستند











باشد و گرسنه باشد حق تعالی آن را قوت فرستد و قوت هر چیزی مناسب آن چیز برساند و قوت حاجت پس قوت این ظروف غده است چون تهی شکمی وی ظاهر گردد و پر غله و جوب گردانند پس چون آن زن این تصرف بکردار حال حق تعالی چندان گندم فرستاد که آن ظروف پر کرد و ده شد و آن زن از او لیا سعادته تعالی بود و با تمام رسید و بافتن تمام انجاء مید کتاب نفحات الانس من حضرت القدس که مقصود از ان شرح اخلاق و افعال و بیان مقامات و احوال گرم روانی بود که بقدم صدق راه بادی طلب راه سپرده اند و بدو گام خطوتین و قد وصلت پی بکعبه مطلوب برده مورد اخلاق الکی گشته اند و منظم اساسه نانتناهی شده اند حکمت در ایجاد عالم وجود ایشان است و مقصود از اظهار این و نبات آدم مقام کشف و شهود ایشان

### محل

محو باشد در شهود سر غیب اسرارشان	جفا قومی که دید حق بود و دیدارشان
لیک پندارند خواب آلودگان بیدارشان	جمله در کف فنا از هستی خود خفته اند
مشرق و مغرب گرفته پر تو انوارشان	گرچه اند ایند خورشید جمال خود بگل
کس چرا بر ایهیم ادهم مالک دینارشان	یابی اند فقر یکدینارشان گر چه ندید
شسته نقش حرف غیر از صفه پندارشان	ریخته باران عرفان از سحاب کرمیت
این بیدار بامت بساعت سر تنفزارشان	از خدا خواهند ستر ذات خود در ذات او
ز آتش شوق محبت گرمی بازارشان	هر یکی را باز خود از سودای دل بازار با
صد کشایش از در و صد پستی از دیوارشان	یکدم از طوف در و دیوارشان نشین که هست
ای خدا چه بود که جامی را کنی در کارشان	کارشان جز نفی ذات و وصف فعل خویش نیست

### رباعیه فی تاریخ اتمامه

این نسخه مقبوس از انفس کرام	کز دے نفحات انس آید بمشام
از هجرت خیر البشر و فخر انام	در بهشت صد و هشتاد و سوم گشت تمام

### خاتمه الطبع از جانب کار برد از ان مطبع

الوف ستایش بدرگاه خالق جل و علا و صنوف نیایش نثار مرقد مطهر محمد مصطفی صلی الله علیه و آله و سلم که درین زمان برکت افزان از لمعات انظار توفیقات یزدانی و تجلیات انوار تائیدات یبانی آفتاب عالم تاب حقیقت از افق اقبال طالع شد و ماه شب افروز طریقت از اوج اجلال ساطع اعنی مفتاح کنوز اسرار الکی منشور لامع النور فیوض نانتناهی معدن عرفان و جذبات مخزن معارف و کرامات کتاب مستطاب هر دل عزیز و کیاب معروف به نفحات الانس از ارشاد حضرت با عظمت ربناهی منازل تصدیق خضر طریق تحقیق شایب از عرش آشیان عنقای قاف لامکان قطب الولاية و الارشاد غوث العارفین و الاوتاد و حید عصره فی المعقول و المنقول فرید دهره فی الفروع و الاصل المعروف بمنایب السامی حضرت مولانا عبد الرحمن جامی قدس سره اگر چه محامد و معارف حضرت مصنف ممدوح از غایت اشتها معروف دیار و امصار است فاما تینا و تبرکانبندی از ان المومنی از خرد و ویکی از هزار برای تفریح طالع ناظرین نگاشته می آید - اصل وی از اصفهان و مولدش بلده جام از توابع ولایت خراسان است چنانکه خود فرموده اند **مولد جام و در تلمذ - جرعه جام شیخ الاسلامی است** به زبان سبب در جریده اشعار به معنی تخصص جامی است - نام الدماجدش نظام الدین احمد دشتی بود - صاحب تصانیف کثیره مثل تحفه الاحرار و سحبه الابرار و یوسف زیلخا - و بهارستان و انشای جامی و سلسله الذهب و نفحات الانس و عقائد نامه و فوائد ضیائیة معروف به شرح ملا و غیره و هم به تصانیف عالیلهش در اکثر علوم که فی زماننا بر صفت و ناما مشهور و یادگار است عددش پنجاه و چهار است موافق عدد اسم سامی وی که جامی است - مولانا از بد و فطرت تا زمان رحلت عارف باند و در عهد خویش مرجع خاص عام بود شمار مریدان اخلاصش از صد و گذشته حتی که بادشاه وقت سلطان حسین بهم در خدمت مولانا مالک حسن حقیقت می داشت و نظام الدین میر علی شیر وزیر بادشاه از ارشد ملائذ اوست و از زمره عقید نمندان اسخ الاعتقاد - با اینهمه مولانا دین را بنیاد نفوذت و از مال فانی چیزی نیند دخت طبع و الالبیبه فقر و تصوف مائل بود و در مجاهده نفس هر دم شاغل و در ادراک سخن و غواصی بحر فتن گوشت سبقت از همه در بر بوده که از هم عصران کس بهمتا ییش



نبوده - در فصاحت و بلاغت و موسیقی و ایراد سخن هم بدیوئی میداشت و گویند که رجحان خاطرش بر مذہب همه اوست بود چنانچه روزی مولانا در عین وجد شعر میخواندند **بکدر جان** نگار چشم بیدارم توئی بهر که پیدا می شود از دور پندارم توئی بهر که میسر است که حاضر وقت بود گفت اگر خری پیدا شود - مولانا فرمودند پندارم توئی در روزی که از ارا و تمدن بخدمت ایشان خایه غلامان فرستاده تلخیصی نوشته بود گفت که در باغ ماریش بابا بسیار خوب می شود مولانا فرمودند که از ریش بابای شما خایه غلامان مابستر است و هر دو قسمی است از انکسور - در فن معانی و دخی تمام داشت از دست بهر اسمی که تا حال منش نشده چشم بکشا زلف بشکن جان من بهر تسکین دل بریان من شرح معانی چشم با اعتبار ترا در عین سستی مراد است - و از بکشا بعل نزد او امر کرده بفتح دان عین - و از بکشا باعتبار تشبیه لام مستفاد است - و بشکن بعل ترا در امر به کسر دادن لام است - و تسکین دل بریان عبارت از سکون تخلفی است که در وسط لفظ بریان واقع شده - و معنی ظاهری شعر ظاهر است - تاریخ و فالتش میر علی شیرچین گفته **کاشف سر آبی** بود بیشک زان سبب - گفت تاریخ و فالتش کاشف ستراله - بالجملة این کتاب مستطاب مخزنی است در حالات سنی و واقعات بهیه بزرگان دین مع نام نامی و اسم گرامی و مقامات سکونت آنها و هم آنچه از ایشان در حین حیات از خرق عادات و حاجت برداری اهل مرادات و کشف و کرامات بطور پیوسته بطرز مفصل و مجمل حواله قلم صداقت رقم مولانا شده چنانچه تعداد اسمای مبارک اولیا و ائمه که درین کتاب ذکر شده اند از روی شمار ششصد و هجده است - در در القائل پس بجمید علی احسانه که این گوهر شاهوار از صد مطبع عالی و قار نامی و گرامی مشهور نزدیک و دور **منشی نو لکشور** واقع لکھنؤ بجای همتی قای نامدار جناب علی القاب رای بهادر منشی **پراگ نرائن** صاحب دام اقباله و عم نواله مالک مطبع موصوف باه مارچ ۱۹۵۵ مطابق ماه رجب الثانی ۱۳۷۴ هجری قمری به تصحیح و تفسیر از نسخه قدیمه مولانا سید فرید الدین و خط و نگار برآمده زین گوشواره مترسقدردان عالم گردیده حق سبحانه و تعالی مقبول و الهامی خاص و عام کند بحق محمد و آله و اصحابه الامجاد فقط

نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت
صمصام الاسلام - یعنی منظوم فتوح اشقام	۴۰ پ	خزینة الاصفیا - حالات انبیا و اولیا -	۴۰ پ
مولف منشی سید محمد عبدالرزاق صاحب	۴۰ پ	اسرار الاولیا - از مولوی نظیر اسحاق -	۳۰ پ
مقام الاسلام - مولف سید محمد عبدالرزاق صاحب	۴۰ پ	روضه الصفا - کامل سات جلدین بجائی	۴۰ پ
تالیخ مدنیة منوره - اردو ترجمه جلد اول	۸ ر	از محمد خاوند شاه -	۴۰ پ
ترجمه مجموعه فتوحات و اقدی - هر چهار	۸ ر	شواهد النبوة - از ملا عبدالرحمن جامی در	۸ ر
حصه یعنی فتوح عرب و شام و مصر و عجم -	۸ ر	احوال حضرت پیغمبر صلعم و آل و اصحاب -	۸ ر
منهاج النبوة - اردو ترجمه مدارج النبوة	۸ ر	معالم النبوة - احوال نبوت مستند	۸ ر
از خواجہ عبدالحمید خان -	۸ ر	معروف از ملا معین الدین کاشفی -	۸ ر
ترجمه سیر الاقطاب - از سید محمد علی -	۶ ر	تحریر الشهادتین - شرح سیر الشهادتین از	۳۰ پ
تالیخ مکملہ معظمر مرتبه حاجی محمد خضر الدین خان -	۲ ر	مولانا سلامت اللہ -	۳۰ پ
کتب حالات انبیا و اولیا فارسی		جامع طبیبی - از شاه طیب نعمت الکی حالات	۲۰ پ
سفینة رحمانی - از حافظ عبدالرحمن صاحب	۴ ر	ختم نبوت شرح تمام -	۲۰ پ
سیر الاقطاب - تذکره اولیا از شاه	۸ ر	تذکره علماء ہند مصنفہ رحمان علی صاحب	۱۲ پ
الہدیہ حشیتی -	۸ ر	اکشتر کوشل دیوان -	۱۲ پ
گنجینہ سروری - حالات اولیا مع مصرع	۹ ر	روضہ الشہداء - احوال شہداء کر بلا از	۱۲ پ
تاریخ ولادت و وفات از مفتی غلام سرور	۹ ر	ملاحسین واعظ کاشفی -	۱۲ پ
لاہوری مرحوم عمدہ کتاب ہی -	۹ ر	سفینة الاولیا - از شاہزادہ داراشکوہ	۱۴ ر
مجالس العشاق - مصنفہ سلطان حسین حنا	۹ ر	بہادر مرحوم -	۱۴ ر
سلطان تیموریہ -	۹ ر	رشیات تذکرہ اولیا - نہایت نفیس کتاب	۱۴ ر
مدارج النبوة - از مولانا عبدالحق محدث	۱۱ پ	از ملا حسین واعظ کاشفی -	۱۴ ر
دہلوی نہایت نفیس کتاب دو جلدین -	۱۱ پ	جامع التواریخ - مولفہ جناب عالم علوم	۱۴ ر
جلد اول اور جلد دوم علیحدہ علیحدہ بھی فروخت	۱۱ پ	غریبہ مولوی فقیر محمد صاحب -	۱۴ ر
ہوتی ہیں -	۱۱ پ	جذب القلوب الی دیار المحبوب - مولفہ	۱۴ ر
ایضاً - جلد اول -	۱۱ پ	شاہ عبدالحق صاحب -	۱۴ ر
ایضاً - جلد دوم -	۱۱ پ	کنت متفرقات دینیہ اردو	۱۸ ر
	۱۱ پ	صدائق الخفیه - مصنفہ مولوی حافظ	۱۸ ر



قیمت	نام کتاب	قیمت	نام کتاب
۱۵	فتح علی - کاغذ خوانی - فضائل الشہور و الصیام - سال کے ہر ماہ کے فضائل و عبادات بہ ثبوت احادیث و آیات -	۱۵	فقر محمد صاحب حسن مین بعد جناب رسالت تیرہ صدی تک کے زمانہ میں جس قدر فقہاء اور علماء گذرے ہیں سب کے حالات مشعر مولد اور مسکن اور مختصر سوانح عمری اور کیفیت تلمذ و وقائع ہدایت وغیرہ وغیرہ بتفصیل مرقوم ہیں -
۳۳	مہر نبوت - از نواب محمد مردان علی خان -	۳۳	احیاء القلوب فی میلاد المہجوب -
۱۰ روپائی	رموز القرآن - اوقات قرآن کا بیان -	۱۰ روپائی	مولد شریف حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا بیان اور دیگر حالات از ابتداء خلقت نور محمدی تا حال وفات سرور کائنات و میان معراج آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مع اشعار نعتیہ - فی الواقع میلاد مبارک کے بیان میں اس کتاب کے ساتھ دوسری
۲	آئینہ مجسمہ منظوم ذکر علامات قیامت -	۲	کتاب کی ضرورت نہیں ہے مصنفہ مولوی عبدالجلیل صاحب -
۱۰ روپائی	صبح کاستارہ - حالات قیامت بہشت و دوزخ از مولوی عباس علی -	۱۰ روپائی	اعجاز یوسفی - مجموعہ وظائف و تعویذات و اعمال و دعا وغیرہ از حافظ محمد یوسف -
۱۰ روپائی	قیامت نامہ و بہشت نامہ - از مولوی فیاض الحق صاحب -	۱۵	ارشید المؤمنین - عربی و اردو رسالہ نایاب متضمن احوال و دنخ و قیامت از محمد سلطان - کاغذ سفید -
۱۰ روپائی	قیامت نامہ - مسملی بہ آئینہ شہور - از مولوی شمس الدین احمد -	۸	گلزار نعت - از منشی رحمان علی صاحب مطبوعہ نظامی -
۱۷	تحفہ درود - مقلب بہ خیر الکلام از مولوی منظور احمد صاحب -	۱۷	حیاء البنی - مولفہ مولوی حامد علی صاحب -
۱۰ روپائی	رسالہ کسب الانبیاء از مولوی ظہور الحق -	۱۰ روپائی	علامات القیامت - مصنفہ مولوی محمد خلیل الرحمان - کاغذ سفید -
۳ روپائی	مجموعہ نو دہ نہ نام باری تعالیٰ - شامل چھ رسالہ (۱) دعائے مفتی (۲) قصیدہ بروہ (۳) قصیدہ بانس سعادت (۴) قصیدہ غوثیہ (۵) دعائے سریانی (۶) قصیدہ حضرت یونس علیہ السلام -	۲ روپائی	کلمات قدسیہ الہامات غوثیہ - از شیخ
۳ روپائی	فالنامہ یوسفی - مولفہ منشی محمد یوسف -	۲ روپائی	
۲ روپائی	تذکرہ رسول اکبر - حال پیغمبر از حکیم امانت علی صاحب -	۲ روپائی	
۳ روپائی	دیوان نعتیہ - از مولوی احمد علی صاحب		
	بیچر نو لکھنؤ پریس پینٹ بکٹر پو حضرت گنج لکھنؤ		

[illegible]

نسخه ۱ :  
۱- جلد چرمی شماره ۱  
۲- عوضاً از کتبی که از زمین نسخه می ۲ و ۱  
و اما طبع نسخه کتبی قابل

[illegible]

دا و در این مکتب که نام آن علمیه است  
مدرسه علمی منی خطاطی و کلام با تفسیر قرآن و حدیث و فقه است  
صغیر از آن است - تخریب قریب به اتمت نژاد او .  
- در عهد ناصر شاه که در آن زمان در آن مدرسه بود

و خط دیگر در زیر آن نوشته اند: «خط مبارک مصنف قدس سره»

ن خط سفید است در هر ورق در دوازده تنه چوب کشیده در دهایه نوشته شده است  
اول در هر ورق یک کاف

ضمیمہ نمبر ۱۰ درجہ اولیٰ - "خط مستقیم" خط کہ درجہ اولیٰ درجہ اولیٰ درجہ اولیٰ  
درجہ اولیٰ درجہ اولیٰ درجہ اولیٰ درجہ اولیٰ درجہ اولیٰ درجہ اولیٰ درجہ اولیٰ درجہ اولیٰ  
درجہ اولیٰ درجہ اولیٰ درجہ اولیٰ درجہ اولیٰ درجہ اولیٰ درجہ اولیٰ درجہ اولیٰ درجہ اولیٰ



كتاب فضائل مدينة اهدا الى الله  
مست اختياره في القرن الثالث عشر

في سنة ١٢٠٠



18  
19

*[Handwritten signature]*

*[Handwritten signature]*